1137
187
ت خ

تاريخ

# مظهر شاهجهانی

۱۰۴۴ھ

در بيان احوال ولايت سند از بهكر تا به تهته

تاليف

يوسف ميرگ بن مير ابوالقاسم نمكين بهكری

بتصحيح و مقدمه و حواشی

سيد حسام الدين راشدي

1962

سندی ادبی بورڈ

حيدرآباد - كراچی -

سكر (سنده)

Marfat.com

# اعتراف

انجمن ادبی سندھی از مساعدتِ مالی ، وزارت معارف حکومت پاکستان که از روی کمال معارف خواهی در راه طبع و نشر سلسلهٔ مطبوعات این انجمن فرموده است، خیلي متشکّر بوده و این اقدام نیکو را بنظر تقدیر و استحسان می نگرد .

Marfat.com

# فهرست


مقدمه — سید حسام الدین راشدی ۱
فهرست مصادر ۷۷
غلط نامه ۷۹
اضافه در بارهٔ قوج علی و مخدوم محمد جعفر بوبکانی ۸۰
چهار عکس از متن کتاب حاضر ۸۵
گوشواره واقعات مهم تاریخی (۳۶-۱۰۴۴ ه) ۸۹
نسب نامه مؤلف کتاب
نسب نامهای پدري و مادري نورجهان بیگم و شرح آن

فهرست مضامین متن کتاب مظهر شاهجهاني

قسم ثاني

**باب اول** - در بیان احوال ملک بهکر ۳
**باب دوم** - در بیان احوال ملک سیوي ۲۳
**باب سوم** - در بیان احوال ملک تهته ۳۳
(۱) بیان صوبه داری تهته به شمشیر خان اوزبک ۴۴
(۲) بیان صوبه داري تهته به مظفر خان معموری ۴۵
(۳) صوبه داري سید بایزید بخاری از تهته ۴۸
**باب چهارم** - در بیان احوال ملک سهوان ۵۵
**فصل اول:** در بیان احوال پرگنجات این ملک از روی اجمال ۵۷


Marfat.com

(۲۲) سید بایزید بخاری ۳۱۱
(۲۳) باقی جان خواجه ۳۱۴
(۲۴) شریر الملک ۳۱۶
(۲۵) احمد بیگ خان ۳۲۰
(۲۶) مرتضیٰ خان میرزا حسام الدین ۳۲۱
(۲۷) حکیم صالح ۳۲۳
(۲۸) محمد علی بیگ بندری ۳۲۵
(۲۹) دیندار خان ۳۲۷
(۳۰) جان نثار خان ۳۲۹

## فهارس

(۱) اسماي رجال ۳۳۱
(۲) نامهاي كتب ۳۴۶
(۳) اماكن جغرافی ۳۴۸
(۴) اقوام و قبائل ۳۵۸
(۵) مصطلحات خاص ۳۶۳
(۶) اقوام و قبائل سنده ۳۷۲
(۷) اسمای اماكن سنده ۳۷۵

Marfat.com

# مقدمہ

ویسے تو کراچی میں دسمبر کی شامیں اتنی سرد نہیں ہوا کرتیں کہ ایک اچھا خاصا انسان سکڑ کر گٹھڑی بن جائے ، لیکن اتفاق سے اُس دن کی شام بے انتہا سرد تھی جبکہ میں پیراڈائیز سنیما کے سامنے ایک میخانے (Ritz Bar) کی اوپر والی منزل میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا ۔ خشک خنک اور انسانی جلد کو چیرنے والی تیز بلوچستانی ہوائیں انتہائی تندی اور خشم ناکی کے ساتھ سائیں سائیں کرتی بند کواڑوں تک کو زور سے جھنجوڑ رہی تھیں ۔

نشستگاہ میں ایک طرف میری کتاب 'تذکرہ' امیر خانی' کا مسودہ پڑا ہوا تھا ، اور اس کے قریب ہی ایک فرشتہ صورت بوڑھا عالم، جس کے سر کے مختصر بال اور گنجان بھویں برف کی طرح سفید ہو چکی تھیں ، ایک خطی کتاب اپنے دونوں

Marfat.com

ھاتھوں میں مضبوطی کے ساتھ تھامے بیٹھا تھا۔ یہ بوڑھا عالم جس کے معصوم اور محجوب چھرے پر خاندانی شرافت اور علمی فضیلت کے خد و خال بہت ھی نمایاں اور عیاں تھے، ڈاکٹر محمد ناظم مرحوم و مغفور تھے؛ جنھوں نے گردیزی کے 'زین الاخبار' کو سب سے پہلے شایع کیا اور محمود غزنوی کی زندگی پر انگریزی میں پہلی مستند اور تحقیقی کتاب لکھی تھی۔ وہ اب، زندگی کے تنومند دن محکمۂ آثار قدیمہ میں صرف کرنے کے بعد، رٹائر ھوکر کراچی کے مذکورہ میخانہ کے اوپر والی منزل میں آکر قیام پذیر ھونے تھے۔

ڈاکٹر مرحوم اتنے نیک اور اس حد تک بامروت اور منکسر المزاج تھے کہ 'انکار' کا لفظ اُن کے لغت میں تھا ھی نہیں۔ اسی بنا پر اس وقت اُن کو اپنے اوپر کوئی اعتماد نہیں تھا کہ وہ مخطوطہ، جو نہ دینے کے ارادے سے اُنھوں نے بڑی مضبوطی سے اپنے ھاتھوں میں داب رکھا تھا، اگر میں مانگ بیٹھوں تو وہ کیونکر اپنے ھاتھوں کو ڈھیلے پڑجانے سے روکنے پر قادر ھو سکینگے؟ وہ اپنی شرافت نفسی کی وجہ سے نہ فقط اس وقت بہت بڑے خلجان میں تھے بلکہ وہ بری طرح ذھنی کشمکش میں مبتلا تھے۔ میں اس شش و پنج کے آثار ان کے شگفتہ گندمی رنگ کے خوبصورت اور معصوم چھرے پر پڑھ رھا تھا۔

'تذکرۂ امیر خانی' کا مسودہ مکمل ھوجانے کے بعد

Marfat.com

میں نے ملاحظہ کے لئے ڈاکٹر صاحب کے حوالے کیا تھا۔ حسن اتفاق سے عین اُسی زمانے میں پروفیسر آذر مرحوم کے ذخیرے سے انہیں ایک خطی کتاب مطالعے کے لئے ملی تھی جس میں، ابوالقاسم نمکین اور ابوالبقا امیر خان کے نام بار بار آتے تھے، اور یہی نام ڈاکٹر صاحب 'تذکرہ' امیر خانی' میں بھی دیکھ چکے تھے۔ اس خطی کتاب کو دکھانے کے لئے مجھے وہ اُس شام کو اپنے فلاٹ میں لے گئے تھے، جس کے متعلق وہ ہمیشہ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ: کراچی میں آ کر انہیں میخانے کی ہمسایگی کا شرف حاصل ہوا ہے، لیکن اس وعدے کے ساتھ لے گئے تھے کہ میں اُن سے کتاب مستعار نہیں مانگونگا۔

کتاب دیکھنے کے بعد طرفین کی دلی کیفیت ہی بدل گئی، نہ میں اپنے وعدے پر قائم رہ سکا، اور نہ ڈاکٹر صاحب مرحوم ہی آئین مروت کے ماتحت اپنے ارادے کے استحکام کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ چہرے پر سرخی آ گئی، گردن جھک گئی۔ دو منٹ کے لئے غور فرمایا اور اسکے بعد ذہنی کشمکش سے دامن جھٹک کر کہا کہ: بھائی کل شام تک کتاب ضرور واپس کر دینا!

یہی وہ حسنِ اتفاق، بلکہ یوں کہیے کہ ایک خوشگوار حادثہ تھا جس نے مجھے 'مظہر شاہجہانی' جیسی نادر روزگار سندھ کی تاریخ سے روشناس کیا، جس کے وجود کا علم، گذشتہ تین سو برس میں کسی عالم کو نہ ہو سکا اور خود سر ہنری

Marfat.com

ایلیٹ جیسا با وسائل مستشرق بھی اس کی زیارت سے محروم رھا ، جس نے اپنی 'تاریخ ھند' کے سلسلے میں فراھمیٔ کتب کے لئے ھندوستان اور یورپ کا کونا کونا چھان مارا تھا ۔

جس دور میں 'مظہر شاھجہانی' تالیف ھوئی اسی دور میں سندھ کی تاریخ پر ، سندھ میں یہ کتابیں لکھی گئیں ، جن کا اب تک ھمیں علم ھو سکا ھے :

(۱) تاریخ سندھ میر معصوم بکھری (۱۰۰۹ھ-۱۶۰۰ع)
(۲) تاریخ طاھری محمد طاھر نسیانی تتوی (۱۰۳۰ھ-۱۶۲۱ع)
(۳) بیگلر نامہ ادراکی بیگلاری (۱۰۳۴ھ-۱۶۲۵ع)
(۴) ترخان نامہ سید میر محمد تتوی (۱۰۶۵ھ-۱۶۵۴ع)

میر معصوم کی تاریخ میں مغلوں کی فتح سندھ تک کے واقعات دیئے گئے ھیں ، بقیہ تاریخیں اگرچہ مغلیہ تسلط اور میر معصوم کی تاریخ کے بعد لکھی گئیں ، لیکن دراصل وہ ارغون اور ترخانی تسلط کی تاریخیں ھیں ۔ خاص مغل دور پر اب تک کوئی ایسی تاریخ ھمیں نہیں ملی تھی جس سے اس زمانے کی سیاسی یا اندرونی روئداد معلوم کی جا سکے ۔ اسلئے لامحالہ ھمیں عھد مغلیہ کی ان عام تاریخوں کا دامن تھامنا پڑتا تھا ، جن میں سندھ سے متعلق آٹے میں نمک کے برابر حالات لکھے ھوئے ھیں ۔ 'مظہر شاھجہانی' پہلی کتاب ھے جو مغلیہ تسلط کی پہلی نصف صدی کے حالات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتی ھے ۔ اس کتاب کے میسر آجانے سے ایک بہت بڑا الجھاؤ اور ایک بہت بڑا خلا جو تاریخ سندھ کے تسلسل

Marfat.com

میں پڑا ہوا تھا ، دور ہوگیا ۔ سال تالیف کے لحاظ سے یہ کتاب مندرجۂ بالا تاریخوں کے سلسلے میں بیگلر نامہ اور ترخان نامہ کے درمیان آتی ہے، کیونکہ اس کی تکمیل ۱۰۳۹ھ اور ۱۰۴۴ھ کے درمیان ہوئی ہے ۔

★

Marfat.com

# مؤلف کے حالات

**خاندانی پس منظر:** اس سے پہلے کہ ہم کتاب پر بحث کریں اور کتاب کی خوبیوں اور خصوصیتوں کو د کھائیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مولف اور اس کے خاندانی حالات سے پڑھنے والوں کو متعارف کرائیں ۔

مظہر شاہجہانی کے مولف یوسف میرک کے والد میر ابوالقاسم نمکین (۱) بن ملا میر سبزواري کا آبائی وطن بجق (۲) نامی

---

(۱) راقم الحروف نے علما اور امرا کے اس نامور خاندان کا مفصل ذکر ' تذکرہ' امیر خانی ' میں کیا ہے، اور اسي تالیف سے یہاں ضروري حالات اختصار کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں ۔

(۲) تحفۃ الکرام (مطبوعہ) میں بیجک (ب ی ج ک) لکھا ہوا ہے، خطی نسخہ میں پیچک (پ ی چ ک) ہے - اور مظہر شاہجہانی

( بقیہ حاشیہ صہ ے پر )

Marfat.com

ایک قصبہ تھا ، جو سبزوار ( اسفزار) کے مضافات میں تھا ، اور یہ سبزوار خراسان کے دارالسلطنت ہرات کا وہ مشہور مردم خیز شہر تھا جہاں کی خاک سے منجملہ' اور مشاہیر علم و ہنر کے 'روضاۃ الجنات في اوصاف مدینۃ الھرات' کا مولف معین الدین اسفزاری (۱) اٹھا تھا ۔ ملا میر کے متعلق ہمیں فقط اتنا معلوم ہے کہ مشہد مقدس کی تولیت کسی زمانے میں ان کے سپرد تھي ، اور جب خراسان میں اوزبکون (۲) کا فتنہ پیدا ہوا اس وقت وہ اپنے قصبہ کو چھوڑ کر قندھار میں

---

( بقیہ حاشیہ ص-٦ )

کے دونوں نسخوں میں بجق ( ب ج ق ) مرقوم ہے (دیباچہ) ۔
افغانستان کے قاموس جغرافیائي میں ایک نام پتچک ہے (پ ت چ ک) جس کے متعلق لکھا ہے :- دشتي ایست در جنوب قلعہ نو ، در علاقہ بادغیسات مربوط ولایت ہرات، کہ بین ٦٣ درجہ ٢٠ دقیقہ ٢٣ ثانیہ و ٣٣ درجہ ٤٢ دقیقہ ٣٣ ثانیہ عرض البلد شمالي وقوع دارد ( ج ا - ص-٣١٣ ) ۔

(۱) سبزوار کا ایک نام اسفزار بھي تھا ، خراسان کا یہ شہر اِس وقت افغانستان کے حدود میں ہے اور قندھار سے ہرات جاتے ہوئے راستے میں پڑتا ہے، اس کا موجودہ افغاني نام 'شین دند' ہے۔

(۲) یہ روایت تحفۃ الکرام کی ہے اور اوزبکون کے فتنہ سے شاید میر قانع کی مراد محمد خان شیبانی کا خراسان پر تسلط ہے جو ۹۱۳ھ میں ہوا ۔

Marfat.com

آگئے جہاں اُن کا انتقال ہو گیا (۱)۔ میر ابوالقاسم ۔ یعني ملا میر کے فرزند اور مولف کتاب یوسف میرک کے والد ۔ ابتدا میں کابل کے والی میرزا حکیم بن ہمایوں کے پاس ملازم تھے ، بعد میں اُنہوں نے میرزا حکیم (۲) کے دوسرے ملازموں کی طرح ہندوستان کا رخ کیا، اور جس زمانے میں اکبر بادشاہ لاہور میں

---

(۱) تحفۃ الکرام مطبوعہ، ج ۳ ص-۱۳۷ — ملا میر غالباً ۹۱۳ ھ میں قندھار آئے ہونگے جبکہ محمد خان شیباني شاہ حسین بایقرا کی وفات (۹۱۱ ھ) کے بعد اس کے شہزادوں کو شکست دے کر (۹۱۳ ھ) پورے خراسان کو اپنے قبضے میں کر چکا تھا . قندھار پر اس وقت ارغون خاندان حکمران تھا جو بعد میں (۹۲۷ ھ) سندھ پر مسلط ہو گیا ۔

(۲) میرزا حکیم ( تولد ۹۶۱ ھ) نے کابل میں بتاریخ ۱۲ شعبان ۹۹۳ (۱۶ جولائی ۱۵۸۵ع) میں وفات پائی اور اپنے دادا بابر کے (بائیں) پہلو میں (باغ بابر کابل) دفن ہوا ۔ بابر کے پہلو میں اس کا بیٹا میرزا ہندال دفن ہے اور اس کے برابر میرزا حکیم کی قبر ہے ۔ ان تینوں قبروں پر جہانگیر نے ۱۰۱۶ ھ میں جبکہ وہ تخت نشیني کے بعد پہلی مرتبہ کابل گیا تھا کتبے لگوائے ۔ میرزا حکیم کی مزار کا کتبہ یہ ہے جو راقم الحروف نے اگست ۱۹۵۸ میں دوران سفر کابل میں خود نقل کیا ہے ۔

(۱) الله اکبر

بفرموده ابو المظفر نور الدین (۲) محمد جہانگیر بادشاہ غازی ابن حضرت جلال (۳) الدین محمد اکبر غازی ، لوح مرقد را (۴) محمد حکیم ابن جنت آشیانی ہمایوں باد (۵) شاہ غازی صورت اتمام برفت بر جلوس ۲ (۶) جہانگیری مطابق سنہ ۱۰۱۶ ھ ۔

Marfat.com

مقیم تھا، اس کے دربار میں پیش ہوئے (۱) اور مستقل طور پر امرائے اکبری کے زمرے میں شامل ہوگئے۔

میر ابوالقاسم جن کو بعد میں اکبر نے 'نمکین' (۲) کا لقب دیا تھا، اپنے سرکاری عہدوں کی وجہ سے زیادہ تر سندھ میں رہے۔ یہاں کی آب و ہوا ان کو کچھ اس طرح راس آئی کہ اپنے خاندان کی مستقل بود و باش کے لئے یہیں ڈیرے ڈال دئے۔ بکھر میں مکانات بنوائے اور وہیں اپنے خاندان کے افراد کو آباد کیا۔ ان کے دور حیات تک خاندانی وطن بکھر ہی رہا، لیکن اس کے بعد جبکہ ان کے بڑے فرزند میر ابوالبقا امیر خان ٹھٹے کے نائب الحکومت بن کر آئے تو خاندان کا ایک حصہ بکھر سے منتقل ہو کر ٹھٹے میں سکونت پذیر ہو گیا، جن کی رہائش کے لئے ابوالبقا امیر خان نے قلعہ' حاکم نشین کے سامنے، اور جامع مسجد ٹھٹہ کے مشرقی دیوار سے ملحق ایک محلہ آباد کیا جو ان کے نام پر 'محلہ امیر خانی' مشہور ہو گیا۔ خانوادے جو افراد بکھر میں رہ گئے وہ میر ابوالقاسم کی

---

(۱) اکبر نامہ میں آن کا ذکر ۹۸۰ھ سے شروع ہوتا ہے، لہذا اکبر کے دربار میں میر ممدوح اس سے کچھ سال قبل آئے ہونگے۔

(۲) جب نمکسر ( پنجاب ) کا علاقہ ان کی جاگیر میں تھا اس وقت انہوں نے نمک کا ایک طشت بنوا کر بادشاہ کے خدمت میں بھیجا۔ جو ان کی اپنی نمک حلالی کا ایک رمز رکھتا تھا۔ بادشاہ نے اس نکتہ سے خوش ہو کر ''نمکین'' کا لقب دیا۔

(ماثرالامرا، ج ۳ ص-۳۷)

Marfat.com

نسبت سے 'قاسم خانی' کہلائے اور جو ٹھٹے میں آ کر پھولے پھلے وہ ابوالبقا امیر خان (۱) کے نام پر 'سادات امیر خانی' مشہور ہوئے۔ اس خاندان کے بعض مشاھیر نے سھوان (سوستان) میں بھي توطن اختیار کیا، جیسا کہ خود مظہر شاھجہاني کے مولف کی زندگی زیادہ تر سھوان میں کٹي اور ابوالمکارم 'شھود' کی حیات کا اختتام بھي وھیں ھوا۔

اس خاندان نے تقریباً ڈھائي صدی تک مسلسل عروج اور اقبال مندي کے دن دیکھے۔ اکبر سے لے کر سندھ کے کلھوڑا فرمانرواؤں (بارھویں صدی کے اواخر) تک اس کے اکثر و بیشتر افراد، بڑے بڑے سرکاري عھدوں پر ممتاز رھے، اور امیرانہ ٹھاٹھ اور وجاھت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ان لوگوں نے نہ صرف امیری کی بلکہ ادب، تاریخ، شعر و سخن اور تصوف کے میدانوں میں بھي شہسواري کے جوھر دکھائے اور سندھ کے ادبیات اور تمدن و تہذیب میں نمایاں اور زندہ جاوید آثار اور نشان چھوڑے۔ چنانچہ: منشأت نمکین، مظہر شاھجہانی، رقائم کرائم، معلومات الافاق، رشحات الفنون، مثنوی پری خانہ سلیمان، مثنوی بدیع الجمال و سیف الملوک اور علاوہ ازین کئی ایک فارسی دیوان اس خاندان سے سندھ کو علمي ورثے میں ملے۔ تمدنی آثار کے طور پر بھی اس خاندان نے سندھ میں کئي مسجدیں، نزھتگاھیں، عمارتیں، عیدگاھیں اور قلعے بنوائے نیز

---

(۱) شاھجہاں کی طرف سے پہلے میر خان اور اس کے بعد امیر خان کا خطاب ملا۔

Marfat.com

متعدد نئے شہر بھی بسائے، اُن کے اِن کارناموں میں سے کئی ایک کے آثار آج بھی موجود ھیں، مثلاً روھڑی میں لبِ دریا صفہ' صفا، جیسی عدیم المثال عمارت جس کی بالائی منزل پر خاندان کا قبرستان واقع ھے، فن تعمیر کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی خاص چیز ھے۔ اسی طرح جامع مسجد ٹھٹہ جس کو 'جامع شاھجہانی' کہا جاتا ھے، کاشی کاری کی وجہ سے یگانہ' روزگار شمار کی جاتی ھے اور دیکھنے والوں کی طبیعتوں کو ایک ھی نظر میں شگفتہ کردیتی ھے، اسی خاندان کے حسن ذوق کا مظہر ھے۔ میر ابوالقاسم نمکین، میر ابوالبقا امیر خان اور یوسف میرک کے علاوہ بھی اس خانوادے میں کئی مشاھیر ایسے گذرے ھیں جنھوں نے ملکداری کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیاں علوم کی خدمت اور نشر و اشاعت میں گذار دیں، مثلاً: میرعبدالرزاق، ضیاءالدین یوسف، عبدالکریم امیر خان، اشرف خان، ابوالمکارم شھود، امین الدین خان، متین الدین خان، میر گدا، رضی الدین فدائی، میر ابو تراب کامل، میر محمد عطا، میر حفیظ الدین، میر معین الدین وغیرہ۔ ایک ھی خاندان سے مسلسل اتنے مشاھیر کا ھونا، بجائے خود ایک نادر مثال ھے۔ اس مقدمہ کے اختتام پر ھم ایک نسب نامہ ملحق کر رھے ھیں جس سے ان تمام مشاھیر کا ایک دوسرے سے تعلق ظاھر ھوتا ھے۔

**مولف:** مولف کے حالات کے سلسلے میں سوائے اُن کی اس تالیف کے اور کوئی ماخذ، ھمارے پاس موجود نہیں جس سے کہ ان کی سوانح حیات پر روشنی پڑ سکے، بلکہ

Marfat.com

ان کے نام اور کام سے ھم اسی ایک کتاب کے ذریعے پہلی بار آشنا ھوئے ھیں۔ مظہر شاھجہانی میں مؤلف نے جابجا ضمناً جتنا کچھ اپنے متعلق لکھا ھے، اس سے ان کی ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت یا تالیف اور تصنیف کے سلسلے میں ھمیں کوئی اشارہ نہیں ملتا، ۱۰۱۶ھ سے لے کر ۱۰۴۴ھ تک کے واقعات میں جو کچھ جزوی طور پر انہوں نے اپنے متعلق لکھا ھے، اس سے ذیل کے حالات مرتب ھوتے ھیں۔

معلوم ھوتا ھے کہ یوسف میرک کی ابتدائی زندگی زیادہ تر اپنے والد ھی کی خدمت میں گذری، اور غالباً میر نمکین جہاں جہاں دوران ملازمت میں گئے، یہ ان کے ساتھ رھے۔ ۱۰۱۶ھ میں جب میر ابوالقاسم نمکین باجور میں قلعہ دار تھے (ص-۱۴۴) تو یہ بھی وھیں موجود تھے، اور جب اسی (۱) سال سردار خان کے تبادلے کے بعد دوبارہ (ص-۱۱۲) میر نمکین کو سوستان کی جاگیر ملی تو انہوں نے یوسف میرک کو سپاھیوں کی جمعیت دے کر اپنی روانگی سے پیشتر بھیج دیا، اور جب تک وہ خود نہ پہنچے یہ جاگیر کا انتظام کرتے رھے۔ باجور سے پہلے میر نمکین بکھر، گجرات، سوستان، اور جلال آباد وغیرہ میں تعینات تھے، اور قیاس یہی کہتا ھے کہ یوسف میرک بھی ان تمام مقامات میں اپنے والد کے

---

(۱) میر نمکین ماہ صفر ۱۰۱۶ھ میں باجور کے تھانہ دار مقرر ھوئے، اور آٹھ ماہ کے بعد رمضان ۱۰۱۶ھ میں ان کو سوستان کی جاگیر ملی۔

Marfat.com

ساتھ ھي رھے ھونگے -

میر نمکین اواخر رجب ۱۰۱۷ھ میں، شاھی حکم کے مطابق میرزا غازی ابن میرزا جانی ترخان کے ساتھ کمک کے طور پر قندھار (۱) گئے ، سوستان میں اپنے بڑے بیٹے میر ابوالبقا امیر خان کو انتظامات کے لئے چھوڑ گئے (ص-۱۱۵) ۔ میر نمکین تقریباً ایک سال کے بعد جب وھاں سے ۱۰۱۸ھ میں واپس آرھے تھے تو راستے میں ان کا انتقال ھوگیا ۔ جہانگیر نے ان کے انتقال کی خبر سنتے ھی، سوستان کا صوبہ مشترکہ طور پر میر ابوالبقا امیر خان اور شمشیر بیگ اوزبک کے حوالے کردیا ۔ لیکن میر ابوالبقا کو غیر کی یہ شرکت پسند نہ آئی ، اور وہ اپنے اھل و عیال کو لے کر دربار کی طرف چلے گئے (ص-۱۲۱)۔

یوسف میرک یہ پوری مدت اپنے بڑے بھائی کے پاس سوستان میں رھے ۔ معلوم ھوتا ھے کہ ان کو حکومت مغلیہ کی طرف سے منصب ملا ھوا تھا، جب میر ابوالبقا سوستان سے رخصت ھو کر شاھی دربار میں حاضر ھونے کے لئے ھندوستان چلے گئے تو یہ اس منصب کو ترک کرکے 'جزوی مدد معاش' پر قناعت کرکے سوستان میں گوشہ نشین ھوگئے (ص-۱۲۲)۔ واقعات کے تسلسل سے ظاھر ھوتا ھے کہ یوسف میرک ۱۰۱۶ھ سے لے کر ۱۰۳۸ھ تک سوستان ھی میں مقیم رھے ، لیکن باوجود گوشہ نشینی کے، ملکی معاملات سے ان کی دلچسپی برابر قائم رھی ۔ سندھ کے

---

(۱) میرزا غازی رجب ۱۰۱۷ھ میں نائب الحکومت بن کر قندھار گئے اور انتقال (۱۰۲۱ھ) تک وھیں رھے -

Marfat.com

معاملات اور حالات کے سلسلے میں ان کا مطالعہ اتنا گہرا اور صحیح تھا کہ بعض صوبہ دار ان سے مشورہ لینا ضروری سمجھتے تھے ، چنانچہ شمشیر خان کے عمل کا انحصار تو زیادہ تر یوسف میرک ھی کے مشوروں پر تھا ، جب تک کسی معاملے میں ان کی راے معلوم نہ کر لیتا تھا اس وقت تک کسی کام میں ھاتھ نہیں ڈالتا تھا ۔ (صـ ۱۳۱-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۹) جن جن معاملات میں شمشیر خان نے ان کی راے اور مشورے پر عمل کیا اُسے سو فیصدی کامیابی ھوئی ۔ اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ 'مظہر شاھجہانی' کا مؤلف کس قدر دانشمند ، پختہ کار صائب اور صحیح راے کا مالک تھا ۔ اور سندھ کے سلسلے میں اس کا تجربہ اور مشاھدہ کس قدر مستند تھا ۔

مولف کے آخری دور حیات کے متعلق اس کتاب سے صرف اتنا معلوم ھوتا ھے کہ وہ احمد بیگ خان کے دور میں سوستان سے نکل کر بکھر ھوتے ھوئے ملتان میں اپنے بڑے بھائی میر ابوالبقا امیر خان کے پاس پہنچے ، اور وھاں سے انہی کے ساتھ (۱۰۳۹ھ) میں ٹھٹے آگئے جہاں ۱۹ محرم ۱۰۴۴ کو انہوں نے اپنی اس تالیف 'مظہر شاھجہانی' کی تکمیل کی ۔

یوسف میرک نے کتنی عمر پائی ، کب ان کا انتقال ھوا ، ۱۰۴۴ھ کے بعد سے اپنی وفات تک وہ کہاں رھے اور کیا کرتے رھے ؟ اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ، نیز ان کے مدفن کے سلسلے میں بھی کوئی علم نہیں ۔ اس خانوادے کے

Marfat.com

دو قبرستان موجود ھیں۔ ایک بکھر میں ۔ صفہ' صفا (۱)۔ اور دوسرا مکلی کی پہاڑی پر، جو 'گورستان امیر خانی' کے نام سے مشہور ھے۔ ان دونوں گورستانوں میں ان کی قبر ھمیں نہیں ملی۔ بعض قبریں منہدم ھو چکی ھیں اور بہت سی قبروں کے کتبے ضایع ھو گئے ھیں، ممکن ھے کہ ان منہدم شدہ قبروں میں سے کوئی قبر یوسف میرک کی ھو، یا پھر ھو سکتا ھے کہ چونکہ ان کا قیام زیادہ تر سوستان میں رھا، اور انہوں نے اس کو اپنا 'وطن اختیاری' (ص۔۱۶۰) بنا لیا تھا، اس لئے وھیں انتقال کیا ھو، اور اسی خاک نے ان کو اپنے آغوش میں جگہ دی ھو۔ کیونکہ یہی وہ خاک پاک تھی جس کی ترقی اور خوشحالی اور اس کو ظالموں کے پنجہ' ستم و استبداد سے چھڑانے، بچانے اور نجات دلانے کے لئے انہوں نے بڑی جدوجھد کی تھی، جس کا ذکر آئندہ سطور میں آ رھا ھے۔

'مظہر شاھجہانی' کے ذریعے ھمیں یہ بات معلوم ھوتی ھے کہ مولف عقائد کے لحاظ سے کٹّر سنّی تھے، میرزا یوسف (برادر احمد بیگ) کے مظالم کا تذکرہ کرتے ھوئے ایک جگہ بڑی تلخی سے طنزاً ایک فقرہ ان قلم سے نکل گیا ھے جو ان کے عقیدے پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ھے۔ لکھتے

---

(۱) اس گورستان میں یوسف میرک کے والد اور بڑے بھائی میر ابوالبقا امیرخان، خاندان کے دیگر متعدد افراد کے ساتھ مدفون ھیں۔

Marfat.com

ھیں کہ :

ظاھراً در مذھبِ اھلِ تشییع آزارِ
مردمِ اھلِ تسنّن عبادت خوب است (١)

یوسف میرک کے علم و فضل ، فارسي اور عربي دانی ، وسعت مطالعہ ، شاعری اور نثر نگاری کےلئے ان کی یہ کتاب 'مظہر شاھجہاني' ھمارے پاس بہت بڑی دلیل ھے ۔ کتاب کی عبارت اور اندازِ بیان ھمیں بتاتا ھے کہ اس کا لکھنے والا زبان اور انشا پر قدرت کاملہ رکھتا تھا ۔ سلیس زبان میں شگفتہ نثر لکھنا معمولی سوجھ بوجھ کا کام نہیں ، اس کے لئے بڑے کمال کی ضرورت ھے ۔ مولف سادہ زبان میں اپنا مافي الضمیر اس ادای خاص سے بیان کرتا ھے کہ اس کا اثر دماغ سے ھوتا ھوا دل کی انتہائی گہرایوں تک پہنچ جاتا ھے ۔ کتاب کی قسم اول کے مطالعے سے — جس کو سر دست ھم نہیں چھاپ رھے ھیں — صاف عیاں ھے کہ مولف کا مطالعہ بہت وسیع اور گہرا تھا ، دماغ روشن اور اس کا ذھن رسا تھا ، وہ فھم و فراست کا مالک تھا ، حکمرانی اور ملک داري کے معاملات اور راعي کے فرائض اور رعایا کے حقوق سے پورے طور پر باخبر تھا ۔

---

(١) یہ خاندان شروع سے آخر تک مختلف عقائد پر کاربند رھا ھے ، اس میں بعض لوگ شیعہ تھے اور بعض سني - اس سلسلے میں ''تذکرۂ امیر خاني'' میں ھم نے پوري روشني ڈالي ھے -

Marfat.com

مظہر شاہجہانی

**ترتیب و مضامین:** یہ کتاب جس کے حصۂ دوم کو ہم آئندہ صفحات میں پیش کر رہے ہیں، دو حصوں پر مشتمل ہے، یعنی مؤلف کے الفاظ میں: قسم اول و قسم ثانی۔ قسم اول میں رموز جہانبانی، امور حکمرانی اور سیاست ملکی و انتظامی کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ اسی انداز کا ہے جیسا کہ نظام الملک کا سیاست نامہ یا اس قسم کی اور دوسری کتابیں۔

قسم اول چار ابواب پر منقسم ہے، اور باب دوم کے سوا باقی ابواب متعدد فصول پر مشتمل ہیں، جن کے عنوانوں کی فہرست یہ ہے:

**قسم اول:** (از ورق ۱ تا ۲۲۸) (۱)

در آنچہ بادشاہان را مجملاً درکار ست و
این مشتمل بر چہار باب است۔

---

(۱) اوراق کا یہ شمار اس مخطوطے کا ہے جو مصنف کی ملک تھا اور جس پر ہم نے متن کی بنیاد رکھی ہے۔

Marfat.com

باب اول: در ترغیب و ترهیبی که متعلق اند بسلطنت، و این باب منجر بدو فصل است.
فصل اول: در ترغیب بامارت و سلطنت (ورق ۴)
فصل دوم: در ترهیبي که متعلق بسلطنت ست (و-۸)
باب دوم: در آنچه بادشاهان مردم را بدقت نظر فهمیده بکنند (و-۱۴).
باب سوم: در رعایت ملک و تربیت خدم و حشم و این باب منجر بچهار فصل شد (و-۱۶)-
فصل اول: در رعایت ملک (و-۱۶)
فصل دوم: در تربیت خدم و حشم و آداب ایشان (و-۲۹)
فصل سوم: در تربیت صاحب صوبه (و-۸۸)
فصل چهارم: در تربیت خدم و حشم و عا (و-۹۳)
باب چهارم: در خصلتها ست که بادشاهان و اولوالامر را حق جل و علا عنایت کرده، و این باب منجر به بیست فصل ست (و-۱۰۵)
فصل اول: در توکل (و-۱۰۵)
فصل دوم: در علو همت (و-۱۰۷)
فصل سوم: در عزم (و-۱۰۹)
فصل چهارم: در جدوجهد (و-۱۱۱)
فصل پنجم: در ثبات (و-۱۱۴)
فصل ششم: در عدالت (و-۱۱۶)
فصل هفتم: در خیرات و مبرات (و-۱۳۵)

Marfat.com

فصل هشتم : در شفقت و مرحمت (و- ۱۴۰)
فصل نهم : در سخاوت و احسان (و- ۱۴۴)
فصل دهم : در انجاح حاجات (و- ۱۵۸)
فصل یازهم : در مشاورت (و- ۱۶۰)
فصل دوازدهم : در حزم (و- ۱۶۵)
فصل سیزدهم : در غیرت (و- ۱۶۸)
فصل چهاردهم : در سیاست (و- ۱۷۴)
فصل پانزدهم : در تیقظ و خبرت (و- ۱۸۰)
فصل شانزدهم : در فراست (و- ۱۹۱)
فصل هفدهم : در کتمان اسرار (و- ۱۹۲)
فصل هژدهم : در اغتنام فرصت و طلب نیک نامی (و- ۱۹۳)
فصل نوزدهم : در صحبت اخیار (و- ۱۹۹)
فصل بستم : در دفع اشرار (و- ۲۰۵-۲۲۸)

ورق ۱/۲۲۸ کی آخری دو سطروں سے ، قسم دوم کی ابتدا ہوتی ہے جس کا اختتام ورق ۴۰۱ پر ہوتا ہے۔ یہ حصہ مخصوص ہے فقط سندھ کی تاریخ پر، جس میں مؤلف نے زیادہ تر اپنے ہی دور کے سیاسی ، انتظامی ، اقتصادی ، معاشرتی ، جغرافیائی اور قبائلی حالات و واقعات جو معاصرانہ بلکہ چشم دید تھے بڑی تفصیل سے چار ابواب میں لکھے ہیں۔ پہلا باب بکھر کے حالات میں، دوسرا سیوی کے بارے میں ، تیسرا ٹھٹہ کے سلسلے میں اور چوتھا باب صوبۂ سوستان (سیون) کے تفصیلی واقعات میں،

Marfat.com

جو پانچ فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ھے۔ پہلے تین ابواب اگرچہ مختصر ھیں لیکن ان میں جو کچھ لکھا گیا ھے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بیحد قیمتی اور اھم تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ھے۔ مؤلف نے سوستان کے حالات نہایت شرح اور تفصیل سے دئے ھیں، اور وہ اس لئے کہ دراصل اس کتاب کے تالیف کا سبب ھی سوستان کے واقعات ھوئے جیسا کہ ھم آئندہ سطور میں بیان کرینگے۔

سر دست ھم کتاب کی اِسی قسم ثانی کو تاریخ سندھ پر مشتمل ھونے کی وجہ سے شایع کر رھے ھیں، اگرچہ قسم اول بھی علمی لحاظ سے خاصی اھمیت رکھتی ھے، لیکن فی الحال اسے کسی دوسرے موقعے کے لئے اٹھا رکھتے ھیں۔ البتہ مولف نے قسم اول میں چند موقعوں پر دلیل کے طور پر اپنے مقصد کی وضاحت کے لئے سندھ کے جن واقعات کو مثالاً پیش کیا ھے، ان عبارتوں کو ھم نے کتاب کے حاشیہ اور اس مقدمہ میں خاص عنوان کے تحت لے لیا ھے۔

**اسباب تالیف:** ھم بتا چکے ھیں کہ مؤلف اگرچہ منصب ترک کرکے تھوڑی سی مدد معاش پر سوستان میں گوشہ نشین ھوگیا تھا، لیکن با این ھمہ ملکی سیاست اور معاملات سے اس کی دلچسپی بدستور قائم رھی، اور یہی دلچسپی آگے چل کر اس کتاب کی تالیف کا سبب بنی، جس کی داستان یہ ھے:

شاھجہان جیسے ھی تخت نشین (۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ) ھوا اس نے اعتماد الدولہ میر غیاث کے پوتے، میرزا احمد بیگ خان

Marfat.com

کو سومستان کا جاگیردار بنا کر بھیج دیا (۱)۔ یہ شخص بیحد سست نا اہل اور نکمّا آدمی تھا۔ اس نے مردوں کی مجلس اور حکومت کے کاروبار پر عورتوں کی صحبت اور زنانخانے کی نشست کو ترجیح دی اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ایک ظالم اور سفاک بھائی میرزا یوسف کے حوالے کردی، جو اپنی فطرت کے لحاظ سے از حد پست، ذلیل، بی رحم اور بیہودہ آدمی تھا۔ یوسف میرک نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ: وہ اتنا سفاک تھا کہ حجاج بن یوسف جیسا ظالم اظلم بھی اس کے سامنے ایک ادنیٰ شاگرد کی حیثیت رکھتا تھا (صہ ۱۵۴)۔ اس نے اپنے جور و جفا، ستم اور استبداد سے پورے صوبے کو تہ و بالا کردیا۔ لوگ تڑپ اٹھے، ایک عام بے چینی پیدا ہوگئی لیکن با این ہمہ کس کی مجال تھی کہ آہ بھی بھر سکے اور اُف بھی کر سکے۔ یوسف میرک نے اپنے ہم نام کے مظالم کی جو روئداد قلمبند کی ہے، اس سے جو تصویر مرتب ہوتی ہے وہ کچھ اس طرح کی ہے:

**مظالم کی تصویر:** ۱- میرزا یوسف ہر روز، بے گناہ لوگوں کو شہر سے بلوا کر اپنے سامنے کوڑے لگواتا تھا، پٹتے پٹتے نہ فقط مظلوموں کی کھال کے چیتھڑے اڑجاتے تھے، بلکہ اس زد و کوب میں اکثر مظلوم مر بھی جاتے تھے۔ اسی طرح دو تین سو بی گناہوں کا پٹنا اس کے ہاں روزانہ کا معمول تھا، اس نے ایک ابریشم فروش کو مستقلاً وہاں حاضر رہنے کا

---

(۱) ماثرالامرا ج ۱ صہ ۱۹۵ و متن کتاب صہ ۱۵۴

Marfat.com

حکم دے رکھا تھا تا کہ جب پٹوائے پٹواتے درّوں کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ فوراً درست کرکے دے اور پٹائی میں وقفہ پڑنے نہ پائے ، یہ سب کچھ محض تفنن طبع کے طور پر اور تفریحاً ہوتا تھا، گناہ و بیگناہ کا کوئی سوال نہیں تھا۔ (ص-۱۵۶)

۲- احمد بیگ اتفاقاً جب کبھی رات کو زنانخانے سے نکل کر مردانے میں آ بیٹھتا تو اس کے سامنے بھی میرزا یوسف کا یہی عمل جاری رہتا تھا ، احمد بیگ کو یہ توفیق نہیں تھی کہ بھائی سے ، انسانیت کو اس حد تک ذلیل اور خوار کرنے کے اسباب ، وجوہ یا جواز پوچھ لے ۔

۳- زدو کوب کرتے وقت جتنے مظلوم مرجاتے تھے اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تھا ، اعزّہ و اقارب گھروں میں گھٹ کر رہ جاتے تھے ۔ ظلم کی گھٹا اتنی گھنگھور چھائی ہوئی تھی کہ داد گستری کے لئے کہاں پکارتے اور کس کی زنجیر جا کر ہلاتے ؟ مغلوں کے بھیجے ہوئے اِس جاگیردار کو زنانخانے سے کب فرصت تھی کہ باہر کی روئداد کو آ کر دیکھ لیتا ۔ اس کی بلا سے کوئی مرے یا جئے ۔ نہ ملک اپنا نہ آدمی اپنے ، احساس ہوتا تو کیونکر ، داد گستری ہوتی تو کیوں اور کس لئے ؟

۴- صوبے میں ، جس کسی کے متعلق میرزا یوسف کو معلوم ہوتا کہ مالدار آدمی ہے ، اس پر جھوٹے الزام تراش کر اپنے پاس بلوا لیتا ، معمولی باز پرس کے بعد پہلے

58933

Marfat.com

تو کوڑوں سے بے تحاشا پٹواتا اور اس کے بعد اس کا پورا مال و اسباب ضبط کر لیتا تھا ۔ یہ سلوک نہ فقط مردوں کے ساتھ تھا ، بلکہ مالدار خواتین کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جاتی تھی اور اس میں مرزا یوسف مطلقاً شرم و حیا محسوس نہیں کرتا تھا ۔

۵- مال و زر کی ھوس میں دوسروں کی ھر چیز کو اپنے لئے سمیٹنے کی، اس کو اس حد تک بیماری تھی کہ، لوگوں کے پالتو جانور بھی اس کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکتے تھے ۔ سندھ کے اونٹ بہت قیمتی ھوتے تھے ، لوگ بڑے شوق سے سواری اور بار برداری کے لئے پالتے تھے ، خوبصورتی اور کار آمدگی میں آن کا کوئی جواب نہیں تھا ۔ میرزا یوسف نے ان جانوروں کو بھی ان کے مالکوں کے پاس رھنے نہیں دیا ، چنانچہ پورے علاقے میں جس کے ھاں اچھے اور قیمتی اونٹ نظر آئے ، اس نے ضبط کر کے اپنے شترخانے میں داخل کر لئے ۔ (ص-۱۵۶)

۶- روپئے بٹورنے کے لئے اس نے طرح طرح کے طریقے ایجاد کر رکھے تھے، مثلاً خشکی کے راستوں اور دریائی گذرگاھوں پر اس نے پہرے بٹھا رکھے تھے ، ھر آنے جانے والے سے بلا سبب جرمانے اور مختلف قسم کے محصول وصول کرتا تھا ، اس حد تک کہ خالی ھاتھ راہ رو بھی اس راہ زنی سے مستثنیٰ نہیں تھا ۔ حالت یہاں تک پہنچی کہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک جانے کے لئے بھی راہ داری لینا ضروری قرار دیا گیا جس کے لئے روپیہ ادا کرنا پڑتا تھا ۔ اگر کوئی شخص

Marfat.com

کسی عزیز کے وفات کی اطلاع دینے دوسرے گاؤں تک جاتا، تو بغیر فیس داخل کئے اور راھداری لئے ایک قدم اپنے گاؤں سے باھر نہیں نکال سکتا تھا۔ اس عمل کی وجہ سے مغلیہ حکمرانوں کے ذاتی خزانے تو بھرپور ھوتے گئے، لیکن ملکی کاروبار تجارت اور انفرادی آمد و رفت مفلوج ھوگئی، تجارت بند ھوگئی، مال کی لین دین رک گئی اور عام لوگ اپنے اپنے قصبوں اور شہروں میں محصور ھوکر رہ گئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی نکلا ھوگا کہ غریب مزدور بھی روزگار کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر تک نہیں جا سکتے ھونگے۔

۷- دریا میں جو خالی کشتیاں چلتی تھیں ان سے بھی محصول وصول کیا جاتا تھا۔ دوسرے علاقے کی کوئی خالی کشتی اگر بھول چوک سے سوستان کے حدود میں نکل آتی تو وہ بھی اس ناجائز اور جبری محصول کی گرفت سے نہیں بچ سکتی تھی، وصولی کے اس طریقے کے سبب سے خشکی کے راستوں کے ساتھ ساتھ دریائی آمد و رفت بھی بند ھوگئی، اور پورا ملک ان پابندیوں کی وجہ سے گھٹ کر رہ گیا۔ شہری آزادی اور انفرادی جدوجھد بالکل ختم ھوگئی۔

۸- سوداگروں کی کشتیوں پر تو طرح طرح کی مصیبتیں نازل ھوا کرتی تھیں، کئی کئی دن تک بلا وجہ ان کو روکے رکھا جاتا تھا اور سوداگروں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ اپنا قیمتی مال کوڑیوں کے دام سوستان میں بیچ ڈالیں۔ یہ اس لئے نہیں تھا کہ اس سے سوستان کے شہریوں کو کوئی

Marfat.com

فائدہ پہنچے، بلکہ مقصد یہ ہوتا تھا کہ بیوپاری تنگ آجائیں اور میرزا یوسف کو بڑی بڑی رشوتیں دے کر رہائی حاصل کریں۔ چنانچہ ہوتا یہی تھا کہ وہ رشوتیں پیش کرکے اس بلائے ناگہانی سے نجات پایا کرتے تھے۔

۹- رشوت دینے کے بعد بھی غریب بیوپاریوں کی گلو خلاصی نہیں ہوتی تھی جب تک کہ اُن کے مال و اسباب سے میرزا یوسف اپنی پسند کی چیزیں بطور تحفہ حاصل نہ کر لیتا تھا۔

۱۰- جب سوداگروں پر میرزا یوسف کے تمام وار ختم ہوجاتے تب کشتی بانوں اور کشتی کے عام مسافروں کی باری آتی تھی۔ طرح طرح کے بہانے بنا کر اُن کی جیبوں پر ہاتھ صاف کیا جاتا تھا، اور ساتھ ہی ان میں سے اکثر، میرزا یوسف کی 'دُرے بازی' سے بھی اذیت اندوز ہوتے رہتے تھے۔

۱۱- میرزا یوسف نے پورے ملک کے ڈکیت، چور، اور راہزنوں کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے رکھا تھا، ان کے ذریعے وہ ملک میں ڈاکے ڈلواتا، چوریاں، لوٹ مار اور راہزنی کراتا تھا، لوٹ کا سارا مال اس کے خزانے میں داخل ہوتا تھا۔ اس ذلیل حرکت کے جو لازمی نتائج نکلے وہ نہایت ہی اندوہناک تھے، ایک طرف تو عام پیشہ ور چور اور راہزن ہی بیباک نہیں ہوگئے، بلکہ سرکاری سرپرستی حاصل ہوجانے کی وجہ سے چوری کرنا اور ڈاکے ڈالنا قابل فخر پیشہ بن گیا۔ دوسری طرف ملک بھر میں بے اطمینانی اور خوف و ہراس کی حالت پھیل گئی، امن و امان رخصت ہوگیا، اور کوئی آدمی اپنے مال و اسباب

Marfat.com

کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا ۔

۱۲- میرزا نے انہیں طریقوں پر اکتفا نہیں کی بلکہ عوام کو لوٹنے کا ایک اور طریقہ بھی رائج کیا ۔ بنگال سے نامی قمارباز بلا کر شہر کے چوراھوں پر بٹھادئے جو راھگیروں کی جیبیں ھی خالی نہ کرالیتے تھے بلکہ ان بیچاروں کے تن بدن کے کپڑے تک اتروا لیتے تھے ۔

چوری اور جوئے کی آمدنی ھر روز شام کو 'خزانے میں' اسی طرح حلال کا مال سمجھ کر داخل کی جاتی تھی، جیسے ملک کی مالگذاری اور دوسری جائز آمدنی داخل ھوا کرتی ھے ۔

۱۳- شہر کے شریف، زاھد اور عابد لوگوں کو ذلیل و خوار کرنے میں اس شخص کو بڑا لطف آتا تھا، اور یہ لطف غالباً اس لئے بھی آتا ھوگا کہ یہ سب لوگ ایک مفتوح ملک کے سکین تھے، جن کا نہ کوئی فریاد رس تھا اور نہ کوئی حمایتی۔ بہرحال میرزا یوسف ھزار قسم کے حیلے بہانے تراش کر سوستان کے شرفا کو اذیتیں پہنچایا کرتا تھا ۔ مثلاً : ایک مرتبہ اس نے نئے قلعے کی طرح ڈال کر حکم دیا کہ : شہر کے تمام لوگ اپنے سر پر اینٹیں اٹھا کر لائیں ، خود ھی گارا بنائیں اور اس گارے کو قلعے تک پہنچائیں اور پھر خود ھی چنائی کریں ۔ بعض بیمار معذور یا بوڑھے اپنے ساتھ مزدور لے کر آئے تاکہ، اپنے بجائے ، ان سے کام کرادیں، لیکن میرزا صاحب کو یہ منظور نہیں تھا ، چنانچہ انہیں معذوروں سے سب طرح کا کام لیا گیا۔ آخر کیوں نہ لیتا ، اس کا مقصد تو یہی تھا کہ مظلوموں کو

Marfat.com

مظلوم تر بنانے کے ساتھ ساتھ ذلیل اور خوار بھی کیا جائے"۔

۱۴- ایک مرتبہ شہر کے ایک معزز آدمی قاضی عبدالواحد پر ایک جھوٹا الزام لگا کر ان سے سو روپیہ جرمانے کی دستاویز لکھوالی اور پھر وہ دستاویز دانستہ محض تفریح کے طور پر شہر کے ایک کمینے آدمی، ابراھیم بلوچ کے ھاتھ فروخت کردی۔ چند دن کے بعد قاضی عبدالواحد مرحوم مغفور کو بلا کر جو حالت کی گئی اس کی روئداد میرک یوسف ھی کے الفاظ میں قارئین کے گوش گذار کرنا بہتر معلوم ھوتا ھے، وہ لکھتے ھیں کہ:

'یک کرہ دار' ابراھیم بلوچ را کرہ میزد و میگفت:
ھان صد روپیہ بدہ!
و ابراھیم بلوچ قاضی عبدالواحد را کرہ میزد و میگفت:
ھان صد روپیہ بدہ! (۱)

یہ تماشا کافی دیر تک میرزا یوسف دیکھتا رھا، اور مفتوح انسانوں کی ذلت اور رسوائی، اور اپنی قوت اور بالادستی پر خوش ھوتا رھا۔ میرک نے لکھا ھے کہ: یہ دن شہر کے لوگوں کےلئے قیامت کا دن تھا، شرفا رو رھے تھے اور رذیل ھنس رھے تھے۔

۱۵- میرزا یوسف نے چغل خوروں کا بھی ایک بہت بڑا گروہ پال رکھا تھا، جن کو اس نے 'حقیقت دان' کا خطاب دے کر ملک کے گوشے گوشے میں خاص ھدایات کے ساتھ

(۱) متن کتاب ۱۵۸-

Marfat.com

تعینات کردیا تھا۔ ان لوگوں کا محض یہ کام تھا کہ، ملک بھر کے شرفا اور کھاتے پیتے لوگوں کی چغلیاں کھائیں اور میرزا ان کو بلوا کر ذلیل و خوار کرے۔ اس گروہ نے اپنی کارگذاریوں کی وجہ سے پورے علاقے میں تہلکہ مچا دیا۔

۱۶- کھیتوں میں جب فصل تیار ہوتی تھی تو میرزا یوسف اپنے خاص آدمی، مالیہ مقرر کرنے کے لئے بھیج دیتا تھا اور وہ جا کر اتنی جمع بندی لگا آتے کہ فصل کاٹنے پر کاشتکار پوری کاشت سرکاری خزانے میں داخل کرنے کے بعد بھی، عائد کردہ جمع بندی (لگان) سے رھائی نہیں پا سکتا تھا۔ چنانچہ بقایا کی وصولی ان کا مال و اسباب بلکہ مویشی تک ضبط کرکے، کی جاتی تھی۔ غریب کاشتکار سال بھر خون پسینہ ایک کرنے کے بعد بھی کنگال اور بھوکے ننگے ھی رھتے، مغل سلطنت کے نمائندوں کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

۱۷- ایک مرتبہ پوری کاشت آفت سماوی کی وجہ سے تباہ ھو گئی، لیکن میرزا یوسف نے پھر بھی اپنی مرضی کے مطابق جمع بندی کرائی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غریب اور بے بس مجبور اور مظلوم کاشتکار اندھیری رات میں گھروں، کھیتوں اور اپنے قصبوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ میرزا کو جب یہ بات معلوم ھوئی تو اس نے پیچھے سپاھی دوڑائے، جنھوں نے جا کر پورا مال و اسباب آن سے چھین لیا۔

۱۸- جہانگیر نے اپنے عہد میں 'گاؤ شماری' اور مویشیوں پر 'داغ دھی' کا رواج بند کردیا تھا، لیکن باوجود

Marfat.com

شاهی تنسیخ کے احمد بیگ کے دور میں اس کے بھائی نے حکم دے دیا کہ از سر نو سوستان کے دسوں پرگنوں میں مویشیوں کا شمار کیا جائے اور جبراً داغ لگائے جائیں۔ لوگوں نے اس جبری قاعدے کو بھی بہت محسوس کیا۔ لیکن کیا کر سکتے تھے؟ مویشیوں پر گذر بسر کرنے والے لوگوں کے لئے اس قسم کا ٹیکس بہت بڑا عذاب تھا۔

۱۹- پورے صوبے میں جتنے عُمّال تھے ان سب کو بلا کسی قصور کے اس نے قیدخانے میں ڈال دیا تھا، اسی طرح ملک کے ارباب شرفا اور معزز بھی جیل کی کال کوٹھریوں میں پہنچا دئے گئے۔ یہ حالات دیکھکر بھاؤالدین پھنوار جیسے معززین اپنے آبائی قصبات کو چھوڑ کر، سندھ کے دوسرے علاقوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ میرزا یوسف نے بھاءالدین کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر ان کے دو مخالفوں کو شہ دي، جنہوں نے ارباب کے قصبہ اکبرآباد پر حملہ کیا۔ ارباب بھاءالدین کو یہ سازش معلوم ہو گئی اس نے وقت پر پہنچ کر اپنے قصبے اور مال و اسباب کی مدافعت کی اور مقابلے میں سب کو کاٹ کر رکھدیا۔ میرزا یوسف ارباب بھاءالدین کے اس عمل سے اتنا بر افروختہ ہوا کہ اس پورے علاقے کے ارباب، مقدم، پٹواری، قانون گو اور گماشتوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔

۲۰- میرزا یوسف اسی طرح ملک کے شرفا اور دوسرے باشندوں کو ایک دوسرے کے خلاف شہ دیکر لڑایا کرتا تھا، اور اس طریقے سے ایک طرف ملک کے با اثر لوگوں کو کمزور

Marfat.com

کیا کرتا تھا ، اور دوسری طرف ملک کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنے اقتدار کے استحکام کی راھیں نکالا کرتا تھا ۔

۲۱- جتنی زمینیں علاقے کے اندر بارانی یا معافی کی تھیں ، اور مدتوں سے مالئے یا دوسرے سرکاری واجبات سے مستثنیٰ چلی آ رھی تھیں ان سب پر از سر نو لگان عائد کردیا ۔

یہ مختصر سی صورت حال تھی میرزا یوسف کی کارگذاریوں کی ، جس کو ھم نے مظہر شاھجہانی سے مرتب کرکے پیش کیا ھے ۔

نورجہان بیگم کے برادر زادے اور اعتماد الدولہ (۱) میرغیاث کے پوتے یعنی مغل شاھی حاکم ، میرزا احمد بیگ خان کی جب دلچسپیاں زنانے کے اندر بڑھتی گئیں اور اس کے بھائی یوسف صاحب کی کارگذاریاں حرم سرا کے باھر حد سے گذر چکیں ، تو سوستان کا پورا علاقہ تباہ و برباد ھوگیا ۔ قصبے ویران ، آبادیاں اجاڑ اور زمینیں بنجر بن گئیں ۔ لوگ حیران اور درماندہ ھوکر سندھ کے دوسرے علاقوں اور قصبوں میں جاکر پناہ گزین ھوگئے ۔ مظہر شاھجہانی کا مؤلف ان دردناک

---

(۱) نسب نامہ پدری و مادری نورجہان و احمد بیگ خان مقدمہ کے ساتھ ملحق ھے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ھے کہ مغل سلطنت کے بادشاھوں ، شہزادوں اور امرا کا اس خاندان سے کیا رشتہ تھا ، اور ان رشتہ داریوں کی وجہ سے اس گھرانے نے کس طرح پورے ھندوستان کو اپنے احاطے میں گھیر لیا تھا ، اور کس طور پر سرطان کی طرح یہاں کے سیاسی ڈھانچے میں اس کا پھیلاو تھا ۔

Marfat.com

حالات اور افسوسناک واقعات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

چو خواهد که ویران کند عالمے
نهد ملک در پنجهٔ ظالمے

یہ سب کچھ ہوتا رہا، لیکن کسی کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا، خوف و ہراس اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ مرکزی حکومت کے دیوان خاص تک داد رسی کے لئے پہنچنا تو درکنار، ان مظلوموں اور ستم رسیدوں کو خود محلسرا کے اندر میرزا احمد بیگ کے ایوان تک بھی، اپنی آہیں پہنچانے کا یارا نہیں تھا۔ میرک کے لفظوں میں:

'هیچ آفریده نبود... که بیان واقع را به احمد بیگ خان بگوید که: برادر تو این قسم ظلم و ستم برداشته، عالم را خراب و ضایع کرده!' (ص-۱۵۹)

میرک یوسف کو اپنے وطن سے ـ ایک شریف انسان کی طرح ـ بے انتہا محبت تھی، اور وہ تھے بھی بڑے کردار اور جرأت کے مالک۔ جب انہوں نے پانی حد سے گذرتا دیکھا تو ایک دن اس 'حرم نشین' حاکم کو کھری کھری سنا دیں:

'تو این خلق الله را بدست برادر خود داده خراب و ضایع ساختی! چون متوجه آن جهان شوی خالق علی الاطلاق از تو خواهد تحقیق کرد.' (ص-۱۵۹)

لیکن اس کے بعد بھی جب کوئی دلخواہ نتیجہ نہیں نکلا اور اس ظالم اور ناخدا ترس کے مظالم سے نجات پانے کی ان کو

Marfat.com

اور کوئی صورت نظر نہیں آئی، اس وقت یوسف میرک نے ارادہ کیا کہ وہ خود ھی مرکز میں جا کر، شاھی ایوان کی بھاری بھر کم زنجیر کھٹکھٹائیں اور اس دردناک داستان کو شاھجہاں کے کانوں تک پہنچائیں۔ ممکن ھے کہ اس طرح کوئی نجات کی راہ نکل آئے۔

**تالیف کا ارادہ:** میرک یوسف نے خیال کیا کہ دکھوں کی یہ کہانی، زبانی سنانے کے بجائے، بہتر ھوگا کہ ایک طومار کی شکل میں لکھ کر دربار میں پیش کریں۔

"... راقم الحروف، پریشانی احوال وطن اختیاري خود دیده... عازم عتبه بوسی آستان فلک نشان گردید، و به خاطر آورد که احوال این ملک و عمل احمد بیگ خان را، در یک طوماري نوشته بنظر اقدس گذراند..." (صـ۱٦۰)

اسی خیال سے وہ سوستان سے نکل کر بکھر پہنچے، جہاں اس وقت محمد علی بیگ بندري، حکیم محمد صالح اور مان سنگھ وغیرہ مغل عہدہ دار تعینات تھے۔ آنہیں میرک کے اس ارادے کی خبر ھوئی تو ایک خاص آدمی بھیج کر میرزا احمد بیگ خان کو آگاہ کیا۔ وہ تو یوں خیر ھوئی کہ میرک ایک بہانے سے سوستان سے باھر نکل آئے تھے ورنہ ان کے اس ارادے کی اطلاع اگر احمد بیگ کو ھو جاتی تو پھر ان کی خیریت نہ تھی۔ بھرحال اب جبکہ شہباز اس کی دسترس سے باھر ھوگیا تو اس کو پھر سے دام میں لانے کے لئے احمد بیگ نے بکھر کے عملداروں

Marfat.com

کو بمنت سماجت لکھا کہ یوسف میرک کو سمجھا بجھا کر سوستان بھیج دیں ، اور اِدھر مظلوموں کی تالیف قلوب کی کوشش شروع کردی ۔ اس سے پیشتر کہ احمد بیگ کا ملازم پیغام لے کر بکھر پہنچے ، یوسف میرک بکھر سے ملتان پہنچ چکے تھے ۔ اسوقت ملتان کا صوبہ شاھجہان کے خسر، وزیراعظم، آصف خان یمین الدولہ (۱) کی جاگیر میں تھا اور یوسف میرک کے بڑے بھائی میر ابو البقا امیر خان ان کی طرف سے وھاں نیابت کر رھے تھے ۔

**تالیف کتاب:** یوسف میرک کا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی کے پاس ملتان میں ٹھہر کر دارالسلطنت جانے کا سامان سفر درست کریں اور وھیں اس ''طومار'' کو تیار کرکے دربار کا رخ کریں ۔ لیکن ۱۰۳۹ھ میں (۲) جیسے ھی یہ ملتان پہنچے، میر ابوالبقا امیر خان کو ٹھٹہ کی گورنری کے احکام ملے ۔

میر ابوالبقا امیر خان بڑے تجربہ کار اور مغل بادشاھوں کے مزاج شاھانہ کی نزاکتوں سے اچھی طرح واقف تھے ۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کے بھائی کا یہ غیظ و غضب اور حُبّ الوطنی کا یہ جوش و خروش، انصاف طلبی اور داد خواھی کا یہ جذبہ، یا دربار تک رسائی کا یہ پروگرام قرین مصلحت نہیں، اس لئے

---

(۱) میرزا ابوالحسن آصف خان ۔

(۲) شب ۱۲ ربیع الاول ۱۰۳۹ھ شاھجہاں نے ابوالبقا کے تغیر کا حکم صادر کیا ۔ بادشاہ نامہ ج ۱ صـ ۲۸۷

Marfat.com

اس کے بار آور یا نتیجہ خیز ھونے کا امکان نظر نہ آتا تھا۔ چنانچہ وہ یوسف میرک کو فی الحال اپنے ساتھ ٹھٹہ واپس لے آئے، اور کہا کہ: وھیں سے سامان سفر درست کرکے ھندوستان جائے۔

یوسف میرک جب ٹھٹہ پہنچے (۱) تو آب و ھوا کی خرابی سے بیمار ھو گئے، اس لئے سفر کی تیاری میں اور تعویق ھو گئی۔ اسی بیماری کے عالم میں مصنف نے یہ ارادہ کیا کہ شکایتی طومار کے بجائے، صحتیاب ھونے کے بعد، ولایت سندھ کے صحیح حالات پر پوری ایک کتاب تالیف کریں، اور اسی کو شاھی حضور میں پیش کریں۔ لکھتے ھیں کہ:

''بخداي خود نذر بست کہ: چون ازین مرض خلاص یابد، احوال ولایت سندھ را کتاب کردہ دست آویز خود ساختہ احرام کعبۂ خلائق ھفت اقلیم بر بندد۔ (ص-۱۶۲)

یہی وہ کتاب ھے جو یوسف میرک نے بیماری سے نجات پانے کے بعد ولایت سندھ کے صحیح حالات، بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ، سندھ میں ''مغل شاھی'' کے ''درون خانہ'' حقائق میں تالیف کی۔ اور وھی اسباب اور محرکات تھے اِس کتاب کے وجود میں آنے کے، جن کو ھم گذشتہ صفحات میں بیان کر آئے ھیں۔ مؤلف نے کتاب کے دیباچہ میں لکھا ھے کہ:

''و بعد میگوید بندۂ ضعیف نحیف محتاج بسوي رحمۃ اللہ

---

(۱) ربیع الثاني ۱۰۳۹ھ کے آخر یا جمادي الاول ۱۰۳۹ھ کے وسط تک ٹھٹہ پہنچے ھونگے۔

Marfat.com

الغنی، خانه زاد درگاه، یوسف میرک بن ابوالقاسم الحسینی نسباً و الهروي البجقی مولداً و وطناً و النمکین لقباً، که چون بر احوال ولایت سند مطلع شد لا علاج بمقتضیٰ این آیهٔ کریمه — و لاتکتمو الشهادة و من یکتمها فانه آثم قلبه و الله بما تعلمون علیهم — یعنی: پوشیده ندارید گواهی خودها را، و کسی که میپوشد گواهیٔ خود را پس تحقیق گناهگار است دل او، و حق تعالیٰ بچیزي که شما می کنید دانا تر است — خواست تا بیان واقع بخدمت شهنشاه زمانی، خلاصهٔ دودمان صاحب قرانی، عضد الاسلام فخر المسلمین، شهاب الملک و السلطنت و الدین — بیت:

آنکه ایوان کامرانیٔ او
برتر از طاق گنبد خضر است

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاهجهان بادشاه غازی خلد الله تعالیٰ ملکه و افاض علی العالمین بره، و عدله، و احسانه، — بیت:

شهي که صیت جلالش چو رایت خورشید
بهر طرف که رسد آن دیار را بکشاد

که ریاض الاسلام را چون اثری از آثار نمانده بود — شعر:

کان لم یکن بین الحجون الی الصفا
انیس و لم اسمع بمکه سامر

باز از سر نو بنیادهاي مستحکم را برباد داشته میخواهد که دست ظلم را از خلایقی که — حوالهٔ اویند — کوتاه کرده،

Marfat.com

نهال‌هاي عدل رنگارنگ در اقاليم هفت بنشاند، معروض نمايد بوسيلهٔ مختصری ــ كه بادشاهان اسلام را ازان گريزي نباشد ــ بنا بران، پاره‌ای از فيض طبيعت و برخی از كلام اكابر جمع كرد و استعانت از كريم على الاطلاق نمود كه بمقصود و بمراد باتمام رساند، و منظور انظار بندگان اعلىٰ حضرت گرداند ــ و الله المستعان فی كل زمان و مكان ــ و نام نهاد او را "مظهر شاهجهانی" و بدو قسم و يک خاتمه تمام كرد ـ نظم:

جهان خسروا زير هفت آسمان
طرفدار بنجم (كذا) توي بيگمان
جهان را بفرمان چندين بلاد
ستون در تست ذات العماد
همه شب كه مه، طوف گردون كند
چراغ ترا روغن افزون كند
همه روز خورشيد با تاج زر
بپائين تخت تو بندد كمر
سپارندهٔ پادشاهی بتو
سپرد از جهان هر چه خواهی بتو
بدان داد سلكت كه شاهي كنی
چو داور شوی، داد خواهی كنی
نه بادی كند، بر پر پشه زور
نه پيلی نهد پای، بر پشت مور

Marfat.com

سپاس از خداوند گیتی پناہ
که پیش است زین قصه انصاف شاہ
بانصاف شه چشم دارم یکی
که بیند درین داستان اندکی
گر افسانهٔ بیند از کار، دور
نه سایه برو گستراند نه نور
وگر بیند از دردرو موج موج
سرائنده را سر بر آرد باوج
نشاط از تو دارد گهر سفتنم
سزاوار تست ، آفرین گفتنم
درین گنج نامه ز رازِ جهان
کلیدِ بسی گنج کردم نهان
کسی کین کلیدِ زر آرد بدست
طلسمی بسی گنج داند شکست (۱)

**کتاب کا نام :** اس کتاب کے دو نام ہمیں نظر آتے ہیں ، قسم ثانی میں جہاں مؤلف نے اپنی بیماری کا ذکر کیا ہے وہاں کتاب کے نام کو ''مظہر التدبیر'' سے موسوم کیا ہے :

'' الحمد اللہ و المنة که بمقتضیٰ این بیت :

الٰهی تـو بر نیتم آگهی
چو نیت بخیر است خیرم دهی

---

(۱) ص-۳ تا ۵ - چونکہ قسم اول کو ہم چھاپ نہیں رہے ہیں لہٰذا یہ پوری عبارت ہمیں یہاں نقل کرنی مناسب معلوم ہوئی ۔

Marfat.com

نسخہ ''مظہر التدبیر'' باتمام رسید و امیدوارم
کہ امیر عادل ... شاہ جہان بادشاہ ..... بنظر رحمت
درو نگرد.'' (ص-۱۶۲)

اور قسم اول میں حمد و نعت کے بعد دیباچہ کے اندر اس کا نام ''مظہر شاھجہانی'' لکھا ھے:

''بنا بران، پارہ‌ای از فیض طبیعت و برخی از کلام اکابر
جمع کرد، ... و نام نہاد اورا ''مظہر شاہ جہانی'' و
بدو قسم و یک خاتمہ تمام کرد''

کتاب کے اُس خطی نسخی میں جس کو ہم نے بنیادی قرار دےکر متن تیار کیا ھے، اور جو خود مولف کی اپنی ملک میں رہ چکا ھے، مندرجۂ بالا عبارت میں 'مظہر' کے بعد کا لفظ مٹا کر اس کے اوپر اسی خط میں 'شاھجہانی' لکھا گیا ھے. اور مٹا ہوا لفظ ''تدبیر'' پڑھا جا سکتا ھے، لہٰذا قیاس یہ ھے کہ ابتدا میں کتاب کا نام 'مظہر التدبیر' رکھا گیا ہوگا، اور بعد میں شاھی نام کے مناسبت سے آخری لفظ بدل کر اس کو 'مظہر شاھجہانی' کے نام سے موسوم کیا گیا. کتاب کے دیباچہ میں تو نام مٹایا گیا لیکن قسم ثانی کے متن میں وھی پہلا نام 'مظہر التدبیر' باقی رہ گیا.

**سال تالیف:** کتاب لکھنے کا ارادہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ھے۔ مولف اواخر (۱۰۳۸ھ) میں کر چکا تھا لیکن کتاب کب لکھنی شروع کی اس کا کہیں اشارا نہیں پایا جاتا. البتہ

Marfat.com

متن میں بعض جگہ واقعات کے ضمن میں (۱۰۴۴ھ) کا حوالہ دیا ہے(۱)۔

اسی طرح کتاب کے اختتام پر بھی تالیف کے اتمام کا سال وہی ۱۰۴۴ھ ہے:

'و قد تم الکتاب بعون الملک الوهاب یوم سبت وقت الظهر فی تسع عشر من شهر محرم الحرام سنة الف و اربع و اربعین من الهجرة النبویه علیه افضل الصلواة و التحیاة ، موفق بسنة السابع من الجلوس الشهنشاهی خلد الله ملکه و بقاء و ثبت عدله و انصافه'۔

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بوقت ظہر ۱۹ محرم ۱۰۴۴ھ کو اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔ لیکن متن کی درمیانی عبارتوں کو اس اختتامی عبارت سے ملا کر یہ خیال کرنا کہ یہ پوری کتاب اس سال کے پہلے ہی مہینے میں تالیف کی گئی ہوگی، غالباً درست نہ ہوگا۔ کیونکہ ۸۱۴ صفحات کی کتاب ۱۹ دن میں تالیف کرنا ناممکن ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ مولف نے ۱۰۳۹ھ کے بعد کتاب لکھنا شروع کی ہوگی، اور مکمل ہوجانے کے بعد جب ۱۰۴۴ھ میں مبیضہ تیار کیا ہوگا اس وقت درمیان میں ایسے واقعات کا اضافہ کردیا جن کا تعلق اس سال سے تھا، اور یہ وہی سال ہے کہ اس کا بڑا بھائی میر ابوالبقا جونا گڑھ میں نائب الحکومت تھا۔

---

(۱) رک متن: ص-۵- ص-۵۸- ص-۱۶۳-

Marfat.com

**کتاب کے ماخذ:** کتاب کے پہلے حصے کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ مولف نے 'سیاست نامہ' یا اس قسم کی اور کتابوں کو پیش نظر رکھ کر یہ حصہ تالیف کیا ہوگا۔ ہمیں اتنا وقت نہیں مل سکا کہ ہم حصہ اول کا ایسی کتابوں سے مقابلہ کرکے دیکھ لیتے، ورنہ یہ معلوم کرنا دشوار نہیں تھا کہ قسم اول کے لئے مولف کے ماخذ کیا تھے۔ قسم ثانی چونکہ معاصرانہ اور چشم دید حالات اور واقعات پر مشتمل ہے، اس لئے کسی دوسری کتاب سے امداد لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بکھر اور سیوی کے باب میں البتہ مولف نے میر معصوم بکھری کی 'تاریخ سندھ' سے بعض مطالب اخذ کئے ہیں، جن کو متن میں ہم نے میر معصوم کی تاریخ سے صفحات کا حوالہ دے کر ظاہر کردیا ہے۔

**شاہ جہان اور کتاب:** اسی کتاب سے یا کسی اور ذریعے سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یوسف میرک اپنی یہ کتاب شاہی حضور میں پیش کر سکے یا نہیں۔ یعنی ان کے اپنے الفاظ میں یہ کتاب ''منظور انظار بندگان اعلحضرت'' ہوئی اور ان کی یہ آرزو کہ:

بانصاف شہ، چشم دارم یکی
که بیند درین داستان اندکی

پوری ہوئی یا نہیں۔ قیاس یہ ہے کہ چونکہ یہ کتاب میرزا احمد بیگ کے مظالم اور جبر و استبداد کی داستان تھی، اور یہ شخص نورجہان کا بھتیجا اور شاہجہان کی ملکہ ارجمند بانو

Marfat.com

ممتاز محل کا چچا زاد بھائی تھا اور اس کے چچا میرزا ابوالحسن یمین الدولہ آصف خان کی نیابت میں خود مؤلف کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان رہ چکا تھا۔ اس لئے ان تمام وجوہ کی بنا پر مصلحت یہی دیکھی گئی ہوگی اور عافیت اسی میں سمجھی گئی ہوگی کہ یہ کتاب مغل شہنشاہ کے حضور میں پیش نہ کی جائے، اس لئے کتاب مولف کے ہاں پڑی رہی۔ یہی وجہ تھی کہ کتاب نہ مشہور ہو سکی اور نہ اس کی نقلیں ہوئیں اور نہ کہیں اس کا ذکر ہی آیا۔ کتاب کا مبیضہ مؤلف کے پاس محفوظ رہا اور پھر مؤلف نے — جیسا کہ آئندہ صفحات سے قارئین کو معلوم ہوگا — اس کو اپنے بھتیجے میر ضیاء الدین یوسف کو تالیف کے آٹھ سال بعد دے دیا۔ یہ کتاب مؤلف کے خاندان ہی میں رہی، اس کی فقط ایک نقل ہوئی، جو غالباً اسی خاندان کے کسی فرد کی ملک معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال، اصل کتاب اور اس کی یہ نقل اتفاق سے زمانے کے حوادث سے بچتی بچاتی اب تک محفوظ رہی اور کسی نہ کسی طرح ہمارے دور تک پہنچ گئی۔

**کتاب کی خصوصیات:** ایران ہو کہ خراسان، عرب ہو کہ عجم، سندھ ہو کہ ہند، مشرق میں جہاں بھی گذشتہ دور میں جو تاریخیں لکھی گئی ہیں، وہ اکثر و بیشتر شاہوں اور شہزادوں، وزیروں اور امیروں کی مدح سرائیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یعنی مرکزی نقطہ کوئی نہ کوئی شخصیت ہی ہوتی ہے اور پھر پورے واقعات، اسی ایک نقطے کے گرد گردش کرتے ہیں۔ جنگ کی داستانیں، بہادری کے افسانے،

Marfat.com

ملک گیریوں کے قصے، جود و سخا، عدل و انصاف کی حکایتیں، موافق کی تعریف، مخالف کی مذمت، غرض ھمارے ھاں تاریخ نویسی کے، یہی اسلوب رھے ھیں۔ ھماری تاریخوں میں، واقعات اور شخصیات کو، مصلحتوں اور عاقبت اندیشیوں کے پیش نظر، لحافوں اور غلافوں میں لپیٹ کر اس طرح بیان کیا گیا ھے کہ، نہ تو حقیقی شخصیت واضح ھوتی ھے اور نہ اس کا اصل کردار سامنے آتا ھے اور نہ واقعات ھی اپنی صحیح شکل و صورت میں نمایاں ھوتے ھیں۔ ملک کے حالات کو، معاشی اور اقتصادی صورت حال کو، عوام کی طرز زندگی کو، تاریخ نویسی کے دائرے میں کبھی درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا ھے، یہی سبب ھے کہ مشرق کی تاریخ پڑھنے کے بعد، مطالعہ کرنے والا اس دور کی صحیح صورت حال سے آشنا ھونے کے بجائے، اشخاص اور افراد کے جھوٹے کردار اور فرضی واقعات کے چکر میں الجھ کر رہ جاتا ھے۔ اور اسی وجہ سے ھمارے سامنے تاریخ کے بعض ایسے افراد مثالی اھمیت پا گئے ھیں جو حقیقت میں اپنے افعال اور اعمال کے لحاظ سے نہ کسی احترام کے قابل تھے اور نہ استحسان کے۔ اسی طرح کئی ایک واقعات مورخوں کے مصلحت بینی یا غلط بیانی کی وجہ سے خواہ مخواہ ھمارے سامنے، تاریخ کے شاھراہ پر سنگ میل کی حیثیت پا گئے ھیں، بلکہ ھمارے لئے تاریخی معتقدات بن چکے ھیں، جو اپنی اصلیت کے لحاظ سے ھرگز اس قابل نہیں تھے۔ اس صورت حال کا ایک سب سے بڑا سبب غالباً یہ ھے کہ مشرقی تاریخیں شخصی

Marfat.com

حکمرانوں کے سرکاری کارخانوں میں ڈھالی گئیں ، بادشاھوں کے لئے لکھی گئیں ، امرا نے لکھوائیں ، اور شھزادوں نے اپنے نام پر معنون کئے جانے کا ڈول ڈالا ۔ اگر چند افراد نے اس روش سے ھٹ کر کبھی کوئی تاریخ لکھی بھی تو شخصی حکومت کی کڑی نگاہ کی تیزی اور تلخی نے انہیں مصلحت اور عافیت کا دامن تھامنے پر مجبور کردیا ۔ اور یہی وجہ ھوئی کہ تاریخ کے زیادہ تر گوشے مسخ ھوکر رہ گئے ، اور اس میں سچ کو تلاش کرنے میں کئی ھفت خوان طے کرنے کے بعد بھی مشکل سے کامیابی نصیب ھوتی ھے ۔ اس قسم کی کسی بھی تاریخ کی شروع سے آخر تک ورق گردانی کیجئے ، ظل اللہ کی بارگاہ سے لے کر یمین السلطنت اور امیرالامرا کے ایوانوں تک کا طواف تو ھو ھی جاتا ھے ، ناجائز ملک گیری کی شخصی ھوس کاری میں ، جدال و قتال کے جو میدان آراستہ کئے گئے تھے ، آن کا خون چکان نظارہ بھی آنکھوں کے سامنے آجاتا ھے ، باپ کی لاش ، بھائیوں کی گردنیں اور بیٹوں کے گلے کٹتے دکھائی دیتے ھیں ، لیکن ملک کے رھنے بسنے والوں کی اصلی تصویر اور صحیح حالات پر ایسے فولادی پردے پڑے ھوتے ھیں کہ ، کیا مجال جو سرکاری ایوان کے 'اس پار' کی کوئی جھلک نظر آجائے !

سندھ کی تاریخیں بھی تاریخ نویسی کے اس عام اسلوب نگارش پر لکھی گئیں ، چچ نامہ سے لے کر لبؔ تاریخ سندھ تک سب کا یہی رنگ ڈھنگ ھے ۔ ایسی صورت حال میں یوسف میرک

Marfat.com

کی اس کتاب ''مظہر شاھجہانی'' کا وجود نہ صرف ھمیں غنیمت معلوم ھوتا ھے بلکہ اس کی تالیف کو فن تاریخ کی تاریخ میں ایک حادثہ یا اتفاق بھي شمار کرنا چاھئے ، کیونکہ اس میں تاریخ سندھ کے ایسے ایسے گوشوں اور پنہان پھلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ھے ، جو تاریخ کی صحیح تعریف میں آتے ھیں ۔ چونکہ مولف نے خاص طور پر ایک مغل گورنر کے ظالمانہ طرز عمل سے بیزار ھوکر یہ کتاب لکھی ھے اس لئے اس نے ، کتاب کے اندر ایسے ایسے واقعات بیان کردئے ھیں جو ملک کی اندرونی ، سیاسی اور انتظامي صورت حال پر سے پردہ اٹھا دیتے ھیں ۔ ان واقعات کے پڑھنے سے اس دور کے سندھ کے صحیح حالات اور سندھ پر مغل شاھی کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ھے ۔ مؤلف نے مغل گورنروں اور جاگیرداروں کے ذاتی کردار کے خد و خال کو خوب نمایاں کیا ھے ، ان کی اچھی بري خصلتوں کو بر سر بام لایا ھے ، ان کے طرز حکومت اور رعیت کے ساتھ ان کے برتاؤ اور سلوک پر سے پردہ ھٹایا ھے ۔ سندھ میں ان کے ذاتی مشاغل کیا ھوتے تھے ، ان میں ملک داری کی اھلیت کس حد تک تھی ، وہ عقل مند تھے یا احمق ، ظالم تھے یا نیک دل ، ان تمام چیزوں کو ایک ایک کر کے بیان کیا ھے ۔ تاریخ سندھ کے یہ سب ایسے پوشیدہ گوشے ھیں جن کا کسی اور ذریعے سے ھمارے علم میں آنا ناممکن تھا ۔ سیاسی ، انتظامی اور ملکی واقعات کے علاوہ اس کتاب میں ھمیں جغرافیائی اور اقتصادی حالات بھی بڑی

Marfat.com

تفصیل سے ملتے ھیں، کاشت کے نمونے، زمینوں کی مختلف خصوصیتیں، زمینداری اور جاگیرداری کے طریقے، فصل، بٹائی، لگان، محصول، ناپ تول کے اصول اور اوزان وغیرہ کی بہت ھی کارآمد تفصیلات قلمبند کی گئی ھیں۔ شہر، قصبے، جھیل، پہاڑ، راستے اور شاھراھیں، دریائی راھیں اور وسائل رسل و رسائل کے تفاصیل بھی کتاب میں جابجا موجود ھیں۔ سندھ کے قبائل اور ان کے عادات و اطوار پر بھی مؤلف نے بہت کچھ لکھا ھے۔ ساتھ ھی یہ بھی بتایا ھے کہ سندھ کے کن کن علاقوں میں کون کون سے قبیلے رھتے اور بستے ھیں، ان کا ذریعہ معاش کیا ھے، ان کے مشاغل کیا ھیں، ان میں سے کون اچھے ھیں اور کون برے ھیں۔ غرض یہ کہ مؤلف نے کوئی قابل ذکر چیز نظر انداز نہیں کی ھے، حالات اور واقعات کو جزئیات کی حد تک احاطہ کر لیا ھے، حتیٰ کہ روزمرہ کے معمولی واقعات کو بھی کتاب کے دامن میں سمیٹ لیا ھے۔

اس سے ھمارے لئے نہ صرف تاریخی مواد ھی کی افراط اور بہتات ھو گئی ھے بلکہ خود مؤلف کے متعلق بھی اندازہ ھوتا ھے کہ کس بلا کا ذھین تھا کہ کوئی چیز اس کے مشاھدے اور ذھنی گرفت سے بچ کر نہیں نکلی۔ پڑھنے والا جب کتاب ختم کر لیتا ھے تو محسوس ھوتا ھے کہ گویا وہ خود بھی مؤلف کے ساتھ ساتھ اس دور کے سندھ میں گھوما پھرا ھے، کتاب کے تمام واقعات اور حالات اس کے اپنے آنکھوں دیکھے ھیں۔

خود مؤلف کی اپنی شخصیت کتاب میں اس بلند منار کی طرح

Marfat.com

ابھری ھوئي اور واضح دکھائی دے رھي ھے ؛ جو راتوں کے اندھیروں میں اپنی روشني کے ذریعہ بھٹکے ھوئے جہازوں کو صحیح راستے پر لگا دیتا ھے۔ مؤلف کا پورا خاندان اگرچہ مغل حکومت کا ساختہ پرداختہ تھا، لیکن ساتھ ھی یہ خاندان سندھ کی سر زمین سے بھی اپنے دامن کو مستقلاً وابستہ کر چکا تھا ، اس لئے اس نسبت اور وطنی رشتے کی بنا پر ، جو حقوق مؤلف پر عائد ھوتے تھے اُن کو اس نے ایک محب وطن کی طرح کہیں بھی ھاتھ سے جانے نہیں دیا ھے۔ مؤلف بے چین ھو جاتا ھے، تڑپ اٹھتا ھے، اور روحاني کرب و اذیت محسوس کرتا ھے، جب وہ حکومت کے نا اھل اور ظالم کارندوں کی طرف سے وطن عزیز اور اس کے باشندوں پر ناحق ظلم ھوتا ھوا دیکھتا ھے۔ اسے اس سر زمین کی ھر چیز سے دلي لگاو اور اُنس ھے، وہ یہاں کی ھر چیز کو اپنی چیز سمجھتا ھے ، اس لئے گویا اپنی ذاتی ملکیت کو بربادي اور دوسروں کے ناجائز تصرف سے بچانے کے لئے سینہ سپر ھو جاتا ھے۔

احمد بیگ کا تبادلہ جب سوستان سے ملتان ھوا تو مؤلف کو سخت صدمہ پہنچتا ھے، اور بغیر یہ خیال کئے کہ یہ کتاب شاھجہاں کو پیش ھوني ھے، ملکۂ ھند ممتاز محل کے چچازاد بھائی اور وزیر مملکت کے بھتیجے کے متعلق صاف لکھ دیتا ھے کہ : بجائے اس کے کہ اُس کو اپنے اعمال کی سزا دی جاتی، ملتان جیسا زرخیز علاقہ دیا گیا ، جو سندھ سے کہیں بہتر ھے۔

Marfat.com

'سواي تغیر این ملک، اثری برو مترتب نگردید، بلکه اثرِ رحمت بظهور رسید، که از تغیر سیهوان، صاحب صوبه ملتان شد که جای عمده ست.'

ساتھ ھی لکھتا ھے کہ سندھ کے مظلوم عوام داد رسی کے لئے کس طرح دربار میں جا سکتے ھیں، جبکہ راستے میں ملتان پڑتا ھے جہاں احمد بیگ حاکم بنا بیٹھا ھے۔ بادشاہ کو مخاطب کرتے ھوئے مؤلف نے لکھا ھے کہ:

''اگر ھمین عمل احمد بیگ خان را در زیر و پای تخت سلیمانی تحقیق میفرمودند، و از روی حکم شرع شریف، ستم گرفتگي هاش بمردم مظلوم واپس میدھانیدند، و خون ناحق که از روی عنف و ظلم کرده بود، بامر عدالت عظمیٰ اجرای حکم او میکردند، و هیچ جاگیردار بعد الیوم در ویرانی این ملک راضی نمی شد، بلکه جاگیرداران، ممالک محروسه دیگر، نیز از ظلم محترز بوده راه راستی و خوش سلوکي را پیش میگرفتند''۔

(ص-۱۷۸)

ایک موقع پر تڑپ کر لکھتا ھے کہ:

'کار ملک بجائی رسید که ملک نا پرسان و ملک بیدادان و ملک بیکسان شده'

ھر چند بعض واقعات کو یوسف میرک نے مصلحت کے دبیز غلافوں میں بھی لپیٹ کر بیان کیا ھے تاھم ان کے دل کی دھڑکن اور ذھنی اذیت صاف نظر آتی ھے۔

Marfat.com

مظلومیت کی داستان کے علاوہ اس کتاب میں اھم ترین چیز سوستان (سیہوان) کی تاریخ ھے، سوستان کی تاریخ اس تفصیل کے ساتھ اس کتاب کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔ ٹھٹہ اور بکھر کے حالات یا ان علاقون میں مغل دور کے حاکموں کی فہرست بعض تاریخوں میں موجود ھے، لیکن سوستان کے جاگیرداروں کے نام صرف اس ایک کتاب کے ذریعے ھمارے سامنے آتے ھیں۔ اور یہی وہ تاریخ ھے جو ھمیں بتاتی ھے کہ ارغون اور ترخانی عہد میں سندھ میں چھ انتظامی سرکاریں تھیں، یعنی بکھر - سیوان - نصرپور - چاچکان - ٹھٹہ اور چاکر ھالہ، اور ھر سرکار مشتمل تھی متعدد پرگنوں پر۔ مؤلف نے ھر ایک پرگنے کا نام دیکر اس کے زراعتی اور معاشی حالات ھمیں تفصیل سے بتائے ھیں، نیز یہ بھی بتایا ھے کہ ھر ایک پرگنے میں کون کون سی قومیں اور قبیلے آباد ھیں۔ ترخانوں کی فوجی تعداد بھی اسی کتاب سے پہلی مرتبہ معلوم ھوئی ھے، اور یہیں سے یہ بات بھی آشکار ھوتي ھے کہ فتح سندھ کے بعد اکبر نے سرکار بکھر اور سرکار سیوان معہ بندر لاھری اپنے لئے مخصوص کرکے باقی سندھ کو مرزا جانی کے پاس بطور جاگیر کے رھنے دیا تھا۔ مغل حکومت کے نظم و نسق پر تو خیر یہ کتاب آئینہ ھے ھی، لیکن ھمیں ارغون اور ترخان عہد کی انتظامی جھلکیاں بھی اس میں کہیں کہیں نظر آجاتی ھیں۔

الغرض تاریخ سندھ کے سلسلے میں، اس کتاب سے پیشتر،

Marfat.com

اس سے زیادہ اہم، صحیح اور — رازِ درون پردہ — کو واشگاف کرنے والی کتاب، کسی مورخ نے نہیں لکھی۔ اگر میر معصوم بکھری سے لے کر میر علی شیر قانع تک کے مورخ مصلحت کوشی کو چھوڑ کر، یوسف میرک کی طرح خدا لگتی کہنے پر قادر ہوتے، تو ہمارے سامنے سندھ کی گذشتہ تاریخ اپنے اصلی خد و خال میں ظاہر ہوتی!

---

Marfat.com

## قسم اول میں تاریخ سندھ کا مواد

کتاب کی قسم ثانی تو پوری تاریخ سندھ کے واقعات اور حالات پر مشتمل ہے ہی، لیکن مؤلف قسم اول میں بھی — جو اصول حکمرانی کے نکات اور مسائل پر مشتمل ہے — مثال اور دلائل کے طور پر بعض جگہ سندھ کے تاریخی حقائق کو پیش کرتا ہے۔ مثلاً چوتھے باب کی دوسری فصل میں جہاں — ترتیب حشم و حشم اور ان کے آداب وغیرہ — بیان کئے ہیں، وہاں مثال دیتے ہوئے یہ واقعہ لکھا ہے:

"کمترین خانہ زادان درگاہ میگوید کہ مدار ملک گیری اول رعیت پروری است، از برای آنکہ اگر چنین باشد، از یک مُلک دہ مُلک دیگر بہم می رسند۔ چرا کہ ہیچ دہی و ہیچ قریہ نیست کہ کم از چہار پنج ہزار جریب رقبہ داشتہ باشد، و بعضی بیست ہزار و سی ہزار و بیش ہم دارند و معلوم نیست کہ الحال چہ قدر مزروع می شود۔ و ہر گاہ رعیت آسودہ شد، و دست قدرت در استعداد زراعت بہم

Marfat.com

رساند و خاطر از ظلمِ حاکم فارغ کرد، و خود را محض رعیتِ بادشاه دانست، شخصی که قوهٔ دَه جریب داشت که بکارد، و هنوز دلزده و به ستم می کاشت، پانصد و هزار جریب، بلکه بیش، زراعت می کند و مالِ دیوان میدهد.

و همچنین این خانه زاد در پرگنهٔ چندوکه که داخل سرکار بهکر است، مشاهده نمود که: در عملِ حکّامِ سابق دوازده لک تنکه مرادی حاصل میداد، و چون عملِ محمد علی بیگ بندری در ملک بهکر شد، و او بغایت الغایت در خبرداریِ رعیّت و تربیتِ آنها، کوششِ بلیغ و سعیِ موفور داشت، و آن ترتیب چنان بود که از دستور العمل چیزی زیاده متصرف نمي شد، و قریه بقریه را درمیانِ تحصیلِ مالِ دیوان و بعد از تحصیل خبر می گرفت که از عاملان و اربابان و رئیسان و قانون گویان که مانند گرگانند در کله رعیت چیزی ملبه نشود و اگر ثانی الحال، چیزی ملبه و یا غیر حساب از آنها دربارهٔ رعیّت ظاهر می شد، آن را در تحت مال دیوان برعیّت مجرا میداد، و آن جماعهٔ بدعملان را در پاي حساب آورده جرمانهٔ خوب مي گرفت، تا بعد ازین کس دیگر این قسم عملِ بد، در حقِ رعیتِ بادشاه نکنند.

و زمانی که میرزا عیسیٰ ترخان صاحبِ صوبه تهته

Marfat.com

شده آمد ، از تغییرِ شریر الملک (۱) . محمد علي بیگ نیز با استعدادِ تمام بجهت کومکِ میرزا عیسیٰ ترخان تا سهوان آمد . مولف یک روزی به سببِ آشنائی پیشِ او حاضر بود که شخصی از رعایای پرگنهٔ تکر، که دران وقت جاگیرِ او بود، آمده، مستغاثی شد که : در بابِ دستورِ ارزن ، سرِ بیگه دَه تنکه شما قرار داده اید، و شقدارِ شما ، از ما سرِ بیگه دوازده تنکه می طلبد . بمجرد شنیدنِ این سخن در اعراض شده، منشي را بحضور طلبیده گفت که : بآن مردک بنویس که من رعیّت را دلاسا میکنم و تو در خرابیٔ رعیت هستی ! اگر سوای سندِ من که دَه تنکه باشد ، یک فلوس زیاده گرفتی ، ترا همان جا بر دار میکشم تا عبرتِ دیگر شقداران شود . و آن نوشته فی الحال مُهر کرده بآن مستغاثي سپرد .

و از عملِ اجاره بیزار بود ، چنانچه اگر شخصی از ارباب وغیره پرگنه که بیست هزار روپیه حاصل داشت، به یک لک روپیه اجاره می طلبید ، قبول نمی کرد . و بواسطهٔ آنکه دانسته بود که درعملِ اجاره ویرانیٔ ملک است ، چرا که در عملِ اجاره دستِ حاکم از رعیّت می بر آید و دستِ مستاجر بر آنها قایم می شود ، و مردمِ مستاجر حسبِ خواهشِ خود آنچه میدانند

(۱) شریف الملک که از طرف شهزاده شهریار در تته نیابت میکرد .

Marfat.com

بر رعیّتِ غریب میکنند، و غیر از رعیّت مال از جای دیگر نمی کشند و پر ظاهر است اگر طمعِ شوم درمیان نباشد هیچ کس اجاره قبول نمی کند. و عملِ اجاره اگرچه اول مرتبه مانند آتشی که در کاهِ خشک میگیرد، خوشتر و روشن می نماید، امّا آخرش نتیجه سیاهی و خاکسترِ مطلق میدهد.

و هر هفته در دارالعدالت دیوان کرده خود می نشست، و مردمِ قضات و مفتیان و میر عدل را پیشِ خود می نشاند، و حقیقتِ هر داد خواهی را بحضورِ خود موافقِ شریعتِ بیضا فیصل می بخشید، تا قوی بر ضعیف ستم نتواند رسانید. و هر جا متمرّدی بود از مردمِ سمیجه اونر و مردمِ چاندیه که داخل ملک سهوان اند و غیر ذلک، که ملکِ بهکر را تاخت نموده ویران می کردند، همه را به نهجی گوشمال از روی تدبیر سپاهگری داد که، در ایّام حکومتِ او هرگز پیرامونِ ملکِ بهکر نگشتند و زبون شده در گوشهای خود نشستند.

و بودله نام سردار سمیجه اونر که گذشت بختیار بیگ ترکمان هیچ حاکمِ سهوان بهکر را ندیده بود، جبراً و قهراً آورده در قلعهٔ بهکر بند کرد، چنانچه همان جا در بندی خانه، جان بمالکانِ دوزخ سپرد.

و زنِ سوندر سردار چاندیه وغیره بند[یان] مردم

Marfat.com

چاندیه از میانِ کوه بر آورده در قلعهٔ بهکر نگاهداشت، تا آنکه سرداران چاندیه رفته او را دیدند، و از تاخت ملکِ بهکر منزجر شدند، بعد ازان بندیان آنها را گذاشت.

در ایّامِ حکومتِ او میر نام ابره از زمینداران پرگنهٔ چندوکه یک جویِ کلان مانند دریاچه، از دریا کشیده در دشتها گذاشت، و شهرهای نو در آن دشتها که غیر از وحوش و طیور از جنس آدم ندیده بودند، بسته شد. چنانچه جوکی هرنی نام شهري و منه نام شهري میر ابره مذکوره بست، و پوپتی نام شهريِ نندہ ابره بست، و کوتلی نام شهريِ شاه علی که شیخِ مردمِ ابره است، و میدیجه خود را می نامد، بر بست.

و علی هذا القیاس هر یک مردمِ ابره و سانگی و سمیجه که تعلق به پرگنهٔ چندوکه دارند، جویها بر آورده، دیهاتِ نو بر بستند. و هر جا رعیّت دلزده و خراب شده که در هر ملک بود، رجوع بآن طرفها نمود و زراعتِ جواری و شالی وغیره که تعلق به خریف دارد، بی نهایت شدن گرفت. چنانچه از لک جریب زیاده می شود، سوای زراعت ربیعی از قسم گندم و جَو و نخود و سرشف و غیر ذلک. و جمع آن پرگنه ده سی و ده چهل واصل شد. و همچنین پرگنهٔ

Marfat.com

دربیله که نیز تعلق بسرکارِ بهکر دارد ، آبادان و معمور گردید .

دیگر ، شنیده می شود که مرزا جانی ترخان که در ملکِ تهته بود ، قریب پانزده هزار سوارِ خوب از مردمِ ارغون و ترخان و غیر ذلک نوکر داشت . و از مردمِ رعیت قریب بیست هزار سوار دیگر با او بود که مجموع قریب سی و پنج هزار سوار باشند . و این همه مردم از دل و جان با عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیانی تا یک سال جنگ می نمودند ، امّا چون مشت بدرفش و سر بسنگ راست نیامده ، مرزا جانی ترخان گردنِ انقیاد مانده ، مطیع و فرمان بردار شد ، و سعادتِ دو جهان بدست آورد .

پس چگونه لشکری و رعیّتی که از بادشاهی مستقلی در آسودگی و آسایش باشد ، با وي از روی جان و مال دل سوزی نکند . و درین ولا معلوم است که در صوبهٔ تهته از بندهای شهنشاهی چه قدر خواهند بود و کمی در نگهبانی همان بکار آیند ، اگر تهانهای آنجای و ثغرهای وی مستحکم کنند و رعیّت دلاسا یابد ، بار بهمان صرافت اولی رجعت میکند ، و آن زمان می تواند که لشکرِ تهته ، راجه کچ را بیجا کند و یا پیشکشِ خوب و مناسب برای شهنشاه هر سال برو مقرر سازد . و اگر اشارت باشد ملکِ کیچ و مکران

Marfat.com

را هم می تواند گرفت ، و مسخّر شهنشاه کرد (۱) .

اس طویل اور دلچسپ اقتباس سے جو حقائق همارے سامنے آتے هیں وہ کسی اور تاریخ سے کہاں دستیاب هو سکتے هیں؟ مثلا :

(۱) محمد علی بیگ بندري کے آنے سے پیشتر چانڈوکہ (موجودہ ضلع لارکانہ) کے انتظامی حالات مغل عمال نے خراب اور زبون کردئے تھے .

(۲) مغلیہ عامل، ارباب، رئیس اور قانون گو نہایت بد کردار اور ظالم تھے ، یوسف میرک ان کے خصائل کی وجہ سے ان کو بھیڑئے سے تشبیہ دیتے هیں .

(۳) یہ لوگ کاشتکاروں پر مظالم ڈھاتے تھے ، اور بطور رشوت مقرر شدہ نرخ سے زائد مالیہ وصول کرتے تھے .

(۴) مغل جاگیردار یا گورنر ، اپنی نا اهلیت کی وجہ سے پرگنے ، قصبے اور مزروعہ زمینیں ٹھیکے پر دے دیتے تھے ، جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ رعیت کا واسطہ حاکم یا جاگیردار سے ٹوٹ جاتا تھا ، اور ٹھیکیدار ، نہ صرف ناقابل برداشت من مانے مطالبے اور مالیے ان سے وصول کرتا تھا ، بلکہ طرح طرح سے انہیں تنگ بھی کرتا رهتا تھا ، اسی وجہ سے رعیت زراعت سے کنارہ کشی کر لیتی تھی اور ملک ویران هو جاتا تھا ، یوسف میرک کا تجربہ یہ تھا :

'۔ در عمل اجارہ ویرانی' ملک است..... مردم مستاجر

---

(۱) ورق ( از ۴۲ تا ۴۷ )

Marfat.com

حسب خواهش خود ، آنچه میدانند بر رعیّت غریب میکنند ..... اگر طمع شوم درمیان نباشد هیچ کس اجاره قبول نمی کند .....'

اور آخر میں کہتا ہے کہ :

'۔ عمل اجارہ اگرچہ اول مرتبہ مانند آتشی کہ در کاہ خشک میگیرد ، خوشتر و روشن می نماید ، امّا آخرش نتیجہ سیاهی و خاکستر مطلق میدهد ۔'

(۵) هر دیہ اور قریہ چار چار اور پانچ پانچ هزار جریب پر مشتمل تھا ، بعض رقبوں کی اراضی بیس اور تیس هزار جریب تک تھی ۔

(۶) سرکار بھکر پرگنہ چانڈوکہ (موجودہ ضلع لاڑکانہ) سے ، بارہ لاکھ ٹنکہ لگان وصول هوتا تھا ۔

(۷) فی بیگہ دس ٹنکہ سرکاری مالیہ وصول هوتا تھا ۔

(۸) زراعت کی جمع بندی اور مالگذاری کی وصولی اور انتظام کے لئے عامل ، ارباب ، رئیس ، قانونگو ، اور شقدار علی الترتیب عہدہ دار هوتے تھے ۔

(۹) مالیہ فی بیگہ کے حساب سے لیا جاتا تھا ، اور اس کے نرخ وقتاً فوقتاً بدلتے رهتے تھے ۔

(۱۰) محکمہ عدل و انصاف کے سلسلے میں تین اسامیاں هوتی تھیں ، قاضی ، مفتی ، میر عدل ۔ حاکم کو بھی اختیار تھا کہ اپنے هاں عدالت کے افسروں کو بلا کر عدالت کا اجلاس کرے ۔

Marfat.com

(۱۱) محمد علی بیگ بندری نے آکر بگڑے ھوئے انتظام کو درست کیا، مقرر شدہ قانون کے اندر سب کو چلنے کے لئے پابند کیا، رعیت کو دلاسا دیا اور مالیہ وغیرہ کا نرخ اور شرح اس طرح مقرر کی کہ لوگ آرام اور اطمینان سے زراعت اور ملک کی آبادی کی طرف رجوع ھوئے۔ چنانچہ کسی کو اس دور میں طاقت نہیں تھی کہ کاشتکار سے دستور العمل کے خلاف ایک پیسہ زیادہ لے سکے۔ ایک مرتبہ کسی کاشتکار نے آکر شکایت کی کہ: مقرر شدہ نرخ سے دو ٹنکہ زائد لئے جا رھے ھیں، محمد علی بیگ نے نہ فقط اس شقدار کو تنبیہ کی بلکہ آئندہ کے لئے حکم دیا کہ: اگر وہ ایک پیسہ بھی زائد لے گا تو اسی جگھ سولی پر لٹکایا جائیگا۔ محمد علی بیگ نے ایسا انتظام کیا تھا کہ اسے مالیہ وصول ھونے کے وقت یا وصول ھو جانے کے بعد ھر قصبے اور قریہ کے صحیح حالات کا علم ھو جاتا تھا۔ اس وجہ سے وصولی میں کوئی کمی بیشی کا احتمال نہیں ھوتا تھا۔ اگر کسی ملازم کے متعلق شکایت ملتی تو اس پر بہت بڑے جرمانے ڈالتا۔ اجارے پر زمین دینا بھی بند کردی تھی، تاکہ رعایا ٹھیکیداروں کے مظالم سے بچی رھی۔

(۱۲) ابڑہ قوم کے ایک زمیندار میر نامی نے چنڈو کہ کے پرگنے

Marfat.com

میں ایک بہت بڑی اور کشادہ نہر نکلوائی (۱)، جو دریا سے پانی لا کر ان علاقوں اور ویرانوں میں پہنچاتی تھی، جن میں کبھی آبادی نہیں ہوئی تھی اور نہ کبھی وہاں زراعت ہوتی تھی۔ انہیں ویران علاقوں کو شاداب اور سر سبز بنانے کے بعد وہاں نئے نئے شہر بسائے گئے۔ مثلاً میر خان ابڑے نے 'جوکی ھرنی'؟ اور 'مَنَھُہ' آباد کئے۔ 'پوپٹی' نندہ ابڑے نے آباد کیا، اور 'کوتلی' شاہ علی ابڑے کا آباد کیا ھوا تھا۔ اسی طرح چنڈوکہ کے علاقے کو وہاں کی ھر قوم اور قبیلے نے آباد کیا، جدا جدا شہر بسائے اور اپنی اپنی نہریں نکالیں۔ ابڑہ، سانگی اور سمیجہ قبیلوں نے اس معاملے میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا، کیونکہ یہی تین قبیلے چانڈوکہ میں اکثریت رکھتے تھے بلکہ صاحب ثروت بھی تھے۔

(۱۳) انہیں کوششوں کی وجہ سے، خریف کی فصل مثلاً چاول [شالی (۲)] اور جواری کثرت سے ھونے لگی اور ایک لاکھ سے زیادہ رقبہ ان دو جنسوں میں زیر کاشت آگیا۔ ربیع کی کاشت اس کے علاوہ ھونے لگی، جیسا کہ گندم، جو، نخود اور سَرْشَف (۳) وغیرہ۔ اور سرکاری

---

(۱) یہ نالا ابھی تک ''میر واہ'' کے نام سے موجود ھے۔
(۲) سندھی زبان میں چاول کے پودے کو ساری کہتے ھیں مولف نے وھی لفظ استعمال کیا ھے۔
(۳) سرسوں۔

Marfat.com

لگان بھی تیس چالیس فیصد بڑھ گیا۔

(۱۴) ترخانی دور کے فوج کی تعداد ھمیں آج تک معلوم نہ ھو سکی تھی، یہی کتاب ھے جس سے پتا چلتا ھے کہ میرزا جانی کے پاس پندرہ ھزار سوار ارغون اور ترخان قبیلے کے تھے، اور مقامی لوگوں سے بیس ھزار جوان موجود تھے۔ اور یہ پینتیس ھزار کی فوج ایک برس تک اکبر کی فوجوں کا جی جان سے مقابلہ کرتی رھی۔

(۱۵) اس کے مقابلے میں ٹھٹے میں مؤلف کے زمانے میں مغلیہ فوج کی حالت خراب تھی۔ اس کی کوئی نگہبانی نہیں ھوتی تھی، تھانے اور چوکیاں مستحکم نہیں تھیں اور رعیت اس حد تک شکستہ خاطر ھو چکی تھی کہ جس کو فوری دلاسے کی شدید ضرورت تھی۔

اسی طرح مؤلف قسم اول کے تیسرے باب کی تیسری فصل میں — جو 'تربیت صوبہ داران' کے بیان میں ھے — بادشاہ کو مشورے پیش کرتے ھوئے لکھتا ھے کہ:

''دیگر، ھر گاہ یک صوبہ داری را تغییر کنند! در ابتدای فصل خریف کہ ھنوز سبز باشد، صاحبِ صوبۂ دیگر باید کہ دران صوبہ برسد تا مردم تعیینات خود را در سرحد نشاند، و سر رشتۂ ملک فی الحال بدست آرد، بعد ازان صوبہ دار قدیم ازان جا عازمِ خدمتِ مامورۂ دیگر شود۔ نہ کہ صاحبِ صوبۂ دیگر بعد از رفعِ فصل خریف داخل صوبہ گردد و صوبہ دار

Marfat.com

اول را خبر تغییر رسیده، و به سببِ آن بیِ دل ست و زراعت را نگهبانی بواقعی چنانچه در حکومتِ خود میکرد نمی کند، و رعیت خورده می رود، و هر گاه صوبه دارِ دیگر بیاید خورد برات می شود، و ازین سبب مردمِ غرض گوی و ساعی وقت یافته راهِ بد عملی را به پیشدستانِ صوبه دارِ جدید می نمایند. و ازین جهت مردمِ رعیت و سائر سکنهٔ آن صوبه دلگیر می گردند.

دیگر، یک صوبه داری را که صوبهٔ او معمور و آبادان باشد، و بخواهند که خدمتِ صوبه دیگر او را بسپارند- یقین است که مقدار لشکرِ سرحدهای آن صوبه بپادشاه روشن است و حالِ حاصلِ آن صوبه نیز از نسخهٔ امین، بخدمتِ حضرت ایشان هویدا- پس حاصلِ آن صوبه را با لشکر سرحدهای او قیاس فرمایند. اگر حاصلِ آن صوبه با لشکرِ او کفاف می کند، فهوالمراد؛ جاگیرِ اولّش را تغییر کرده دران صوبه جاگیر بدهند که خدمتِ شایسته بجا آورد، و اگر حاصلِ آن ملک با لشکری که درانجا درکار است، موافقت نه نماید، آن زمان جاگیرهای قدیم آباد کردهٔ او را تغییر کردن مناسبِ دولت نمی نماید، بلکه جاگیرهای قدیمِ وی برحال دارند تا لشکر و حشم از دستِ او نرود، و بآن صوبه فرستند و دیوان و بخشی

Marfat.com

همراه سازند که آنچه ازان ملک از حاصلِ رعیّت و تاخت متمردان بدست افتد، همه را داخل خزانهٔ بادشاهی نمایند، تا آن زمان که آن ملک فراهم آید و رو بآبادانی بیارد، و صوبه دار سر رشتهٔ آن ملک بدست آرد، بعد ازان جاگیر قدیمِ او را تغییر فرموده در همان صوبه جاگیرِ تنخواه دهند. و اگر این چنین نشود! کار برو مشکل میگردد. از برای آنکه لشکر قدیمِ او از دست می رود، و بمردمِ جدید نمی تواند کار خاطر خواه ساخت. و نیز به سپاه زر باید داد، و حاصلِ ملک کفاف علوفهای لشکر نمی کند. پس از کجا زر بدهد، نهایتش و اشکینهاي اول خود را تا آن زمان که دارد خواهد داد، اگر درین ضمن کار میسر شد فبها؛ و الاّ بی پا می شود (۱)."

عبارت بالا سے نہ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ۔ صوبہ داروں کا تبادلہ بہت ہی بی ترتیبی سے ہوتا تھا اور تبادلوں کے سلسلے میں کوئی قانون یا اصول منضبط نہیں تھا۔ بلکہ اپنے بڑے بھائی کے تبادلے کی داستان جو مؤلف نے بطور مثال کے پیش کی ہے، وہ بجاے خود ہماری معلومات میں بالکل نیا اضافہ کرتی ہے۔ کہتا ہے کہ:

"چنانچه این خانه زاد در تغییرِ صوبهٔ تهته احوالِ برادر ابوالبقا را مشاهده نمود که بطرفِ

---

(۱) از ورق ۸۹-۲ تا ورق ۹۱-۱۔

Marfat.com

جونه گر (۱) حکم شد که برود. قریب هزار و پانصد جوان کار آمدنی که بکارِ خوب شهنشاهی بیایند، در تهته نوکر داشت، و احوال گرانی و ویرانیٔ ملک سهورت (۲) را شنیده پانصد جوان در همین تهته، از وی جدا شدند، و پانصد جوانِ قدیمی ده ساله و بیست ساله خود را علوفه ده بیست و ده سی زیاده کرده دو ماهه پیشگی داده، همراهِ ضیاءالدین یوسف پسرِ کلانِ خود نموده پیش فرستاد، و خود متعاقب به بدین (۳) آمد؛ چون ضیاء الدین یوسف از جونه گر بطرف اونه (۴) روانه شد، چهار صد و پنجاه جوان دیگر ازو فرار نموده به تهته آمدند، و پنجاه جوان ـــ که آباً عن جدٍ همراهی کرده آمده بودند، از جماعهٔ خویشان و مردم حصاری ـــ قدم ثبات داشته جدا نشدند. و لشکری که همراهِ برادر مومیٰ الیه بود بسببِ آن بیدل شد و محنت زور بر سرِ برادرِ مذکور آمد، او بود که هنوز با هفتصد هشتصد جوانِ خوب دیگر از برادران و خویشان و مردم قدیمیٔ خود روانه ملک سهورت شد،

---

(۱) جونا گڑھ۔

(۲) سورٹھ: جونا گڑھ کے پورے علاقے کو سورٹھ کہتے ھیں۔

(۳) قدیم زمانے میں جونا گڑھ جانے کا راستہ، بدین سے ھو کر جاتا تھا، بدین حیدرآباد ضلع میں ھے۔

(۴) غالباً آوٹھہ ھوگا۔

Marfat.com

و این خانه زاد از موضع رحمان که بکناره دشت کچ واقع است، از او رخصت شده، بوطن اختیاری خود آمد.

و اگر جاگیرهای قدیم او که در ملک تهته داشت، برقرار می بودند، و این خدمت بدو حکم می‌شد، بر وجه احسن در انصرام آن می کوشید. چرا که لشکر قدیم از او جدا نمی شد و خرج او هم بزیادتی نمی کشید. زیرا که، مردم سپاه به سبب جاگیرهای قدیم بر حاصل خاطرها جمع میداشتند، و اهل و عیال خود را درانجا گذاشته باندک اضافه از وی راضی شده، خدمتهای خوب بجا می آوردند. الحال هم امیدوارم که بعنایت الٰهی و باقبال بی زوال شهنشاهی کار خوب کند (۱)."

میر ابوالبقا امیر خان کے سلسلے میں جو اطلاعات مؤلف نے اوپر کی عبارت میں دی ہیں، وہ ہمارے لئے بہت قیمتی ہیں، اور صرف اسی کتاب کے ذریعے ہم تک پہنچ رہی ہیں. معلوم ہوتا ہے کہ:

(۱) امیر خان ٹھٹے سے تبدیل ہو کر جونا گڑھ گیا، ٹھٹے میں اس کے پاس ۱۵ سو کے قریب سپاہی ملازم تھے، جب تبادلہ ہوا اور سپاہیوں نے جونا گڑھ کے گرانی اور ویرانی کے واقعات سنے، تو ایک ہزار نے ٹھٹے ہی میں

---

(۱) ورق ۹۱-۱ تا ۹۲-۲

Marfat.com

ملازمت سے دستکشی اختیار کرلی، باقی پانچ سو - جو دس اور بیس برس سے متواتر نوکر چلے آرہے تھے - جونا گڑھ کی طرف ضیاء الدین یوسف کے ساتھ چلے، لیکن ان میں سے بھی ساڑھے چار سو وھاں پہنچ کر فرار ھو گئے۔ باقی فقط وہ پچاس جوان بچے جو دراصل ان کے قدیمی اور خاندانی متوسل تھے اور کسی بھی حال میں ان سے جدا ھونے والے نہیں تھے۔

(۲) میر ابوالبقا نے اپنے ھی خاندانی لوگوں میں سے دوبارہ سات آٹھ سو سپاھی بھرتی کئے جنکو لیکر وہ اپنے نئے گئے۔ جب موضع رحمان میں پہنچے تو یوسف میرک بھائی سے رخصت ھوکر اپنے وطن اختیاری کو واپس آئے۔

(۳) مغل امیروں کے سپاہ یا ملازموں کو تنخواہ وغیرہ کے سلسلے میں، حکام پر کوئی اعتماد نہیں تھا، انہیں ھر ماہ یقینی طور پر تنخواہ ملنے کا کبھی یقین نہیں تھا۔ وہ دیکھتے تھے کہ جس امیر کے ساتھ وہ منسلک ھیں، اگر اس کی جاگیریں کافی ھیں اور ان سے اتنی آمدنی ھوگی جس سے ان کو تنخواھیں مل سکینگی تو رھتے تھے، ورنہ راہ فرار اختیار کرنے میں انہیں کوئی دریغ نہیں تھا۔ یہی سبب تھا کہ امیر خان سے جب ٹھٹے کی جاگیریں لے لی گئیں اور سپاھیوں نے جونا گڑھ کی ویرانی سنی تو فوراً راہ فرار اختیار کرلی۔

Marfat.com

یہی بی اعتمادی تھی، جس کی وجہ سے بعض دفعہ سپاھیوں کو دو تین ماہ کی تنخواھیں پیشگی دینی پڑتی تھیں۔

(۴) جونا گڑھ جانے کا راستہ، اس زمانے میں اسطرح تھا: ٹھٹہ۔ بدین۔ قصبہ رحمان۔ دشت کچھ۔ پھر کچھ سے گذر کر جونا گڑھ پہنچنا پڑتا تھا۔ یہ وھی خشکی کا راستہ ھے جو آج بھی بدین سے کچھ تک جاتا ھے۔

---

Marfat.com

## متن کی تیاري اور درستی

**خطی نسخے:** جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں ''مظہر شاہجہانی'' کے ابتک دو نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک وہ نسخہ جو مؤلف کی ذاتی ملک تھا، جس کو چند سال پیشتر پنجاب یونیورسٹی نے مرحوم سراج الدین آذر کے پس ماندوں سے خرید لیا ہے۔ اور یہی وہ نسخہ ہے جو ڈاکٹر محمد ناظم مرحوم کے ذریعہ مجھے ملا اور میں نے اسی وقت اس کا فوٹو لے لیا تھا۔ میں نے اسی نسخہ کو یہاں بنیادی متن قرار دیا ہے۔

دوسرا نسخہ وہ ہی جو مجھے قطعی طور پر پہلے نسخے ہی کی نقل معلوم ہوتا ہے، اور پنجاب یونیورسٹی کے ہی خطی ذخیرے میں موجود ہے۔ اس نسخہ کو میں نے متن کے مقابلے کے لئے استعمال کیا ہے، لیکن عبارت میں کوئی قابل ذکر اختلاف نہیں پایا۔ سطور ذیل میں دونوں نسخوں کی کیفیت پیش کی جارہی ہے۔

Marfat.com

## (۱) نسخہ اول

تقطیع ۱/۲ ۵ X ۱/۲ ۸، فی صفحہ ۱۳ سطر، خط ھندی نسخ، نہایت صاف اور پاک۔ پوری کتاب ایک ھی کاتب نے لکھی ھے، کاغذ دیسی اشتری رنگ کا موٹا اور مضبوط، جس کی تازگی ابھی تک قائم ھے۔ صفحات پر جدولیں ھیں، عنوان سرخ روشنائی سے لکھے گئے ھیں، اور پہلے صفحہ کے لوح پر بہت ھی معمولی کام ھے۔ اوراق ۴۰۷ (صفحات ۸۱۴)۔ قسم اول ورق ۲/۴ سے شروع ھو کر ۲/۲۲۸ پر ختم ھوتی ھے، اور قسم ثانی اسی ورق کے آخری دو سطروں سے شروع ھو کر ۲/۴۰۷ پر تمام ھو جاتی ھے۔ اوراق ۲/۱ سے ۱/۴ پر دیباچہ لکھا ھوا ھے۔ علاوہ ازیں شروع میں، دو ورق اور ھیں جن پر فہرست مضامین معہ حوالہ اوراق درج ھے۔

کتاب کے ورق اول کے بیرونی صفحہ پر مختلف عبارتیں درج ھیں، جن میں سے ایک عبارت اپنے مفہوم کے اعتبار سے، خود مؤلف کے اپنے ھاتھ کی لکھی ھوئی معلوم ھوتی ھے۔ اور یہی سبب ھے کہ ھم نے اسی نسخہ کو مؤلف کا ذاتی نسخہ سمجھا ھے۔ عبارت یہ ھے:-

(۱) ھوالفیاض

(۲) قد وقفت علی ید اکبر ابناء الاخ الکبیر (۱) ابی البقا

(۳) الملقب بامیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ

---

(۱) الاخ الکبیر کے اوپر کسی اور نے یہ الفاظ لکھے ھیں (برادر کلان [و] پدر میر ضیاء الدین)

Marfat.com

(٤) بل افضلهم بالتحقيق ضياء الدين
(٥) يوسف في شهور
(٦) ثمانيه و اربعين
(٧) و الف من
(٨) الهجرة النبويه
(٩) عليه افضـ ... (١)
(١٠) الصـ ... (١)

مؤلف نے یہ عبارت لکھ کر کتاب، تالیف کے کم و بیش پانچ سال بعد ١٠٤٨ھ میں اپنے بڑے بھائی، ابوالبقا امیر خان کے بڑے بیٹے ضیاء الدین یوسف (٢) کو دی ہے۔

اسی صفحہ کے اوپر کے ایک گوشے پر یہ عبارت ثبت ہے:

(١) ... تاریخ ١٦ شعبان ٣٩ (٣)
(٢) ..... جمع کن (٤)
(٣) ..... محب (٤)

---

(١) افضل اور الصلواۃ کا نصف آخر جلد بندی میں صحافی نے کاٹ دیا ہے۔ اور یقین ہے کہ مؤلف کے دستخط بھی اسی میں کٹ گئے ہیں۔
(٢) تذکرہ امیرخانی مولفہ راقم الحروف) میں سوانح دیکھنا چاہئے۔
(٣) صاف پڑھا نہیں جاتا، رمضان بھی ہو سکتا ہے۔
(٤) حروف مٹے ہوئے ہیں صاف پڑھے نہیں جاتے۔

Marfat.com

اسی عبارت کے نیچے وسط میں لکھا ھوا ھے :

(۱) بتاریخ ۱۰ صفر المظفر ۱۲۸۴ ھجری نبوی
(۲) داخل کتبخانه نموده شد

ان دو سطروں کے نیچے خط طغرا میں دستخط ثبت ھیں جو 'اشرف محمد عفی عنه' پڑھنے میں آتے ھیں .

اسی صفحه کے پہلو میں ایک مہر ھے ، جو حسب دستور مٹائی گئی ھے اور پورے طور پر پڑھی نہیں جاتی . اس کے نیچے یه عبارت ھے :

(۱) تاریخ غره ربیع الثانی ۸
(۲) دیده (۱) شد

کتاب کے اختتام کی جو عبارت ھے (۲) ، اس کے نیچے دو سربع مہریں ایک ھی شخص کی ثبت ھیں ، جن کی عبارت ھے :

موسس الدوله اساس الملک
مرزا فاضل بیگ خان جنگ بھادر

دونوں مہروں پر سال ۱۲۸۸ ھ (۳) کنندہ ھے .

## (۲) نسخهٔ ثانی

یه نسخه ''دستورالعمل (۴)'' کے غلط نام سے پنجاب یونیورسٹی کے کتب خانے میں Ph III–71 نمبر پر موجود ھے . تقطیع 9X5

---

(۱) ممکن ھے "یه عرض دیده شد" ھو اور پہلا لفظ مٹ گیا ھو !
(۲) متن صفحه ۲۵۷
(۳) مطابق ۱۸۷۰ع
(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد عبدالله نے اپنی فاضلانه کتاب ''ادبیات فارسی میں ھندؤں کا حصه'' میں (ص-۵۰) یہی نام لکھا ھے - (دھلی - ۱۹۴۲)

Marfat.com

اوراق ۳۰۰ ۔ اس کے گیارھویں ورق پر تین مہریں مختلف سائیز کی ثبت ھیں، جن پر ''محمد رب نواز خان'' کندہ ھے۔ ایک مہر پر سال ۱۲۳۴ھ (۱) دوسری پر ۱۲۰۰ھ (۲) (؟) اور تیسری پر ۱۲۵۵ھ (۳) ثبت ھے۔ آخری صفحہ پر بھی یہی تینوں مہریں موجود ھیں ۔ خط معمولی نستعلیق، کاغذ اشتری رنگ کا موٹا دیسی ۔ اس نسخے سے کچھ اوراق غائب ھیں ۔ جن کی نشان دھی ھم نے متن میں کردی ھے۔ عبارت کے اختلافات کی تصحیح کرتے ھوئے متن کے حواشی میں اس نسخے کو (پ) کے نشان سے واضح کیا گیا ھے۔

**کتاب کی ابتدا:** چونکہ ھم یہاں کتاب کے فقط قسم ثانی کو چھاپ رھے ھیں، اس لئے، مناسب ھے کہ کتاب کی ابتدائی عبارت، یعنی قسم اول کے شروع کی چند سطریں یہاں دے دیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

''حمد است مرخالقی را کہ انسانرا برای معرفت خود آفریدہ ۔ چنانچہ در کلام مجید خود فرمودہ کہ : — و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون — یعنی : آفریدم من جن و انس را، مگر برای آنکہ بشناسند مرا ۔ و نیز در حدیث قدسی آوردہ کہ :- کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف —

---

(۱) مطابق ۱۸-۱۸۱۹ع (۲) مطابق ۸۵-۱۷۸۶ع
(۳) مطابق ۳۹—۱۸۳۰ع

Marfat.com

یعنی : من خداوندم گنجی پنہان بودم و غیر من، عالم بحال و عارف بجلال کمال نبود۔ و دوست میداشتم کہ مرا بشناسند، پس مخلوقات را آفریدم تا شناختہ شوم و بادشاھان(۱) را، بر خلائق خود نگہبان و راعی(۱) ساختہ کہ، ہر آئینہ در شعاع دولت ایشان، ہیچ قوی بر ضعیف ستم نکند"... الخ

**متن کی اشاعت کا حال :** یہ کتاب چونکہ تاریخ سندھ کے سلسلے میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، اس لئے میں نے مرتب کرتے وقت یہ چاہا تھا کہ مؤلف نے جو اشارے کئے ہیں، جو واقعات مختصراً بیان کئے ہیں، یا زراعت، مالیہ اور دستور العمل، اجناس اور اوزان کے متعلق باتیں لکھیں ہیں۔ یا جن قبائل اور افراد کا ذکر کیا ہے، یا بہت سے جغرافیائی نام اور مقام لکھے ہیں، اور مؤلف نے عبارت کے اندر مقامی یا غیر مقامی غریب الفاظ محاورے اور اصطلاحیں استعمال کی ہیں، ان سب پر مفصل حواشی اور وضاحتی نوٹ لکھوں۔ لیکن پچھلے دو تین برس خرابئی صحت میں مبتلا رہنے کی وجہ سے، افسوس ہے کہ میں، ایسا کرنے سے معذور رہا، بلکہ چھپا ہوا متن بھی تقریباً دو برس تک مقدمہ وغیرہ نہ لکھے جانے کی سبب سے رُکا رہا۔ بہرحال باوجود اس مجبوري کے بھی میں نے

---

(۱) یہ حدیث حضور کی تعلیم اور اسلام کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ شاہوں کا وجود اسلام میں کہاں سے آیا ؟

Marfat.com

— حسب دلخواہ نہ سہی — پھر بھي کسی حد تک جگہ جگہ ضروري حواشي لکھ دئے ہیں۔ سندھی ناموں اور مقاموں کا سندھی املا دے دیا ہے، بعض تاریخی آثار، قصبات اور اشخاص پر بھی حواشی دئے ہیں۔ لیکن کامل طور پر یہ علمی کام سر انجام دینا، بہت ھي وقت طلب اور سخت محنت کا متقاضي تھا۔ ضرورت تھي کہ جن قبائل کا ذکر آیا ہے ان کی مختصر تاریخ اور نسب نامے بھی شامل کئے جاتے، لیکن کیا کیا جائے! جب انسان حالات اور واقعات کی ناسازگاري کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے تو پھر سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ، ہر ''درد سر'' کا ''قصہ مختصر'' کرلے، چنانچہ مجھے بھی بڑی حد تک کوتاہ قلمی سے کام لینا پڑا۔ بھرحال یہ چیزیں اور ضرورتیں اپنی جگہ پر ایسی اہم ہیں کہ پھر جب کبھی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا جائے تو ان تمام باتوں کا خیال رکھنا از بس لازمی ہے، تاکہ اس کا دوسرا ایڈیشن زیادہ جامع اور مکمل بن جائے۔ بلکہ اس وقت ضرورت اس بات کی بھي ہے کہ قسم اول بھی اس کے ساتھ شامل کردي جائے، جو بجای خود نظام حکمرانی کے کتابیات کی ایک اہم کڑی ہے۔

**فہرستیں اور شجرے:** کتاب کے آخر میں مختلف فہرستیں شامل کردی گئی ہیں، مثلاً اشخاص، اماکن جغرافی، اقوام و قبائل، اور نامہائے کتب۔ علاوہ ازیں ان مخصوص مقامی مجاوروں اور غریب الفاظ کی جدول بھی دے دی گئی ہے جو

Marfat.com

جابجا مؤلف نے استعمال کئے ہیں۔ ان فہارس کے ساتھ دو اور فہرستیں شامل ہیں، ایک سندھی قوموں اور قبیلوں کی، اور دوسری، اُن جغرافیائی مقاموں اور شہروں کی جو مخصوصاً سندھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مقدمہ کے آخر میں مؤلف کے خاندان کا شجرہ بھی شامل کیا ہے تاکہ قارئین کے سامنے اس خانوادے کی رشتہ داریاں ذہن نشین ہوجائیں۔

اس شجرے کے علاوہ دو اور نسب نامے دئے ہیں جو نورجہاں بیگم کے خاندان سے متعلق ہیں۔ ایک میں مادری سلسلہ اور دوسرے میں ان کا پدری سلسلہ دکھایا گیا ہے۔ ان دو شجروں سے قارئین معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ ایک قافلہ جو بی سرو سامانی کے عالم میں ایران سے چل کر یہاں پہنچا، اپنے رشتہ داریوں کی کڑیوں میں کن کن شاہوں، شہزادوں، امیروں اور امیر زادوں کو جکڑ کر، پوری ہند و پاک کی سر زمین کی سیاست اور حکومت کو اپنے اقتدار کے تحت لے لیا تھا۔ ان دو شجروں کے ترتیب میں راقم الحروف کو کئی کتابیں دیکھنی پڑیں ہیں۔ جن میں سے بعض کے اشاریہ نسب ناموں میں دے دئے ہیں تاکہ اس خاندان کے افراد پر کوئی صاحب اگر کام کرنا چاہئے تو ان کو آسانی ہو۔

ایک جدول اور بھی میں نے مقدمہ کے آخر میں دی ہے، جس سے سندھ کے ان اہم واقعات کی تاریخیں سامنے آتی ہیں، جو اس دور میں وقوع پذیر ہوئے ہیں، جس سے کہ مظہر شاہجہانی متعلق ہے۔

Marfat.com

**سپاس گذاری :** آخر میں سب سے پہلے میں اپنے مرحوم شفیق محمد ناظم (۱) کے حق میں دست بدعا ہوں کہ اللہ پاک اس مرحوم و مغفور کو، اپنی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں کے طفیل ، ''فردوس مکانی'' اور ''جنت آشیانی'' کرے، کہ درحقیقت ایسے ہی نیک اور پاکیزہ اخلاق اور کردار کے انسان اہل بہشت میں سے ہیں۔ اس مرحوم کی ہی وجہ سے یہ کتاب مجھ تک کیا پہنچی، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ، عدم سے عالمِ وجود میں آئی۔ اس کے بعد مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے برادر معظم پیر علی محمد راشدی کی سپاس گذاری کروں کہ جب یہ کتاب مجھے فقط ایک دن کے لئے میسر آئی تو انہوں نے اسی ایک دن میں سیکڑوں روپیہ کے صرفے سے پوری کتاب کے فوٹو نکال کر مجھے عنایت کئے تھے۔ پنجاب کے مشہور دانشمند اور اپنے دوست عزیز ڈاکٹر محمد باقر کی عنایتوں کا شکریہ بجا لانا بھی مجھ پر عین واجب بلکہ فرض ہے۔ متن تیار کرتے وقت انہوں نے مہینوں تک کتاب کے دونوں خطی نسخے میرے حوالے کردئے تھے۔ میرے دوست عزیز ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کا بھی سپاس گذار ہوں کہ جب خطی نسخے ابھی نہیں پہنچے تھے تو اس وقت میرے مسودے کے بعض عبارتوں کی ، آپ نے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے، وہیں لاہور میں اصل نسخے سے مقابلے کے بعد درستی کی۔ اس کے بعد

---

(۱) وفات ۲۴ مئی ۱۹۵۵ع (۱-شوال ۱۳۷۴ھ) بروز منگل عید الفطر وقت ۱ بجے دوپہر ۔ مدفن گورستان سوداگران پنجاب۔ کراچی۔

Marfat.com

اپنے ہمکار اور رفیق جناب حبیب اللہ صاحب رشدی کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے نہ فقط طباعت اور پروف دیکھنے کی پوری ذمہ داری اپنے سر لی ، بلکہ تمام انڈکس بھی تیار کرکے کتاب میں شامل کیں ۔ اللہ پاک ان سب عزیزوں کو جزائے خیر دے۔

**حرف آخر :** یہ کتاب تاریخ سندھ کے سلسلے میں بہت اہمیت رکھتی ہے ، اور خصوصی مواد کے لحاظ سے بھی تمام سندھی تاریخوں میں ممتاز اور افضل ہے ۔ اس لئے میں اپنے ہم وطن حضرات اور تاریخ سندھ سے دلچسپی اور ہمدردی رکھنے والے تمام بیرونی علماء تاریخ سے، امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے اوراق میں سندھ کے ماضی کی صحیح تصویر ذہن نشین کرنے کی سعی فرمائینگے ۔

حسام الدین راشدی

کراچی

۱۲ فبروری ۱۹۶۱م

۲۵ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

یوم یکشنبہ وقت ۱۰ بجے صبح

---

Marfat.com

# مصادر

اس کتاب کو ایڈٹ کرتے وقت مندرجہ ذیل کتابیں پیش نظر رہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | تاریخ سندھ | میر معصوم بھکری | داؤد پوتہ ایڈیشن |
| (۲) | تذکرہ امیرخانی | حسام الدین راشدي | سندھی ادبی بورڈ |
| (۳) | ذخیرۃ الخوانین | شیخ فرید بکھری | خطی ذخیرہ حسام الدین راشدی |
| (۴) | لب تاریخ سندھ | خان خداداد خان | امرتسر ایڈیشن |
| (۵) | اکبر نامہ (۳ جلد) | ابوالفضل | بنگال ایشیاٹک |
| (۶) | ماثر الامراء (۳ جلد) | شہنواز خان | " |
| (۷) | بادشاہ نامہ | عبدالحمید لاہوری | " |
| (۸) | بیگلر نامہ | ادراکی بیگلاری | خطی ذخیرہ حسام الدین راشدی |
| (۹) | ضمیمہ تاریخ سندھ | محمد بن زندہ علی بیگ | " |
| (۱۰) | مقالات الشعراء | میر علی شیر قانع | مطبوعہ ایڈیشن حسام الدین راشدي |
| (۱۱) | تحفۃ الکرام | علی شیر قانع | خطی و مطبوعہ فارسی |
| (۱۲) | طبقات اکبری (۳ جلد) | خواجہ نظام الدین | بنگال ایشیاٹک |

Marfat.com

(۱۳) تعلیقات مکلی نامہ حسام الدین راشدی مجلہ مہران

(۱۴) مقدمہ مثنوی چنیسر نامہ " سندھی ادبی بورڈ

(۱۵) تزک جہانگیری مطبوعہ نولکشور

(۱۶) تاریخ فیروزشاھی ضیا برنی بنگال ایشیاٹک

(۱۷) تاریخ طاھری طاھر نسیانی خطی ذخیرہ
حسام الدین راشدی

(۱۸) آئین اکبری ج ۱ بلاخمن بنگال ایشیاٹک سوسائٹی

(۱۹) میرزا غازي ترخان حسام الدین راشدی مطبوعہ مجلہ تاریخ و سیاسیات

(۲۰) میر مائل (مقالہ) حسام الدین راشدی مجلہ مہران

(۲۱) The Antiquities of Sind. H. Cousens 1929

(۲۲) مجلہ علوم اسلامیہ شمارہ اول علی گڑھ

(۲۳) قرنیہ عنایت خان آشنا خطی ذخیرہ ضیائی

---

Marfat.com

# غلط نامه

کتاب میں طباعت کی غلطیاں جا بجا رہ گئی ھیں، چند غلطیوں کی درستی ضروری ھے۔ امید ھے کہ قارئین پڑھنے سے پیشتر ان کو درست کرینگے :-

(۱) صفحہ ۳۳۰ پر کتاب ختم ھوتی ھے، اور فہرستیں شروع ھو جاتی ھیں۔ غلطی سے صفحہ ۳۳۱ کے بجائے فہرست کی پہلی جز پر عدد ۱ تا ۶ چھپ گئے ھیں۔ نیز اسی جز کے اوپر بجائے ''مظہر شاھجہانی'' کے، میری دوسری کتاب ''روضۃ السلاطین'' کا نام طبع ھوا ھے۔ قارئین اعداد کو ۳۳۱ تا ۳۳۶ درست کرلیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صفحہ | ۲ | غلط | حضرت آشیانی | صحیح حضرت عرش آشیانی |
| " | ۱۰ | " | راجیال | " راجبال (راج پال) |
| " | ۱۳ | " | زراعت | " زراعت |
| " | ۱۶ | " | دوبنکی | " دونبکی |
| " | ۶۸ | " | المتانۃ فی مرتبۃ | " المتانۃ فی مرمۃ |
| " | ۱۲۶ | " | پیل | " پي |

Marfat.com

# اضافه

صفحه ۱۴۱ پر جکر کا لفظ آیا ھے، یه گرد و غبار آلود ھوا کی معنوں میں استعمال ھوتا ھے۔ اردو میں جھکڑ لکھا جاتا ھے۔ محاوره ھے مثلاً جھاڑ جھکڑ۔ سندھی میں اسے جھکڑ لکھتے ھیں۔ یه ھندی الاصل لفظ عرفی شیرازي نے ''وصفِ کشمیر'' کے عنوان سے جو قصیده لکھا ھے، اس کے ایک شعر میں یوں باندھا ھے۔

در چاشت که از شبنم ، گل گرد فشاند
آن باد که در ھند گر آید ، جکر آید

کتاب کے متن میں جہاں فوج علی کا نام آئے وھاں قوج علی پڑھنا چاھئے۔ یه دو بھائی تھے جن کے متعلق صاحب ''ذخیرة الخوانین'' نے لکھا ھے که:

''قوج علی و برج علی دو برادر بودند۔ اصیل ترکمان سپاه منصور بودند، برج علی چندان ترقي نکرده۔ قوج علی منصب و جاگیر یافت۔ مدتی تعینات گجرات بود، و در عهد حضرت جنت مکانی پرگنه سیوی و گنجابه از توابع بهکر

Marfat.com

جا گیر داشت . در کاچه بلوچان و افغانان عمل خوب کرده و چندان آدم کشی کرد که اگر طفلی گریه میکرد و افاغنه بزبان خود میگفتند که : قوج علی را غلی ! فی الحال از ترس گریه میماند .

دو کراه آهن پر از آب کرده در زیر او آتش می افروخت، خواه دزد خواه گنه‌گار دست و پای او بسته دران کراه می انداخت . فی الحال دران آبِ گرم بریان میشد . قریب هزار آدم در آن نواحی باین روش براه عدم فرستاده باشد . در سفاکی و بیباکی نظیری نداشت .

از شومیٔ ظلم لاولد بود ، دختري داشت خضر خان نام کرده اورا چیره بندی نگاه میداشت ، و در زندگی عروسی او نکرده ، و قسم بر سرِ او میخورد ، و بسیار آن دختر را دوست میداشت .

قریب یک لک روپیه از مهاجنانِ اکبر آباد و لاهور و ملتان قرض گرفته ، به پرگنه سیوي و گنجابه رفته بود . و ساهوکاران را اکثر همراه برده تمسکات و قبض الوصول از هر کدامی گرفته براه عدم فرستاد . ازآنجا تغیر شده بدرگاه آمد ، و با مسود اوراق [شیخ فرید بهکري مؤلف ذخیرة الخوانین] در افتاد که : سبب تغیري جا گیر من که به پسران با یزید بخاري تنخواه شد ، شما بودید !"_ تلاش بسیار کرد فوج داري سرکار بهکر گرفته ازین احقر بر آورد . خدا غالب بود ، بتدابیر بنده تعنیات پتنه همراه

Marfat.com

مقرب خان گشت۔ و ھمانجا سفر آخرت اختیار گزید۔ ھر چہ کاشتہ بود، در دیدہ باشد۔ (ذخیرۃ الخوانین خطی ص۔ ۸-۴۰۹)۔

جب یہ صفحہ زیر طبع تھا، اس وقت راقم الحروف کو اپنے ذخیرۂ کتب سے دیوان حافظ (مطبوعہ منشی نولکشور۔ در مطبع مطلع نور [۱]) کا ایک نسخہ ملا، جس کے سر ورق پر مخدوم محمد جعفر بوبکانی بن مخدوم میران کا نسب نامہ کسی نامعلوم شخص کے خط میں لکھا ھوا تھا، چونکہ ابتک مخدوم موصوف کا نسب نامہ کہیں نہیں ملا ھے اور یہ دونوں شخصیتیں صف اول کے علمائے سندھ میں سے ھیں، نیز اس کتاب مظہر شاھجہانی کے متن میں (صفحہ ۶۸) پر بھی ان کا ذکر آیا ھے۔ اس وجہ سے میں نے ضروری سمجھا کہ اس نسب نامے کو اسی اضافہ میں شامل کردوں تاکہ ان دو

---

[۱] دیوان حافظ کے اس مطبوعہ نسخہ کی کتابت منشی محمد شمس الدین المخاطب باعجاز رقم نے کی ھے، اور یہ پانچواں ایڈیشن ھے، جو ماہ اپریل ۱۸۹۷ء/۱۳۱۴ھ میں لکھنؤ میں طبع ھوا۔ اختتام پر مولوي عبدالعلی مدراسی کا تصنیف کیا ھوا قطعہ تاریخ ھے، جس سے طباعت کا سال (کلام معجز نمای حافظ۔ ۱۳۰۱ھ) برآمد ھوتا ھے۔ تقریظ مولانا محمد ھادی علي اشک (نوراللہ مرقدہ) کی ھے، جس نے اسی نسخے پر کچھ حواشي بھي لکھے ھیں۔

Marfat.com

بزرگوں کے خانوادہ سے شغف رکھنے والے علم دوست حضرات استفادہ کر سکیں۔ شجرہ نسب اس طرح لکھا ہوا ہے :-

## شجرہ متبرکہ مخدومان قریشیان بنی عباس بوبکان

عبدالمناف - ہاشم - عبدالمطلب - عباس - عبداللہ - ہاشم - ابوبکر - سلطان اندس (؟) - بزدار خان - سالار خان - سلطان ترک - سلطان خلجی خان - ابوبکر - شیخ محمد - شیخ ابوبکر - عاری - میرہ - مروتہ (؟) - شیخ قلندر - مرزوق - نورالدین - محمد یعقوب - محمد میران بوبکانی (استاد شاہ حسن ارغون وغیرہ) - مخدوم جعفر بوبکانی (صاحب متانۃ) - نصیرالدین - خیر محمد - عبدالصمد - خیر محمد - عبدالصمد عرف وڈّل - پیر محمد - امید علی۔

| | |
|---|---|
| میر محمد | میاں نصیر محمد |

یہ شجرہ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ میر محمد بن امید علی نے دیوان حافظ کے خالی ورق پر لکھا ہے۔

—O—

کراچی ۲۵- مارچ ۱۹۶۲ع

Marfat.com

Marfat.com

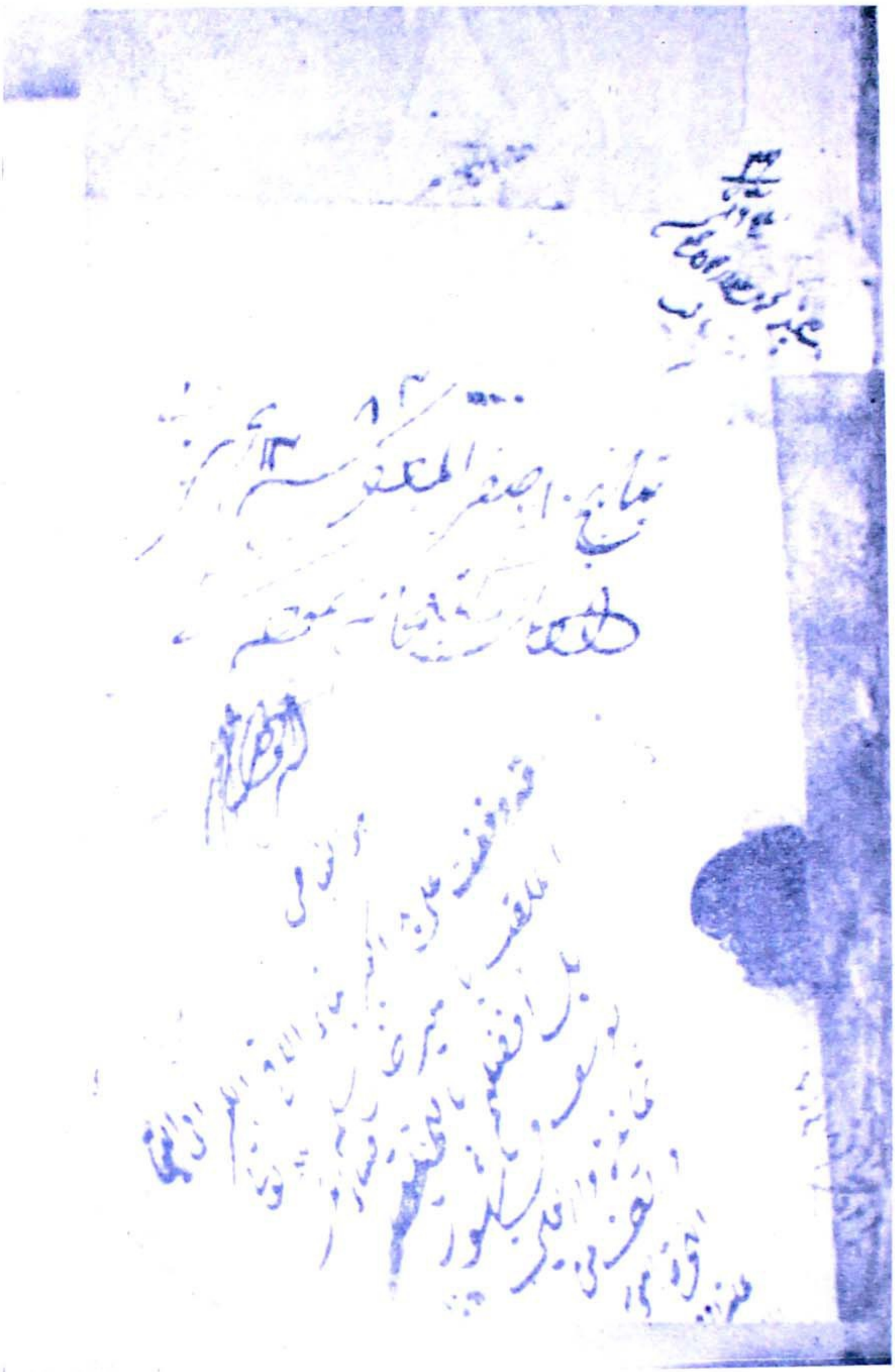

(۱) عکس خط یوسف میرک

Marfat.com

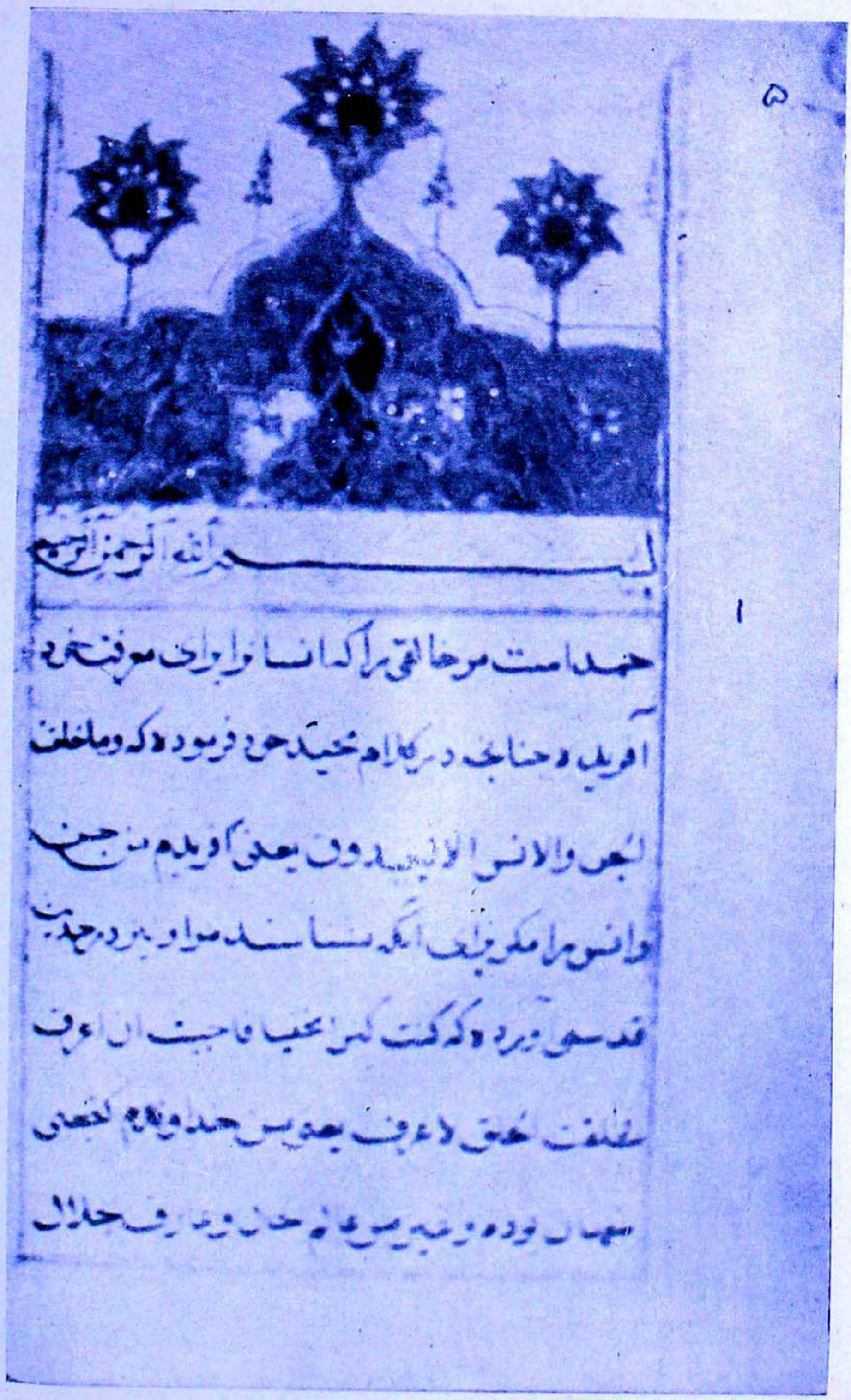

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد است مر خالقی را که انسان را برای معرفت خود
آفریده و چنانچه در کلام مجید خود فرموده که وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون یعنی آفریدم من جن
و انس را مگر برای آنکه بشناسند مرا و نیز در حدیث
قدسی آورده که کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف
فخلقت الخلق لاعرف یعنی من خدا و نیستم گنجی
پنهان بودم و غیر من عالم جان و عارف جلال

(۲) عکس نخستین صفحه کتاب

Marfat.com

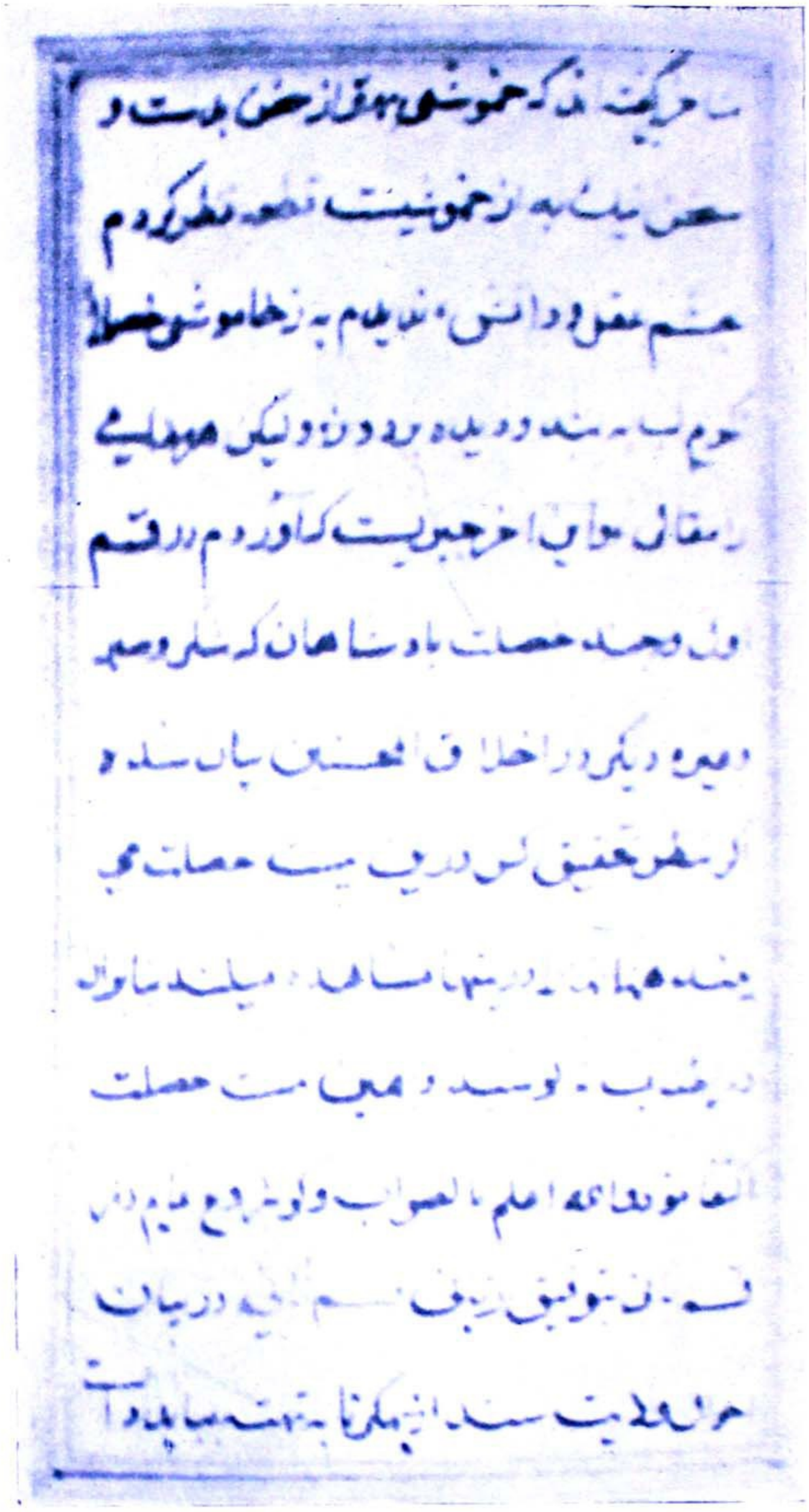

(۳) عکس صفحہ ۔ آغاز قسم ثانی

Marfat.com

(۴) عکس صفحۂ آخر کتاب

Marfat.com

# گوشوارہ واقعات مہم تاریخی
## (۱۰۴۴—۱۱۳۵)

۱۱- محرم ۱۰۳۵ھ — سید بایزید بخاری کی وفات پر جہانگیر بادشاہ نے صوبہ ٹھٹھہ شہزادہ شہریار (داماد نورجہاں بیگم) کی جاگیر میں دے دیا، جس کا نائب شریف الملک ہوا۔

۲۸- صفر بروز اتوار ۱۰۳۷ھ (۱۱- ابان ۲۲ سال جہانگیری) جہانگیر نے کشمیر سے آتے ہوئے راجور کی منزل سے روانہ ہونے کے بعد، بعمر ساٹھ برس راستے میں وفات پائی۔ (حکومت ۱۲ سال ۸ ماہ ۱۵ دن)

— آصف خان ابوالحسن یمین الدولہ نے سر دست خسرو کے بیٹے، داور بخش کو تاج پہنایا، نورجہاں اپنے داماد شہریار کو بادشاہ بنانا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے بھائی یمین الدولہ نے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے نہ دیا، اور اپنے داماد

Marfat.com

شاھجہاں کو تخت نشین کرنے کے منصوبے پر کاربند ھوکر بادشاہ کے انتقال کی خبر پہنچانے، بنارسی نامی ایک ھندو ھرکارے کو چکر ھٹی کی منزل سے (جو کشمیر اور لاھور کے وسط میں واقع ھے) دکھن کی طرف روانہ کردیا، جہاں اس وقت شاھجہان کا قیام تھا۔

۱۹- ربیع الاول بروز اتوار ۱۰۳۷ھ — بنارسی نے بیس دن کے بعد یہ خبر دکھن کی آخری سرحد پر مہابت خان کو پہنچائی، جس نے شاھجہان کو اسی وقت اطلاع دی۔

۲۲- ربیع الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان گجرات کے راستے دکھن سے آگرے کی طرف روانہ ھوا۔

۱۸- ربیع الثانی ۱۰۳۷ھ — محمود آباد (احمد آباد) کے مقام پر شاھجہاں نے، شیرخان کا گجرات اور میرزا عیسیٰ ترخان (ثانی) کا ٹھٹہ کی صوبہ داری پر، تقرر کیا۔

۲۳- جمادی الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کی تخت نشینی کا آگرے میں اعلان ھوا۔ مظہر شاھجہانی کے مؤلف یوسف میرک کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان اس وقت، شاھجہان کے خسر یمین الدولہ آصف خان کی طرف سے، ملتان

Marfat.com

میں نائب تھا ۔

۲۵- جمادل الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کے حکم سے ، آصف خان یمین الدولہ نے ۔ جو کہ اس وقت لاھور کا صوبہ دار تھا ۔ داور بخش (پسر خسرو) جس کو اس نے جہانگیر کی وفات پر فی الحال تخت نشین کیا تھا ، لاھور میں قتل کردیا ۔ ساتھ ھی اس کے بھائی گرشاسپ اور شہریار کے بیٹے طھمورث اور دانیال کے فرزند ھوشنگ کو بھی زندگی کی نعمت سے محروم کردیا ۔

۲۶- جمادی الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان اکبرآباد (آگرہ) میں داخل (شب پنجشنبہ) ھوکر باغ نورجہاں میں منزل انداز ھوا ۔

۲۷- جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کی تخت نشینی کی باقاعدہ رسم ادا ھوئی ۔

۱- رجب ۱۰۳۷ھ — میرزا عیسیٰ ثانی کی ٹھٹہ سے تبدیلی ھوئی ، اور خواجہ باقی عرف شیر خواجہ کے تقرر کا فرمان صادر ھوا ۔ میرزا عیسیٰ ۱۸- ربیع الثانی سے لیکر ۱- رجب ۱۰۳۷ھ تک ٹھٹہ کا حاکم رھا ۔

؟ رمضان ۱۰۳۷ھ — خواجہ باقی نے ٹھٹہ آتے ھوئے راستے میں وفات پائی ۔ (۲ ماہ ۲۱ دن کل حکومت اس کے نام رھی)

Marfat.com

۲۲- رمضان ۱۰۳۸ھ — میرزا احسام الدین مرتضیٰ خان کا اس کی جگھ پر ٹھٹہ کے لئے فرمان صادر ھوا۔

؟ ؟ ۱۰۳۸ھ — احمد بیگ خان برادر زادۂ نورجہان کا تقرر سیوھن پر ھوا۔

۸- ربیع الاول ۱۰۳۸ھ — میرزا عیسیٰ ترخان ثانی کو متھرا میں جاگیر دی گئی۔

۷- ربیع الثانی ۱۰۳۸ھ — میرزا عیسیٰ ٹھٹہ سے واپس دربار میں آگرے پہنچا۔

؟ ؟ ۱۰۳۹ھ — یوسف میرک، احمد بیگ اور اس کے بھائی یوسف کے مظالم سے تنگ آکر سیوھن سے نکلا، تاکہ ملتان پہنچ کر، مظالم کی حکایات کا ایک طومار لکھے، اور وھاں سے دربار میں پہنچ کر بادشاہ کے حضور میں داد گستری کے لئے پیش کرے۔

؟ ؟ ۱۰۳۹ھ — میرزا حسام الدین مرتضیٰ خان نے، جو کہ احمد بیگ کا رشتہ دار تھا، حرکت قلب بند ھو جانے سے ٹھٹہ میں وفات پائی۔

۱۲- ربیع الاول ۱۰۳۹ھ (شب) — میر ابوالبقا امیر خان کو ملتان سے یمین الدولہ کی نیابت سے تبدیل کرکے، مرتضیٰ خان کی جگھ پر ٹھٹہ کا صوبہ دار بنایا گیا۔

— احمد بیگ خان کو سیوھن سے تبدیل

Marfat.com

کر کے ابوالبقا کی جگھ پر ملتان رکھا گیا۔
— احمد بیگ خان کی جگھ پر سیوھن میں دیندار خان کا تقرر ھوا۔
— یوسف میرک ابھی سیوھن سے نکل کر بھکر سے ھوتا ھوا بھائی کے پاس ملتان پہنچا ھی تھا کہ، یہ سب واقعات ظہور پذیر ھوئے۔

ربیع الثانی ۱۰۳۹ھ — غالباً ابوالبقا نے ملتان سے ٹھٹھہ کے لئے کوچ کیا ھوگا، اور ساتھ ھی یوسف میرک کو بھی واپس ٹھٹے لیتا آیا۔

۱- شوال ۱۰۴۰ھ — ملتان سے احمد بیگ کا تبادلہ ھوا، اور نجابت خان بن میرزا شاہ رخ کو وھاں مقرر کیا گیا۔

۲۸- رجب ۱۰۴۱ھ — شاھجہان کو اطلاع ملی کہ ارسلان بیگ شمشیر خان نے، جو کہ اس وقت بنگش کا قلعہ دار تھا، وفات پائی۔

۱- ذی الحج ۱۰۴۱ھ — ملتان سے نجابت خان کی تبدیلی ھوئی اور قلیچ خان کو وھاں مقرر کیا گیا۔

؟ ؟ ۱۰۴۳ھ — میں یوسف میرک نے ٹھٹھہ یا سیوھن میں مظہر شاھجہانی پر نظر ثانی کی ھوگی۔

۱۹- محرم ۱۰۴۴ھ — بوقت ظہر مظہر شاھجہانی کے مبیضہ کی تکمیل ھوئی۔

Marfat.com

؟ ؟ ۱۰۴۴ھ — میں سیوھن کا حاکم جان نثار خان تھا۔

۱۰۴۴ھ — میں یوسف میرک کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان جوناگڑھ میں نائب الحکومت تھا۔

---

Marfat.com

# ...م خانی

میرزا ید اللہ
(ملازم خان جہان لودھی)

دختر
(زوجۂ جمیل بیگ)

## ...ر خانی

...س الدین خان

عتیق اللہ
وفات ۱۰۳۷ھ
مدفن "صفہ صفا"

میر کامل بیگ

دختر
زوجۂ مراد بخش ۱۰۶۶ھ

...ن حسین
...ت الآفاق ورشحات الفنون
...ت ۱۱۲۷ھ - مدفن مکلی

میر عبدالحکیم
(۱۱۰۶ھ)

میر علی اکبر
(۱۱۰۶ھ)

میر محمد گدا
شاعر - وفات قبل از ۱۱۸۰ھ

...غاخر
...ھ)

یک فرزند

میر محمد عطا عطا
وفات ۱۱۸۷ھ
مدفن مکلی

دو فرزند

...یاں غلام شاہ کلہورہ (۱۱۸۲ھ - ۱۲۰۱ھ)

Marfat.com

Marfat.com

# شـــرح نسب نامهـــای پـــدری و مـــادری
# نورجهـــان بیگـــم

(۱) بعد از در گذشت پدر، از دست روزگار تنگ آمده بطریق فرار روانهٔ هند شد. در راه اسباب بغارت رفته احوال به مرتبهٔ انجامید که همگی، دو اسپ سواری بود که نوبت سوار می شدند. داماد میرزا علاء الدوله آقای ملاؒ دوات دار بود. همسرش بتاریخ (۲۹- مهر) ۱۳- ذیقعد ۱۰۳۰ھ (۱۶ جلوس جهانگیری) حیات را پدرود گفت. میرزا غیاث بعد از این حادثه سه ماه و بیست یوم زندگانی کرد (رک- ماثر ج اول ص ۱۲۷-۱۲۸ بلاخمن ص ۵۷۳)

(۲) رک- تزک جهانگیری و ماثر ج ۲ ص ۷۲۹. پسر بزرگ.

(۳) در توطئه قتل جهانگیر، با شاهزاده خسرو همکار بود، بدین سبب جهانگیر اورا در "سرخاب" به قتل رسانید. رک- تزک ص ۱۴۵-

Marfat.com

(۴) (به قیاس بلاخمن) احمد بیگ پسر محمد شریف بود و مظالم احمد بیـگ خان ، سبب تالیف مظهر شاهجهانی شد . در سال ۱۰۳۰ھ جهانـگیر اورا به خطـاب خـانی سرفراز کرد .

(۵) رک ـ بادشاه نامه حصه ۲ ص ۳۰۷

(۶) رک ـ ماثر ج ۳ ص ۳۸۲ ـ پسر دوم .

(۷) ملاّ محمد تتوی استاد او بود . بندر لاهری و بکر و سیوهن شامل جاگیرش بود ، و ابوالبقا امیر خان (برادر بزرگ مصنف مظهر شاهجهانی) در ملتان نیابت او می کرد . برای خوردن غذا ، اشتهاي زيادي داشت . خوراک شبانه روزی او ، به یک من شاهجهانی رسیده بود . حویلی او در لاهور به بیست لک روپیه مرتب شده بود که بعد از در گذشت او به داراشکوه داده شد . در دهلی و آگره و کشمیر ملک دو کرور و پنجاه لک داشت . اخراجات و مصارف که در سرکارش بود ، بعقل نمی گنجد .
رک ـ ماثر ج ۱ ص ۱۵۸-۱۵۹ ج ۳ ص ۳۷۰ ـ پسر سوم .

(۸) حاجی حور پرور خانم (خالهٔ نورجهان بیگم) زوجهٔ او بود . ابراهیم خان با برادر زادهٔ خود احمد بیگ علاقه و محبت وافري داشت . در سال دهم جهانگیری (۱۰۲۴—۱۰۲۵) بعد از فتح کوکـره (بهار) جهانـگیر اورا در مقام اجمیر خطاب فتح خانی داد .

Marfat.com

خود از دست عساکر شاهجهان در موضع اکبر نگر کشته شد و در همان قریه در مقبرهٔ پسرش، که بنا کردهٔ او بود، دفن شد. احمد بیگ همان وقت که همراه او بود زخمی شد. رک - تزک ۳۳۳

(۹) صادق خان متوفی ۹- ربیع الاول ۱۰۴۳ھ رک - ماثر ج ۲ ص ۷۲۹

(۱۰) جهانگیر در سال ۱۰۲۳ خطاب خاني داد. رک - ماثر ج ۱ ص ۱۸۰

(۱۱) سال تولد به احتمال قوی ۹۸۴ھ بود و به سن ۴۷ بتاریخ ۲۹- شوال ۱۰۵۵ھ (۱۷- دسمبر ۱۶۴۵ع) حیات را بدرود گفت. مدفنش در لاهور. بتاریخ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ، در شهر اجمیر جهانگیر اورا لقب نورجهان داد. رک - تزک ۳۳۷

(۱۲) رک - ماثر ج ۲ ص ۶۲۲

(۱۳) قاسم خان، صاحب دیوان بود و منشأ تش نیز معروف رک - ماثر ج ۳ ص ۶۷

(۱۴) مولّف خلاصهٔ کونین، در رعنائی و میرزائي شهرهٔ آفاق بود، تکلف و تصنعي طرفه در ملا بس و معاقل، به کار بردي، و لطافت و نظافت تمام در بساط فرش نگاه داشتی، و زیب و زینتی و تزک و تزئین در جلوس و قعود و قیام و جمیع دنیا داري، بنوعی رعایت نمودي که، درین باب هیچ کس از همسران بل برتران به او نمی رسید، و نازک مزاجي و عالي دماغی او، به جاي رسیده که گاهي

Marfat.com

هنوز در چیره بستن بودي که خبر برخاست دربار مي رسید. و گاهي در عین چیره بستن دماغش وفا نمي کرد ، سواری موقوف می نمود . به دولتِ جد بزرگوار خود، به معارج عزت و اعتبار اوج گرا گشته با عمدهٔ سر بزرگی و برتری می افراخت و نخوت و باد بروت به مرتبه داشت که فلک و ملک را به نظر در نمی‌آورد . ماثر ج ۳ ص ۵۱۳

(۱۵) در زمان شاهجهان به حکومت بکر آمد و با دختري از قبیلهٔ سمیجه عروسی کرد، و از هما زن میرزا طهمورث تولد گشت . رک - ذخیرة الخوانین خطی ص ۵۱۲

(۱۶) رک - ماثر ج ۳ ص ۲۶

(۱۷) افتخار خان یا مفاخر خان . رک - ماثر ج ۱ ص ۲۳۴

(۱۸) رک - ذخیرة الخوانین ص ۳۱۱

(۱۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۳۱۰- لقب آصف‌الدوله نیز داشت.

(۲۰) رک - ماثر ج ۱ ص ۸۱۴- خدا بنده فرزندی از این زن نداشت .

(۲۱) رک - ماثر ج ۳ ص ۸۳۰

(۲۲) رک - ماثر ج ۲ ص ۷۳۱ - جعفر خان پسر اول بود ، پسر دوم صلابت ، پسر سوم عبدالرحمن مرحمت خان و پسر چهارم میرزا بهرام خان .

(۲۳) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۴

(۲۴) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۷

(۲۵) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۷

Marfat.com

(۲۶) رک - ماثر ج ۲ ص ۳۱۶ ذخیره ۳۰۷ وفات صفی خان همان طوریکه در ماثر ذکر شده در اواخر سال ۱۰۴۹ است و از روي بادشاه نامه ماه محرم ۱۰۵۰ھ - رک - بادشاه نامه ج ۲ ص ۱۹۸-۲۸۰ . در بنگاله وفات یافت و شهنشاه این خبر را بتاریخ بیست و هشتم صفر از وقایع ممالک شرقی شنید و خود بتاریخ غره ربیع الاول ۱۰۵۰ به منزل ملکه بانو رفت . صفی خان موصوف برادری داشت بنام سلطان نظر، که دیوان خاقانی و انوری و مثنوی و حدیقه را خفظ کرده بود . رک - ماثر ج ۲ ص ۳۱۴

(۲۷) رک - بادشاه نامه ج ۲ ص ۱۹۸

(۲۸) رک - ماثر ج ۱ ص ۱۶۷-۷۷۵ میر میران یزدی از زن ایرانی، این پسر داشت .

(۲۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۲۷۷ از بیگم صاحب جي هیچ فرزند نه داشت ولی از مدخولها اولاد کثیر داشت . فرزند بزرگش میرزا اسحاق، خطاب امیر خانی یافت و با دختر بهره مند خان عزیز الدین میر بخشی (بن میرزا بهرام بن صادق خان میر بخشی) عروسي کرد . پسران دیگر او، میرزا جعفر عقیدت خان و میرزا ابراهیم و مرحمت خان هادی خان و یوسف خان و اسد خان بودند .

میرزا ابراهیم مرحمت خان و میرزا اسحاق امیر خان و خدیجه بیگم (که زوجهٔ روح الله خان ثانی بود) از یک مادر بودند .

Marfat.com

(۳۰) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۳۰۹
(۳۱) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۸۲۳
(۳۲) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۳۱۵
(۳۳) رک ـ ماثر ج ۳ ص ۷۳۶
(۳۴) میرزا باقر خان نجم ثانی بدختر خدیجه بیگم (زوجه حاکم بیگ کابلی و همشیره نورجهان بیگم) عروسي کرد
(۳۵) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۴۲۱
(۳۶) شاید همین پسر سلطان نظر باشد . رک ـ ماثر ج ۱ ص ۱۸۵
(۳۷) رک ـ ماثر ج ۳ ص ۸۳۰
(۳۸) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۹۳ ـ ذوالفقار خان بسال ۱۰۶۷ھ پا بدنیا نهاد و بسن ۳۹ سالگی بتاریخ ۱۶ ـ محرم ۱۱۲۴ھ وفات یافت . هیچ فرزند نداشت . ناصر علي در مدح او غزل گفته که مطلعش این است :

ای شان ِ حیدری ز جبین تو اشکار
نام ِ تو در نبرد ، کند کار ذوالفقار

رک ـ ماثر ج ۲ ص ۱۰۴
(۳۹) وقتیکه گوهر آرا زائید، در برهان پور وفات یافت .
(۴۰) رساله اي بنام مونس الارواح در شرح احوال زندگی خواجه معین الدین چشتی سجزی اجمیري تالیف کرد .
(۴۱) دلرس بانو بیگم (دختر شاهنواز خان بن میرزا رستم صفوی قندهاري) در عقد داشت ـ رک ـ رقعات عالمگیری

Marfat.com

نجیب اشرف ندوی ج ۱ ص ۱۵۳

(۴۲) رک - ماثر ۱ ص ۷۸۵ - این همسر خان زمان میر خلیل (که خاله عالمگیرهم بود) روزي زین ابادی را (که مغنیه معروف دربار خان زمان بود و گویند که مدخولهٔ او بود) همراه خود پیش شاهزاده عالمگیر بُرد، شاهزاده اورا دید و عاشق او شد. رک - ماثر ج ۱ ص ۷۹۰

(۴۳) رک - ماثر ج ۱ ص ۷۰۷

(۴۴) رک - ماثر ج ۲ ص ۶۹۰ و بلاخمن ص ۵۷۰ - همسرش دختر شاهنواز میرزا ایرج بن عبدالرحیم خانخانان بود و از آن هیچ فرزندي نه داشت.

(۴۵) رک - ماثر ج ۳ ص ۲۸.

(۴۶) در اواخر سالِ دوم عالمگیري به عقد روح الله خان در آمد.

(۴۷) ذوالفقار خان پسر مهرالنساء بیگم بنت یمین الدوله، ازین زن هیچ فرزندي نه داشت - رک - ماثر ج ۲ ص ۹۳.

(۴۸) ماثر ج ۱ ص ۲۹۲ - ج ۳ ص ۳۵.

(۴۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۸۱۴ - هیچ پسر از دختر اسد خان نه زائید ولی پسرانی که داشت از زنهایِ دیگر او بودند.

(۵۰) از دست مرهتان در عنفوان شباب در سال ششم جهانگیری بقتل رسید.

(۵۱) رک - ماثر ج ۳ ص ۳۳۵ - ۳۴۱ - ۸۲۸.

Marfat.com

(۵۲) نسب نامه میر میران یزدی بدین قرار است۔
میر میران امیر خان متوفي ۱۱۰۹ھ (شوهر صاحب جي بیگم)
— بن میر خلیل الله ثانی یزدی متوفي ۱۰۷۲ھ (شوهر
حمیده بانو بنت ملکه بانو دختر یمین الدوله) —
بن میر میران یزدی (همراه پدر بهند آمد۔ شوهر
صالحه بیگم دختر یمین الدوله) — بن شاه خلیل الله یزدی
(شوهر صفیه سلطان بیگم دختر شاه اسمعیل ثانی
۸۴-۹۸۵ھ در سال ۱۰۱۶ھ بهند آمد و در سلسلهٔ
امراي جهانگیری منسلک شد)— بن مرتضیٰ الممالک
اسلام و مقتدای طوائف انام امیر غیاث الدین محمد
میر میران یزدي متوفی ۹۹۸ھ — بن مرتضیٰ الممالک
اسلام شاه نورالدین نعمت الله باقي یزدی (شوهر خانش بیگم
همشیره شاه طهماسپ صفوي ۳۰-۹۸۴ھ) — بن امیر
نظام الدین عبدالباقی مقتول ۹۲۰ھ (صدر شاه اسمعیل صفوی
متوفی ۹۳۰ھ)— بن امیر حبیب الله (؟ رک۔ جامع مفیدي
ص ۸۳ و ماثر الامرا ج ۳ ص ۸۲۸ —بن شاه نعیم الدین
نعمت الله ثانی (سلطان قلی قطب شاه بانیٔ سلسلهٔ قطب
شاهیه دکن۔ پس از مرگ سلطان محمود شاه بهمنی در
سال ۹۲۴ھ بدعاي این بزرگ۔ بحکومت رسید۔ سید
موصوف شهزادی خانم بنت میرزا جهان شاه بادشاه
آذربائیجان (۸۳۱- ۸۸۲ھ) در عقد داشت) — بن شاه
ظهیر الدین علی (؟) — بن شاه حبیب الدین محب الله

Marfat.com

(دختر سلطان علاؤالدین احمد شاه بهمني (۳۸-۸۶۲ھ)
بنام خوانزه حمیرا در عقد داشت و در دکن وفات یافت)
— بن برهان الدین خلیل الله ۷۷۰-۸۴۷ھ (همراه دو
پسران دیگر یعنی شاه محب الدین حبیب الله متوفي
۸۶۴ھ (داماد احمد شاه بهمنی) و شاه حبیب الدین
محب الله از ماهان (کرمان) بدکن تشریف آورد.
احمد شاه بهمني بعد از وفات خواجه گیسو دراز (۸۲۵ھ)
معتقد شاه نعمت الله ولی کرمانی شده بود، و بدین وجه
اولاً ملک المشائخ شاه نورالله بن شاه برهان الدین
خلیل الله از ماهان بدکن آمد و دختر احمد شاه بهمنی
را در عقد آورد — و بعد از فوت شاه نعمت الله ولي،
برهان الدین خلیل الله نیز بهمراه پسران مذکور وارد
دکن شد و آنجا وفات یافت) — بن شاه نعمت الله ولی
کرمانی (۷۳۰-۸۳۴ھ) رک:- جامع مفیدي - فرشتة -
حبیب السیر - ماثر الامرا - حدیقة العالم - ریاض السیاحة -
عمادیه - و سوانح الایام في شاهدة العوام صنع الله
چاپ بمبئی.

(۵۳) رک - ماثر الامرا ج ۳ ص ۸۲۸ میر خلیل الله یزدی
ثانی (شوهر حمیده بانو بنت ملکه بانو) برادرش بود،
ولی میر خلیل الله از بطن خاتون ایراني زائیده
شده بود.

A(۵۳) ممدوح او خواجه حبیب الله ساوجی بود. دورمیش خان
(رک - عالم آرای عباسی و هفت اقلیم) یا درمیش خان

Marfat.com

متوفی ۹۳۱ - در سال ۹۲۷ حبیب الله را وزیر خویش ساخت و حبیب الله در حدود ۹۵۰ھ زنده بود (میخانه لاهور ۱۴۴)- خواجهٔ موصوف بسیار علم پرور بود، کتابهای متعددی بنامش معنون شده، مثلا : تاریخ حبیب السیر، تحفة الحبیب فخری هروی، ترجمه مجالس النفائس فخری هروی و رساله هیئت عبدالعلی برجندی -

(۵۴) از اولاد شیخ شهاب الدین سهروردی متوفي ۶۳۳ھ

رک - ماثر ج ۱ ص ۹۲-۱۰۷-۱۲۶-۱۳۵-۲۰۳ -

(۵۵) رک - ماثر ج ۱ ص ۹۰- آصف خان اول عبدالمجید بود، آصف خان ثانی همین غیاث الدین علی قزویني و آصف خان سوم جعفر بیگ، و آصف خان چهارم ابوالحسن یمین الدوله .

(۵۶) رک - ماثر ج ۱ ص ۱۳۹

(۵۷) رک - ماثر ج ۱ ص ۵۵۸

(۵۸) رک - ماثر ج ۱ ص ۹۰

(۵۹) میرزا حسام الدین (بن میر جمال الدین حسین خان انجو صاحب فرنگ جهانگیري) در تته وفات یافت و بعد از او ابوالبقاء امیر خان برادر بزرگ یوسف میرک، تغییر ماموریت یافت و از ملتان به تته رفت. در ماثر الامراء، مذکور است که : میرزا حسام الدین همشیرهٔ احمد بیگ خان برادر زادهٔ ابراهیم خان فتح جنگ را به عقد نکاح آورده بود، و بدان وسیله جلیله اوج پیماي عزت و اعتلاء

Marfat.com

گردید و بسیار در فرمان برداري و استرضاء آن عفیفه می کوشید. هرگاه در نوروز و اعیاد بیگم به دولت سرای شاهی می رفت، میر موصوف قدرت نه داشت که بی اجازت به کاخ در آید. معتمد خان در تکمله تزک جهانگیری نوشته است که میر حسام الدین دختر تغاي نورجهان بیگم را در خانه داشت. رک- نولکشور ص ۳۷۹-

(۶۰) رک- بادشاه نامه ج ۲ ص ۶۰۶-۳۶۷

(۶۱) رک- بادشاه نامه ج ۱ حصه ۱ ص ۳۲۷

(۶۲) رک- ماثر ج ۱ ص ۱۵۱-۱۵۲ در زمان جهانگیر همین دختر خواجه غیاث، عطر گل را ایجاد کرده بود. تزک ترجمه اردو لاهور ص ۳۷۹-

(۶۳) رک- ماثر ج ۱ ص ۱۰۷ زنان متعددی داشته در بیماری آخری یک صد ''سهیلی'' را از کاخ بر آوردند- مصنف مثنوي خسرو شیرین و مثنوی لیلیٰ مجنون- بعد از بستری شدن امیر الامراء شریف خان، جهانگیر وقتیکه به کابل می رفت، به منزل بساول، میرزا قوام الدین را قائم دان وزارت در روز چهار شنبه ۳- صفر ۱۰۱۶ -سپرد.

(۶۴) رک- تزک ص ۸۵

(۶۵) جد اعلی احمد بیگ خان کابلی میر غیاث الدین ترخان از امرای تیمور بود-

(۶۶) رک- ماثر ج ۲ ص ۴۲۹ بلاخمن ۵۱۸-

Marfat.com

سعید خان موصوف بیست و دو پسر داشت که ازان چند نام در نسب نامه ذکر شده است .

(٦٧) رک- بادشاه نامه ج ۱ ح ۲ ص ۳۲۷-
در باره پسران نام برده معلوم نشد که آنها از کدام همسر احمد بیگ خان کابلي بودند -

(٦٨) رک- تزک ص ۱۲۸-۱۲۹

(٦٩) رک- تزک ص ۱۴۰ رک- ماثر ج ۱ ص ۲۰۳ !

(۷۰) شریف خان رک- ماثر ج ۲ ص ٦٦٥ -
شریف خان پسر ملا عبدالصمد مصور شیرازی (شیرین قلم) بن خواجه نظام الملک وزیر شاه شجاع شیرازي . بعد از در گذشت آصف خان جعفر بیگ ، جهانگیر جارالله را مجبور ساخت که مصري بیگم را طلاق بدهد و بعد از گرفتن طلاق ، او را به عقد میرزا لشکری بن میرزا یوسف داد .

(۷۱) شاه بیگ خان ، صوبیدار تته شده بود ولی به آنجانه رسید (بلاخمن ۴۱۵ بادشاه نامه جلد ۱ حصه ۲ ص ۱۴۰-۳۲۷- شاه بیگ خان در لاهور وفات یافت (شوال ۱۰۲۹) به سن نود سال (تزک ٦۴۲) .
شاه بیگ (خان دوران) بن ابراهیم بیگ چریک چهار پسر داشت . عبد العزیز شاه ، محمد غزنین خان ، یعقوب بیگ مذکور و اسد بیگ . جهانگیر بادشاه ، خان دوران را بتاریخ ۲٦- شوال ۱۰۲٦ صوبیدار تته تعیین

Marfat.com

کرد ولي او به سبب پيري و ضعيفی خود معذرت خواست و پر گنه خوشاب را بطور املاک و جا گير حاصل کرده در لاهور اقامت گزيد . از همين جاگير می لک روپيه می يافت .

(۷۲) دختر معتمد خان بخشي (مولف اقبال نامه جهانگيري) به ميرزا علی اصغر نامزد شده بود ، ولی عقد نکاح آنها به انجام نرسيد و شاهجهان او را به عقد نکاح خان دوران داد .

(۷۳) رک - ماثر ج ۱ ص ۱۷۴ سرو آزاد ص ۱۴۶- در سرو آزاد سال وفاتش ۱۰۵۸ ذکر شده است .

(۷۴) رک - ماثر ج ۱ ص ۷۸۵- ۲۵۴- همين مير خليل خانِ زمان شيفتهٔ راگ، و رنگ بود . پری چهرگان خوش آواز و مغنيان عشوه طراز ، در خانه جمع کرده بود - زين آبادي مشهور (که محبوبه و مرغوبه ايام بادشاه زادگی خلد مکان عالمگير شاه بود) از آنها بود . گويند مدخوله مير خليل خان بود - رک - ماثر ج ۱ ص ۷۹-

(۷۵) رک - سرو آزاد ۱۴۶ ماثر ج ۱ ص ۲۰۳ - سومين پسر محمد باقر اعظم خان جهانگيری بود . مير اسحاق ارادت خان موصوف، اولاً دختر ميرزا بديع الزمان بن آقای ملاّ ثانی جهانگيري (برادر جعفر بيگ آصف خان) را در خانه داشت . ثانياً صبيه زاهد خان کوکه عقد بيوگانی بست . از او پسر کلانش محمد جعفر است .

Marfat.com

(۷۶) صاحب دیوان بود - رک- ماثر ج ۱ ص ۲۰۴ و سرو آزاد ۱۴۶-۱۴۷ -

(۷۷) شاعر فارسی بود -

(۷۸) رک- ماثر ج ص ۲۰۵ پس از وفات پدر خود ، لقب موروثی ارادت خانی یافت . شعر را بی رتبه می گفت و در جمع نساء حریص و کثیر الاولاد بود .

(۷۹) رک- ماثر ج ۱ ص ۲۰۶-

(هر دو نسب نامه در مدّت یک سال و سه ماه تکمیل یافت . روز هفتم ژانویه ۱۹۶۱ء میلادی بود که به این کار برداختم و امروز بتاریخ ۲۷- مارس ۱۹۶۲ع میلادي بپایان رسانیدم - در این جا لازم میدانم از خوانندگان محترم خواهش کنم که اگر اشتباهی بچشم آنها بخورد ، لطفاً بنده را مطلع سازند تا در چاپ دوم تکرار نشود - در پایان همکاران خود آقایان رشدي و مسلم ضیای و مولانا قدوسی بی نهایت سپاسگذارم )

---

Marfat.com

- چون آدم لا ملک گردید ! هزار گونه فساد در دین و دنیا پیدا میشود . چراکه : مدار عالم ، وابستهٔ معاش است — (۵۳)

- بر رعیت دست تصرف دراز کردن ، موجب خرابی ست — (۱۸۸)

- کار این ملک بجای رسیده که ، ملک نا پرسان و ملک بیدادان و ملک بیکسان شده — (۱۷۳)

- یوسف میرک

Marfat.com

Marfat.com

تاریخ

# مظہر شاہجہانی

Marfat.com

Marfat.com

# قسم ثاني

( بتوفيق رباني )

## قسم ثاني در بيان احوال ولايت سند
## از بهكر تا به تهته

Marfat.com

بباید دانست (۲۲۸-۲) که در زمان میرزا شاه حسن ارغون این ولایت را شش سرکار کرده بودند: سرکار بهکر، سرکار سهوان، سرکار نصرپور، سرکار چاچکان، سرکار تهته، سرکار چاکر هاله و جون.

سرکار بهکر اول بدست عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیاني افتاده بود، و سرکار سهوان و بندر لاهري، بعد از فتح تهته و گرفتن میرزا جاني ترخان، حضرت آشیاني داخل ممالک محروسه بادشاهي نمودند، و تتمّله چهار سرکار را در جاگیر میرزا جاني مرحمت فرمودند.

بنا بران این خانه‌زاد ولایت سنده را سه ملک قرار داد، و چهارم ملک سوي که بعد از فتح بهکر و تهته بمدتي مفتوح شده، و این قسم ثاني منجر بچهار باب شده.

Marfat.com

# بـــاب اول

## (۲۲۹-۱) در بیانِ احوالِ ملکِ بهکر

بر ضمیر منیر خورشید نظیر هویدا باد که بهکر نام قلعه ایست که درمیان هفت دریا، بر کوهی واقع است.

یک طرفش که بجانب اوج است آب زیاده دارد، و دران طرف محاذیٔ قلعه جنوب رویه لوهري نام شهریست بر کوهي جنب دریا، و درین جانب یک کوهي دیگر است میان دریا، مشرف بر قلعه. آنجا پیر غلام صفهٔ چار گوشه ساخته و بر هر گوشهٔ این صفه، مناري برپا داشته و ''صفهٔ صفا'' نام نهاده. در شبهاي ایام بیض اکثر در انجا میگذرانید و با اهلِ فضل مجلس داشته، خربزهاي موضع نیه بدره را که در چار کروهي این صفه واقع است، بغایت خربزهاي ولایتي آنجا خوب مي‌شوند، صرف میکرد. و خربزهاي (۲۲۹-۲) سرآمد را بخدمت حضرت عرش آشیانی مي فرستاد، و حضرت بادشاه بسیار خوش کرده تناول میفرمودند. و الحال قبر ایشان بر همان چبوتر است و مقبرهٔ جمیع قبیله بر آن کوه.

و طرفِ دیگرش که بجانب سیتپور ناهران است، آب کم دارد و گاهي در موسمِ سرما برنگي کمي میکند که پایاب

Marfat.com

گذشته ميشود. و دران طرف محاذئ قلعه شمال رويه، شكـر نام شهريست جنب دريا. و بطرف مشرق رويه قلعه، يک تير پرتاب، آستانهٔ حضرت خضر عليه السلام بر كوهی درميانِ دريا ساخته اند.

و در مغرب رويـه قلعه، پـا كروهي، كوهي مسطح درميانِ دريا افتاده، و در آنجا چند درخت خرما و يک گنبدي واقع است. آن كوه را شاد بيله مي گويند. و در نيم كروهي كوهچه (۲۳۰-۱) درميان دريا بود، چنانچه در هواي زمستان كه آب كمي ميكرد آن كوهچه ظاهر مي شد، و در موسم آب كلاني، هيچ اثر آن كوهچه ظاهر نمي شد. و اكثر كشتيها كه از طرف بالا مي آمدند بآن كوهچه دكه خورده شكسته، غرق مي گشتند. ميرمعصوم بهكري يک كشتي كلان پر از سنگ كرده بران كوهچه غرق كرده(۱)، گنبذ سبزي بالايش عمارت ساخته "سيتاسر" نام نهاده. عجب جاي خوش هوا و خوش‌نما شده. اكثر مردم بطريـق سير آنجا ميرونـد و محظوظ ميـگردند، و كشتي هم آنجا را ديـده در طغيان آب بملاحظه مي گذرد.

محاذي اين گنبذ بطرف شكر بالاي كوه جنب دريـا مسجدي بصورتِ جهاز راست كرده، بسيار (۲۳۰-۲) جاي باصفا شده، بطرف دريا زينهاي سنگ بسته كه از آنجا مردم فرود آمده

---

۱- نموده (پ)

Marfat.com

وضو سازند. روز هاي عيد تماشا گاهِ خلايق بهكر و شكر است.

و ملک بهكر مشتمل بر هشت پرگنه است. پنج پرگنه بطرف لوهري واقع ست و سه پرگنه بطرف شكر. اما آن پنج پرگنه كه بطرف لوهري است:

يكي ازان پرگنه ماتيله است. و ماتيله نام قلعه ايست پخته، كهنه، قديم، و اكثر درين پرگنه مردم داريجه و مَهَرْ ميباشند.

دوم پرگنه آلْوُر است. و الور نيز نام قلعه ايست، پخته، كهنه، قديم كه بر كوه واقع ست. در زمان سابق دريا زير اين قلعه ميگذشت. و پاي تخت واليان آن عصر بود. امير شاه بيگ ارغون (١) قلعه قديم بهكر را بر طرف كرده، قلعهٔ ديگر (١-٢٣١) از خشت پخته درست كرد، و قلعه الور و اكثر عمارات مردم ترک و سَمَهْ كه در حوالي بهكر بودند، ويران ساخته، خشت پخته آنها را بعمارت قلعه بكار برد (٢). و تا اين زمان كه سنه ١٠٤٤ هـ هزار و چهل و چهار است، همان قلعه موجود است. و اين پرگنه هم تعلق بمردم داريجه دارد، و قوم پَوار نيز درين پرگنه اكثر ساكن اند، و شتر بسيار

---

١- شاه بيگ بن اميرذوالنون ارغون بن حسن بصري، والي سند، متوفي ٢٢ شعبان ٩٢٨ هـ، تاريخ "شهر شعبان" - براي تفصيل ر- ک - تاريخ سند ميرمعصوم صـ ١٢٧.

٢- ر- ک - تاريخ سند صـ ١٢٤.

Marfat.com

دارند. بطرف جيسلمير و ملتان و قندهار بكرايه ميدهند.

سوم پرگنه لـده كاكن(١) است. و درين پرگنه نيز مردم داريجه ساكن اند. و از مردم داريجه در عصر امير شاه بيگ بي اعتدالي روي داده بـود، بـآخر بسزاي خود ها رسيده متنبه شدند. و آن واقعه در "تاريخ سند"(٢) چنان مذكور است كه هرگاه (٢٣١-٢) امير شاه بيگ، سلطان محمود خان را بحكومت بهكر تعين فرمود، سادات عظام بهكر متكفل مهمات او نموده، بعض كلانتران داريجها را نيز حكم فرمود كه در قلعه باشند. و آن مردم كوته انديش از عهد تخلف نموده، راه فرار پيمودند و باجمعهم ابواب منازعت و مخالفت كشوده در صدد ايذا و آزار سلطان محمود خان شدند. و نهايت سعي در اخراج او بتقديم رسانيده، از مال و معامله گذارئ وي، امتناع نمودند، و فرستادهاي او را ببيحرمتئ تمام بـاز فرستادنـد، و جمعيت نموده در ميدان لوهري جنگ جاي راست كردند. و دران حين سلطان محمود خان در سن دوازده سالگي بود، و بي تابي كرده ميخواست كه بجنگ آنها بر آيد، امّا سادات مانع آمده نمي گذاشتند و دلداري (٢٣٢-١) ميدادند. و دو مرتبه مردم داريجه جمعيت تمام نمودند كه از آب گذشته بقلعه در آينـد وسلطان محمود خان را بگيرند. سادات بهكر ازين معني اطلاع

---

١- شايد "لدّه گاگن" باشد.

٢- تاريخ سند مير معصوم نامي بهكري.

Marfat.com

یافته برج و باره قلعه را مضبوط ساخته بجنگ مهیا شدند. و آن مردم ملاحظهٔ جمعیت سادات نموده نتوانستند کاري کرد.

درین میان امیر شاه بیــگ از شال و سیوي متوجه پرگنه باغبانان که از معمولهٔ ملک سهوان ست، گردیده به باغبانان رسیده (۱)، مردم ماچیان که طغیان ورزیده سر از اطاعت و انقیاد کشیده بودند، همه را بقتل رسانید و اموال و مواشي آنها را غارت نموده خانمان و قلعه آنها بخاک برابر ساخت (۲). و از آنجا عنانِ عزیمت بطرف بهکر معطوف ساخته، بقصبهٔ چندوکه که سي کروهي (۲۳۳-۲) مغرب رویه بهکر است، رسید. سلطان محمود خان، بابا جوجک را که اتکه او بود، بملازمت پدر فرستاد و حقیقت حالات خود را عرضه داشت نمود. پدرش میر فاضل آن عریضه را بجنس بنظر امیر شاه بیگ در آورده مرخّص شده، از برابر چندوکه با دویست سوار از آب عبور کرده کلانتران

---

۱- در چهاردهم محرم الحرام سنه سبع و عشرین و تسعمائة میرزا شاه حسن از شال مرخص شده عنان عزیمت به سند معطوف گردانید، و در عرض بیست روز بنواحئ سیوستان رسید. و امیر شاه بیگ از عقب او فوج فوج لشکر سامان نموده روانه مي گردانید، و خود نیز کوچ بکوچ متعاقب ایشان مي آمد. ( تاریخ سند میر معصوم صـ ۱۱۸ ). و در شهر ربیع الثاني (سبع و عشرین و تسعمائة ) بحوالي باغبانان رسید. ( تاریخ سند میر معصوم صـ ۱۲۰ ).

۲- رک تاریخ سند صـ ۱۲۰.

Marfat.com

و مقدمان را دلداري داده با خود همراه مي برد.

القصّه چون میر فاضل بحوالي بهکر رسید، لالي مَهَرْ (۱) که عمده زمینداران بوده با برادران آمده بسعادت ملازمت فائز گشت. و کلانتران داریجها بضرورت از هر موضع آمده ملازمت میکردند، تا آنکه میر فاضل به بهکر آمد، و چهل و هفت نفر از سرداران داریجه با خود آورد. وسلطان محمود خان بسعادت پابوس پدر مشرف (۱-۲۳۳) شد. و چون شاه بیگ خبر یافت که میر فاضل (۲) سلامت به بهکر رسید، از منزلي که رسیده بود تیز تر روانه بهکر شد و درمیان قصبهٔ شکر نزول نمود. و سلطان محمود خان بملازمت شاه بیگ رسیده، پاي بوس نمود و بانواعِ مراحم و اشفاق سرفراز گشت، و معاملهٔ داریجه بعرض شاه بیگ رسانید. روي بجانب قاضي قاضن که یکي از اشراف و اکابرِ آن دیار بوده کردند. قاضي عرض کرد که زمینِ این ولایت سیلابست و خار بسیار درین زمین مي روید، بیلِ خار کني همیشه در دست باید گرفت. شاه بیگ بمجرد شنیدنِ این سخن، امر بقتل این مردم فرمود. سلطان محمود خان (۳) در ساعت بشهر رسید و شباشب آن مردم را گردن‌زده

---

۱- شاید لالو مَهَرْ باشد.

۲- متوفي ۹۲۸ھ. (تاریخ سند صـ ۱۲۵).

۳- سلطان محمود خان بن میر فاضل، ولادت در سنه ثمان و تسعین و ثمانمائة، وفات در سال ۹۸۲ھ بعمر هشتاد و چار سال، تاریخ وفات "در بهشت آسود" (تاریخ سنه صـ ۲۳۷).

Marfat.com

از برجي كه مشهور به ''برج خوني'' است بزير انداخت(۲۳۳-۲) و ديگر تا الي يومنا ازمردم داريجه بد افعالي ظاهر نشده(۱).

چهارم پرگنه كاكري است. و اين پرگنه تعلق به مردم منگنيجه دارد. و ازين مردم هم اوائل زماني كه ملک بهكر در حيطهٔ تسخير اولياء قاهره حضرت عرش آشياني در آمد، نسبت بمردم ميرسيدمحمد امروهه، ميرعدل، كه دران وقت حاكم بهكر بود، ناشايستگي بوقوع آمده بود، و بآخر متنبه گرديدند. و آنچنان بود كه مير سيد محمد چون به بهكر رسيد(۲)، دربارهٔ رعايا دردستورالعمل شدّت ورزيد. و از قرار كن كوت(۳) بر يک بيگه على التّسوية پنج من محصول قرار داد(۴)، و صاحب اهتمامان بر مزروعات تعين نمود. و آن مردم تشدد

---

۱- براي تفصيل ر-ک تاريخ سند ميرمعصوم صـ ۱۱۸ تا ۱۲۳.

۲- مير محمد عدل بتاريخ ۱۱ ماه رمضان (۹۸۳ ه) به بهكر تشريف آورد (تاريخ سند صـ ۲۴۵). برائ شرح حال مير محمد عدل ر-ک ذخيرة الخوانين خطي صـ ۱۳۱، اكبر نامه ۳-۲۴۹، بدايوني ۲-۷۵، طبقات اكبري ۲-۴۳۸، تاريخ امروهه (اردو) و تاريخ سند مير معصوم صـ ۲۴۵ و ۲۴۶. مير عدل در بهكر بتاريخ هشتم ۹۸۴ ه فوت شد (مير معصوم صـ ۲۴۶).

۳- در تعليقات تاريخ سند دكتور داؤد پوته نوشته است كه ''كن كوت: نسخهٔ ''ر'' (تاريخ سند) اين كلمه را به ''دانه بندي'' تعبير كرده است'' (۳۱۸).

۴- ر-ک تاريخ سند صـ ۲۴۵.

Marfat.com

بسيار بر رعايا كردند و مردمِ منگنيجه ساكنان پرگنه مسطوره سر از اطاعتِ (۲۳۴-۱) اين حكم پيچيده قدم در بغي نهادند، و مردم ميرعدل زور آوردند. مردم ميرعدل در قلعه كه ما بين موضع كنبد و ديجر(۱) است در آمده متحصّن گرديدند. مردم منگنيجه بي دولتي نموده محصوران را تير باران كردند و جمعي از مردم خوب ميرعدل بشهادت رسيدند. و اين بي سعادتان چاهي كه درون قلعه بود، مومن و كافر را باجمعهم در آن چاه افگندند و بخاک برابر ساختند. ميرعدل ازين واقعه درهم شده لشكر بهمراه سيد ابوالفضل پسر خود كرده بجهت انتقام آن مردم فرستاد. و باندک توجه مردم منگنيجه جلا وطن شده رو بگريز نهادند، و ميرابوالفضل عنان تعاقب برتافته عزيمت مراجعت نموده، و درقلعه بهكر(۲۳۴-۲) آمد. و مردم منگنيجه منزَجَر گرديده تا حال منقاد و فرمان بردار اند(۲).

پنجم پرگنهٔ در بيله است. و درين پرگنه مردمِ سَهَتَه مي باشند. و دو قوم سميجه يكي راجيال دويم بهن، نيز در

---

۱- در تاريخ سند ميرمعصوم اينطور ثبت است "مردم ميرعدل در قلعچهٔ كه ما بين گنبد و بچراه است در آمدند" (صـ ۲۴۵). در نسخه ديگر خطي "گنبذ و بحيره" ثبت است. در ترجمه سندي مترجم "گنبت و بچراه" ثبت كرده است كه صحيح نظر نمي آيد. (ترجمه صـ ۲۹۱)

۲- تاريخ سند صـ ۲۴۵ - ۲۴۶.

Marfat.com

دشت این پرگنه زراعت میکنند. در زمانِ سابق سرکش بودند و بحاکم بهکر دست برداشته چیزي میدادند. هر گاه فوجدار بهکر، سید بایزید بخاري شد(۱)، پسرانش روز عید فطر از بهکر سوار شده برین هر دو فرقه تاخت نموده، کس بسیار ازین ها بقتل رسانیده، اهل و عیال را در بند کرده بقلعهٔ بهکر آوردند. و بعد الیوم شیوهٔ رعیتي را پیش گرفته سر از انقیادِ حاکم بهکر نتافته اند، و مال دیوان را مي دهند. و این هر دو پرگنه (۱-۲۳۵) در زمان حضرت عرش آشیاني در جاگیر میر معصوم بهکري بود(۲). و او این هر دو پرگنه را در آباداني

---

۱- در لب تاریخ سند، سال ورود بایزید بخاري (۱۰۲۵ھ) ثبت است. از بهکر در سال ۱۵ جلوس جهانگیري (۱۰۲۸ھ) به تته رفت و آنجا وفات یافت (ذخیرة الخوانین خطي ص- ۳۴۸).

۲- وقتیکه اکبر بادشاه میرزا عبدالرحیم خان خانان را براي تسخیر سند در سال ۹۹۸ھ از لاهور فرستاد، میر معصوم را نیز همراه او روانه کرد، همان سال پرگنه دربیله میر معصوم را تفویض شد، چنانچه میر معصوم در تاریخ سند این واقعه را اینطور بیان کرده است: ''نواب خان خانان را بتسخیر ولایت تهته و ضبط و ربط بلوچان تعین فرمودند، و در تاریخ ۲۲ شوال سنه مذکور (۹۹۸ھ) میان خریف به بهکر آمده به مهمات و معاملات پرداخت و هم دران ایام فقیر مؤلف تاریخ از گجرات بملازمت بندگان حضرت مشرف شد، و از اتفاقات حسنه والده

(بقیه حاشیه در ص ۱۱)

Marfat.com

و معموري بمرتبهٔ كمال رسانيده بود، و بيان خوش سلوكئ وي بمردم رعيت و ديندارئ او، گنجايش اين رساله ندارد. بناء بر آن اقتصار در اظهار عمل او كرد. و آن عمل بدين طريق بود كه عاملان خود را قدغن كرده بود كه هر دو سرِ طناب را وقت ضبط كردن درست بدهند و در سر قطعه، بود و نابود، و تخم زده را ملاحظه نمايند، و بود را داخل خسره كنند و نابود را هرگز داخل نه كنند. مثلاً: يک قريه هزار جريب

---

جزوي تحفه فرستاده بودند، بنظر اشرف انور گذرانيده. حضرت از كمال توجه و اشفاق التفات فرمودند، كه چند سال است كه از والده جدا شده ايد؟ فقير عرض كردم كه قريب به بيست سال باشد، بعد ازان عنايت فرموده حكم كردند كه والدهٔ خود را ملازمت كرده بملازمت درگاه بيايد، و جاگير او را بخشيان تنخواه نمايند، درين اثنا محمد صادق خان امداد نموده گفت كه چون به بهكر ميرود، اگر جاگير ها نيز ازان محال تنخواه شود خوب خواهد بود. حضرت فرمودند كه بهكر بجاگير خان خانان مقرر شده. نواب خان خانان حاضر بودند، عرض نمودند كه اگر حضرت جاگير ايشان را از سركار بهكر مرحمت فرمايند، بنده تجويز ميدارد، و عوض آن از جاي ديگر به بنده عنايت شود. حضرت حكم فرمودند، كه جاگير ايشان را از سركار بهكر تنخواه نمايند. بخشيان عظام حسب الحكم الاشرف پرگنهٔ دربيله و كاكري، و چندو كه در وجه جاگير بنده مقرر گردانيدند. صـ ۲۵۱.
مير معصوم بتاريخ ۱۴ صفر ۹۹۹ه به بهكر رسيد.

Marfat.com

رراعت داشت و بقضاي الٰهي نُه صد و نُود و نُه جريب نابود شد، و يک جريب بود. همان يک جريب را داخل خسره مي کردند، و آن نُه (۱-۲۳۵) صد و نود و نُه جريب نابود را مطلقاً داخل نمي کردند. و درجاي که جوي آب درکار مي بود از طرف خود خرچ کرده جوي آب را کنده در آن جا مي برد. چنانچه رعيت را غير از زراعت تکليف ديگر نمي کرد. و بسبب اين احسانِ معامله اين هر دو پرگنه بجائي رسيده بود که زمين جنگل درميان اين پرگنها بهم نمي رسيد، و همان زمين ها مزروع و آباد شده بود چنانکه جاي شکار هم نداشت. و مير معصوم را ذوق شکار گز و تير بسيار بود. بواسطهٔ شکار از پرگنهاي خود بيرون می رفت تا شکار مي يافت. و چنان از مردم معتبر قصبه دربيله مسموع مولف شده که هرگاه اين پرگنه در جاگير مير معصوم گرديد، سال اول زراعت قصبهٔ مذکوره موازي (۱-۲۳۶) پانصد بيگه زمين مزروع از رعيت وائمه در ضبط در آمد، و چون رعيت استمالت يافت و بر حسن سلوک و انصاف او اعتماد نمود، در اندک زماني زراعت قصبه مزبوره در يک خريف موازي پنجاه هزار بيگه مزروع هست سواي نابود و تخم زده بضبط آمد. و قياس بايد کرد برين آباداني و معموري محال ديگر را. و اين هر پنج پرگنه مال واجبي ديوان را مي دهند و مردم اينها سرکش نيستند.

و عمل اين پرگنه جات ضبطی شده آمده. دستوري بر هر برهمی، از سفيد بري و سبز بري در زمان سابق مانده اند. و

Marfat.com

احسان رعیت از براي کثرت زراعت درین پرگنجات همین است که زیاده از دستورالعمل (۲۳۶-۲) ازین ها چیزي مطالبه نشود، و در وقتِ ضبطِ بود و نا بود را ملاخطه کرده بدهند، و از ملبه اربابان و رئیسان و قانون گویان و عاملان محترز باشند، و اگر براي رفاهیت رعیت و کفایت دیوان در یک برهي از دستور چیزي کم کنند، زراعت آن بره زیاده مي کنند، و کفایت جانبین حاصل مي آید. و از هیچ طرفي دغدغهٔ مردم متمرّد و مفسد ندارنـد. مگر از طرف سمیجه اونـر کوته اندیش، قطاع الطریق، که تعلق بملک سهوان دارند و راست تا ماتیله بلکه تا اوباؤره، که داخل سرحد ملتان است و جیسلمیر، تاخت میکنند. اگر گاهي فرقه یک پرگنه قوي مي باشد دستِ تمرد آن بدبختان کم بآن طرف مي رسد، مگر بطریق دزدي. و گاهي که فرقهٔ یک پرگنه زبون (۲۳۷-۱) مي افتد، از وي بي تحاشي مال و مواشي بتاخت مي برند. و هرکه در سر راه آن قطاع طریقان مي افتد، بدرجهٔ شهادت مي رسانند. چنانچه در آنجا پا استقامت کردن رعیت را مشکل مي شود، چه آنکه زراعت کنند. و اکثر شده که قریه را که مردمِ سمیجه تاخته اند ویران شده و دیگر در منزل اصلي ساکن نمي تواند شد.

و آن سه(۱) پرگنه که بطرف شکر واقع اند، یکي از آنها پرگنه جتوئي است، و سرداران این پرگنه در عمل سابق

---

۱- چهار (پ).

Marfat.com

مردمِ بلوچان بودند. از بلوچ جتوئي و بلدي و کورائي و داردشت و لولئی و شرّ و غیر ذلک. و اکثر ازینها فساد و فتنه بظهور مي آمد. امیر شاه بیگ فتنهٔ آنها را فرو نشاند.

و حقیقت آن واقعه چنین است که هر گاه امیر شاه بیگ خاطر از ساختن (۲۳۷-۲) قلعه بهکر و انجام مهام رعایا جمع فرمود در بارهٔ بلوچان کوته اندیش که دست از فتنه و فساد باز نمي داشتند، مشورت نموده چنان قرار دادند که آتش این قوم را بآب شمشیر فرو باید نشانید، و صورت این امر در لوحِ تدبیر چنان تصویر یافت که در هر موضعي جمعي از مردان کاري تعیین نمایند که چند گاه میانِ ایشان باشند، و یک وقت مقرر گردانند که دران وقت هر جمعي کار آن موضع را باتمام رسانند. و بالاخر جماعتهٔ را بهر موضعي تعیین نمودند و آنها نیز انتظار وقت میبردند. چون وقت موعود رسید همه یکبار دست بشمشیر کرده کار آن گروه بانجام رسانیدند. چنانچه دران روز چهل و دو موضع بلوچان مجموع مقتول گردید (۱). وسرداري پرگنه مذکوره را بهردم مهر داد (۲۳۸-۱). و بعد ازین واقعه رعیت این پرگنه سرکشي ندارند و مالگذاري میکنند، مگر بلوچ بلدي که گاهی سر میکشند و قلعه دارند دري نام، و باندک توجّه جاگیردار متنبّه مي گردند.

دوم پرگنه چندُوکه است. و این بسیار کلان پرگنه

---

۱- ر- ک- تاریخ سند صـ ۱۲۴ - ۱۲۵.

Marfat.com

است. چند قوم صاحب جمعیت درین پرگنه مي باشند. یکي قوم سَمیجه بُکِیه، دوم قوم سانگي، سوم قوم آبِره. و این هر دو قوم نیز خود را سمیجه میگویند. چهارم شیخان مهدیجه. و مردم این پرگنه پاره سرکشي دارند. اگر جمعیت خوب در ملکِ بهکر است، و سرِ فصل زیر کرده این مردم را مي نشینند و زیاده از دستورالعمل مطالبه نمي نمایند و راه سلوک را پیش مي کنند، گردن انقیاد داشته عمل مي‌دهند. و اگر قوت لشکر نمي بینند، دست (۲۳۸-۲) برداشته چیزي مي دهند، چرا که پشتِ این مردم بچند وجه قوي است. اول: صاحب جمعیت اند. دوم: جنگلِ خار در ملکِ آنها بسیار است. چنانچه دران جنگل در آمدن متعسّر است. سوم: چسپ احشاماتِ صحرا نشینان و کوهي واقع اند، مانند مردم بلوچ مَگسي و لاشاري و دار دشت و رِند و دیناري و دُوبِنکي و کَتوهَرْ و بلدي وغیره که تعلق بملک سیوي دارند، و چاندیه مخذول العاقبت که تعلق بملک سهوان دارند. و چون قدم در سرکشي مي نهند، اهل و عیال و مال و مواشي را بطرف احشامات مذکوره فرستاده، خود ها جریده شده در جنگل مي نشینند، و لشکري که بر آنها مي آید وقت یافته جنگ مي کنند.

سیوم پرگنه تکر است، و درین پرگنه (۲۳۹-۱) سمیجه بُکِیه و لاکِیار سکونت دارند. اینها نیز چون سمیجه اند، پاره سرکشي دارند، نهایتش در اوائل زمان بسیار سرکش بودند، درین ایام از آن قدر سرکش (نه) مانده اند، و مال واجبي

Marfat.com

را ميدهند. و عمل اين سه پرگنه نيز ضبطي است. و ازطرف مردم احشامات دغدغه بخاطر ندارند، مگر از مردم چانديه بدبختان حرّ فروشان، كه طفلانِ مردم رعيت را برداشته مي برند و مي فرو شند چه آنكه مال ومواشي. (۱)

و تربيت اين ملک بدين طريق است كه اين هر هشت پرگنه از زمين كمي ندارند. دشتها درميان اين پرگنجات افتاده است. هرگاه رعيت آسوده باشد و استمالت يابد و باستعداد خود جويهاي آب از دريا كنده ،دران (۲۳۹-۲) دشتها برد. چنانچه سابقاً در قسم اول در باب مير آبره مذكور شد(۲) . و يا باستعانت

---

۱- در نسخهٔ (پ) بعد ازين اين عبارت ثبت است : چهارم پرگنه فتح پور است. و اين پرگنه مدتيست كه ويران مطلق افتاده، بنابران معرض احوال او نشد. (ورق صـ ۱۸۵)

۲- ” در ايام حكومت او (محمد علي بيگ بندري، المتوفي ۱۰۶۶ھ ، كه از طرف نواب آصف جاه، فوجداربكهر بود ۱۰۳۸ھ) مير نام آبرَه از زمينداران پرگنه چندوكه يک جوي كلان مانند درياچه، از دريا كشيده در دشتها گذاشت، و شهرهاي نو دران دشتها كه غير از وحوش و طيور از جنس آدم نديده بودند، بسته شد.

چنانچه ”جوكي هرني“ نام شهري، و ”منه“ نام شهري مير ابره مذكور بست. و ”پوپتي“ نام شهري نده ابره بست. و ”كوتلي“ نام شهري شاه علي كه شيخ مردم ابره است و مهديجه خود را مي نامد، بر بست. و علي هذالقياس هر يک مردم ابره و سانگي و سميجه كه

( بقيه حاشيه در صفحه ۱۷ )

Marfat.com

جاگيردار جويهاي كنده دران دشتها اندازد. چنانچه الحال در باب مير معصوم بهكري مرقوم گشت، زراعت بسيار مي شود.

ديگر در عمل ضبطي، جاگيردار زياده از دستور العمل از رعيت مطالبه نكند، چنانچه سابقاً مذكور شد. و وقتِ ضبط نهايت سعي كند كه طناب كشان طناب را درست بدهند، و كاركنان بود و نابود را برسر قطعه از روي راستي تحقيق كرده گذارند. و شِقدارِ هر پرگنه بعد از جمعبندي اسامي وار بحضور خود بي باق سازد. چنانچه اربابان و رئيسان و قانون گويان توجيهِ خود ها را بر رعيت غريب نيندازند. (۲۴۰-۱) و آنچه انعام، حكّامِ سابق باربابان و رئيسان داده آمده اند، از خالصهٔ خود بدهد و از رعيت سواي مالِ واجبي چيز ديگر طلبي و خواستي ننمايد. و هر جا زمين افتاده باشد آنجا جوي آب كنده برد. و چيزي تخفيف از دستورالعمل بكند تا آن زمين افتاده نيز آباد و معمور شود، و رعيت استقامت و استعداد

---

تعلق به پرگنه چندو كه دارند، جوئيها بر آورده ديهات نو بربستند، و هر جا رعيت دلزده و خراب شده كه در هر ملک بود، رجوع بانطرفها نمود. و زراعت جواري و شالي وغيره كه تعلق به خريف دارد، بي نهايت شدن گرفت. چنانچه از لک جريب زياده ميشود، سواي زراعت ربيعي از قسم گندم و جو و نخود و سرشف و غير ذالک. و جمع آن پرگنه ده سي و ده چهل واصل شد. و همچنين پرگنه دربيله كه نيز تعلق بسركار بهكر دارد، آبادان و معمور گرديد. (قسم اول باب چهارم - فصل دوم)

Marfat.com

زراعت پیدا کند. بعد ازان هم مالِ واجبي جاگیردار از جمع خود زیاده میدهد و هم استقامت بمردم متمرّد می کند، چنانچه دستِ فتنه آنها بر رعیت نمي رسد. و دیگر بدعت تکلیف زراعت سواي زیادت از مال گذشته که از زمان سید بایزید بخاري درین ملک مانده، نیز برطرف کند که موجب آزار رعیت است (۲۴۰ - ۲) و هیچ تکلیف زراعت بهتر از احسان رعیت نیست. چنانچه در عمل میر معصوم بهکري اشارت رفته.

و دیگر از عملِ اجاره محترز باشد که اجاره موجب خرابي و ویراني ملک ست. و رعیت غریب خود را بدست دیگران فروختن از براي آنکه یقین ست که اجاره را مردم اربابان خواهند گرفت، و در اثناء تحصیل روي زر را دیده گُسته خرچها میکنند. و زراعت خودها و متعلقان را از میان بر آورده مال اجاره بهر طریق از رعیتِ غربت زده میکشند. و یک سال بدین نهج کردند، سالِ دیگر چه خواهند کرد. پر ظاهر است که اجاره کمي میکند و در خانه خودها آنقدر ندارند که از عهدهٔ مالِ اجاره بر آیند، و از ترس بند و قید وپراني را بر آباداني (۲۴۱ - ۱) اختیار کرده فرار مي نمایند. و رعیت غیر از اربابان و رئیسان پاي استقامت کردن در جا و مقامِ خود مشکل میداند، و در عقب آنها مي گریزد. و بسبب این معني ملک ویران و خراب مي شود. و نیز چون عاملِ دیگر بیاید یقین ست که از اجارهٔ سابق زیاده مي خواهد

Marfat.com

بواسطه مجري خود. و همچنين خواهش عاملان مي باشد تا آنكه كار بويرانئ ملک مي كشد. پس دستور العمل را از دست نبايد داد، كه كفايتِ طرفين درين است.

و الحق، كه به هيچ وجه اجاره كردن خوب نيست، خصوصاً در ولايت سنده. و نيز موجبِ بغي اكثر عملِ اجاره و زياده طلبي از دستور العمل مي باشد. از براي آنكه وسط ميانِ بادشاهِ سائر الناس همين رعيت است، چون رعيت بدستِ (۲۴۱ - ۲) بادشاه است، ايشان را بادشاه مي گويند و مردم سائر را رعيت.

و مردمِ ارباب دو صفت دارند. يكى صفتِ رعيّتي، دوم صفتِ حكومت. و هر گاه نائبِ بادشاه از ارباب مثل سائر رعيت مال بگيرد، و آنچه وظيفهٔ اربابئ آنها است از خالصهٔ خود مى داده باشد، و رعيتِ ريزه را از توجيه آنها نگذارد و از روي احسان دلهاي رعيت را بخود مائل كند. اربابان را صفت رعيّتى غالب مي آيد و بطريق رعيت مي گذرانند. و خيالِ فاسد در دلِ خودها راه نمي برند. و اگر رعيت را از روي اجاره و يا توجيه زياده طلبي بدستِ اربابان سپرد، آن زمان صفتِ حكومت بر آنها مستولى مي شود. و رعيت نيز رجوع بآنها مي كند، بدو وجه. يكى خود اربابان اصل اند براي حكومت، (۱) (۲۴۲ - ۱) چرا كه هموطني

---

۱ - حكومت رعيت (پ)

Marfat.com

یکدیگر اند. دوم نائب بادشاه، رعیت را بسته بدستِ آنها مي دهد. و درین ضمن چون اجاره و یا زیاده طلبی از مالِ رعیت کمي کند و در خانه اربابان آنقدر نیست که از عهدهٔ نقصانِ اجاره و یا زیاده طلبي بر آیند، لاعلاج قدم در بغي مي نهند و از جاي خودها بي جا میشوند. و رعیتِ ریزه نیز بضرورت در عقبِ آنها جلا وطن مي گردد، بسبب دو ترس. یکی: از ترسِ حاکم که اگر در جاي خود مي باشند کمي اجاره و زیاده طلبي از آنها مي طلبند، و در بساط آن قدر ندارند که از عهدهٔ جوابِ او برآیند مگر اطفالِ خود را فروخته بدهند. دوم: از ترسِ اربابان که اگر نمي گریزند و در وطنِ خود مي باشند، آمده قتل مي کنند. (۲۴۳-۲)

پس چرا سررشتهٔ حکومت که اصل است، در نیابتِ بادشاه بدست چند اربابِ شاخ ناتراشیده کس بدهد؟ و ملک آباد و معمور خود را ویران کند؟

و در ملک بهکر دو جا جمعیت درکار است، که همیشه باشد. یکی در پرگنهٔ چَندوکَه، قلعهٔ مضبوط درمیان این پرگنه ساخته جمعیت خوب تهانه کرده نشانند، که پیوسته آن مردم روي مغل را مي دیده باشند، و از نیک و بدِ آنها باخبر باشند تا به مهتري خودها کار نمي کرده باشند.

دوم پرگنه تکر و باقي پرگنهاي این ملک بیک شقدار و کارکن مال دیوان را مي دهند. امّا امینِ بادشاهي درین

Marfat.com

ملک باشد تا خلافِ دستور العمل کردن جاگیردار را ندهد.

و الله اَعْلَمُ بالصّواب.

Marfat.com

# بـــاب دوم

## در بيانِ احوال ملکِ سيوي

(۲۴۳ - ۱) بيايد دانست که قلعهٔ سيوي در دامنِ کوهچه واقع است. همه سنگهاي او مدوّر است، هر چند زمين را می کاوند همچنين سنگها بر می‌آيند. و در جانب قطب رويه سيوي گنبدي نمايان مي شود که آن را بزبان سندهی "ماري کيهر ٠راي" (۱) مي گويند. و چون آنجا مردم ميروند، چيزي بنظر نمي آيد. چنانچه سلطان محمود خان بهکري يک بار دو سه هزار کس جمع نموده دست بدست برسرِ آن کوهها رفت و هيچ چيز نمايان نشد، و گنبد را نيا فتند. و مي گويند که طلسمي ست که پيشينيان ساخته اند، و دران گنجي مدفون است. وقتي درويشي آنجا رسيده ازانجا چيزي برداشته بود. بعد ازان مردم بسيار باين اميد آنجا رفتند و چيزي نيا فتند. (۲۴۳ - ۲) ودرياچه که از زير سيوی ميگذرد، ظاهراً ممر او بر چشمهٔ گوگرد بود، هر کس که

---

۱ - در نسخه مطبوع تاريخ سند "مارو کهير" و در نسخه خطي (ف) "مارو کهيري" ثبت است (صـ ۱۲۸) غالباً در اصل "ماري کهير واري" باشد -

Marfat.com

ازان آب مي خورده بيمار مي شده و اكثر مردم باين علت مي مردند ، الّا متوطنان آنجا كه عادت كرده بودند. چنانچه سلطان محمود خان وقتي كه ملک بهكر در تحت تصرف او درآمد بجهت محافظت و محارسهٔ قلعه سيوي هر سال مردم جديد مي فرستاد ، و آن مردم اكثر تلف مي شدند مگر قليلي. و در زمان حضرت عرش آشياني سيلاب آمده آن چشمهٔ گوگرد را از بيخ برده يا پوشيده. بهر حال آن بيماري درين ايّام كمتر است. و آن آب مسافت پنجاه كروه را طي كرده در سر زميني كه آنرا ''مروا،، (۱) گويند جمع مي شود ، و همانجا بزراعت بكار مي رود ، و پاره كه از زراعت فاضل ميشود ، در كولاب (۲۴۴ - ۲) سَنچُر كه نزديک سهوان است مي افتد. و در كنار آن آب مار بسيار دراز و باريک مي باشد ، و گزيدهٔ آن مار كم مي زيد. و مردم آن سر زمين از زنان مردي ازارها كشاده و دراز پوشند تا از آسيب آن ماران ايمن باشند. (۲) و در كور زمين و چهتر (۳) كه از مضافات سيوي است ، نهال

---

۱ - در تاريخ سند '' سرواه '' ثبت است. (صـ ۱۲۹)

۲ - ''و مردم آن سر زمين از زنان و مردان ازارها از پارچه لک و كشاده و دراز مي پوشند.'' ... الخ (تاريخ سند صـ ۱۲۹)

۳ - دكتور داؤد پوته در حاشيه تاريخ سند (صـ ۱۲۸) نوشته است كه '' زمين كور،، در اصل '' كهير،، است. مير معصوم

(بقيه حاشيه در صـ ۲۵)

Marfat.com

پنبه آنجا برابر درخت کنار مي شود. چنانچه مردم سوار شده پنبه مي چينند، و در هر درخت پنبه، مار برابر يک وجب تا صد دويست مي باشند، و چون مردم آنجا مي خواهند پنبه بچينند، آن درختان را بچوب می فشانند و ماران را دور مي کنند و پنبه مي چينند. واگر کسي را آن مار گزيده في الحال آنجا را به آستره زخمها ميزنند، بعد ازان شخصي چوشيده زهر آنرا برخي بر مي‌تابد، و اگر نه هلاک (۲۴۴-۲) مي شود.

و در قريب گنجابه که از معموله سوي است يکجا آب جوشيده بر آمده، چنانچه زمين بسيار را در زير آب کرده. ماهيها نيز دران آب بوده. و در يکی از کوههاي گنجابه دامن او در رنگ ايوان پيش رفته، و در آنجا پنجرهٔ آهن معلق ساخته اند، و ميگويند که درميان او چيزي نهاده اند، و دست کس بآن نمي رسد. اگر از بالاي کوه ميخواهند که ريسمان انداخته کسي فرستند، ازانجا دور ميشود، و اگر از پايان مي خواهند بروند، آن سر کوه ملسا و ازو يک کناره ايست (۱) و زمين دور است (۲). و مزروعات گنجابه يکی بر آب

---

نوشته است که— ،، و جماعه ايست در موضع چتر، که ايشانرا سادات کهيري ميگويند، و وجه تسميه آنست که کهير نام درختي است که يکی از آبائ ايشان برآن سوار شده قمچي زده، مانند اسپ رانده بود. و در السنه باين رنگ شهرة دارد ،، (ص- ۱۳۰)

۱ - ملسا و يکپاره است. تاريخ سند ص- ۱۳۰

۲- مولف تمام اين تفصيل را عيناً از ،،تاريخ سند،، گرفته است - رک ص- ۱۲۸ تا ص- ۱۳۰

Marfat.com

موزاه (۱) ميشود كه از كوه جاري ست. دوم بر آب ناري (۲) كه از سيلاب باران مي آيد اكثر مردم احشام بلوچ درينجا مي باشند. مثل (۲۴۵ - ۱) بلوچ لاشاري و مگسي و ديناري و رند و غير ذلک.

و مسافت سوي از گنجابه دو شب درميان راه ست، و مابين سيوي و بهكر و سيتپور ناهران، زمين است كه آنرا بارکان مي نامند. و اسپ آن زمين كم از اسپ عراقي نمي شود. و كره اسپ كه از مادر تولد مي شود، در دور او سنگريزهاي مي ريزند، و كره اسپ تا يكسال بر سر آن سنگريز ها ميگردد، و سم او چون سنگ مي شود كه احتياج به نعل بستن ندارد. و همچنين در سنگها بی نعل مي گردد. و آن سر زمين سيوي و گنجابه اينچنين واقع است كه، شخصي از كنار آب برآمده از موضع گنجابه و سيوي و اراره و پاتر دائره درست كرده باز بكنار دريا رسيده، و درين مابين همه دشت است. و درين دشت قلعها و معمورها بوده كه خراب شده اند. و راه قندهار (۲۴۵ - ۲) از ميانِ دشت واقع است. طولِ آن صد كروه ست از دريا تا سيوي، و عرض شصت كروه باشد(۳). و اكثر اين راه

---

۱ - موراه (پ) -

۲ - ناڑي -

۳ - در تاريخ سند اينطور ثبت است: ”و آن سر زمين سيوي

(بقيه حاشيه در صـ ۲۷)

Marfat.com

را در شب طي مي كنند. از روي ستارهٔ قطب و راهبر با وقوف باید که راه راسر کرده برد ، مثل معلمان جهاز. و اِلاّ مردمي که درین راه مسلوک شوند تلف گردند مثل مردم میداني. و آن واقعه این چنین بود که سلطان محمود خان جماعة میدانیان را خدمت گنجابه فرمود ، و آنها چون به گنجابه رسیدند عمل احشامات آنجاي را نتوانستند کرد. بنا بران سلطان محمود خان آنها را باز به بهکر طلبید ، و جماعة دیگر بجاي آنها فرستاد. و مردم میداني تا دویست کس بودند و بهمراه اهل و عیال خودها از گنجابه برآمده روانه بهکر گردیدند. در اثناء راه سر ِ راه بر گشت و گفت (۲۴۶ - ۱) که یک ساعت صبر کنید که دماغ او بر جا بیاید ، آنها صبر نکردند و از روي غضب راهبر را شمشیر زده کشتند ، و درین دشت ِ بي آب سرگردان شده ، همه آن جماعه از بي آبی هلاک شدند. چنانچه متنفسي هم از آن مردم جان بسلامت نبرد. و تا حال از قسم سلاح وغیره اسباب آنها دران دشت ، مردمان ِ ره گذر مي یابند. و در اکثر آن سر زمین باد سموم مي باشد تا چهار ماه می وزد ، و

---

و گنجابه این چنین واقع است که ، کوه سیتپور و کنار آب کشیده تا بموضع کین و سوي و گنجابه و پاتر رسیده ، و از آنجا نصف دایره درست کرده باز بکنار دریا رسیده و در مابین همه دشت است. و راه قندهار از میان این دشت واقع است. طول آن صد گروه است از دریا تا سیوي ، و در عرض شصت گروه باشد. و در اکثر آن سر زمین باد سموم مي باشد ، تا چهار ماه میسوزد. موسم آن ایام تابستان است-،، صـ ۱۳۰

Marfat.com

موسم آن ایام تابستان ست.

و فتح قلعه سيوي را از دست افاغنه پنّي در زمانِ حضرت عرش آشياني بعنايت الهي و باقبال بي زوال بادشاهي پير غلام كرده بود (۱). زماني كه ملک بهكر از تغيير خانخانان عبدالرحيم در جاگير او نموده بودند. و دران ايام (۲۴۶ - ۲) پير غلام استعداد ملک بهكر را دانسته از حضرت عرش آشياني استدعا كرده بود كه اگر حكم شود، ملک كيچ و مكران را در قبضهٔ تسخير اولياء قاهره در آرم. حضرت بادشاه ابا نمودند، و فرمودند كه چون كيچ و مكران بر سرحد ولايت شاه عباس است، و درميانِ ما و ايشان اخلاص ميگذرد، بيوجه دست بآن ملک ها كردن خوب نيست. و تا حال همان اجاره كه پيرغلام بر مردم افاغنه سيوي از نقد و جنس بر بسته منظور شده مي‌آيد. سرِ فصل مردم تعيينات ملک بهكر باحشام رعيت رفته مقطعي را

---

۱ - مير ابو القاسم نمكين در سال ۱۰۰۳ ه بجاگير بهكر رسيد، و ازانجا برای تسخير سيوي در همين سال روانه شد، صاحب اكبر نامه نوشته است كه — ،، سيوي استوار قلعه ايست نزد قندهار. در پامستان زمان، مرزبان بهكر داشت، و از دير باز افغانان پنّي برو چيره دست. سيد بهاء الدين بخاري تيولدار اچ، و بختيار بيگ اقطاع دار سيوستان، و مير ابوالقاسم جاگيردار بهكر، و مير معصوم ( بهكري )، و ديگر سپاه صوبه ملتان را فرمان شد، كه بدان جا شده، انداز گوئي راستمايه گشايش بر سازند، و اگر نمي نوشند، بسزا بمالند—،، ( اكبر نامه ص- ۶۶۶-۳) -

Marfat.com

ازان مردم مي گِيرند.

اگر جمعيت خوب است سررشته عمل نيز خوب است، و اگر جمعيت زبون ست عمل هم زبون است. وقوج علي كُرد، وقتی كه سيوي در جاگير او بود، ترددها (۲۴۷-۱) خوب مناسب باحشامات ملک سيوي نموده بود. امّا چون جمعيت كم داشت درقلعه سيوي مردم افغانان پنّي او را قلعه‌بند ساختند. و دران ايام تاج خان جاگير دار ملک بهكر بود، و برادر ابوالبقا اوباوره و گنجابه جاگير داشت (۱). و اين خبر به حضرت جنت مكانی رسيد. فرمان عالی شان بمصحوب مدو مزاول به برادر مومیٰ اليه صادر شد كه كومک از تاج خان گرفته، خود را بمدد قوج علی رساند. و او از اَوْباوِرَهْ خود را به بهكر رسانيده دويست سوار از تاج خان (۲) گرفته، و ديگر جمعيت خود از برادران و خويشان و قديميانِ پدر كه همراه داشت به سيوي رسيد. وجميع افاغنه گلو بسته آمده او را ديدند، و قوج علی

---

۱- اوباوره و گنجابه در سال ۱۰۱۹ يا ۱۰۲۰ ه به مير ابوالبقا امير خان تفويض شد. و دربن ايام مير ابو البقا خود را بمدد قوج علي رساند.

۲- تاش بيگ نام، تاج خان لقب، در ۱۰۲۰ ه بحكومت بهكر رسيد،و در ۱۰۲۲ ه بجاي ميرزا رستم صفوي بحكومت تته مقرر شد، در سال ۱۰۲۳ ه آنجا فوت شد، ( ر - ک - ماثر الامرا ۱/۴۸۳ - ذخيرة الخوانين خطي ۳۹۷ - تحفة الكرام - لب تاريخ سند. )

Marfat.com

را از بند قلعه خلاص ساخت. و دفعه (۲۴۷ - ۲) دیگر که گنجابه نیز در جا گیر قوج علی مرحمت شد، تادیب خوب بمردم افاغنه داد. چنانچه مردم بسیار از افاغنه بقتل رسانید و چند جنگِ صف بانها نمود. اگرچه دویست مغل همراه خود داشت و مردم افغان دو هزار و سه هزار جمع شده مي آمدند، جنگ مي کرد و شکست میداد. بعد آنکه خاطر از افاغنه و احشامات دیگر جمع کرد، از سیوي سه شبانه روز در کوه یلغر کرده بر سر قلعه کوهیار رسیده، آن قلعه را قبلداشت، تا آنکه چند دفعه جنگ قلعه خوب مابین او و مردم بلوچ واقع گردید، و مردم از جانبین کشته شدند: و ابراهیم بلوچ صاحب قلعه مذکوره آمده او را دید، و پارهٔ پیشکش از قسم اسب و شتر و گوسفند و شطرنجي وغیره (۲۴۸ - ۱) متاع کوهي گذرانید. بعد ازان مراجعت نموده به سیوي آمد. و اگر استعداد خوب میداشت دران قلعه تهانهٔ خود مي نشاند. و سال دیگر باز قصد سواري کوه نموده بود که، درین اثنا تغییر شده به هندوستان رفت. و این معني از سپاهي کار طلب بعید نیست. چنانچه در "تاریخ سنده،، مذکور است که مرزا مجاهد در زمان حضرت عرش آشیاني با سي جوان آمده به مبارک خان غلام سلطان محمود خان بهکري که قریب دو هزار کس همراه داشت، در نواحي قلعه ماتیله (۱) جنگ کرده مبارک خان را شکست داده

---

۱ - ماڤیله

Marfat.com

درونِ قلعه ماتیله متحصّن ساخته، نواحي قلعه بهکر را از دست محمود خان بهکري گرفت، ملک بهکر را در قبضه تسخیر اولیاء (۲۴۸-۲) باهره آورد. و کریمه --- کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ --- اینجا ظهور تام دارد (۱).

و گذشت قوج علی، چون فوجدار بهکر سید بایزید بخاري شد، شیخ بول (۲) نام از قدیمانِ خود شقدار سیوي کرده فرستاد. و مردم افاغنه پنّي او را کشتند، پسرانش جمعیت کرده به سیوي رفتند و جنگ خوب میانِ اینها و مردمِ افاغنه پنّي واقع شد. و افاغنه شکست خورد و کس بسیار از افغانان کشته شد. و جنگی خان سردار مردم پنّی را در قید کرده به قلعه بهکر آوردند.

غرض که در اطراف و جوانب سیوي مردم احشامات بسیار است. اگر شخصي صاحب تردد با استعداد در آنجا باشد جاي تردد کمي ندارد. چنانچه هرگاه میرزا شاه حسن حکومت ملک (۲۴۹-۱) سیوي را بسلطان محمود خان بهکري تفویض

---

۱- ر ک تاریخ سند صـ ۲۲۸. این جنگ در ماه محرم ۹۸۰ھ واقع شد.

۲ - شاید ,, بوله ،، نام باشد

Marfat.com

نمود (۱)، درآن حدود چند قلعهٔ بلوچ که سالها در تحت تصرف آنها بوده مسخر گردانید، و سر کشان و متمردان کوهستان را گوشمال داده مطیع و منقاد خود ساخت . و این ملک جمعیت طلب است . از قسم اسب زهري و شتر کوهی و گوسفند و سگ تازي و نمد سنجري و شطرنجي خواجه نشین بسیار خوب درینجا بهم میرسد .

والله اعلم بالصواب

۱- سیوي در حدود ۹۵۹ - ۹۶۰ ه در تصرف سلطان محمود بهکري بود ( تاریخ سند صـ ۱۸۶ )

Marfat.com

# بـــاب سوم

## در بیانِ احوالِ ملک تهته

بباید دانست که تهته نام شهر یست کلان، که کنارهٔ دریا واقع است. بطرف ملتان قلعهٔ پخته خورد حاکم نشین دارد، و یک قلعه پخته دیگر کلان که کلان کوٹ می نامند و طغر آباد نیز میگویند، از شهر در دو کروهی (۲-۲۴۹) واقع است، برکوه و ویران افتاده است.

و از مردم علما و فضلا و شعرا و کاتبان خوشنویس و مردم خدا پرست بسیار درین شهر بهم می رسند، و اکثر مردم کاسبی درین شهر می باشند. و در حرفت خودها کمالیت تام دارند، کاري که از دستِ آنها میسر می شود کم از کار عراق و فرنگ نیست. و مسلماني بسیار دارند، بنماز و روزه و پیروي شرع شریف سعی بلیغ می نمایند. چنانچه چند مسجد جامع کلانند که بیست سي هزار کس در آنها بنماز جمع می شوند، سواي مسجدهاي جامع خورد که در محلها واقع اند. و آنچنان روزِ جمعه پُر میشوند که در وقت آخر صلوة، اگر کسي بنماز جمعه برود، بهزار حیله و محنت جاي نماز می یابد.

و ملک تهته مشتمل بر چهار سرکار است (۲۵۰ - ۱)

Marfat.com

یکی: سرکار تهته ،

دوم: سرکار چاچکان ،

سوم: سرکار نصر پور،

و این هر سه سرکار از دریا بطرف تهته واقع اند

چهارم: سرکار چاکر هاله ،

و این سرکار آن روي دریا بطرف کوه افتاده است. و هر سرکار مشتمل بر چند پرگنه ، و هر پرگنه مشتمل بر چند قریه.

اگر مقید در بیان تفصیل اینها مي شد ، کلام باطناب مي کشید. بنا بران مجملاً در بیانِ احوال این چهار سرکار گشت.

مخفي نماند که سرکار تهته رعیتش مردم غریب اند و سرکشي ندارند ، و از دزدان مردم کیهر و مردم نکامره خوف داشتند. بنا بران مردم ترخانیان از روي صلح سرداران، این هر دو قوم را در دست آورده مطیع خودها گردانیده بودند. و چون ملک تهته در تصرف (۲۰۵۰ - ۲) وکلاء دولت قاهره حضرت جنت مکاني درآمد (۱)، نیز بجزوي منصب جام هاله و رعنا (۲) عمر را راضي کرده در ملک هاي آنها گذاشتند ، که پیوسته در خدمت صاحب صوبه تهته قیام مي داشتند.

---

۱ - درمحرم سنه ۱۰۰۰ھ خان خانان سند را فتح کرد.

۲ - یعني رانا

Marfat.com

در اين ايام از روي تدبير حراست ملک، بحکم حضرت صاحب عالم و عالميان، مردم کيهر با جام هاله سردار آنها بکرم الهي و باقبال بي زوال شهنشاهي، از دست برادر ابوالبقا استيصال يافتند، و چون استيصال مردم نکامره را حکم اشرف اعلی نشد متوجه بآن خدمت نگرديد. و رعنا عمر سردار آن مردم جاي خود گرفته مطيع و منقاد بود.

و سرکارچاچکان، رعيتش نيز غريب اند و سرکشي ندارند. مردم مندره سرکش بودند. چنانچه از (۱-۲۵۱) عمل ترخانيان سرکشي کرده مي آمدند، آنها را در اوائل زمان برادر مذکور که بدين جاگير يافت (۱)، در عمل صوبه داري مظفر خان معموری (۲) چنان تاديب کرد که تا حال گردن انقياد در پيش دارند، و از ساير رعيت زبون تر در پيش جاگير دار می گذرانند و مال ديوان را مي دهند. و اين سرکار را نيز از هيچ طرف وسوسهٔ باغيان نيست، مگر از طرف مردم مشهوده و مردم سميجه دل که تعلق به سرکار نصر پور دارند. و آنها را هم برادر مذکور بطريق نيک منزجر ساخته است (۳). چنانچه اين سرکار باندک جمعيت در ضبط مي آيد.

---

۱ - اين جاگير در حدود ۱۰۲۴ ه به مير ابوالبقا تفويض شد.

۲ - مير عبدالرزاق، مظفر خان معموري در سال ۱۰۲۴ ه (۹ جهانگري) صوبه دار تته شد.

۳ - در حدود سال ۱۰۱۷ ه (تذکرهٔ امير خاني)

Marfat.com

و سرکار نصر پور، بعض مردمش سرکشي دارند. و آنها مردم سُهوده و سَميجه کيبر و سميجه ساند و سميجه جونيجه (٢٥١ - ٢) و سميجه کيريه و سميجه دل اند. اما سرکش ترين اين جماعه که مال ديوان را نمي دهند سميجه دل است، که پرگنه سمواتی که چهل لک دام جمع تنخواهي دارد، ويران کردهٔ آنها ست.

وقتيکه مرزا رستم قندهاري به تهته مي آمد (١) شمشير خان اوزبک جاگيردار سهوان را پيش روِ لشکرِ خود نموده، روانه تهته گشت. چون نزديک بموضع پلی سمه که داخل پرگنه سمواتي است رسيد، مواشي آن ديه را مردم سميجه دل تاختند، شمشير خان اوزبک تعاقب آنها نموده رسيد، و کس بسيار از آنها بقتل رسانيده، مواشي رعيت را از دست آن بدبختان خلاص کرد.

و ديگر مفسدانِ اين سرکار سميجه اونر مخذول العاقبت اند، که تعلق بملک سهوان دارند، و هم سرحدي پرگنه (٢٥٢ - ١) هاله کندي مي شوند، که تعلق به سرکار مذکور دارد. و پرگنه مزبوره را که بيست لک دام جمع تنخواهي دارد ويران و خراب کرده اند. چنانچه اين پرگنه در زمان

---

١ - ميرزا رستم صفوي ( متوفي ١٠٣٨ ه ) بن سلطان حسين مرزا بن بهرام مرزا بن شاه اسمعيل بتاريخ ١٠ محرم ١٠٢٢ ه در تته رسيد. (بيگلر نامه)

Marfat.com

مظفر خان معموري يازده هزار خروار غله محصول داده بود ، و الحال معلوم است که چه قدر حاصل دارد . اکثر ويرانئ اين پرگنه در عمل مرتضي خان ثاني که مرزا حسام الدين باشد(۱)، روي داد . و شمّهٔ ازان بيان کرده مي شود : که او پسرِ خود را صمصام الدوله بر سر سميجه اونر تعيين کرد ، و او آمده در موضع تهتي که نزديک بقصبهٔ هاله کندي نيم کروهي واقع است ، و عجب ديه (۲) کلان بود سرکله بقصبهٔ مذکوره ميزد ، خندق مستحکم گرد لشکر کنده ، خار بندي نموده نشست ، و بي تحملي کرده (۲۰۲ - ۲) موسیٰ خان نام افغان که تهانه دار هاله کندي بود ، با او جماعه ديگر نيز همراه داده بتاخت سميجه مذکور فرستاد . و سميجه را اول خبر لشکر رسيده بود ، در

---

۱ - میر حسام الدین مرتضیٰ خان بن میر جمال الدین حسین انجو . در تته در سال ۱۰۳۸ ھ وفات یافت . و بعد او میر ابوالبقا امیر خان که برادر بزرگ مولف این کتاب بود ، بحکومت تته فائز شد ، در بادشاه نامه ثبت است که—"چون بعرض رسید که مرتضیٰ خان ولد میر جمال الدین حسین خان انجو ، صوبه دار تته رخت هستي ازين جهان بربست امير خان ولد قاسم خان نمکين را که به نيابت يمين الدوله بحکومت ملتان مي پرداخت ، بنظم آن صوبه و به اضافه پانصدي ذات و پانصدي سوار، بمنصب سه هزاري دو هزار سوار سرفراز گردانيده،، (بادشاه نامه صـ۲۸۷-۱) براي شرح حال ر ک . ماثرالامرا صـ۱۹۳-۱ ، صـ۱۳۹-۱ ، صـ۳۸۲-۳ ، صـ۳۸۴-۳ - ذخيرة الخوانين صـ ۱۱۷ -۳۶۰ صـ

۲ - ديهي ( پ )

Marfat.com

جاسوسي لشکر بودند. چون این لشکر بطرف ملک آنها روانه شد جاهاي خود ها را خالی کرده و گذاشته در تعاقب لشکر آمده سر راه را گرفته نشستند. و چون لشکر بمواضعات سمیجه رسیده مراجعت نمود، برسر لشکر درمیان جنگل ریختند، و کس بسیار را از لشکر بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و یوسف سمیجه ارباب پرگنه کیبر که بسببي از شقدار خود رنجیده، فراري شده بود، سمیجه اونر را همراه گرفته روز روشن در قصبه کیبر که از قصبه هاله کندي چهار کروه واقع ست، افتاد. و حاجي محمد نام (۲۰۳ - ۱) شقدار پرگنه مذکوره این واقعه را دیده از روي شرم، زن خود را بدست خود کشته بآن قطاع طریقان جنگ کرده بدرجهٔ شهادت رسید. و آن بدبختان قصبه مذکوره را تاراج کرده رفتند. و صمصام الدوله این حال را مشاهده نموده قدم ثبات در آنجا نتوانست نگهداشت، و اربابان پرگنه هاله کندي و سمواتي را در قید کرده به تهته پیش پدر برد. و او بعوض تقصیر سمیجه بر آنها جرمانه خوب بربست. و چون از عهدهٔ آن جرمانه نتوانستند برآمد، تمسکات شرعیه نویسانیده گرفت. و بواسطهٔ تمسکات مذکوره در عمل برادر ابوالبقا نیز در کشاله این معامله بودند، و از عهده نمي توانستند برآمد، و بر رعیت غریب توجیه میکردند.

و بعد از مراجعت صمصام الدوله، در موضع تهتي مذکور یک شب (۲۰۳ - ۲) مردم سمیجه اونر افتاده اکثر مردم را کشتند و پارهٔ که زنده ماندند گریخته در قصبهٔ هاله کندي

Marfat.com

ساکن شدند. و تا حال آن موضع ویران ست، چنانچه جایهای خالی آن موضع را دیده حسرت مي آید.

بسعئ برادر ابوالبقا این پرگنه رو بآبادانی آورده که یک سواري بر سمیجه اونر کرده، چند سردار خوب سمیجه را کشته در موضع ویجره نشسته، قلعه کلان طرح انداخته یک فوج خود را به ضیاء الدین یوسف پسرِ کلان خود همراه کرده بطرف پرگنه دربیله من معموله ملک بهکر فرستاد. و او آن طرفها رفته قریب دویست سمیجه را بقتل رسانیده، بندیانِ آنها را بدست حکیم صالح (۱) که دران وقت حاکمِ بهکر بود سپرد. و فوجِ دیگر بهمراه ابوالقاسم (۲) پسرِ میانهٔ خود

---

۱ - حکیم محمد صالح از ۱۰۳۸ تا ۱۰۴۳ ھ در بهکر فوجدار بود. ( لب تاریخ سند و ضمیمه تاریخ سند میر معصوم تالیف محمد بن زنده علی بیگ )

۲ - در سال ۱۰۴۵ ھ وفات یافت، و بر کوهچه "صفهٔ صفا" ( بهکر ) دفن شد، کتیبه مزارش چنین است:

فغان از گردش گردون بد عهد — دریغا زین جهانِ عمر فرسا
که از بادِ اجل ناگاه بشکست — بباغستان جان، سرو دل آرا
گل و گلزار اقبال و جواني — ابوالقاسم فروغِ بخت والا
سزد گر در فراقِ او بگرید — بجایٔ آب خون چشم احبا
چو دلها داغ شد از فرقتِ او — نوشتم سال فوتش "داغ دلها"
( ۱۰۴۵ ھ )

ر ک . تذکرهٔ امیر خاني از راقم الحروف.

Marfat.com

(۲۰۴ - ۱) نموده بجانب هاله کندي تعين کرد، و او بدان صوب رفته فتح خوب نمود. آخر الامر دیندار خان که دران وقت جاگیر دار سهوان بود طلب عفو گناه سمیجه کرد. و شیر خان افغان (۳) آمده ملک سیوي و گنجابه را تاخت نمود، درین اثنا دیوان و بخشيء تهته و منصبداران صلاح درین دیدند، که درین وقت باید به تهته رسید، و دیندار خان با یک فوج برادر مذکور به بهکر برود. بنا بران برادر موسی الیه به تهته مراجعت نمود، و برادر خورد خود را لطف الله نام با جمعیت خوب همراه دیندار خان کرده به بهکر فرستاد. و اگر نه سمیجه استیصال خوب مي یافت. و قریب سي صد سوار، و صد و پنجاه برق انداز و تیر انداز تهانه در پرگنه مذکور گذاشت.

و درین سرکار دو جا جمعیت خوب (۲۰۴ - ۲) درکار است. یکی در پرگنه سمواتي، دوم در پرگنه هاله کندي، دیگر پرگنجات از دست یکباجي عمل مي دهند.

و سرکار چاکر هاله در دامنهء کوه واقع است، و در کوه مردم کوهي سرکش بسیار اند بنا بران قومهاي این سرکار که جنب کوه ساکن اند سرکشي داشتند. وچند قوم درین سرکارمتوطن اند، یکی: قوم شور، دوم: قوم سمیجه دل. سوم: قوم بلوچ بَبَر. واین هر سه قوم حرامزاده و مفسد بودند. چهارم: قوم پَلیجه.

---

۳ - رک ذخیرة الخوانین (خطي ۵۰۲) در ۱۰۴۰ھ شیر خان بر سیوي تاخت.

Marfat.com

پنجم : قوم کوریجه . ششم : قوم لنجار. هفتم : قوم ناریجه ، و این چهار قوم همیشه مطیع و منقاد جاگیردار شده آمده اند. و این سرکار در زمان ترخانیان بطریق خوب آباد و معمور بود. اما دران سه قوم مذکور عمل ترخانیان زبون میشد ، تا آنکه رستم پسر (۲۵۵ - ۱) کلان خسرو بیگ حاکم تهته را مردم شوره کشتند ، و او لشکر جمع کرده برسر مردم شوره آمد. و اینها بقوم نُهمَردي ملحق شده درون کوه گریختند ، و خسرو بیگ تا موضع کوهیار و ونکار درمیان کوه تعاقب اینها نمود ، و بدستش نیفتادند ، و از طرف سهوان آمده برآمد و هیچ سودي نکرد.

و مرزا غازي ترخان (۱) درزماني که صوبه‌دار قندهار شد ، سایدنه نام هندو را خطاب ''هندو خاني'' داده بجاي خسرو بیگ کرده به تهته فرستاد. و شهبازي نام خدمتگار را خطاب ''خاني'' داده بجاي پسران قاسم خان ارغون به نصر پور. و هرگاه سایدنه در تهته رسید ، خسرو بیگ از تهته برآمده به قصبه هاله کندي آمده نشست ، و سر انجام (۲۵۵ - ۲) قندهار مي نمود. درین اثنا خبر فوت مرزا غازي (۲) به سایدنه

---

۱ - مرزا غازي بیگ بن مرزا جاني بیگ ترخان که بعد از فوت پدر (۱۰۰۸ ھ) از جانب اکبر بادشاه صوبه دار تته شد و در عهد جهانگیر حکومت قندهار نیز یافت .

۲ - متوفي ۱۱ صفر ۱۰۲۱ ھ

Marfat.com

در تهته رسید. او باجماعه خود از دریا عبور کرده دامنه کوه را گرفته، بطرف سهوان فرار نموده، چون درمیان قوم شوره رسید، اینها بحکم خسرو بیگ جمعیت کرده به سائیدنه جنگ انداخته در موضع بدا پور(۱) در آورده، او را و نارو نام برادرش که بخطاب ''شجاعت رای''، از مرزا غازي رسیده بود، دستگیر کرده کشتند. و اسپانِ عراقي و میلکهاي زرین و خرجینهاي مال، که از قندهار آورده بودند، و نقاره و سکپال وغیره اسباب آنها را بتاراج بردند.

و بعد از فوت مرزا غازي، مظفر خان معموري را حضرت جنت مکاني به تهته فرستادند، و دران زمان شمشیر خان اوزبک جاگیردار (۲۰۶ - ۱) سهوان بود، او سیصد جوان اول اول پرتهیه از جوانان خود بهمراه خواجه جان خویشِ خود کرده به مظفر خان همراه ساخت. چون مظفر خان به تهته رسید، خسرو بیگ این جماعهٔ اوزبکان را مشاهده کرده، هراس خورد، و خواست تا شهکاري باین لشکر نماید. به مظفر خان گفت که قومِ شوره و دَل و ببر سر برداشته اند، خواجه جان را بطرفِ آنها فرستید. مردم اوزبک واقف آن ملک نبودند، سراسیمه روانه شدند. و آنها قریب دو هزار سوار و هشت هزار پیاده جمع شده در قابوي لشکر نشسته بودند، همین که مردم اوزبک در میدان نواحئ قلعهٔ نیرن کوت رسیدند. و قاعدهٔ اوزبکان

---

۲ - بیدا پور

Marfat.com

است که اکثر قرقره برسر میگذارند. مردم متمردان این حال را مشاهده (۲۵۶ - ۲) کرده، درمیان خودها گفتند که بیائید ماهم پرگذاریم، و پرگذاشتنِ ما این معني دارد که با هر سوارِ ما چهار پیاده جمع شود، دو از یک طرفش و دو از طرفِ دیگر، بعد ازان بمغل جنگ کنم. و همین طور کرده، بجنگ مقابله شدند. مردم اوزبک چون جلوها را درمیان غنیم انداختند، پیاده‌هاي آنها اسپان اکثر اینها را پَي کردند و جوانان از پشتِ اسپ بزمین آمدند، و بدرجهٔ شهادت رسیدند. و خواجه محمد سلطان نام اوزبک که یکی از بهادران شمشیر خان بود، درین جنگ کشته شد، و باقي مانده هزیمت خورده در قلعه نیرن کوت درآمدند. و مفسدان، قلعه را محاصره کرده نشستند. و این خبر به شمشیر خان رسید، او از سهوان به جمعیت خوب برآمده بمدد (۲۵۷ - ۱) لشکرِ خود روانه شد. چون خبر سواري او را متمردان شنیدند، محاصرهٔ قلعه را گذاشته بجاهاي خود رفتند، و خواجه جان با مردمِ خود از قلعه برآمده به سهوان آمد.

و درمیان قوم شوره، اسمعیل شوره در متمردي نام برآورد، و همیشه با نقاره و سکپال بابت سایدنه هندو میگشت. و از احشامات کوهي و مردم رعیتِ سرکار مذکور و ملک سهوان، هیچ قوم مقاومت باو نمي کرد.

دویم: داؤد شوره، و او در موضع خسائي شوره کنار دریا جنَب دامن کوه مي‌بود، و از دزدان ملاحان هُوسره وغیره بسیار داشت، و علانیه راهِ خشکی و تري را مي زد.

Marfat.com

سوم : در قوم دَل ، مَناهي نام اسم برآورد.

## بيان صوبه داري تهته به شمشير خان ازوبک

و بعد از فوت تاج خان (۱)، شمشير خان (۲۵۷ - ۲) اوزبک را صوبه دار تهته نمودند، و ملک سهوان از تغييرِ او بشرکت مرزا دوست بيگ، به برادر ابوالبقا جاگيرِ تنخواه کردند.

و او خربزهاي موضع نارلم (۲) به شمشير خان و مظفر خان که در آن زمان بخشيِ تهته بود، بدست محبت نام خدمتگار خود در زورقي کرده فرستاد. همين که زورقِ خربزه بگذر موضع خسائي شوره (۳) رسيد، هوسرهاي داؤد شوره، بر زورقهاي خود سوار شده، محبت مذکور را کشتند و خربزها را به داؤد شوره دادند. و اين خبر به برادر موسیٰ اليه رسيده تاب و طاقت نياورده، همان روز نمازشام از سهوان در کشتيهاي سوار شده تا سه پاس شب راه رفت. و در پاسِ آخر يک کروهي از گذر سن بطرف سهوان از (۲۵۸ - ۱) کشتيها فرود آمده برخسائي شوره (۴) تاخت نمود. چون بموضع مذکور رسيد، قضا را به

---

۱ - متوفي ۱۰۲۳ھ ( ماثرالامرا ۳۸۳ - ۱ ، ذخيرة الخوانين خطي صـ ۳۹۷) -

۲ - نار (پ)

۳ - خاصه شوره (پ)

۴ - خاصه شوره (پ)

Marfat.com

داؤد شوره پیشتر خبر رسیده بود ، او خود را با اهل و عیال بطرف کوه کشید ، و لشکر بادشاهي آمده خسائی شوره (۱) را آتش داده سوختند ، و چند شوره و هوسره که پیش لشکر آمدند ، بقتل رسانیدند. و اسباب و متاعي که دران موضع یافتند غارت کردند. و اول طپانچه که بمردم شوره از لشکر بادشاهي رسید ، این بود.

## بیان صوبه داري تهته به مظفر خان معموري

بعد ازان صاحبِ صوبهٔ تهته از تغییر شمشیر خان ، مظفر خان معموري شد. و شمشیر خان را باز سهوان دادند ، و برادر مشارالیه را بدین ، که داخل سرکار چاچکان ست ، و نیرن کوت و شال که داخل سرکار چاکر هاله است ، جاگیر تنخواه کردند (۲۵۸ - ۲). و او حسب الحکم به بدین رفت.

و مظفر خان قصد تنبیه سمیجه دل که در پرگنه شال مي بودند کرده ، با منصبداران که در تهته پیش او حاضر بودند سوار شد. و برادرمذکور هنوز از بدین به تهته نیامده بود. و چون لشکر مظفر خان نواحي شال رسید ، مناهي مذکور سردار قوم دلان با جمعیت آمده سر راه لشکر را گرفته جنگ کرده چند کس لشکر را بدرجهٔ شهادت رسانید. مظفر خان این حال را مشاهده کرده استقبال ننمود ، و همان جا دیره داده نشست. و مردم لشکر را از براي کاه و هیمه برآمدن از دیره متعسّر

---

۱ - خاصه شوره (پ)

Marfat.com

گردید، که درین ضمن برادر مذکور از بدین یلغر کرده شب درمیان بلشکر مظفر خان رسید. و شب دیگر سواري بر مسکن. (۲۵۹ - ۱) متمردان مذکور نموده تمام شب طي راه کرده وقت صبح در دامن کوه برآن بدبختان ریخته، قریب دویست سیصد کس از آنها کشته، سرها بریده پیش مظفر خان آورد. و مهم سمیجه دَل را بطریق خوب فیصل داد. بعد آن مظفرخان برادر مذکور را همان جا درقلعهٔ نیرن کوت مانده، خود برگشته به تهته رفت. و او مردم سمیجه دَل را دفعهٔ دیگر، و پارهٔ مردم شوره که جماعهٔ حمید شوره باشند، بطریق نیک تادیب کرد. چنانچه مردم دَل بتمام از پا افتادند، و مناهی دَل و حمید شوره زبون شده پیوسته درخدمت او حاضر مي بودند، و مالگذاري مي کردند. و در تاخت این جماعهٔ شوره، برکوه دار و بند نام، نور الله برادر او شهید گشت و بکار بادشاهي آمد (۲۵۹ - ۲) و فتح برادر مذکور شد.

بآخر برادر موسیٰ الیه را بمهم کانگره حکم شد. و او حسب الامر بخدمت کانگره رفت (۱). و این احشام شوره در سردارئ اسمعیل شوره نهایت سرکشي و متمردي را پیش کردند. چنانچه رعیت غریب را بتمام و کمال از میان برداشتند و باغ بابو پلیجه را بریدند. و خبر فساد اینها را مظفر خان شنیده، میرزا محمد برادر زادهٔ خود را با جمعیت خوب بطرف این مخذول

---

۱ - در اواخر ۱۰۲۴ھ یا در ابتدائي ۱۰۲۵ھ به این مهم رفت (تذکره امیر خاني)

Marfat.com

العاقبتان سوار کرد. و میرزا محمد از گذر تهته گذشته رو برو بر قوم اسمعیل شوره تاخت نمود، و آن بدبخت را فرجه تعبیه جمعییت نشد، و جماعهٔ وي در گریزانیدن اهل و عیال خودها مقید شدند. و او با چند برادرانِ خود پیش راهِ لشکر را گرفته جنگ کرده (۲۶۰ - ۱) کشته شد. و فتح خوب مناسب از دست مرزا محمد بوقوع آمد، و درمیان ملک شوره نشست، هر جا مال و مواشئ مردمِ شوره و بَبَر (۱) ودَل بود جمع کرد، و بندي بسیار بدست آورد، و طپانچه زور بمردمِ شوره رسید. چنانچه بقیة السّیف زبون شده جاهاي خودها را گذاشته دامنِ کوه را گرفته نشستند، و از قوّت ماندند. مگر بطریق دزدي باتفاقِ مردم کوهي مال و مواشي رعیت را می بردند، و داؤد شوره برحال بود.

و درین ضمن شمشیر خان اوزبک از سهوان بحکم حضرت جنت مکاني به کمکِ بهادر خان اوزبک به قندهار رفت، و از آنجا از تغییر خوشم بیگ، حکومت سهوان را به شاه خواجه خویشِ خود داده فرستاد. و موضع خسائی شوره (۲) (۲۶۰ - ۲) در جاگیرِ شمشیر خان بود. آنها متمردي مي نمودند، و مالِ واجبي جواب نمي گفتند. شاه خواجه نماز پیشین از سهوان در کشتیها سوار شده قریب صبح کاذب از گذر رنبهن (۳)، که یک

---

۱ - ببر

۲ - خاصه شوره (پ)

۳ - شاید بهَن؟ باشد

Marfat.com

کروه این طرف ِ ستن بجانب سهوان واقع است ، از کشتیها برآمده قتره کرده ، وقت چاشت بر سر خسائي شوره که ده کروه ازین گذر خواهد بود ، ریخته ، مردم بسیار از جماعه ٔ داؤد شوره بقتل رسانیده اسیر کثیر بدست آورد . چنانچه زن ِ داؤد شوره نیز در بند افتاد . و شاه خواجه بندیان را گرفته به سهوان آمد ، و داؤد شوره عاجز شده متعاقب وي در سهوان آمده ، او را دیده گردن انقیاد مانده جرمانه و بقایاي موضع ِ خود را داده ، زن ِ خود را از قید خلاص نمود . و طرف (۲۶۱ - ۱) داؤد شوره از دست او تادیب خوب یافته رعیت شد . چنانچه جاي قدیم ِ خود که در دامن(۱) کوه واقع بود ، گذاشته ، در بیله که زمین ِ نو دریا گذاشته ، ساکن شدند . و تا حال رعیت اند و سرکشي ندارند .

## صوبه داري سید بایزید بخاري از تهته

و چون صوبه دار تهته ، سید بایزید بخاري (۲) شد و پسرانش صاحب تردّد بودند ، بحکم حضرت جنت مکانی لشکر

---

۱ - دامنه (پ)

۲ - میر بایزید بخاري : در سال پانزدهم از جلوس جهانگیري که هزار و بست و هشت هجري (۱۰۲۸ ه) باشد ، بمنصب دو هزاري ذات و هزار و پانصد سوار صاحب صوبگی تته فائز شده . و قبل برین فوجدار سرکار بهکر بود . (مقالات صـ ۱۰۸) در تته وفات یافت و در جوار سید جلال بخاري بر کوهچه مکلي دفن شد . صاحب لب تاریخ سند نوشته است که در سال ۱۰۲۵ ه وارد بهکر شد .

Marfat.com

کرده در کوه در آمدند و تا قلعهٔ کائیره و انون بیله سیر کردند، و سزداران ِ این هر دو قلعه آمده آنها را دیده پیشکش گذرانیده، خطبه بنام ِ همایون حضرت جنت مکانی در هر دو جا خوانده، اطاعت قبول کردند. وقت مراجعت قراولی مردم شوره و دَل را بر وجه ِ نیک کرده، از آنجا تاخت برآن مردم کوته اندیش نموده (۲۶۱ - ۲) در دامن ِ کوه صبحي آمده بر آنها ریختند. و چنانچه شکار قمرعه مي شود، آن بدبختان را محاصره کرده اکثر از آنها بقتل رسانیدند، و پسر اسماعیل شوره، جُونجار نام را با اسیران بسیار بدست آوردند، و آنچه مال و مواشي داشتند همه بتاراج رفت، و بندیان را گرفته پیش پدر ِ خود به تهته آمدند. و پسر ِ اسماعیل شوره در حبس فوت شد. و درین تاخت مردم شوره و دَل بتمامي استیصال یافتند، چنانچه بقیة السّیف، پاره در کوه رفته باحشام کوهی منضم شدند، و پاره که در ملک خود ماندند رعیتي را قبول کردند. چنانچه تا حال رعیت اند، و آسیبی ازینها بر رعیت سرکار چاکر هاله نیست.

و مردم بَبَر خویشان ِ بابو پلیجه بودند. چون حمایت قوم (۲۶۲ - ۱) شوره و دَل از آنها رفت، جماعهٔ قلیل بودند آمده نزدیک بدیه ِ بابوي پلیجه ساکن شدند. بابوي مذکور قابو یافته لشکر تهانه سید بایزید را که در نیرن کوت بود خبر کرد. و آنها صبحي بر سر مردم ِ بَبَر ریختند و اکثر را کشتند، و پارهٔ که ماندند رعیتی را قبول کردند. و در زمان ِ

Marfat.com

سید بایزید این هر سه قوم متمردان بطریق نیک استیصال یافتند. و چون این سه قوم در سرکار چاکر هاله ضایع و خراب شدند، دست قوم نهمردي کوهي که در کوههاي طرف سهوان مي بودند، بر رعیت چاکر هاله قوي شد. چنانچه جاگیرداران سرکار مذکور چند دیه از طرف خود در جاگیر آنها داده، بمدارا جاگیرهاي دیگر را آبادان کرده (۲۶۲ - ۲) متصرف اند. و از نیرن کوت تا نظر گاه اویس قرني رحمة الله علیه نهمردي نشسته اند. و بیان این نظره گاه پیشتر خواهد آمد.

و این سرکار و پارهٔ از سرکار تهته که بطرف چاکر هاله افتاده از پرگنه ساکیرَه وغیره، جمعیت طلب است. و احشامي که جنب پرگنه ساکیرَه است، مردم بلوچ کلماتي و بلوچ جوکیه مي باشند، و این هر دو فرقه قریب سه هزار کس از سوار و پیاده خواهند بود. و چند شتر و گوسفند فصلانه به صوبه دار تهته داده مي‌آیند، و بي وجه از فساد ملک تهته محترز اند. و براي همین، صوبه دار تهته در قلعه موضع ناریله تهانه مي‌نشاند، تا خبردار این جماعه باشند.

و در عمل سید بایزید از مردم جوکیه خطائي رفته بود. و آن بدین نهج است (۲۶۳ - ۱) که سید بایزید، شاه محمد نام پسر خواندهٔ خود را با پنجاه سوار تهانه دار ناریله کرده فرستاد، و او مرد تنک مزاج بود. بحرفي خشم آورده حاجي ولد بجار جوکیه را درشت پیش آمده، پاوزار خود بطرف او انداخت. درین ضمن شورش درمیان قوم جوکیه افتاده مجتمع

Marfat.com

شده از مسکن خودها کوچ کرده بطرف کوه روانه شدند. شاه محمد با جمعیت خود تعاقب کرده هر چند سخن صلح درمیان آورد، صورت پذیر نشد و کار بجنگ کشید. مردم شاه محمد بسلاح کوتاه که شمشیر و نیزه وغیره باشد، کوشیدند. و آن بي سعادتان بجنگ تیر مشغول شده، هر پنجاه جوان را با شاه محمد بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و اسپان و سلاح آنها را غارت کرده داخل کوه شدند. و بسبب (۲۶۳ - ۲) این معامله سید بایزید تدبیر منع غلّه وغیره اشیاء بکوه کرد. بعد آن مردم جوکیه قول گرفته آمده او را دیدند. و گاهی این جماعه کلماتي و جوکیه آمده، ملک سهوان را مي‌تازند. و درمیان اینها و قوم نُهمردي عداوت کلي میگذرد، و پیوسته تاخت باخت درمیان ایشان میشود. اما مردم نُهمردي زورند، از براي آنکه جمعیت بسیار دارند.

و عمل ملک تهته غله بخشي شده آمده و تا حال نیز همان عمل منظور است. و عمل غله بخشي موجب آباداني مي‌باشد، اگر جاگیرداران از نصف بالا نگیرند، و حصه رعیت را بواسطهٔ توجیهات باطله در زیر سهر نگاه ندارند، تا آمدن فصل دیگر.

و تربیت این ملک بدین نهج است که توجیه این ملک را از قانون گویان (۲۶۴ - ۱) طلبیده بحضور تحقیق فرمایند. و آنچه از نصف بالا جاگیرداران مي گیرند به توجیهات باطله، از روي حکم شهنشاهي از رعیت بر طرف سازند. و امین متدین را

Marfat.com

تعیین کنند، و او را فرمایند که: آبادانی و خرابی ملک را ز تو می‌پرسیم، زیاده از دستور العمل جاگیردار را از زراعت رعیت، گرفتن مده.

و سرحدهای این ملک را از مردم متمرّد نگاهدارند، تا از یک ملک ده ملک دیگر بهم رسد، و مانند زمان ترخانیان آباد و معمور گردد، و رعیتش قوت گیرد. چنانچه دستیار جاگیرداران بوده در استیصال متمردان سعی نماید. و سبب آبادانی در زمان ترخانیان نیز همین بود، چون از نصف بالا حاصل زراعت رعیت نمی گرفتند و بعضی جاها سیوم (۴ ۲ ۶ - ۲) حصه و چهارم حصه هم میگرفتند. ملک آباد بود و رعیت پر قوت، و یکایک مردم متمرّد راه تغلب بر رعیت نمی یافتند. و الحال بواسطهٔ بدعملیهای بعض جاگیرداران، رعیت از قوت افتاده و مردم متمرّد قوی شده. بنابران متمردان گاهی دست‌درازی بمردم رعیت می نمایند. و درین ضمن اگر بدست جاگیردار ظالمی می‌افتند خود خراب تر می‌شوند، و اگر بدست جاگیردار خدا ترسی می‌آیند، پارهٔ استقامت بهم می‌رسانند، و آن جاگیردار هم محظوظ میشود. چنانچه فصل بفصل حاصل جاگیر خود را زیاده می‌بردارد، و جاگیردار ظالم فصل بفصل حاصل از جاگیر خود کم می‌بردارد، تا آنکه بیزار جاگیر شده درپی تبدیل آن جاگیر می گردد. و بیزار (۲۶۵ - ۱) از ظلم نمی شود تا حظ نشاتین را دریابد. و اگر جمع اسپ تنخواهی را چون وجهی شرعی ندارد، به رعیت ملک تهته به بخشند، و آن جمع را در جمع

Marfat.com

پر گنجات اضافه کنند ، گنجایش دارد که توجیه پیشکش اسپ رعیت را پریشان دارد ، و باین حیله راه توجیهات عاملان و اربابان و رئیسان و قانون گویان کشاده مي شود . و اگر کوتوالی شهرِ تهته را نیز بدستور سابق خالصه فرمایند ، موجب رفاهیت خلقِ تهته است . چرا که هرگاه چبوتره کوتوالی در جاگیر صوبه‌دار گردید، و از صد یکي درین زمانه خدا ترس تابع شرع نبوي خواهد بود ، یقین است که بعض صوبه‌داران طمع دنیوي درمیان کرده حق اکابر و اشراف را نخواهند گذاشت . و به تهمت‌هاي باطله سکان ( ٢٦٥ - ٢ ) این دیار را آزار هاي گوناگون داده ، زیاده از جریمه آنها جرمانه که از طاقت بشر دور است ، مقرر مي‌سازند . چنانچه مردم هلاک مي‌گردند . و چون آدم لا مِلک گردید، هزار گونه فساد در دین و دنیا پیدا مي‌شود ، چرا که مدارِ عالم وابستهٔ معاش است . و چون در چبوتره کوتوال شهنشاهی باشد ، و جرمانهٔ مردم تعلق به خالصه شریفه ، دامن دولت شهنشاه فراخ است ، جرمانه هر کس را مطابق شریعت بیضا گرفته داخل بیت المال میسازد . و درین هیچ آزار خلق الله نیست، بلکه اگر در جمیع ملکهاي که معتدبه اند ، کوتوال شهنشاهي باشد اهم است . از براي آنکه زمانه بسیار فساد یافته ، هر چند درین باب زیاده احتیاط فرمایند برجا است .

والامرُ اَرفَعُ واعلیٰ ، واللهُ اعلَمُ بالصّواب

Marfat.com

Marfat.com

# بـــاب چهارم

در بیـان احوال ملـک سهوان

و این باب مشتمل بر پنج فصل است

Marfat.com

Marfat.com

# فصل اول

## در بیان احوال پر گنجات این ملک از روي اجمال

بباید دانست کـه سهوان نـام قلعه ایست خام قدیم کهنه ، که کنار دریا بطرف میت پور ناهران بر پشتهٔ خاک واقع است. و دریا شمال رویه قلعه افتاده ، و شهریت آن بطرف جنوب ، و آستانه متبرکه حضرت مخدوم لعل شهباز (۱) قدس پرواز، در انتهاي شهر ، و مزار حضرت مخدوم چتا امراني (۲) رحمة الله علیه ، در پا کروهي بیرون شهر . و در یک کروهي بطرف تهته کوهستان دارد ، امّا سنگ این کوه خام است سبز رنگ از ریگ بسته شده ، و در اندک مسافت واقع است (۲۶۶ - ۲) چنانچه سه کروه طول دارد و نیم کروه عرض . و در ابتداي این کوهستان ، کوهیست که بزبان سندھ مشهور به ”یک تنبي“ (۳) شده ، و وجه تسمیه این ست که این کوه

---

۱ - رک - بتعلیقات

۲ - رک - بتعلیقات

۳- ”تحفة الکرام“ در بارهٔ این ”یک تنبي“ (در سندي تنبي) این عبارت دارد— ”دیگر جای یک ستون است که صفه

(بقیه در صفحه ٥٦)

Marfat.com

را تراشیده، خانهٔ بر یک ستون برپا داشته اند، و میگویند که نظر گاه حضرت امیر علی رضي الله تعالیٰ عنه است. و بر بالاي این کوه نیز پیر غلام مثل صفه بهکر، صفه ساخته و "صفه‌وفا" نام نهاده. و در شبهاي ایام بیض اکثر آنجا مي گذرانید، و خربزهاي موضع نار را با مردم علما و فضلا و سپاه بزم میداشت. و تا حال که سنه ۱۰۴۴ هزار و چهل و چهار است،

---

بزرگی در کوه بیک ستون، باعتقاد مردم قدرتي متکونست. مردم بسیر و صفا آنجا روند، و بر سقفش نظاره کنند. گویند آنجا چار یار اعني مخدوم جلال جهانیان (؟)، و شیخ عثمان مروندي، و شیخ فرید متوفي۶۶۴ھ) و شیخ بهاء الدین (متوفي ۶۶۱ھ) بمکاشفات نشسته اند. خطه نامي و بقعه گرامي است. (ج ۳ صـ ۱۳۶)-" این یک تنبی تا کنون روبروي ریلوي اسٹیشن سیوهن موجود است. هینری کوزنس (Henry Cousens) در کتاب خود (THE ANTIQUITIES OF SIND 1929) نوشته است که:

There is a small cave between the town of Sehwan and the bandar, called the "Ek Thamb" or one pillared cave, which was visited by Dr. Wilson and is noticed in his "Memoir on the Cave Temples, etc, of Western India". (pp. 45)

این یک تنبي و غارهای دیگر که متصل سیوهن در کوهها یافته میشوند، در اصل سکونت گاه مردمان این خطه قبل از تاریخ اند. درین باره ر- ک کتاب فوق.

Marfat.com

آن صفه برجاست. و درنيم كروهي اين كوه، ريگ سرخ است و ريگ ماهي بسيار درين ريگ بهم مي‌رسد. و وقت صيد نمودن اين ماهيها هواي تابستان است، (٢٦٧ - ١) كه هنوز باران ريخته نباشد. و چند چشمه متصل اين ريگ از زمين جوشيده برآمده، كه آن چشمها را چشمهاي حضرت مخدوم شهباز قدس سره ميگويند، و بطرز ولايت برين چشمها مجاوران حضرت مخدوم رحمة الله عليه زراعت مي كنند (١). و روز، شبِ ميورات هندوان، زنان مردي هندوانِ شهر، آنچه به دكري كلان نمى توانند رسيد، در يک چشمه ازين چشمها غسل مي كنند. و اين چشمه را دكري خورد مي‌نامند (٢)، و ذكرِ دكري كلان پيشتر مي‌آيد. و درمه كروهي شهر، كوه پخته است كه سنگ سفيد شخ دارد. و همين كوه است كه از جانب جنوب بدريا شور و به ملک كيچ و مكران متصل است. و از طرف شمال بكوههاي قندهار و كابل و كشمير پيوسته. و درميان (٢٦٧ - ٢) اين كوه آباداني بسيار است. مردم احشامات بلوچ

---

١- اين چشمها هنوز موجود اند، و مجاوران مخدوم شاهباز آنجا زراعت ميكنند و اين قطعه زمين موسوم ''بباغ قلندر لعل شهباز'' است و ''لعل واهي'' نيز گويند.

٢ - در تحفة الكرام ثبت است كه: بركوهش چشمهٔ واهي از عجائبات است. اكثر ارباب امراض بغسلش شفا يابند. همواره بر يک قرار پر و جايِ آمد آب محسوس نه. هنود آنجا بپرستش در ايام معهود هجوم كنند. (ج ٣ ص- ١٣٥)

Marfat.com

وغيره ساكن اند، در يكجا متوطّن نمي باشند، هر جا كه چراگاه خوب است نشستگاه اين مردم است. و چند قلعه نيز درين كوه است كه آنجا زراعت هم مي‌شود، مثل قلعهٔ كائينَرَه (١) و آنُون بيله و كُوهيار و ونِكار (٢) و غير ذالک. و بر پشت كوهي كه آن را كوه لكى مى‌نامند، گنبدي ست از خشت پخته، كه الحال ويران افتاده است. و آن گنبد درين ملک مشهور به ماري (٣) حضرت رضوان مكاني رحمة الله عليه شده، و ماري بزبان سنده بالا خانه را گويند، و از شهر چهار كروه مي باشد. و اين كوه دو راه دارد، يكى را "باقي جي"، (٤) ميگويند، كه مرزا محمد باقي ترخان (٥) كوه را تراشيده اين راه را بر آورده. دويم را "گانه"، كه نزديک به ماري مذكور ميگذرد (٢٦٨ - ١). و گانه (٦) بزبان سنده روغن كده را ميگويند، و درين راه يک سنگى ست كه بروغن كده مي‌ماند. و عجب راهها مخوفه است، كم كس ازين راهها جان بسلامت

---

١ - كاهنري تا حال موجود است

٢ - در لغت سندي "وڻكار"

٣ - در لغت سندي "ماڙي"

٤ - در سندي "باقيء جي"

٥ - ميرزا محمد باقي بن ميرزا عيسي ترخان والى سند ( زمانه حكومت ٩٧٤ - ٩٩٣ ھ)

٦ - در لغت سندى "گهاڻو"

Marfat.com

برده، و اکثر از دست بلوچان بدرجهٔ شهادت رسیده. و مردانِ غیب و شهدا درین کوه بسیار اند، اکثر شده که در نیم شبي آواز ذکر ایشان علانیه شنیده میشود. و در زیر همین کوه بطرف تهته، میرزا جاني ترخان با عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیاني از توابعان خانخانان عبدالرحیم، که بجهت محاصره قلعه سهوان گذاشته، خود بطرف پرگنه جون من اعمال سرکار چاچکان رفته بود، جنگ کرده شکست خورد. و همین شکست کمرِ او را شکست. و دارو (۱) ولد راجه تودر مل درین جنگ کشته شد. (۲).

---

۱ - در ذخیرة الخوانین (خطي) دهارو ثبت است ص ۱۶.

۲ - در ذخیرة الخوانین (خطي) واقعه جنگ چنین ثبت است: ''در سال وقائع سي و پنجم الهي موافق سنه ثمان و تسعین و تسعمایة (۹۹۸ھ) حکومت ولایت ملتان و بهکر بخانخانان شد. و حکم شد که بتسخیر ولایت سند و تته بپردازد. میان محمد خان نیازی، و فریدون خان برلاس و شاه بیگ خان کابلي و سید بها الدین بخاري و شیر خان و جانش خان بهادر و میر معصوم بهکري ''نامي،، (مولف تاریخ سند) و بختیار بیگ وقرا بیگ ترکمان و دهارو ولد راجه تودرمل وغیره همراه خانخانان رخصت شدند. تاریخ این عزیمت را قدوة الفضلا ملک الشعراء شیخ فیضي ''قصد تته'' یافته.....(خانخانان) بجانب پرگنه جون که قریب تته است، روان شد. و سید بها الدین بخاري و بختاور بیگ و قرا بیگ ترکمان و میر محمد معصوم بهکري و حسن علی عرب و جمعي

(بقیه حاشیه در صـ ٦٢)

Marfat.com

و بالفعل (٢٦٨ - ٢) يازده پرگنه تعلق باين قلعه دارند. ازان جمله هشت پرگنه اين روي دريا بطرف قلعه واقع اند، و

---

از نوكران خود به سهوان رفت. چون اين خبر بخانخانان رسيد بسرعت هر چه تمام تر، ميان دولت خان لودي سپهبد، و شجاع بينظير و رستم وقت خود بود، و خواجه رستم بخشي و ميان محمد خان نيازي و دهارو پسر راجه تودر مل و دلپت ولد رائ رايسنگه بهرته و بهادر خان ترين را، بكومک سهوان فرستاد. و اين مردم در دو روز هشتاد كروه راه را طي نموده خود را با جمعيت به سهوان رسانيدند. روز ديگر مرزا جاني فوجهائ خود را راست كرده رسيد. و دونت خواهان نيز صفها آراسته كرده. باوجود آنكه اينٔ لشكر بدو هزار سوار نمي رسيد و جمعيت مرزا از پنجهزار سوار زياده بود، تكيه باقبال لايزال حضرت شاهنشاهي نموده، جنگ صعب اتفاق افتاد. دهارو ولد راجه تودر مل تردد هاى مردانه بظهور رسانيده بقتل رسيد. و ميان محمد خان نيازى بذات خود ترددات نمايان كرده جمعي از خويش و تبار خود را بكشتن داده. دولت خان لودي چندان سعي و تلاش و تردد كرده كه مزيدي بران متصور نباشد. و دلپت با چهار صد سوار راجپوت بكناره جنگگاه استاده ماند. و مير محمد معصوم بهكري و شاه بيگ خان ترددات مردانه كردند. و مرزا جاني بيگ را بحدي تلاش كرد، كه خود با شاه قاسم ارغون در حربگاه استاده ماند. شاه قاسم جلو اسپ مرزا را گرفته بر آورد، كه اگر حيات است باز جنگ مي كنم. هر دو سوار جانب نواره رفتند. . . . . و در انر پور مرتبه دوم بر خود قلعه ساخته درانجا نشست. خانخانان باز محاصره كرد، هر روز جنگ و جدل درميان بود، . . . . . و بضرب توب و تفنگ در صلح زود فراز داد. . . . . الخ" (خطي ١٦-١٧-١٨) (برائ تفصيل اين واقعه رک تاريخ سند مير معصوم صـ ٢٥١ تا صـ ٢٥٦)

Marfat.com

سه پرگنه آنروي دريا. امّا آن هشت پرگنه که اين روي دريا افتاده اند:

يکی: ازان پرگنه باغبانان است، و اين پرگنه کلان پرگنه ايست. چند مردم و قوم درين پرگنه ساکن اند، مردم ملکان باغبانان، مردم پهوار، مردم آبيره، و از گروه سَميجه، چهار قوم درين پرگنه مي باشند.

يکی: قوم جونيجه،

دوم: قوم بَريه (۱)،

سوم: قوم بُکيه (۲)،

و اين هر شش (۳) قوم رعيت اند، مال ديوان را می دهند و سرکشي ندارند.

چهارم: قوم تيبه،

و اين قوم متمردانند مانند سميجه آونَر. اگر سر فصل جمعيت خوب برسر آينها می رود چيزي مالگذاري می کنند، و الا چيزي نمی دهند. و ازين قوم چهار موضع است. سه

---

۱ - اين قوم بنام پربه مشهور است.

۲ - اين قوم درين وقت بنام بکيجه مشهور است.

۳ - هر شش مردم و قوم. . . . الخ (پ).

Marfat.com

مذکوره موضع تعلق بـه پرگنـه (٢٦٩ - ١) مذکوره دارد، که کنده کوت و جـين (١) و تيبه باشند. چهارم موضع که پتريجه (٢) است، تعلق به پرگنه تکر دارد، من معموله ملک بهکر.

و در عمل مردم سَمَّه اين پرگنه در آباداني و معموري بدرجه کمال رسيده بود. چنانچه مخدوم جعفر بوبکاني که يکی از مشاهير علماء سنده بود، از ميرزا عيسي ترخان (٣) نقل می کردند که: در تاخت لشکر شاه بيگ ارغون که از قندهار بر سنده تعيين کرده بود و آنها آمده قريه باغبانان را تاخت نمودند. هزار شتر از چرخهاي باغات که کار مي کردند، بدست افتاد. و قياس بايـد کرد برين چيزهـا ديگر و معموري آن ديار را. و در زمان ترخانيان نيز اين پرگنـه بطريق نيک آبادان بود (٤). سلطان محمد برتتکاني (٥) ارغون تهانه دار اين

---

١- شايد چني باشد که تا حال موجود است.

٢ - شايد **پتيجي** باشد که تا حال موجود است

٣- ميرزا عيسیٰ ولد عبدالعلی ترخان والی سند (٩٦٢ تا٩٧٤ ھ).

٤ - در تاريخ سند مير معصوم اينطور ثبت است: ''آن جماعه در هفدهم شهر ذي قعده سنه احدي و عشرين و تسعمائه (٩٢١ ھ) قريه کاهان و باغبانان را آمده تاختند. مخدوم جعفر (بن عبدالکريم الشهير بمران بن يعقوب البوبکاني) که يکی از علماي سند بوده، از ميرزا عيسیٰ ترخان نقل ميکرد که درين تاخت هزار شتر از چرخهاي باغات که (شب) کار ميکردند بردند. و قياس بايد کرد برين چيز هاي ديگر را و معموري آن ديار را. و يک هفته دران حوالی لشکر بوده معاودت نمودند—'' ص- ١١٠.

٥ - در نسخه (پ) برنتقاني ثبت است.

Marfat.com

پرگنه بود و او چند جا قلعه ها انداخته (۲۶۹ - ۲) تعیینات نشانیده، خود در موضع پُلِجي (۱) قلعه مستحکم ساخته نشسته بود. چنانچه آسیب متمردان برعیت این پرگنه نمي رسید.

درین ولا چون جنب گروه چاندیه و قوم تیبه مخذول العاقبتان واقع است، و رعایت تهانهاي او بواقعی شده نمي آید، از پا افتاده و اکثر دیها(ي) او ویران شده رفته. و درین پرگنه مها نام کولاب کلانیست. در آنجا پرکالکی (۲) بغایت خوب و بسیار بهم میرسد.

دویم: پرگنه پاتر(۳) است، و رعیتش اکثر مردم خواجه غریب مي باشند محتاج دلاسا جاگیر دار.

سویم: پرگنه نیرون قلعه (۴) است، در زمانِ سابق این موضع را واهي مي گفتند. و واهي بزبان سنده جوي آب را گویند، که از طرفِ کوه مي آید. و درین موضع چهار جويِ آب ست، که از طرفِ کوه (۲۷۰ - ۱) جاري ست، و در دشتها مي افتد، و درانجا زراعت مي کنند. اول این موضع بدست

---

۱- شاید این موضع "قلجي"، باشد که تا کنون آنجا موجود است

۲ - یک قسم ماهي کوچک است.

۳ - این قریه ایست بنام پات که تا هنوز قائم است. و در زمان سابق این قریه مرکز این پرگنه بود.

۴ - قلعه یا قصبه باین نام موجود نیست.

Marfat.com

مردم ماچي (١) بود ، و آنها متمردان بودند ، چيزي بجا گير دار نمي دادند. بختيار بيگ ترکمان آن جماعه را تاخته استيصال نمود. آنجا را ”اکبر آباد،، نام کرده ، بمردمِ پهوار (٢) که رعيت مطلق اند حواله کرد. و هر جوئی را بيک طرف از آنها مقرر ساخت. چنانچه يک جوي بطرف موسي پهوار افتاد ، و يک جوي بطرف عيسی پهوار، و يک جوي بطرف داؤد پهوار، و يک جوي بطرف جلال پهوار. و تا حال اين موضع بدست مردم پهوار ست. و پيشتر اين موضع داخل پرگنه باغبانان بود. در زمان شمشير خان اوزبک ازان پرگنه جدا کرده ، نيرون قلعه نام نهاده در جمع سهوان افزودند. و در زمان احمد بيگ خان (٢٧٠ - ٢) ويران مطلق شد.

چهارم : پرگنه کاهان هم(٣) است. و اين پرگنه کلان پرگنه ايست. چند مردم و قوم درين پرگنه مي باشند :

يکی : قوم پهوار و اينها خود را قريشي ميگويند ، از اولاد بی بي حليمه دايهٔ حضرت رسول صلی الله عليه وسلم.

دوم : مردم کوريجه.

---

١ - در لغت سندي ”ماچي،،

٢ - در لغت سندي ”پهنور،،

٣- کاهان. گاها، (باکاف سندي به دو نقطه تحتاني) قريه ايست در بيست ويک ميل شمال و مغرب سهوان.

Marfat.com

سوم : مردم سميجه بُكيه.

چهارم : مردم سَميجه تيبه.

پنجم : مردم راه پُوتِرَهْ ، و اينها هم از قوم سميجه ميشوند.

ششم : مردم بهان..

هفتم : سادات.

هشتم : شيخان.

و قوم پهوار و مردم سميجه درين پرگنه صاحب جمعيت اند ، تا اين پرگنه از مردم مواس پاره محفوظ است. و رعيت اين پرگنه در مالگذاري جاگير دار و همراهيِ او وقت سواري بر مردم متمردان هيچ تقصير ندارد ، و بيكباجي (؟) عمل ميدهد. اما بواسطهٔ ظلم احمد بيگ خان (١٢٧١ - ١) اين پرگنه از پا افتاده است ، چنانچه چند موضع اين پرگنه كه در دامنه كوه واقع اند تا حال ويرانند.

پنجم : پرگنه بوبكان (١) است. و درين پرگنه هم چند مردم مي باشند :

يكى : مردم بُوبَک كه خود را خلجي ميگويند. و درين

---

١ - به اين نام هنوز يک قصبه موجود است كه در زمان سابق پرگنه بوبكان بنام همين قصبه بود.

Marfat.com

مردم جماعهٔ مخاديم اند ، از اولاد مخدوم جعفر (١) رحمة الله عليه كه ساكن قصبهٔ بوبكان اند.

دويم : مردم سميجه دَل.

سيوم : مردم سَميجه بُكيه.

چهارم : مردم خواجه ، يعني نو مسلم.

پنجم : مردم بهجه. و اينها هم از قوم سميجه اند.

ششم : مردم پَهوار.

هفتم : مردم هندو.

و رعيت اين پرگنه نهايت غريب ست ، هر چه جاگيردار ستم بر اينها ميكند ، تحمل آن مي‌نمايد و هيچ سركشي ندارد. و اين پرگنه بسيار آبادان و معمور شود اگر دلاسا يابد. اما مردم ساعي و چغل (٢٧١ - ٢) در قصبه بوبكان بسيار ند. همين كه جاگيردار نو مي‌آيد ، يكي بر ديگري سعايت كرده آتشي مي‌افروزند ، كه خودها را دران آتش سوخته ديگران را هم مي‌سوزند (٢). چنانچه موجب ويرانئ تمام اين ملک

---

١ - مخدوم محمد جعفر بن عبدالكريم الشهير بميران ( المتوفي ٩٤٩ ﻫ) بن يعقوب البوبكاني مولف—(١) البصارة في العمل بالاشارة (٢) حاصل النهج (٣) حل العقود في طلاق السنود (٤) عجاله" الطالبين (٥) فتح الدارين (٦) قرنه في مرنه و پرنه (٧) كشف الحق (٨) المتانه" في مرتبه" الخزانه" (٩) منهج العمال (منتخب كنز العمال).

٢ - سوزانند (پ)

Marfat.com

مي شوند.

ششم: پرگنه حویلی سهوان است. و رعیت این پرگنه بسیار غریب و بیکس اند. غیر از رعیتي کار دیگر ندارند.

هفتم: پرگنهٔ نیرون (۱) است. و در زمان سابق کولاب منجر (۲) نام داشت. و در اینجا زراعت معني چیزي نمي شود. ماهی و کاه و دیگر چیزهاي آبي بهم میرسد. و از روي آن مقطعي مال دیوان را ساکنان آنجا جواب میگویند. و رعیتش مردم ملاح غریب اند، چنانچه اکثر اینها بدین وجه اند که بر روي زمین نه گشته اند، و غله بنام نخورده اند، و پرچه پوشیدني را نمي دانند (۲۷۲-۱) که چیست. از نَي مثل فرش بریسمان چیزي بافته میان او را بکاه پُر مي کنند، و بالاي آنرا نیز بهمان نَي بافته میگیرند مانند تل شده در آب مي ایستد. و بزبان سند، کلان او را مد (۳) می گویند، و برآن جپر (۴) انداخته درمیان آب نشسته اند. و خورد آنرا تر (۵) مي نامند، و برآن سوار شده

---

۱ - این نام در این زمان وجود ندارد

۲ - مَنْجُر باین نام کولاب کلان تا ایندم موجود است که ۲۰ میل طول و ۱۲ میل عرض دارد

۳- مَڈ

۴ - جَپَر

۵ - تُرَهو یا تَر

Marfat.com

شکار ماهي و مرغابي مي کنند ، و در پي روزگار خودها میگردند. و پوشاک آنها بوریا ست و خوراک اشیاء آبي ، مثل ماهي و بیخ گیاههاي که در آب مي باشند ، و بزبان سند بِه کُمَ و لُورَ (۱) وغیره مي نامند. و اگر بر زمین کسي آنها را بیارد ، راه رفتن نمي توانند.

شانزده دیه کلان درمیان آب واقع است. عجب کولاب کلانیست ، قریب ده کروه در ده کروه خواهد بود. در هواي زمستان ، شکار (۲۷۲ - ۲) قاز و کلنگ و مرغابي درین کولاب بي نهایت می شود. چنانچه لک لک و کرور کرور درین کولاب مي افتند و بهر وجه شکار مي کردند. دامهاي روز و دامهاي شب ، مردم مسلاح ساخته اند بآنها مي گیرند. و نیز صیادان قالب دارند که قالب را برسر کرده صید این جانوران مي‌نمایند. امّا از جمیع وجه شکار، شکار بندوق بغایت خوب می‌شود ، چرا که هیچ احتیاج بکمین کردن کس نمي برد. بر یک زورق سوار شده آنقدر تیر که خواهد بیندازد ، که فوج فوج نشسته اند. بسیار شده که بیک تیر سه چار قاز افتاده. مولف اکثر درین کولاب شکار تفنگ نموده.

و در اطراف و جوانب این کولاب گیاهي است که آنرا

---

۱ - بِهه - بیخ کنول (فارسي) عروق الکهار (عربي)

کُمَ - تخم نیلوفر (فارسي)

لُوڑَهه - بیخ نیلوفر - برچک - (فارسي)

Marfat.com

بزبان‌سند دير (۱) مي‌بامند، بورياي خوب (۳۷۳-۲-۱) از و مي‌شود. و بعد از رفع فصل ربيع كه آب كمي مي كند، تمام رعيت، ملک سهوان بلكه اكثر رعيت ملک بهكر آمده، بيخ آن گياه را كشيده آتش داده پاک مي كنند. و آنرا بزبان سند بد (۲) مي گويند. و خوراک رعيت تا سال ديگر اكثر همين است، و بقوت همين زراعت خريف و ربيع سال تمام مي‌نمايند. و اگر اين گياه در ملک سهوان نمي بود، در بعض عملهاي جاگيرداران اين ملک كه مولف مشاهده كرده متنفسي نمي ماند. اما وطن گفته افتاده اند، و بد كه عام است كشيده مي‌خورند. و نيز درين كولاب و كولابهاي ديگر اين ملک، گياهيست كه آنرا كهر (۳) مي گويند. و اكثر خوراک اسپان اين ديار آن گياهست، و باسپ خوب مي‌فارد. امّا اگر جانور ديگر مثل گاو (۳۷۳-۲-۲) و گاو ميش و بز و گوسفند اين گياه را بچرد، جگرش بسته می‌شود و هلاک ميگردد.

و اين كولاب اول داخل جمع پرگنه حويلی سهوان بود. در عمل شمشيرخان اوزبک از جمع پرگنه مذكوره كشيده نيرون

---

۱ - ڈير -

۲ - بُنْدِ - از تخمهائي ڈير ميسازند

۳ - بزبان سندي اين گياه را "كِهَرْ" مينامند. در موسم زمستان از آب بر مي آيد و تا تابستان ميماند.

Marfat.com

نام مانده، در جمع ملک مهوان افزودند. و درین کولاب پرکاکی نیز بهم مي‌رسد.

هشتم: پرگنه سن (۱) است. و این پرگنه هم کلان پرگنه ایست. چند مردم و قوم درین پرگنه مي‌باشند:

مردم سادات،

قوم لاکه،

مردم کُوریجه،

و این هر سه مردم و قوم رعیت پاک خالص اند.

مردم مانجَنْدَ،

مردم کُمان،

مردم جَجَر (۲)،

مردم کاهیجه (۳)،

و این هر چهار فرقه پاره سرکشي دارند و باندک تنبیه جاگیردار، متنبه می گردند.

---

۱- باین نام قصبه تاحال موجود است و ریلوي اسٹیشن هم دارد.

۲ - چاچَر.

۳ - گاهیجه.

Marfat.com

و از مردم سادات درین پرگنه چهار (۲۷۴ - ۱) موضع اند. قصبهٔ سَنْ، موضع لکعلوي (۱)، موضع آمِري (۲)، موضع تَهتي ولی محمد (۳).

و سادات لکعلوي بسیار صحیح النسب اند. باین سادات دیگر که مذکور شد نسبت دختر نمي کنند. و در حادثه حضرت جنت آشیاني زماني که باین طرفها رایات ظفر اثر نزول اجلال فرموده بودند، خدمت خوب از دست سادات لکعلوي در حق عساکر ظفر مآثر آمده بود. چنانچه تمام ملک بحکم میرزا شاه حسن (۴) ویران شده بود، و این جماعه سادات بجا و مقام خود نشسته بودند، و از دانه و کاه و بز و گوسفند وغیره اشیاي که بمردم سپاه در کار می‌شد خبرداري مي گرفتند. و حضرت جنت آشیاني خدمتهاي این جماعه را دیده خوشحال شدند (۲۷۴-۲) و فرمان عالی شان در باب سیورغال دیه ایشان عنایت کردند. و چون ملک سهوان در جاگیر پیر غلام شد، سادات لکعلوي

---

۱ - این موضع بنام لکی موجود است و ریلوي استیشن متصل دارد.

۲ - این موضع باین نام موجود است و ریلوي استیشن متصل دارد.

۳ - این موضع بنام تهتي از ریلوي استیشن آمري به فاصلهٔ یک و نیم میل موجود است.

۴ - میرزا شاه حسن بن شاه بیگ والی سند (۹۲۸ ھ تا ۹۶۲ ھ)

Marfat.com

قبل ازین بواسطهٔ حادثات از جا و مقام خود ویران شده، در پرگنه کاهان ساکن بودند، و قوت آن نداشتند که باز بوطن اصلی خود سکونت نمایند. پیر غلام اینها را استمالت داده تخفیف حصه قرار کرده باز بجا و مقامِ خودها نشاند. و تا حال این موضع بطریق نیک آباد است. و فرمان حضرت جنت آشیانی را دیده اینها را نصیحت بسیار کرد که رفته این فرمان را بنظر کیمیا اثر حضرت عرش آشیاني بگذرانید، تا امضاء یابدَ. در پیَ بردن فرمان مذکور بودند که بمقتضاي الٰهي آتش در موضع (۲۷۵ - ۱) لکعلوي افتاد و آن فرمان در آتش از دست اینها فوت شد.

و این پرگنه تا اوائل عمل شمشیر خان خوب آباد بود، چراکه قوم لاکه درین پرگنه صاحب جمعیت خوب بودند، و باتردّد و دشمني ذاتي به سمیجه اونر مخذول العاقبة داشتند. و چند موضع مردمِ لاکه این روي آب بطرف سن واقع بودند، و بمردم کوهي مقاومت میکردند، و چند موضع آن روي آب جنب مردم سمیجه اونر کوته اندیش به سمیجه مقاومت می نمودند. تا آن که آسیب این هر دو گروه متمردان، برعیتِ این پرگنه نمي رسید. و با این حال شمشیر خان در قصبهٔ سن کنارِ دریا قلعه خوب ساخته، تهانه مستحکم همراه خواجه جان خویش خود گذاشته بود. و بعد از رفتن شمشیر خان (۲۷۵ - ۲) به قندهار، این پرگنه زبون افتاد و رفته رفته از دست سمیجه و مردم کوهي خراب و ضایع شد. چنانچه از مواضع سادات، دو

Marfat.com

موضع ، یک موضع آمري و دیگر موضع تهتي ولی محمد ویران مطلق شدند. و اکثر سادات این مواضع را مردم کوهي و سمیجه بدرجهٔ شهادت رسانیدند ، و رعیت متفرق شده رفت. و همچنین موضع ادر بیلی از مردمِ قوم لاکه ، و موضع جیسروت از مردم کوریجه وغیره مواضعات خراب و ضایع شدند ، مگر در عمل دیندار خان پاره استقامت این مردم کردند.

و آن سه پرگنه که آنروي آب واقع اند :

یکی از آنها پرگنه جُنیجه ( ۱ ) است. و این پرگنه هم کلان پرگنه ایست. چند مردم و قوم درین پرگنه مي‌باشند :

اول : قوم کوریجه (۲۷۶ - ۱)

دویم : مردم پهوار

سویم : مردم شیخان

و این هر سه مردم و قوم رعیت پاک اند سرکشي ندارند.

چهارم : مردم سمیجه بُکیه

و این مردم سرکش اند ، و نسبتها به سمیجه اُونَر مخذول العافیت دارند. نهایتش در اوائل زمان مثل سمیجه اونر باغي محض بودند ، جزوي سرِ فصل دست برداشته بجاگیردار پرگنه مذکوره مي‌دادند. و چون چند نوبت برادر

---

۱ - اکنون پرگنه یا قصبه باین نام موجود نیست.

Marfat.com

ابوالبقا سواريهاي خوب بربن جماعـه کرد، و مـدتي پرگنـه مذبوره در جاگيرش بود، اين جماعه بطريق نيک رام شدند و لذت زراعت را دريافتند و الحال چندان سرکشي ندارند.

و اين پرگنه جنب مردم سميجه اُونَر کوته انديش افتاده. در زمانِ سابق قوم کوريجه و مردم پهوار قوت تمام داشتند و به سميجه مقاومت (۲۷۶ - ۲) خوب ميکردند، و در يَسَق جاگيردار نيز حاضر مي بودند. الحال مردم اين پرگنه زبون افتاده اند، بنا براين دستِ تعدي سميجـه بر اين مردم کشاده است.

و درين پرگنه شکار گوزن و نيل‌گاؤ و گورخر و کوته پاچـه بسيار است. و کولابي دارد ريل نام، در آنجا شکار مرغابي سونـه وغيره از حـد متجاوز است، پلهاي خوب براي پراندن باز و جرّه دارد، و پرکلکی درين کولاب نيز بسيار است.

دويم: پرگنه خِـطه (۱) است. و اين پرگنه هم کلان پرگنه ايست. چند مردم درين پرگنه ساکن اند:

اول: مردم هاله پوتره

دويم: مردم شيخان

سويم: سميجه اُوتَـه (۲)

---

۱ - اکنون پرگنه يا قصبه باين نام موجود نيست.

۲ - اوتا

Marfat.com

چهارم : سمیجه پَریه

پنجم : سمیجه بُکیه

ششم : راهُوجَه

هفتم : کوریجه

هشتم : ترک (۷۷ ۲-۱)

نهم : دیته (۱)

دهم : پَلی

یازدهم : لاکه

و این یازده مردم رعیت خالص اند و سرکش نیستند.

دوازدهم : سمیجه داهِري

و اینها متمردانند جمعیت طلب.

راي سنگه ، نواسه گوریه (۲) هندو ، وقتی که پارهٔ ازین پرگنه در جاگیرش بود ، ترددي خوب باین مردم کرده بود. و آن بدین نهج بود که صد سوار نوکر از خود داشت ، و از رعیت نیز تا دو یست سوار و پیاده همراه کرده از قصبه تلهتي(۳)

---

۱ - ڈیٹھ

۲ - شاید گهوریه باشد.

۳ - ڈلھي - تاحال قائم است.

Marfat.com

بر سر یک فرقه مردم داهري (۱) تاخت نمود. چون نزدیک بمواضعات آنها رسید ، بیشتر آنها خبردار شده قریب یک هزار مردم داهري از سوار و پیاده برسر او ریختند ، و او را علاج غیر از فرار نمودن نماند. و هر چند مي گریخت آنها تعاقب مي کردند، بآخر در اثناءِ راه میانِ جنگل (۲۷۷-۲) پنجاه سوارِ خود را یک طرف ایستاده کرد و پنجاه سوار بطرف دیگر، و میانه راه خالی گذاشت. هرگاه غنیم درمیان رسید دست به تیر کرده سي نفر از سرداران مردم داهري را کشتند، و اکثر سرداران خوب بدست خودش افتادند ، باسم شه میر و ساند وغیره. و ازین طرف هم تا بیست کس کشته شد. اما مردم داهري شکست خوردند و ازان روز متنبه شده پاره مالگذاري را قبول کرده منقاد جاگیردار گشتند.

دیگر مردم هاله پوتره درین پرگنه صاحبِ جمعیت بودند ، و مقاومت با سمیجه اونر کرده مي آمدند، و زراعت هم بسیار مي نمودند و در یَسَق سمیجه اونر در خدمت جاگیردار قیام مي داشتند. تا عمل شمشیر خان اوزبک و گذشتِ عملِ او چون (۲۷۸-۱) رعیت این پرگنه بواسطهٔ ستم و ظلم بعض جاگیرداران زبون شد، آن جماعه هاله پوتره نیز از پا افتادند. و دستِ تمرد سمیجه اونر برین پرگنه کشاده شد، و دار و مدار میان اینها مي گذشت تا آنکه ، در عمل احمد بیگ خان بالکلیه این پرگنه را مردم سمیجه اونر ویران کردند ، و اکثر مواضعش متفرق شده رفتند. و بواسطهٔ ویرانيِ این پرگنه دستِ تعدي سمیجه اونر بمواضعات

---

۱ - ڈاهري

Marfat.com

پرگنهٔ بوبکان و پرگنهٔ حویلی سهوان و پرگنهٔ سن که این روي دریا واقع اند، دراز گشت. چراکه این پرگنه خیطه روي دریا را گرفته متصل پرگنه لاکوت که سکونت گاه سمیجه اونر است سراسر واقمست. و مواضعات این پرگنه دران وقت جابجا نشسته بودند، و سمیجه بدبختان (۲۷۸-۲) روسیاهان هر جنگ و جدلی که داشتند برعیت این پرگنه مي کردند، و جاگیردار حمایت رعیت بادشاهي کرده می آمد. بنابران یکایک سمیجه اونر رعیت این پرگنه را زیر کرده از دریا گذشته آسیبي برعیت مواضعات این روي آب نمي رسانیدند. و هر فسادي که داشتند آنروي آب مي‌نمودند. و بسبب ویرانئ این پرگنه قوت تمام بمردم سمیجه اونر حاصل شد.

دیندارخان، بعض مواضعات پرگنه خیطه و پرگنه لاکوت و پرگنه سن را بمردم سمیجه اونر وغیره سادات سن و سادات لکعلوي جاگیر کرد، و صلح کل درمیان آورد. و کرن نام سردار یک طرف سمیجه اونر را آورده، درمیان پرگنه خیطه نشاند. تا چند موضع از پرگنه خطه روي بآبادانی آورد. (۲۷۹-۱) اما این پرگنه از دست ستم سمیجه اونر نگه داشتنی است و آبادان کردني، که در آبادانئ این پرگنه زبونئ سمیجه اونراست. والله اعلم بالصّواب.

سیوم پرگنه لاکوت(۱) است. و این همان پرگنه ایست

---

۱- **لاکات** - در ضلع نواب شاه تعلقه سکرند، متصل بقصبه قاضي احمد یک دیهي باین نام موجود است، شاید که دراوقت نام این سرزمین پرگنه لاکوت بود.

Marfat.com

که سمیجه اونر مخذول العاقبة داخل اوست. و این پرگنه دو تپه مي‌شود. یک تپه سمیجه مذکور، دوم تپه مردم لاکه، که عداوت جبلي به سمیجه اونر دارند. در زمان سابق جاگیرداران سهوان رعایت مردم لاکه کرده مي آمدند، و بر سمیجه اونر نیز سرفصل سواري خوب مي کردند. و مردم لاکه پیش مي‌شدند و جاسوسي مینمودند، و هر جا از مردم سمیجه اونر مي یافتند تا ذرّیات اینها را هم مي کشتند. و تپه مردم لاکه بطریق نیک آبادان و معمور مي بود، و مال دیوان را کردن چو موجواب (۹ ۷ ۲ - ۲) مي گفتند. و سمیجه اونر از ترس اینها و لشکر بادشاهي بر کنار کولاب ها، در زمین ریزاني زراعت کم مي کردند، و اکثر زراعت خریف و ربیع از قسم جواري و جَو در دشتها بآب باران مینمودند. و آن زراعت را هم مردم بادشاهي باتفاق مردم لاکه تاراج مي کردند، و یا مال از سمیجه مي گرفتند. و باین معني مردم سمیجه چندان قوت نمي توانستند گرفت، و رعیت رجوع بمردم لاکه داشت. و گذشت عمل شمشیر خان اوزبک مردم لاکه بسبب بد عملیهاي بعض جاگیرداران از پا افتادند، و اکثر زمینهاي اینها را مردم سمیجه اونر متصرّف شدند، و از حد بیش اینها از دست سمیجه تلف گشتند، و بقیة السیف بطرف سن گذشته ساکن شدند. و رعیت این پرگنه اکثر (۲۸۰ - ۱) رجوع بمردم سمیجه اونر نمود. و سمیجه زراعتهاي خود را بفراغ خاطر برداشتن گرفت، و هیچ کس مطالبه بآنها ننمود، و پرگنه لاکوت از جمع افتاد. و

Marfat.com

سميجه رفته رفته قوت پذير شد. ديندار خان چون صلح كل بمردم سميجه كرد، بنا بران باقي ماندهاي مردم لاكه آنروي آب در وطن خود ها پاره استقامت نمودند. و اين پرگنه جمعيت خوب از جوانان كار آمدني با سردار صاحب تردّد مي طلبند.

والله اعلم بالصواب

Marfat.com

# فصل دوم

## در بیان متمرّدان و مفسدان این ملک

که بواسطهٔ فساد آنها این ملک زبون افتاده، بلکه ملک بهکر و ملک تهته و ملک جیسلمیر هم از تمرد اینها خلاصي ندارند.

بباید دانست که اینها سه گروه مي باشند. یک گروه: سمیجه است، و سمیجه از (۲۸۰ - ۲) روي ظاهر دوازده قوم مي شوند:

۱ - قوم بُکِیه

۲ - قوم تِیبه

۳ - قوم جُونیجه

۴ - قوم پَرِیَه

۵ - قوم دَل

۶ - قوم کِیبَرَ

۷ - قوم اُوْتَه (۱)

---

۱ - اوتا

Marfat.com

۸ - قوم لاکیار[؟]

۹ - قوم راجپال (۱)

۱۰ - قوم بیهن[؟] (۲)

و این دَه قوم غیر تیبه پرگنه باغبانان و دَل پرگنه سمواتي (۳) و پرگنه شال (۴)، رعیت پیشه اند، و مالگذاري جاگیردار مي نمایند. چنانچه سابق هم در ذکر احوال پرگنات اشارت درین باب رفته.

۱۱ - قوم منگیوانه، و این حرامزاده قوم است.

۱۲ - قوم اونر، و این از روي ظاهر پنج فرقه مي باشند:

(الف) - فرقهٔ راهُو،

(ب) - فرقهٔ داهِري،

(ج) - فرقه سَاند[؟]،

و این هر سه فرقه اطاعة جاگیردار کرده مي آیند.

(د) فرقهٔ سانریه (۵) و این فرقه بچهار جماعه منقسم

---

۱ - راجپال شاید ''راجپر،، باشد.

۲ - بیهَط

۳ - این شاید ''ساهتي،، باشد

۴ - شال نزدیک به کوتري است.

۵ - این قوم بنام ''ساریه،، معروف است.

Marfat.com

مي شود :

جماعه ديريجه (۱)

جماعه راهوجه

جماعه مناهجه

جماعه فيروزجه

( ه ) فرقه كيريه ،

و اين فرقه كيريه و قوم سنگيوانه هر دو درميان فرقهٔ سانريه متصل اند. و از قوم اونر همين (۲۸۱ - ۱) فرقهٔ سانريه مادّهٔ فساد و فتنه اند ، كه بهيچ تنبيه متنبّه نمي گردند. و چون جا گيردار زبون مي باشد ، فرقهاي ديگر نيز از قوم اونر به فرقهٔ سانريه در آمده فتنه انگيزي مي نمايند. بنا بران در فساد گروه سميجه قوم اونر را مذكور كرده ميشود. و فرقه سانريه بذات خود در پرگنه لاكوت قريب پنج هزار كس مي باشند ، قريب هزار سوار و قريب چهار هزار پياده. امّا در جنگ پياده اينها از سوار جري تر است ، بلكه وقت جنگ سواراني كه داعيهٔ شمشير دارند ، پياده شده جنگ مي كنند. و سكونت اينها در پرگنه لاكوت ست ، درميان هفت قوم صاحب جمعيت رعيت شهنشاهي.

---

۱ - ديريجه غالباً داريجه باشد.

Marfat.com

دشمنانِ این روسیاهان، جنوب رویه قوم هاله که تعلق به (۲۸۱ - ۲) پرگنه هاله کندي من اعمال سرکار نصر پور دارند. و شمال رویه قوم کوریجه و قوم پهوار که تعلق به پرگنه جنیجه دارند. و قوم سهته که تعلق به پرگنه دربیله من اعمال ملک بهکر دارند. و مغرب رویه قوم لاکه و قوم هاله پوتره که تعلق به پرگنه لاکوت و پرگنهٔ خطه دارند. و مشرق رویه تلهاي ریگ جیسلمیر که تعلق به راجپوتان راجه جیسلمیر دارند.

و این فرقه سانریه درمواضعات خود ها زراعت هم می کنند، امّا مالگذاري مانند رعیت دیگر از نقد و جنس غله کم مي کنند. اگر گاهي جاگیردار زور مي آرد بطریق اجاره جزوي زر و غله مقطعي مي نمایند، و آن هم از اسب و شتر و گاؤ و خرِ فرتوت عوض زر و غله جواب میگویند. و گذشت عملِ شیر خواجه چیزي بکسي نداده اند، بلکه رعیت شهنشاهی را کشته و تاراج (۲۸۲ - ۱) کرده خراب و ضایع ساخته، پرگنه خطه و طرف مردم لاکه را هم اکثر به تحت خود برده اند.

و مواضعات این قطّاع طریقان از پرگنه لاکوت که دران مواضع زراعت مي نمایند، از روي ظاهر پنج اند، دیگر دیهات ریزه بسیارند.

یکی : دیراؤن، که مسکن جماعهٔ دریجه است، و از قلعهٔ سهوان هشت کروه مي باشد.

Marfat.com

دویم : کاتیره، که از قلعهٔ سهوان یازده و نیم کروه مي شود.

سویم : ویجره، که از قلعهٔ سهوانِ دوازده کروهی واقع است. و این هر دو موضع مسکن جماعهٔ مناهجه اند.

چهارم : سابه.

پنجم : پریاري، و این هر دو موضع مسکن جماعهٔ راهوجه و جماعهٔ فیروزجه اند که باهم متصل نشسته اند. و از قلعهٔ سهوان این هر دو موضع چهارده کروه میشوند.

و عجائب جاها ست (۲۸۲ - ۲) در تمام ملک سهوان بلکه در ملک بهکر و تته و ملتان هم این قسم جاهاي پُر شکار پر زمین قابل زراعت کم است. کولابهاي عظیم درین جاها واقعست که بالاي آن کولابها دشت است و آنجا زراعت خریفی از جواري بغایت خوب مي شود. و در زیر زمین ریزاني ربیعی بسیاراست، که احتیاج بقلبه راني ندارد، و همیں به تخم پاشي جَو میکنند، و بر بالاي آن کاه مي اندازند، تا وحوش و طیور تخم را نخورد. بقدرت الٰهي همان طریق بکمالیت رسیده پخته مي شود، و قوت این بدبختان مي گردد. و اگر عشر این زراعت هم مال بدیوان بدهند بسیار است.

دوم گروه : متمرّدان بلوچ چاندیه است. و اینها جنب پرگنهٔ باغبانان، دامنهٔ کوه را گرفته مي باشند و زراعت (۲۸۳ - ۱) هم مي کنند و مواشي نیز بسیار دارند. و گذشت

Marfat.com

عملِ بختیار بیگ و پیر غلام، هیچ کس از آنها مال نگرفته.
و دو فرقه میشوند:

یکی: گورا که بزبان سندي سفید را گویند،

دویم: کارا که سیاه را گویند.

و وجه تسمیه اینست که چاندیه نام بلوچ کوهي دو پسر داشت، یکی را نام گوره بود و دیگر را نام کاره. آنچه از اولاد گوره اند آن ها را گورا می نامند، و آنچه از اولادِ کاره اند آنها را کارا. و همگی قریب یک هزار کس از سوار و پیاده میشوند، قریب سیصد سوار و قریب هفصد پیاده. امّا این قسم مفسدان کم بهم مي رسند. پیوسته کارِ این بد بختان آدم دزدي است و حرّ فروشي، سواي تاخت مال و مواشی. و پرگنه باغبانان از دستِ ستم اینها خراب و ضایع است. و سبب زبوني پرگنه کاهان و پرگنه پاتر و پرگنه اکبر آباد نیز اکثر همینها میشوند.

سیوم گروه (۲۸۳ - ۲) متمرّدان: قوم نُهمردي است.
و وجه تسمیه این قوم بـه نُهمردي ازان شده، که میگویند نُه نفر سمیجه از میان قوم خود جدا شده در کوه ساکن شدند، و از نسلِ آن بد بختان این بد بختان حاصل شدند، پس در اصل قوم نهمردي نیز سمیجه مي باشند. و اینها صاحبِ جمعیتِ خوب هستند، قریب شش هزار کس میشوند، ازان جمله قریب هزار و پانصد سوار، و قریب چهار و نیم هزار پیاده. درمیان

Marfat.com

خودها چهار طرف اند، طرف کانبو (۱)، طرف هارون، طرف چولی، طرف لشکري. و اکثر در کوهستاني که جنب پرگنه حویلی سهوان و پرگنهٔ سن است، سکونت دارند. درین ولا چون جاگیرداران سرکار چاکر هاله اینها را از طرف خود دیهها انعام (۲۸۴ - ۱) داده اند، پاره بطرف کوهاٴ چاکر هاله هم مي باشند.

و این قوم زراعت نمي کنند و در یک منزل ساکن نیستند و جايٴ کـه چند گاه ساکن مي شوند آنجا را تهانه مي نامند. وازقسم اسپ وشترو گوسفند وگاؤ و دیگر متاع کوهي بسیار دارند و هیچ کمی ندارند و متمولند. و شتران رنگین اول اول درمیان اینها بهم میرسند، و کار و پیشهٔ این قوم تاخت باخت است. و ماده فساد پرگنجات ملک سهوان که این روي دریا بطرف قلعه وافعند و سرکار چاکر هاله مي باشند، و تا حال هیچ صوبه دار تهته و جاگیردار سهوان اینها را نجنبانیده. چنانچه تهانه اینها را زده باشد، مگر یک فرقهٔ اینها آمده یک جاي را تاخته باشد، و تعاقب آنها نموده چند کس کشته باشند. (۲۸۴ - ۲)

والله اعلم بالصواب

---

۱ - کانبو نام یکی کوه است.

Marfat.com

# فصل سیوم

## در بیان سبب خرابیٔ رعیت ملک سهوان، و قوت گرفتن متمردان.

و چون بیان این سبب موقوف بر بیان عملهای جاگیرداران سابق بود، بنا بران متعرض عملهای جاگیرداران سابق گردید.

و بباید دانست که در عمل ترخانیان این قومهاٴ رعیت که در صدر ذکر یافت، بواسطهٴ خوش سلوکیٴ آنها و عدم ظلم، همه پر قوت بودند، و مال دیوان را هم میدادند. و با آن، تانهای مستحکم هرجا نشانده بودند، تا هیچ قومی بدیگری ستم نرساند، و از دست متمردان رعیت در امن باشد. بنا بران رعیت باوجود استمالت تهانه داران از طرفِ خود، هم قدرت آن داشت که مقاومت یک دیگر و متمردان نماید. و باین معنی فتنه درمیان مردم رعیت واقع نمی شد، و بفراغِ خاطر (۲۸۵ - ۱) در کِشت کار خود مشغول می بود، و هیچ فکر بجز زراعت نداشت. و برای همین، هر جا زمین افتاده بود مزروع ساخته، حصهٴ دیوان را بدیوان داده، حصهٴ خود را متصرف می شد.

Marfat.com

و سميجه اونر نيز درميان رعيتي مي كرد ، امّا چون اكثر كلان تران مردم ارغون و ترخان ازينها دختر مي گرفتند و نسبت ميكردند ، بنابران سركش بودند . و مرزا صالح ترخان (۱) كشش خوب در اينها كرده بود ، و مرزا محمد باقي خود براينها در كشتيها سوار شده آمده بود . يک شب سميجه بر لشكر او شبي خون آورده بر كشتئ مرزا موسى اليه چند سميجه ريختند . مرزا بر يک زورق چوكى سوار شده ، خود را بگوشه كشيد . و رائحه بيگم دختر ناهيد بيگم زن مرزا را كشته رفتند ( ۲ ). مقصود (۲۸۵ - ۲) كه اين سميجه اونر در زمان ترخانيان هم اين قسم عملهاي بد مي كردند .

و احشام ديگر از بلوچ چانديه و قوم نهمردي سلامي بودند . از قسم شتر و اسپ و گوسفند وغيره متاع كوهى چيزي فصلانه ميدادند ، و برعيت آسيبي نمى رسانيدند ، و هر جا لشكر كشى مي شد همراهي مي نمودند .

و چون ولايت سنده بعنايت الهي و باقبال بي زوال حضرت عرش آستاني از دست خانخانان عبدالرحيم فتح يافت ، او زياده

---

۱ - بن ميرزا عيسى ترخان اول ، شهادت بتاريخ ۲۳ رمضان ۹۷۰ھ (ر ک تاريخ سند مير معصوم صـ ۲۲۵ و تعليقات مكلي نامه ، طبع مجله مهران ).

۲ - ر ک - برائ تفصيل تاريخ سند مير معصوم صـ ۲۱۲ و بيگلار نامه خطي صـ ۷۷

Marfat.com

از مردم ترخانیان برعیت سنده سلوک نمود. چنانچه در بودن مرزا جاني اهل سنده بتمام رجوع باو کرد، و هیچ تفرقه بدل اینها راه نگرفت. بعد ازان چون مرزا جاني بشرف عتبه بوسي حضرت عرش آستاني مشرف شد، ایشان از روي تدبیر سلطنت، احوال (۲۸۶ - ۱) سرکار سهوان و بندر لاهري را دریافته، از مرزا جاني جدا کرده، بخالصهٔ شریفه نگهداشتند. و باقي چهار سرکار را به مرزا جاني جاگیر نمودند.

و الحق کـه این چنین است، هر گاه سرکار سهوان بدست کسي باشد مردم سهته سر برداشته نمي توانند. و مقصود بیگ (۱) از طرف خانخانان درین سرکار حاکم بود.

عمل بختیار بیگ ترکمان و گذشت او، جاگیر سهوان بـه بختیار بیگ ترکمان (۲) عنایت شد، و او بسیار سپاهي خوب بود. چنانچه شنیده مي شود که بهتر از مردم ترخان، این ملک را در ضبط و ربط آورده آبادان کرده بود. و این احشام مفسده

---

۱ - وي از ملازمان خانخانان و در فتح سند موجود بود، و بعد از فتح سند اولین صوبه دار سیوهن شد، و غالباً چند ماه یا یک سال نجا ماند و بعد او بختیار بیگ رسید.

۲ - صاحب طبقات اکبري (۴۵۵ - ۲) او را صوبه دار سیوستان نوشته و ازان ظاهر است که عمل بختیار بیگ در سال ۱۰۰۱ھ آغاز شده و تا ۱۰۰۳ھ انجا بود و درین سال همراه میر ابوالقاسم نمکین برائ فتح سیوی رفت (ر ک اکبر نامه ۶۶۶ - ۳).

Marfat.com

مذکوره هر یک را تادیب خوب داده در عمل خود آورده منقاد و محکوم ساخته.

اول : طریقِ سپاه پروریٔ او را بیان کنم. قریب هزار سوار (۲۸۶ - ۲) خوب با تردد پُر تَهیه نوکر داشت، و پیوسته در آسودگیٔ لشکر خود سعي مي نمود. چنانچه شیخ سعدي رحمة الله علیه در بوستان آورده. نظم :

دلاور که باري تهوّر نمود
بباید بمقدارش اندر فزود
که بارِ دگر سر نهد بر هلاک
ندارد ز پرخاش یاجوج باک
سپاهی در آسودگی خوش بدار
که در حالتِ سختي آید بکار
کنون دست مردان جنگی ببوس
نه آنگه که دشمن فرو کوفت کوس
سپاهي که کارش نباشد به برگ
کجا دل نهد روز هیجا بمرگ
نواحئ ملک از کفِ بدسگال
بلشکر نگهدار و لشکر بمال
مَلِک را بود بر عدو دست چیر
چو لشکر دل آسوده باشند و سیر
بهائ سرِ خویشتن مي خورند
نه انصاف باشد که سختي برند

Marfat.com

چو دارند گنج از سپاهي دريغ
دريغ آيدش دست بردن بتيغ (۲۸۷-۱)
چه مردي کند در صف کارزار .
که دستش تهي باشد از روزگار

دويم : تدبير سپاهگريش را بتحرير آرم. که لشکر خود را قدغن کرده بود که سه روزه آذوقه هر کس همیشه موجود پیش خود داشته باشد. چنانچه اگر خلاف این امر از کسي ظاهر مي شد، يک ماهه از علوفه او وضع مي نمود. و چند جاسوس از طرف احشامات کوهي و سميجه اونر دلاسا کرده نوکر نگهداشته بود ، چنانچه دلهاي آنها با وي رام شده اخبار مفسدان را پيوسته خاطر نشان او مي کردند. و لشکر حضور خود را هفت فوج قرار داده بود ، هر فوجي بنوبت خود يک روز و يک شب مستعد پيش او حاضر مي بود. و نفيري داشت و کره ناي، و ضابطه بسته بود که هرگاه نفير کرده سوار شود ، همان فوج (۲۸۷ - ۲) نوبتي بهمراه او سوار گردد ، ديگري را امر نبود که سوار شود. و هرگاه کردناي کرده سوار شود ، مردم لشکري بتمامي بغير اشارت بخشي و جارچي سه روزه آذوقهٔ خودها را از خوراک و آب برداشته سوار شوند. و اين نهايت تدبير سپاهگري ست که هرگز بر اسرار او کسي واقف نمي شد. و الحال ، اگر اميري قصد سواري ميکند دو ماه در استعداد سواري مي گذرد تا سوار شود.

Marfat.com

سیوم : چند سواري او و مردمش در تقریر بیان آرم.
اگرچه سواري بسیار و تردد هاي بیشمار بر احشامات متمردان این ملک از وي و از لشکر او بوقوع آمده بود.

اول چون بملک سهوان رسید، شهسوار نام شقدار خود را بر تپه سمیجه اونر من اعمال پرگنه لاکوت فرستاد، (۲۸۸-۱) و او در سمیجه اونر نشسته مالگذاري میکرد. یکروزي مردم سمیجه فرصت یافته او را کشتند، و همین که بختیار بیگ را خبر رسید لشکر به همراه قوج علی شاملو کرده بر سمیجه اونر کوته اندیش تعیین نمود. چنانچه روز دیگر لشکر مذکور بر سمیجه اونر ریخته، کس بسیار ازان بدبختان بقتل رسانیدند. و سرداران هر چهار طرف سمیجه اونر باسم پریه و بودله و محمود و فرید و جیونده و جوده، کاه در دهن کرده آمده قوج علی را دیدند. و اوسرهاي مقتولان متمردان را در سبدها کرده، با آن شش سردار پیش بختیار بیگ به سهوان فرستاد. و بختیار بیگ این سرداران را در قید خود نگهداشت بآخر قاسم خان ارغون (۱) که از قبل میرزا جاني بیگ (۲۸۸ - ۲) ترخان در نصر پور (۲)

---

۱ - امیر شاه قاسم، خان زمان، متوفي ۱۴ رمضان ۱۰۱۹ ه -
(ر ک برای تفصیل بیگلار نامه خطي و مقدمه مثنوي چنیسر نامه)

۲ - در سال ۹۹۲ ه بعد از مرگ پسر خود میرزا شاه رخ که صوبه دار نصر پور بود، میرزا محمد باقي پرگنه نصر پور را در جاگیر شاه قاسم خان زمان داد. و بعد ازان سالهاي دراز این پرگنه در تحویل این خانواده ماند.

Marfat.com

حاکم بود، بیست و چهار هزار لاري جرمانه سمیجه قرار داده ضامن گشته، سرداران مذکور را از بند خلاص کرد. و بختیار بیگ مردم خود را به نصر پور پیش قاسم خان ارغون فرستاد، تا زر مذکور سامان کرده بیارند. و مردم سمیجه از بی بضاعتي مسکن خودها را گذاشته، جلا وطن گردیده، در سرکار نصر پور رفته ساکن شدند. و پاره مبلغ از جرمانه مذبوره نقد ادا کردند، و تتمه را خواستند از جنس اسپ و شتر و گاو و خر ادا نمایند. کسان بختیار بیگ این معني را بصاحب خود عرضه داشت نمودند. بختیار بیگ این حرف را پسند نکرده از دریا عبور نموده در قلعه وینجره رفته نشست. و از آنجا نوشته به قاسم خان ارغون (۲۸۹ - ۱) فرستاد که بقایا را زر نقد جواب گوید، و الاّ مرا بر سر خود رسیده داند، و مردم سمیجه که رعیت من است در ملک خود جاي ندهد. چون این نوشته به قاسم خان ارغون رسید بحیله و حیل گذرانیدن گرفت. بختیار بیگ استعداد لشکر کرده روانه نصر پور گردید، چون بموضع نگر که هم سرحدي سرکار مزبور است رسید، و این خبر مسموع قاسم خان ارغون گردید، در ساعت و لمحه بقایاي جرمانه را زر نقد از خزانه‌ٔ خود برآورده بمردم بختیار بیگ حواله کرد، و عذر خواهي بسیار نوشت. و کسان خود بر قوم سمیجه اونر تعیین نمود، تا هرجا در سرکار نصر پور بیابند برآورده بطرف ملک سهوان فرستند، و از ضامنیه سمیجه اونر ابرا نمود. بعد (۲۸۹ - ۲) آن سمیجه زبون گردیده در جا و مقام خودها ساکن شدند. و

Marfat.com

شيوهٔ رعيتي را شعار خود ها ساخته دست متمردي و كوته انديشي را قاصر كردند. و بختيار بيگ مراجعت نموده به سهوان آمد، و پيوسته شقدار او، درسميجه اونر نشسته مثل سائر رعيت از آنها مال متصرف مي‌شد، تا آنكه زراعتي كه در دشتها باراني ميكاشتند، آنرا هم از روي ضبط مال مي گرفت.

ديگر رحمان قلی نام غلام چركس پسر خوانده داشت، بغايت مردانه بود، او را با پنجاه سوار دِر قصبه سَن نشانده بود. روزي مردم نهمردي آمده مواشي سن را برداشتند، و نماز پيشين او را خبر شد. همان ساعت پاي كش را پيش كرده سوار شد، و آن روز و شب تا دو پاس روز ديگر، تعاقب آن روسياهان (۲۹۰ - ۱) نموده، نماز پيشين بود كه بآن جماعه متمردان ملحق شد. و آنها تا سيصد نفر از سوار و پياده بودند، مواشي را گذاشته بالاي كوه سوار شدند. رحمان قلی مواشي را بمردم سن كه همراهِ او بودند، داده، خود متوجه كوه شد. و از آنها تا دويست نفر را بقتل رسانيد، و سرهاي آنها را بريده به سهوان پيش بختيار بيگ فرستاد. و بعد اليوم، قوم نهمردي در عمل او از تاخت ملک سهوان باز آمده گرد متمردي نمي گشتند.

ديگر: مردم ساچي كه در موضع اكبر آباد مي‌بودند، و رعيتي نمي كردند، آنها را خود سوار شده استيصال نمود. و درين باب سابق هم اشارت رفته.

و يک دفعه بلوچ نُوحاني كه ذكر اين بلوچان پيشتر

Marfat.com

خواهد آمد، بي اداي ٔ کردند، آنها را نيز خود سوار شده هفده (۲۹۰ - ۲) کس از سرداران بلوچان جنگی بقتل رسانيد. درين ميان توته نام بلوچي جنگ خوب کرد، چنانچه چند کس از لشکر بختيار بيگ شهيد گردانيد، بآخر رحمٰن قلي تاخته بران بلوچ رسيد و آن بلوچ اسپ ِ رحمٰن قلي را پي کرد، و رحمٰن قلی بزمين آمده هر دو باهم پيوستند. رحمٰن قلي اوبچي بود، زخم بلوچ برو کارگر نمي شد، و زخم رحمٰن قلی بر حريف کارگر شده او را مقتول ساخت. بعد ازان بختيار بيگ مردم نوحاني را باعزاز و اکرام بنواخت و درّها ٔ کوه که بطرف مواضعات پرگنه حويلی واقع اند، بآنها سپرد، تا خبردار لشکر قوم نهمردي باشند.

ديگر: موضع خسائي شوره (۱) و بُداپُر (۲) من معمولات پرگنه اُنر پور (۳) سرکار چاکر هاله که دران وقت در جاگير ميرزا جاني (۲۹۱ - ۱) ترخان بود، رحمٰن قلی را با پنجاه جوان حکم کرد که رفته، مزروعات اين مواضعات را داخل پرگنه ٔ سن کرده، متصرّف شود. رحمٰن قلی رفته در موضع

---

۱ - اين قصبه بهمين نام نزديک ريلوي استيشن گوپانگ (**خانوت**) موجود است.

۲ - **بداپور** اين قصبه تاکنون موجود و ريلوي استيشن باين نام متصل قصبه واقع است.

۳ - **انڑ پور**، تاکنون اين قصبه موجود است.

Marfat.com

کُمان (۱) من معمولهٔ پرگنه سن که متصل خسائی شوره است، نشسته غله ربیع موضع خساي شوره را بدست آورده، در کشتي ها انداخته بطرف سهوان روانه کرد، و خواست تا مزروعات موضع بداپُر نیز بدست آورد. درین ضمن خسرو بیگ که از طرف میرزا جاني حاکم تهته بود، لشکر تعیینات سرکار چاکرهاله و سرکار نصر پور را با احشامات این هر دو سرکار براي جنگ رحمٰن قلي تعیین فرمود، و این لشکر عظیم مجتمع شده در موضع خسائی شوره آمده نشستند. رحمٰن قلي به بختیار بیگ عرضه داشت نمود که: (۲۹۱-۲) لشکر زور از تهته آمده، اگر فیل خاصه را با کومک خوب بمن فرستید یک جنگ با این مردم بکنم. قضا را بختیار بیگ باو نوشت که: اي نامرد از دست تو کار نمي آید، از من فیل و کومک میطلبي. چون این نوشته به رحمٰن قلی رسید جشن خوب با جوانان که همراه داشت کرده، پرچهاي زعفراني پوشیده گفت: فردا توي من است. و چون صباح شد مستعد جنگ گردیده بطرف موضع خسائي شوره روانه گردید، و لشکر تهته هم مکمل و مسلح گردیده رو برو ایستادند. درین حال رحمٰن قلی با پنجاه جوان خود جلو بران لشکر انداخته، از میانِ صف حریف گذشته آن طرف ایستاد، و احشامات سن که همراه رحمٰن قلی بودند، یک مرتبه رو بگریز نهادند، و لشکر تهته، رحمٰن قلی را

---

۱ - این موضع تاکنون موجود است.

Marfat.com

(۲۹۲ - ۱) با جماعه او محاصره کرده، او را با بیست و پنج جوان مقتول ساختند، و بیست و پنج جوان دیگر از جنگ گاه برآمده پیش بختیار بیگ آمدند. و این خبر را بختیار بیگ شنیده بغایت متاسف گردیده، تعبیه سواري بر سرکار چاکر هاله نمود.

درین اثنا ملک بهکر در جاگیر خان اعظم (۱) مرزا کوکه شد، و او میرزا انور (۲) نام پسر خود را در بهکر فرستاد، و مردم چاندیه ملک بهکر را تاخت نمودن گرفتند. میرزا انور، حیدر بیگ نام ملازم خود را با جمعیت خوب بر سر قوم چاندیه فرستاد، و مردمِ چاندیه با او روز روشن در میدان، جنگ کرده شکست دادند، و اسباب و نقاره او را بتاراج بردند. مرزا انور ازین مقوله خبر یافته استعداد سواري خود کرده به بختیار بیگ کس فرستاد که او نیز ازان طرف سواري (۲۹۲ - ۲) کند.

بختیار بیگ، به میرزا مومي الیه در جواب نوشت که: من طیّارم، هر گاه از آن طرف شما سواري فرمائید، مرا رسیده دانید. و جاسوسان را بطرف مردم چاندیه تعیین کرده، خبر

---

۱ - خان اعظم میرزا عزیز کوکه متوفي (۱۰۳۳ھ) بن خان اعظم شمس الدین محمد خان آتکه (متوفي ۹۷۰ھ) در سال چهل و یکم اکبری (۴—۱۰۰۵ھ) صوبه داری ملتان یافت (ماثرالامرا ۶۸۵ - ۱) شاید دران زمان بکر نیز در جاگیر او داده شده بود.

۲ - ر ک بتعلیقات.

Marfat.com

تحقیق یافته. وقت پیشین بود که از قلعه سهوان نفیر کرده بطرح شکار طرف کولاب منجر سوار شده، یک دو دست مرغابي از باز گیر آمده شگون گرفته مراجعت نموده، نزدیک سهوان پا کروهی مزاریست، آنجا رسیده، از اسپ فرود آمده چند پروانچه باحشامات رعیت باسم بهوار و کوریجه و سمیجه نوشته، بدست چند سوار جلد و تند داد که رفته احشامات مذکور را گرفته، علی الصباح در موضع کونر کوت من اعمال پرگنهٔ کاهان حاضر شوند. و خود از آنجا نماز دیگر کرّه نا (۲۹۳ - ۱) کشیده، سوار شد، و تمام شب یلغر میکرد. صبحش بموضع کونر کوت رسید، و آنجا تمام لشکر او و احشام رعیت تا دوپهر روز جمع شدند. بعد ازان سرداران مردم پهواران را باسم عیسي و موسي و داؤد و جلال را طلبیده گفت که: تا حال مردم چاندیه از سواري من خبر ندارند، و من قصد آنها دارم، اگر بعد الیوم آنها را خبر سواري من شد، و آنها گریختند، شمایان را بجاي مردم چاندیه میکُشم. و این هر چهار سرداران را بهمراه، راهبر کرده پیش کرد. و در وقتِ زوال از آنجا سوار شد، و آنروز و شبِ آینده قتره کرده، صبحي بود که برسر مردم چاندیه ریخت. آنها پیش دویدند و دلیرانه بجنگ شدند، دانستند که مثل لشکر سابق از بهکر لشکري آمده. (۲۹۳ - ۲) درین ضمن معلوم کردند که این بختیار بیگ ترکمان است که از سهوان رسیده، و سراسیمه شدند. و بهر طریق جنگ خوب درمیان اینها واقع شد، و چاندیه

Marfat.com

هزیمت خورد ، و کس بسیار ازان بد بختان بقتل رسید ، و اسیر کثیر بدست افتاد. و ازینجا چند سر از سرداران چاندیه و چند بندي بدستِ کس خود داده ، به مرزا انور فرستاد.

هنوز میرزا در تعبیه لشکر بود که سرهاي مردم چاندیه و بندیان آن متمردان بنظر او گذشت. و ازان تاخت ، مردم چاندیه چنان زبون شدند که شقدار خود را درمیان آنها گذاشت ، و تا عمل او بود ، از آنها مال زراعت مثل رعیت دیگر مي گرفت.

و عمل بختیار بیگ در سهوان تا هفت سال (۱) بود ، و برعیّت غله بخشی قرار کرده بود ، نصفانصف ( ۲۹۴ - ۱ ) و در بعض جاها ازقرار ، سیوم حصه و چهارم حصه و پنج دوي فقط هم ، غلـه بخشي مي نمود. و حـاصل یک فصلِ ربیع در عملِ او به هشتاد هزار خروار غلّه رسیده بود ، سواي وجوه سبز بري و غله خریف. و به زمیندار این ملک سواي این قدر که رعیت اند ، دیگر آشنائي براي توجیهاتِ ظلم نداشت. و هر کس را بحدِ او برابر نگه می داشت ، چنانچه یک ، بر دیگر غالب نمي شد. و انعامِ اربابان و مقدّمان از مالِ خود جواب مي گفت ، و رعیت را تصدیع نمی داد. و این طریقِ عمل نهایت موجبِ آباداني میشود. از براي آنکه ، در غله بخشي چنانچه قطعه یک رعیت غریب در عمل می آید ، همچنان قطعه

---

۱ - بختیار بیگ در سال ۱۰۰۱ه به سیوستان آمد، و هفت سال تا حدود سال ۱۰۰۷ آنجا ماند.

Marfat.com

ارباب و مقدم و قانون گوي در عمل مي آيد، و ستم شريکی نمي شود، و در ضبط قطعهاي خود را مردم ارباب و مقدم و قانونگوي وقت (۲۹۴ - ۲) توجيه از ميان مي بر آرند، و مال آنها را بر زراعت رعيت غريب زياده کرده، توجيه مي کنند. و اين معني موجب ستم شريکی است. مگر چگونه عامل فهميده سنجيده بايد تا حافظ اين شيوهٔ ناستودهٔ مردم ارباب و مقدم و قانونگوي بوده، عمل ضبط را از روي حق و حساب پيش برد. چنانچه چند کلمه در باب مير معصوم بهکري سابق مذکور شد. و نيز در عمل غله بخشي زمينهاي کم حاصل را هم رعيت مزروع مي کند، و زمينهاي پُر حاصل را بطريق اولیٰ و در عمل ضبطئ زمينهاي پر حاصل که از عهدهٔ ضبط بر آيند ميکارد، و کم حاصل را مي گذارد. و بمهم فلعه سيوي بحکم حضرت عرش آشياني، با جمعيت درست بهمراه پير غلام بود (۱)، و بخدمت قندهار با ابا بيگ پسر خورد خود را با سيصد سوار (۲۹۵ - ۱) خوب فرستاده بود (۲).

مقصود آنکه در عمل بختيار بيگ هم ملک سهوان در ضبط و ربط آمده آبادان و معمور بود. و هم لشکري

---

۱ - اين کمک به سيوي در سال ۱۰۰۳ھ فرستاده شده بود.

۲ - در سال ۱۰۰۳ھ بعد از فتح سيوي بر قندهار نيز لشکر کشي شد، و مير معصوم بکري از سيوي بآنطرف رفت ممکن است ابا بيگ نيز همراه او از سيوي رفته باشد.

Marfat.com

بقوت (۱) این ملک، بخدمت ملک دیگر بکار بادشاهي مي آمد. و از ضابطهٔ او تمام احشامات ملک بهکر و ملک تهته در ترس و لرز مي بودند. و از حضرت عرش آشياني ملاحظه تمام داشت، چنانچه هر کاري که ميکرد از بيع و شرا و توجيه مال واجبي رعيت باتفاق قاضي و مفتي شهر ميکرد، تا بکسي ستم نرسد. و همين است معني رفاهيّت رعيت و خرابي متمردان. والله اعلم بالصواب.

و چون بختيار بيگ بيمار شد و بيماريش روز بروز به تزايد کشيد، پسرانش هر يک عبدالرحمٰن و بابا بيگ، سرداران مردم پهوار را در قلعه سهوان بند نمودند، مگر يک (۲۹۵ - ۲) بهاؤ الدين پهوار بيرون بود. درين اثنا وقتي که غله ربيع درو شد بختيار بيگ جان بحق تسليم کرد (۲).

**عمل اجارهٔ کوريا هندو** و آن فصل را کوريه هندو از درگاه، اجاره کرده به جيسر هندو که دران وقت در عمل قانونگوئی سهوان گماشتهٔ او بود، سپرد، تا عمل بکند. درين ميان احشام سميجه وقت يافته خواستند تا مردم پهوار و کوريجه که رعيت

---

۱ - در نسخه (پ) از اينجا ورق ۲۲۴ تا ۲۲۸ از بين رفته است.

۲ - تاريخ وفات دستياب نشد، قرين قياس است که بعد از هفت سال (۱-۲-۱۰۰۲-۷-۸-۱۰۰۸ھ) در سال ۱۰۰۸ھ اين دنيا را پدرود کرده باشد.

Marfat.com

پاک اند، از میان بردارند. و هر جا سمیجه بود خواه در ملک بهکر و خواه در ملک سهوان، براي دفع قوم پهوار و کوریجه کمر همت بر بستند. چنانچه این روي آب سمیجه موضع لاکیار من معمولهٔ ملک بهکر آمده، موضع بنهن (۱) من معموله پرگنه کاهان را که تعلق به سهوان داشت، آتش داده سوختند، و آنچه یافتند غارت کردند. و همچنین سمیجه (۲۹۶ - ۱) موضع کانهري (۲) من اعمال پرگنهٔ کاهان، موضع سامتاني (۳) را من معمولهٔ پرگنه مذکوره که مسکن بهاؤالدین پهوار است، آتش داده، تاراج نمودند. و سمیجه اونر آنروي آب، مواضعات مردم کوریجه و پهواران را از پرگنه جُنیجه تاخت نمودند، و فساد کلی درملک سهوان بظهور رسید. لاعلاج، مردم پهوار و کوریجه مجتمع شده قرار دادند که اول جنگ به سمیجه اونر نمایند که اصل اند. در فساد سمیجه، اگر حق تعالیٰ فتح داد فبها، و اگرنه جلا وطن گردیده بملک تهته بروند.

باین قرار داد چهار پنج هزار سوار و پیاده از مردم پهوار و کوریجه از دریا گذشته در موضع ببري (۴) من اعمال پرگنه جنیجه استقامت کردند، و جیسر هندو نیز با جمعیت خود باینها

---

۱ - سندي، بِهَنْ.

۲ - کانهري تاکنون در ضلع دادو موجود است.

۳ - سامتاٹي - تاکنون در ضلع دادو موجود است.

۴ - سندي، ببري

Marfat.com

ملحق گرديد. و ازان جانب سمبجه اونر با پنج شش هزار سوار (۲۹۶ - ۲) و پياده آمده در موضع كجيره (۱) من اعمال پرگنه مذكوره، قرار گرفتند. بآخر مردم پهوار و كوريجه كنكاش برين ديدند، كه پيش دستى كرده خودها را بر لشكر سميجه بزنند، و شباشب مكمل گرديده بهاء الدين پهوار را با سيصد سوار بقحي (؟) نموده روانه مقصد گرديدند. و از آن طرف سميجه نيز همين مصلحت نموده، دران شب سوار شدند. همين كه صبح صادق دميد لشكرها باهم پيوستند وجنگ عظيم مابين اين احشامات واقع گرديد، و كس بسيار از طرفين مقتول گشت، كه نسيم فتح بطرف رعيت بادشاهي وزيدن گرفت، و بهاءالدين پهوار كه بقحي بود، بوقت رسيد و پَريَه نام سردار سميجه اونر كه مادّهٔ فساد و فتنه درين معامله او بود، از دست بهاءالدين كشته گرديد، و شكست بمردم سميجه روي داد (۲۹۷ - ۱) و رعيت بفتح و فيروزي مراجعت نموده در جا و مقام خودها ساكن شدند.

عمل خواجه نورالدين كروري. و در ابتداي فصل خريف خواجه نورالدين كروري را بر ملك سهوان فرستادند، و او تيمور بيگ نام برادر زادهٔ خود را با سيصد سوار بر سميجه اونر فرستاد، تا بقاياي فصل ربيع گذشته را سامان كند، و فصل خريف حال را تحصيل نشاند. تيمور بيگ رفته در قلعهٔ ويجره نشست، و

---

۱ - گَچِيرُ و تا كنون در موره (ضلع نواب شاه) موجود است.

Marfat.com

سميجه درميان كولاب سُوْنَهَرِي كه اطراف و جوانب آب داشت و درميان خشک بود، جمعيت کرده نشستند. و از بقاياي فصل ربيع گذشته، جنس اسپ و شتر و گاؤ ميدادند، و در بها چنانچه قاعدهٔ آن بدبختان است، زياده مي کردند. تيمور بيگ اين معني را پسند نکرده بر سميجه سواري نمود، چون نزديک بکولاب سونهري (۲۹۷ - ۲) رسيد دهکی از سميجه پيش راه او آمد، مردمش بتاراج مشغول شدند. درين ضمن از پيش رويش گردي برآمد، تيمور بيگ پرسيد که اين چگونه گرد مي نمايد؟ بعضي گفتند گردباد است، بعضي گفتند غنيم است. در همين گفتن سميجه ظاهر گرديد، و تيمور بيگ در اول حال قدم ثبات نداشته جلو گردان شد، و هزيمت در لشکر او افتاد، و کس بسيار از لشکرش کشته شدند و اسپان و سلاح آنها را سميجه بتاراج بردند. و در آن روز قوتي بمردم سميجه اونر بهم رسيد، و تيمور بيگ جلو ريز خود را بقلعه ويجره رسانيده متحصّن گرديد. و سميجه آمده اطراف قلعه را محاصره نمودند، و غله هاي جواري خريف خودها را و از رعيت هر جا دست رسيد، متصرف شدن (۲۹۸ - ۱) گرفتند.

خواجه نورالدين، مانک هندو ولد گهوريه هندو را که از طرف پدرِ خود، در پرگنهٔ کاهان حاکم بود، و قانون گوئي اين ملک نيز تعلق باو داشت، جمعيت خود و احشام رعيت همراه کرده بکومک تيمور بيگ فرستاد. چون او از دريا عبور کرد، سميجه محاصره قلعه را گذاشته، بطرف تلهاٴ جيسلمير رفتند،

Marfat.com

و مانک هندو به تیمور بیگ ملحق شده تا کنار تلها تعاقب سمیجه نمود، اما چیزي بدست نیفتاد. و از آنجا تیمور بیگ مراجعت نموده به سهوان آمد. و از دست خواجه نورالدین کاري نتوانست شد، و همین است معني خرابي رعیت و قوت گرفتن متمردان.

عمل شیخ موسي گیلاني. و گذشت عمل او، ملک سهوان را در جاگیر شیخ موسی گیلاني دادند. و او جان محمد نام (۲۹۸ - ۲) پسر خود را برین ملک فرستاد. و جان محمد جمعیت با خود نداشت، عمل او درین ملک بغایت زبون نشست. چنانچه درعمل خود تا یک کروهي از قلعه بیرون برآمده بشکار نمي توانست رفت، چه آنکه بر متمردان سواري نماید. و در زیر قلعه درون شهر، دزدان مردم را می کشتند، چه آنکه در سرحدها. و همین است معنی ویراني ملک و قوت متمردان.

عمل قره بیگ. و از تغییر او، قره بیگ این ملک را جاگیر یافت و او نیز عاملان خود را درین ملک فرستاد. و درمیان مردم قره بیگ و جان محمد در بازار شهر سهوان جنگ شد، و شقدار قره بیگ، آقه محمد نام از دست مردم جان محمد کشته شد. بآخر مردم قره بیگ بر سر جان محمد زور آوردند و جان محمد درقلعه درآمده قلعه بند شده، مدتی درقلعه محاصره بود، (۲۹۹-۱) بآخر یک شب از طرف دریا قلعه را شگاف کرده برآمده بدر رفت.

و عمل مردم قره بیگ نیز زبون بود، و همین معنی موجب

Marfat.com

فساد ملک است. و درین سه عمل مذکور مردم متمرد قوت تمام گرفتند و رعیت از حد متجاوز زبون و خراب شد. از براي آنکه، انچه رعیت در دهنه متمردان بودند از سبب تاخت آنها خراب شدند، و آنچه بدست جاگیرداران افتادند از توجیهات باطله آنها خراب تر و ضایع تر شدند. و نیز چون زمین داران این ملک قوت لشکر جاگیر داران را ندیدند، عداوتِ سابق را درمیان خودها تازه نموده، باهم جنگ کرده، یک دیگر را ویران ساختند، و بنهجی این ملک ویران شد. چنانچه در افسانهاٴ مردم هند مي گویند که فلان کس بشهري ویراني رسید (۲۹۹ - ۲) که یک ''راکسي،، مردمِ آن شهر را خورده ویران کرده بود. و هیچ ''راکس'' بدتر از عامل ظالم نیست.

عمل پدر مرحوم دفعه اول. و از تغییر قره بیگ ملک سهوان را سواي پرگنه کاهان و جُنیجه و نصف پرگنه خیطه، از تغییر بهکر (۱) در جاگیر پیر غلام دادند. و چون پیر غلام درین ملک رسید، ملک برهم خوردهٴ ویراني را دیده، قانونگویان را طلبیده گفت که: مواضعات هر پرگنه را به تفصیل نوشته بدهند که در هر پرگنه چند موضع است، و ازان جمله چند موضع آبادان، و چند موضع ویران است. و این کاغذ را بدست گرفته

---

۱ - میر نمکین غالباً در حدود سال ۱۰۰۸ھ یا ۱۰۰۹ھ به سیوستان آمد، و تقریباً یک سال و چند ماه کم و بیش عرصه، عمل گوریه، عمل نورالدین، عمل موسیٰ گیلاني، و عمل قره بیگ باشد.

Marfat.com

مردم رعیت مواضعات ویران شده را، از هر جا تجسّس و تفحّص نموده آورده در جا و مقام آنها نشاند، و دلاساي غلّه بخشي بامساعدت و تخفیف حصه هر یک را نوشته داد، (۱-۳۰۰) و حرفِ هیچ غرض گوي را از مردمِ چغل در حق رعیت بسمع نیاورده، و تهانهاي مستحکم در سرحدهاي این ملک گذاشت، و همچنین شقدار بر تپه سمیجه اونر نیز تعیین کرد. چنانچه در سال اول این ملک رو بآبادانی آورد، و هر جا متمردي بود، گردن انقیاد داشته مالگذاري کردن گرفت.

یک دفعه بایزید نام خدمتگار او که شقدار پرگنه سن بود، یک روزي مردم سمیجه اونر نماز دیگري آمده مواشي مردم لاکه را ازموضع کُجران (۱) که مقابل سن است، همین دریا درمیان است، تاختند. بایزید مذکور از روي غیرت تحمل نکرده بغیر جمعیت، تنها با اسب خود در یک زورق سوار شده آنروي آب رفته درمیان مردم سمیجه افتاد. آن بد بختان (۲-۳۰۰) اسپش را پَی کرده، او را بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و این خبر چهار گري روز برآمده بود که به پیر غلام رسید. همان ساعت خود سوار شد، و خانه زادان پیش از گذشتن او از دریا، خودها را با جماعهٔ سپاه بمواضعات سمیجه رسانیدند، و جمعي

---

۱ - این موضع که اکنون بنام **گُجَر گوٹ** معروف است از موضع سن ۲/۱-۱ میل دور و بآنطرف دریا متصل محراب پور است. و در آنجا درگاه یک عابده، معروف "بمائي رونجهي راٹي" است، که مرجع خلائق است.

Marfat.com

ازان بد بختان کشته ، سرهاي آنها را بريدند. و جمعي باسم دني پسا (۱) و طيب و فريد سرداران آن روسياهان آمده ديدند. و اين جماعه را با سرهاي مقتولان گرفته پيش پير غلام آوردند ، و او نيز از دريا عبور کرده بموضع مهران ، که داخل پرگنه خطه است ديره داده نشسته بود. صباحش باقي ماندهاي سرداران سميجه نيز کاه در دهن کرده آمده ، پير غلام را ملازمت نموده چند دختر خود را با جرمانه خوب گذرانيدند (۱ ۳۰ - ۱).

ثاني الحال يک قلعه مستحکم در موضع ويجره که ناف مسکن آنها ست ، و قلعه ديگر در موضع ديه کنار دريا که داخل پرگنه حويلی است ، ساخته ، تهانهاي مستحکم نشاند. و بعد اليوم در عمل او سميجه اونر متمردي نکردند ، و مثل سائر رعيت مالگذاري مي نمودند.

و دفعه ديگر مردم سميجه تيبه ساکن پرگنهٔ باغبانان ، که درصدر متمردي آنها ذکر يافته ، بهمراه مردم چانديه متفق شده قدم در سرکشي نهادند. پير غلام خود سوار شده رفته درميان مواضعات مردم تيبه که کنده کوت و چين (۲) و پيتَه (۳) باشند ، نشست. و فصل خريف که بغايت خوب شده

---

۱ - اين نام شايد "ڈڈي بخش" يا "ڈڈي پرتو" باشد ، چرا که " دني پسا " ، در سندي معنیٰ نه دارد و نه مروج است.

۲ - **چنی** تا کنون موجود است در ضلع دادو.

۳ - **پيٹو** تا کنون موجود است در ضلع دادو.

Marfat.com

بود حسب المدعا در عمل آورد. و مردم تیبه و چاندیه همه آمده او را دیدند و مطیع و منقاد گشتند. و دیگر متمردي در (۱۰۳ - ۲) عمل او ننمودند و مالگذاري مي کردند.

و دفعه دیگر مردم نُهمردي آمده مواشئ مواضعات پرگنه حویلی سهوان را تاختند. قلی جان نام جوان که تهانه دار موضع تیري (۱) بود، با جماعهٔ خود برآمده تعاقب متمردان نموده رسید. و مواشي را از دستِ آن بد بختان خلاص ساخت و جنگ خوب درمیان اینها واقع شد، بعنایت الٰهي و باقبال بي زوال بادشاهي، متمردان شکست خوردند، و کس بسیار از آنها بقتل رسید، و تادیب مناسب یافته، دیگر شیوه متمرّدي باین ملک ننمودند. و جمیع سرداران آنها آمده پیر غلام را دیدند، و قول گرفتند. چنانچه همیشه کاروان آنها با چهار پنج هزار شتر در شهر سهوان آمده، خرید و فروختِ متاعِ کوهي مي کرد، (۳۰۲ - ۱) و ازینجا غله وغیره بملک خود مي برد، و پاره پیشکش از قسم شتر و گوسفند نیز قرار دادند که هر فصل مي رسانیدند.

و چون میرزا جاني فوت شد (۲)، میرزا غازي پسرِ او در تهته بود، براي تسخیر او سعید خان (۳) را حضرت عرش آشیانی

---

۱ - **نیڑهي** تاکنون این موضع در سیوستان موجود است.

۲ - ۲۷ رجب ۱۰۰۹ھ

۳ - ر ک بتعلیقات.

Marfat.com

ملک بهکر و ملک سیوي جاگیر داده فرستادند، او آمده در پرگنه دربیله نشست. و پیر غلام را فرمان صادر (۱) شد که خود رفته میرزا غازي را سزاولی کرده از تهته برآورده بحضور فرستد. بنا بران او استعداد لشکر خوب کرده، حسب الحکم مي خواست پیش از سعید خان خود را به تهته رسانیده میرزا غازي را سزاولی نموده بجانب دارالخلافت آگره برآرد. چنانچه تا نصر پور که ناف ملک تهته است، رفت. و میر عطاءالله مشهدي را از ملازمان خود که در فضیلت شعر و خط دخل تمام داشت، ایلچی کرده پیشتر فرستاد، که این خبر را میرزا (۳۰۲ - ۲) غازي شنیده در جواب نوشت که: من حکم حضرت را قبول دارم، شما برگشته روید، و من در تعاقب شما مي آیم. و پیر غلام مراجعت نموده به سهوان آمد، و متعاقب او میرزا غازي نیز رسید، و پیر غلام او را همراه کرده پیش سعید خان آورد. و از انجا هر سه باهم متفق شده روانه دارالخلافت آگره شدند (۲). و چون بعتبه بوسي حضرت عرش آشیاني مشرف گشتند، صوبه قندهار را به پیر غلام قرار دادند،

---

۱ - از اکبر نامه معلوم میشود که این فرمان در سال (۴۷ اکبري یعني ۱۰۱۱ھ) صادر شد، در وقائع این سال ابوالفضل نوشته است که:

"با ابوالقاسم نمکین فرمان نافذ گشت که میرزا غازي را با خسرو خان غلامي که معتمد اوست روانه درگاه والا سازد (۸۱۶ - ۳).

۲ - ر ک بتعلیقات.

Marfat.com

که از تغییر شه بیگ خان باو حواله نمایند، و ملک بهکر و سیوي و سهوان را بوي تنخواه کننـد. درین میان حضرت عرش آشیاني شنقار شدند (۱)، و نوبت دولت شاهی بحضرت جنت مکاني رسید.

عمل سردار خان. حضرت ایشان توختـه بیگ خـان (۲) را از صوبه داري کابل تغییر نموده (۳۰۳ - ۱) بخطاب سردار خاني سرفراز کرده ملک بهکر و میوي و سهوان را در جا گیر وي مرحمت نموده، خدمت صوبـه قندهار را بجاي شـه بیگ خان باو مقرر داشتند. و پیر غلام را بمهم جلال آباد تعیین فرمودند. همین که سردار خـان بنواحئ ملتان رسید، شه بیگ خان را لشکر شاه عباس آمده در قلعهٔ قندهار قَبَل داشت، و بسماع این خبر حضرت جنت مکانی، میرزا غازي و قره بیگ را با جماعـهٔ احدیان نیز تعیینات قندهار نمودند، و این لشکر آمده به سردار خان ملحق شده یکجا روانه قندهار شدند. در اثناي راه قره بیگ فوت شد، و میرزا غازي و سردار خان با جمعیت به قندهار رسیدند، و لشکر شاه عباس تاب و طاقت جنگ لشکر چغتیه نیاورده (۳۰۳-۲) براهي که آمده بود برگشته رفت (۳)

---

۱ - ۱۲ جمادي الثاني ۱۰۱۴ھ ( ۲۵ اکتوبر ۱۶۰۵ع ).

۲ - رک بتعلیقات.

۳ - رک بتعلیقات.

Marfat.com

و به میرزا غازي فرمان طلب آمد (۱)، و صاحب صوبگی قندهار بـه سردار خان برحال مانـد (۲)، و درویش بیگ نام ملازم سردار خان در سهوان حاکم بود. او باتفاق مانک ولد گوریه جمعیت کرده، بر سمیجه سوار شده رفته، در موضع دیراون نشست. یک شبي سمیجه فرصت یافته بر لشکرش شبخون آورده، قریب پانصد کس از لشکر او بدرجهٔ شهادت رسانیدند. مانک دران شب قدم ثبات داشته استادگی خوب کرد، صباحش درویش بیـگ نتوانست در آنجا استقامت نمود، و برگشته بـه سهوان آمد، و سفر آخرت گزید. و چون این خبر از نوشتهاي واقعه نویسان بسمع حضرت جنت مکاني رسید،

عمل پدر مرحوم دفعه ثاني. باز تغییر سردارخان، ملک (۳۰۴-۱)

سهوان را در جاگیر پیر غلام (۱) مرحمت کردند. و دران وقت تهانه باجور حوالهٔ او بود، و از انجا این خانه زاد راقم حروف را پیشتر با جمعیت خوب به سهوان فرستاد، و متعاقب خود نیز رسیده آمد، و ملک ویران برهم خورده را دیده، باز درپـَي دلاسا رعیت پر ریخته شده ملک را فراهم آورد. درین اثناء سردار خان

---

۱ - رک بتعلیقات.

۲ - رک بتعلیقات.

۱ - میر نمکین در ماه صفر ۱۰۱۶ھ تهانه دار باجور مقرر شد، و بعد از هشت ماه در رمضان ۱۰۱۶ھ دوباره صوبه داري سیوستان باو تفویض شد. (رک - تذکره امیر خاني از راقم الحروف)

Marfat.com

در قندهار جان بحق تسليم كرد (۱)، و ميرزا غازي را بجاي او به قندهار فرستادند (۲) و پير غلام را نيز بهمراه ميرزا غازي نوشتند كه به قندهار برود. پير غلام ازسهوان برآمده حسب الحكم در بهكر رفته ميرزا غازي را ملاقات كرد. درين ضمن چون در عملهاي سابق مردم لاكه را سميجه اونر مخذول العاقبت زده و تاراج كرده، ملكهاي آنها را در تحت (۳۰۴ - ۲) خود برده بودند، بنا بران جماعه از مردم لاكه بدربار عالم مدار مستغاثي شده، فرمان حضرت جنت مكاني بنام پير غلام حاصل كرده آوردند، باين مضمون كه: ملك مردم لاكه را از دست سميجه بد بخت گرفته بمردم لاكه بدهد، و سميجه را تاديب خوب نمايد كه ازين شيوهٔ متمردي منزجر شوند. و اگر از عهده اين خدمت نمي تواند برآمد، بدرگاه والا عرضداشت كند، كه بجاي او ديگري را باين خدمت تعين كنيم، تا حق مظلوم را از دست ظالم گرفته و جدا كرده حواله مظلوم نمايد.

الغرض، او را دو حكم ازين قسم در يک حال رسيد كه، هم بهمراه ميرزا غازي به قندهار برود، و هم قوم سميجه اونر را تاديب خوب كرده، ملک مردم لاكه را كه بغصب و عنف گرفته اند، ازان (۳۰۵ - ۱) بد بختان گرفته بمردم

---

۱ - سردار خان قبل از ۱۰ رمضان ۱۰۱۶ھ فوت شد (رک تذكرهٔ اسير خاني از راقم الحروف).

۲ - رک بتعليقات.

Marfat.com

لاکـه سپارد. و ملک سهوان ویران با آن دو نیم پرگنـه جید صاحب جمعیت ازین ملک در تنخواه جاگیر او نشده. پیر غلام میخواست برادر ابوالبقا را با جمعیت خوب بهمراه میرزا غازي داده خود بجهة تنبیه قوم سمیجه اونر در سهوان باشد. مرزا غازي قبول نکرد و گفت: شما بجاي پدرِ من اید، همراهِ من باشید که مرد دانا کار کرده رسائید، یک مرتبه مرابه قندهار رسانیده در ضبط و ربط ملک قندهار بامن شریک بوده باز بجا گیر خود بیایند. پیر غلام لا علاج همراه چهار صد پانصد جوان مغل قدیمي، رفاقت مرزا غازي را اختیار کرد، و برادر ابوالبقا را بجاي خود در سهوان گذاشت، و فرمان بدست او داد که: آنچه از دستِ تو (۳۰۵ - ۲) بیاید بقوم سمیجه روسیاه بکن، و حق مردم لاکه را از آنها گرفته باز بمردم لاکه بده. برادر مذکور رو به مرزا غازي کرده گفت که: هر گاه قوم سمیجه را قافیه تنگ مي گردد، در سرکار نصر پور که تعلق به شما دارد، بواسطهٔ نسبتهاي اینها بجماعه قاسم خان ارغون مي درآیند، درین باب فقیر را چـه می فرمائید؟ مرزا غازي در جواب گفت: هرگاه فرمان بر این مضمون آمده کـه سمیجه را تادیب خوب کرده شود، هر جا آن بد بختان در آیند شما تعاقبِ آنها کرده بقتل رسانید، و اهل و عیال آنها را اسیر گردانید و مـال و مواشي را بتاراج برید. برادر مومي الیه گفت: پس درین باب دو کلمه بمن نوشته بدهید، تا ثاني الحال حرف بر من نیاید. مرزا غازي في الحال مضمون صدر (۳۰٦ - ۱) نوشته و مهر

Marfat.com

کرده بدست برادر مذکور سپرد ، وخود پیر غلام را همراه کرده متوجه قندهار گشت (۱).

و برادر مسطور از بهکر شده عازم سهوان گردید. در اثناي راه چون به پرگنهٔ جنیجه رسید ، و آن پرگنه در جاگیر مرزا غازي بود ، عاملان مرزا موسیٰ الیه آمده مستغاثی شدند که : مردم سمیجه بـُکیه که درموضع کجیره مي باشند ، متمرّدي مي کنند و مالگذاري نمي نمایند. بنا بران از همان جا قصد موضع کجیره نموده یلغر کرده بر سر کجیره رسید. مردم بـُکیه اول خندق مضبوط گرد آن موضع کنده خاربندي نموده بودند. درین ضمن جنگ تیر واقع شد ، اکثر مردم سپاه و دو اسپ برادر موسیٰ الیه ، درین جنگ زخمي شدند ، بآخر خاربندي را شکسته درون در آمد (۳۰۶ - ۲) و پارهٔ را از آن بد بختان بقتل رسانید. دیگر سرداران که در دهن کرده آمده او را دیدند ، و او آنها را بدست عمّال مرزا غازي سپرده خود به سهوان رسیده ، استعداد سواري سمیجه اونر نموده ، از دریا عبور کرد.

بمجرد گذشتن او از دریا ، قوم سمیجه متفرق شده رو بفرار نهادند. بعضي بطرف تلهاي ریگ جیسلمیر رفتند ،

---

۱ - عمل دیگر میر نمکین از شوال ۱۰۱۶ تا رجب ۱۰۱۷ھ بود ، و در اواخر رجب ۱۰۱۷ھ همراه مرزا غازي بطوف قندها روانه شد. ( رک - تذکرهٔ امیر خاني )

Marfat.com

و بعضي در سرکار نصر پور در آمدند . و برادر مومي اليه تعاقب آن بدبختان نموده بموضع هاله کندي که داخل سرکار نصر پور است ، رسیده خبر یافت که ، طالب یک سردار سمیجه اونر با جماعه خود از آب سانکره گذشته ، بجانب تلهاي نصر پور میرود ، که از همان جا یلغر در پي او نموده خود را رسانید ، و طالب سمیجه را فرصت رسیدن تلهاي (۳۰۷ - ۱) ریگ نصر پور نشد. قلعهٔ بود "صد گر" (۱) نام ، که شر بیگ (۲) داماد قاسم خان ارغون در آنجا مي بود ، دران قلعه با جماعه خود در آمده متحصن گردید و برادر مومی الیه آمده بقلعه مذکوره چسپید . از درون قلعه حربهٔ تیر و توفنگ و توب کردند ، لشکر بادشاهي یک ضرب مردم قلعه را برداشته ، فیل در پیش کرده ، بدروازهٔ قلعه دویدند ، بعنایت الهی و باقبال بي زوال بادشاهي دروازهٔ قلعه را فیل شکسته درون در آمد ، وجوانان در عقب او ، و قتل سمیجه مخذول العاقبة درمیان قلعه روي داد . چنانچه قریب هزار و دویست کس از قوم سمیجه با طالب مذکور بقتل رسید ، و فتح خوب مناسب محصل گشت.

و از آنجا مراجعت نموده ملک سمیجه (۳۰۷ - ۲) اونر را از سابه و وینجره و کاتره (۳) و دیراون و جانره زیر کرده مستقبل قلعه سهوان از گذر مندیهجي از دریا گذشته به سهوان آمد.

---

۱ - صید گر - پ .
۲ - رک بتعلیقات.
۳ - این موضع به کاتڑي معروف و موجود است .

Marfat.com

و ازانجا که بد ذاتی و بد نهادي این قوم است ، باز آمده پرگنهٔ خطه را تاختند . و برادر مذکور دفعه دیگر از سهوان طرح داده ، به بهانه سواري مردم سمیجه تیبه که در پرگنه باغبانان مي باشند ، روانه گردید . هر گاه به قصبه پاتر رسید ، نماز پیشین بود که از گذر مهره من اعمال پرگنهٔ مذکوره عبور کرده ، نماز شام بر سمیجه اونر تاخت نمود . و آن شب و روز دیگر و شب آینده کنار دشتهاي جیسلمیر گرفته یلغر می کرد . صبحی بود که بر موضع دیراون قریب شصت کروه راه را طي کرده افتاده ، قریب پانصد کس از سمیجه اونر (۳۰۸ - ۱) بقتل رسانیده بند بسیار بدست آورد ، و مال و مواشي بي عد از آنها در تصرف خود در آورد . و ازانجا کوچ کرده بموضع کجران آمد. و مردم لاکه التماس نمودند که قلعه براي آنها دران موضع ساخته بدهد ، و تهانه مستحکم دران قلعه نشاند . حسب التماس مردم لاکه قلعهٔ خوب در موضع مذکور انداخته ، جهانگیر آباد نام نهاده ، فتح علی نام از قدیمان پیر غلام با جمعیت خوب دران قلعه تهانه دار گذاشته ، خود به سهوان آمد .

و چون خبر مراجعت برادر مذکور در نصر پور به قاسم خان ارغون رسید ، از روي خجالت شکستن قلعه صید گر (۱) ، جیندائي و فتحی نام پسرانِ خود را ، با سمیجه اونر و مردم

---

۱ - آثار این قلعه در توابع نصر پور موجود است .

Marfat.com

سهوده قريب يک هزار سوار و دو هزار پياده جمع کرده ، بر قلعهٔ جهانگير آباد فرستاد. هرگاه (۳۰۸ - ۲) اين لشکر بنواحئ قلعهٔ جهانگير آباد رسيد ، ابراهيم نام افغان براي شکار بيرون بر آمده بود ، اين حال را مشاهده نموده ، تاخته رسيده ، خبر به فتح علی رسانيد . او في الحال جماعة برق اندازان و تير اندازان را بر قلعه سوار کرده ، تورک نموده، خود با جمعيتي که همراه داشت ، ازقلعه بيرون بر آمده مابين خار بندي و خندقِ قلعه ايستاده شد. و لشکر مذکور آمده بقلعه دويد که از با لاي قلعه به تير و توفنگ گرفتند . حق تعالی راست مي آرد ، و بضربِ اول ده پانزده جواني که پيش تاخته بودند ، همه افتادند ، و لشکر غنيم قدم ثبات نداشته رو بهزيمت آورد . فتح علی تکيه بر مضمون اين آيهٔ کريمه ـ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قليلَةٍ غلبت فِئَةً کَثيرةً باذن الله ـ کرده تعاقب آنها (۳۰۹ - ۱) نموده قريب دويست کس ديگر ازان لشکر بقتل رسانيده ، سر هاي آنها را بريده به سهوان پيش برادر مومٰي اليه فرستاد . و بعد اليوم مردم سميجه اونر در عمل برادر مذکور متمردي ننمودند ، و ملک مردمِ لاکه را بمردم لاکه گذاشته مثل ساير رعيت مالگذاري مي کردند.

و پير غلام تا يکسال در خدمت قندهار پيشِ ميرزا غازي بود . و بعد ازان برخصت ميرزا غازي روانه جايگير خود شد . در اثناءِ راه بقضاي الٰهي برحمت حق پيوست (۱).

---

۱ - رک - بتعليقات.

Marfat.com

الغرض کـه در هر دو دفعه با آنکه تمام سرکار سهوان در جاگیر پیر غلام نبود ، هم ملک سهوان را چنانچه شاید و باید در ضبط و ربط آورد . و هم لشکر این ملک بخدمت ملک دیگر بکار بادشاهي آمد . و همین است معني معموري ملک و خرابئ متمردان . (۳۰۹ - ۲)

و عمل پیر غلام در هر دو مرتبه قریب شش سال بود ، و رعیت غلّه بخشي میکرد از قرار بالمناصفه ، و در اکثر جاها سیوم حصه و چهارم حصه ، هم مي گرفت . و بمـردم علماٴ و فضلاٴ دوست مي داشت ، چنانچه روشِ مدد معاش درین ملک او پیدا کرد که ، اکثر اهلِ علم و اهلِ فضل این دیار را در دور حضرت عرش آشیانی از طرف خود روزیانه کرده ، و بار بر داده همراه خود برداشته بخدمت مغفرت پناه میران صدر جهان (۱) رسیده تجویز هر کدامي را فراخور دانش او فرموده ، فرامین درست کنانیده خرجي راه داده به سهوان مرخص نمود .

عمل شمشیر خان دفعه اول . و چون خبر فوت پیر غلام به حضرت جنت مکاني رسید ، شمشیر خان اوزبک (۲) را به غلام بچهاي خود ، در ملک سهوان شریک کرده تعیین فرمودند . برادر ابوالبقا (۳۱۰ - ۱) شرکت شمشیر خان را قبول نکرده ،

---

۱ - رک بتعلیقات .

۲ - رک بتعلیقات .

Marfat.com

قبيله را گرفته بدار الخلافة آگره در خدمت حضرت جنت مكاني رفت . و حضرت ايشان تمام ملک سهوان را به شمشير خان اوزبک جاگير تنخواه نمودند ، و جميع قبيله را تابع برادر سومی الیه ساخته ، اوباوره و گنجابه و رِپِري لنگاهان را بجاگير اينها مرحمت فرمودند . و اين خانه زاد راقم حروف از آن روز ترک منصب نموده بجزوي مدد معاش قناعت كرده ، در سهوان منزوي گشت .

و شمشير خان اوزبک نيز اين ملک را بغايت آباد كرده ، لشكر خوب مستعد ساخت . چانچه قريب هفصد جوان اوزبک ازان قسم داشت كه ازانجمله قريب صد كس جيغهٔ مرصع بر سر مي نهادند ، و كمر خنجر و شمشير طلا مي بستند ، و زين نقره در زير ران مي كردند . و هريک (۳۱۰-۲) هفت هشت ، اسپِ عراقي و تركی در طويلهٔ خود داشت ، و باقی اكثر دو اسپه عراقي و تركی بوده ، شمشيرها بمشت نقره می بستند .

و تهانهاي خود را در سرحدها جابجا گذاشت ، و جمعيت او را ديده مردم سميجه اونر وغيره متمردان چندان سركشي نمي كردند ، و بدار و مدار مي گذرانيدند . و بعد از فوت مرزا غازي (۱) بهمراه ميرزا رستم قندهاري (۲) باسي صد چارصد

---

۱ - بتاريخ ۱۱ صفر ۱۰۲۱ھ در قندهار فوت شد .

۲ - ميرزا رستم بتاريخ ۱۰ محرم ۱۰۲۲ھ درتته رسيد ، (براي شرح حال رک - ماثر الامرا ، ج ۳ - ۴۳۴ - ۴۴۰ ، و ذخيرة الخوانين ۵۷ و تحفة الكرام و مقالات الشعرا ۳۸۸ .

Marfat.com

سوار اوزبک روانه تهته شد . و درميان راه دستبرد خوب بمردم سميجه دل سمواتي نمود ، چنانچه سابق هم اشارة درين باب رفته . و به تهته رسيده تا يک سال آنجا در خدمت بادشاهي بود (۱) و ملک سهوان همچنان درضبط و ربط خود داشت ، و بعد يک سال باز به سهوان آمد .

عمل برادر ابو البقا . و چون تاج خان صوبه دار تهته فوت (۳۱۱ - ۱) شد (۲) ، شمشير خان را صاحب صوبه تهته کردند ، و برادر ابوالبقا (۳) را با ميرزا دوست بيگ شريک کرده ملک سهوان را جاگير تنخواه نمودند . و مرزا دوست بيگ را حکم آمد که خزانهٔ ملتان را به قندهار رساند ، او حسب الحکم به قندهار رفت و برادر موصی الیه ضرورةً باستعداد دو سه پرگنه ملک سهوان را در ضبط و ربط آورد ، و چند سواري خوب بر متمردان اين ملک نمود .

اول : مردم چانديه و سميجه تيبه دست متمردي بر پرگنهٔ باغبانان دراز کردند . و دو حصه ازان پرگنه در جاگير مرزا دوست بيگ بود . عمّال او آمده مستغاثي شدند ، و

---

۱ - رک بتعليقات .

۲ - رک بتعليقات .

۳ - رک بتعليقات .

Marfat.com

برادر مذکور صبحی از سهوان برآمده آن روز و شب تمام یلغر نموده وقت چاشت، بموضع اکبر آباد رسید. و آنجا گورو ارداوه اسپان را داده وقت زوال (۳۱۱ - ۲) بر مردم چاندیه سوار شد. و آن روز و شب، یلغر مي کرد، و صبحی بود که در دهنهٔ کوه داروبند نام، بر سر مردم چاندیه ریخت و کس بسیار ازان بدبختان بقتل رسانیده، و اسیر نموده. وقت مراجعت مردم سمیجه تیبه را که داخل پرگنه باغبانان اند، گوشمال خوب داده، کوریه تیبه (۱) سردار آنها را در قید کرده، به سهوان آورد. و بعدالیوم در عملِ او مردم چاندیه و سمیجه تیبه متمردي ننمودند و گردن انقیاد داشته مالگذاري مي کردند.

دوم: مردم نهمردي یک دفعه آمده مواشي پرگنجات قصبه سهوان را تاختند. برادر مذکور تعاقبِ آنها کرده نزدیک به کوه لنده (۲) نام رسیده، جمعي ازان بدبختان را بقتل رسانیده، مواشي مردم رعیت را خلاص (۳۱۲ - ۱) کرده آورد. و بعدِ آن مردم نهمردي آمده او را دیدند، و قول و قرار نمودند که ملک سهوان را نتازند، و کاروانِ آنها براي خرید و فروخت درین ملک مي آمده باشد، و پارهٔ پیشکش فصلانه از قسم شتر و گوسفند نیز قرار دادند که فصل بفصل می رسانیدند.

---

۱ - صحیح گُهُورِ یو ٹیبو یا کَهورِ یُو ٹیبو.

۲ - در سندي لُندو جبل یعني کوه دم بریده.

Marfat.com

سیوم : منظور نام خدمتگار خود را در قلعهٔ جهانگیر آباد در تپه مردم لاکه با پنجاه سوار گذاشت ، و جمال خدمتگار را در تپه سمیجه اونر . قضا را منظور مذکور بر جمعی از سمیجه اونر تاخت نمود ، و سمیجه اونر را از سواریٔ او خبر شده بود ، در تعاقب او آمده راه را بستند . هرگاه او جایٔ که قصد داشت تاخته مراجعت کرد ، مردم سمیجه اونر برو ریختند ، و ده پانزده مردم سپاهي را بدرجهٔ شهادت رسانیدند ، و اسپان (۳۱۲ - ۲) و سلاح مقتولان و نقاره را بتاراج بردند ، و منظور هزیمت خورده در قلعهٔ جهانگیر آباد در آمد .

و این خبر به برادرِ مذکور رسید و او دران وقت تپ داشت ، چنانچه سوار نمي توانست شد ، بنا بران عتیق الله (۱) پسر کلانِ خود را با برادران و خویشان و سپاهیان بر سمیجه تعیین نمود . او آمده در قلعهٔ جهانگیرآباد نشست . مردم سمیجه کسان درمیان کرده اسپان سپاهیان مقتول و اسباب آنها و نقاره را گرفته آمده او را دیدند ، و جرمانه نیز قرار دادند که بدهند . عتیق الله چون غرور جواني در سر داشت صلح قبول نکرده بر آنها سواري نمود . هرگاه بمیدانِ کولاب سابه رسید ، زراعت جواري آنجا بسیار بود ، درعقب زراعت ، سمیجه قابو (۳۱۳ - ۱) شده ایستادند ، و اهل وعیال و مواشي خودها را بطرف دشتهایٔ جیسلمیر روانه کردند . عتیق الله پي آنها را یافته ، دویست جوان کار آمدني بهمراه

---

۱ - رک بتعلیقات .

Marfat.com

سیر کامل پسر ـ عمک ـ پدر خود کرده پیش نمود . و خود تیپ شده، در تعاقب آنها روانه گردید . مابین این دو لشکر دو کروه راه مفاصله شده باشد، که سمیجه روبروي فوج عتیق الله ظاهر شده جنگ نمودند . ودرین ضمن سي چهل جوان خوب که در پیش لشکر بودند، اسپان آنها را پی کرده ، بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و از طرف سمیجه هم کس بسیار کشته شد . چنانچه لاکه ولد پریه سمیجه ، خسربره مرزا عیسي ترخان ، سردار خوب سمیجه نیز درین جنگ کشته شد . و شتر نقاره را (۳۱۳ - ۲) پی کردند، و لشکر هزیمت خورد . باري ، عتیق الله کاري کرد که نقاره از شتر جدا کرده بر خچر بار کرده ، بهمراه ده پانزده سوار متعاقب لشکر شکست خورده ، به قلعهٔ جهانگیرآباد آمد .

و این خبر را برادر مذکور شنیده بغایت آشفته شده ، در عین تپ از قلعهٔ سهوان بر آمده ، از دریا عبور کرده ، بموضع سهران که داخل پرگنهٔ خطه است نشست . و درمیان موضع مذکور و قلعهٔ جهانگیرآباد یازده کروه راه مفاصله است . سمیجه اونر این حال را مشاهده نموده ، مردم درمیان کرده آمده ، برادر مومی الیه را دیدند ، و لشکري که بهمراه عتیق الله بود ، نیز پیش برادر مذکور آمد ، و سمیجه در مالگذاري شد . و برادر مذکور همانجا در موضع سهران نشسته معاملهٔ خریف و ربیع را (۳۱۴ - ۱) بي باق نمود .

و بعد آن ، قصد سواري بر سمیجه اونر کرد . درین ضمن

Marfat.com

جماعه دیریجه و مناهجه قول گرفته بجا و مقامِ خودها نشسته ماندند، و سرداران آنها بنام دني بسا (۱) و طیب همراه شدند. وجماعه راهوجه و فیروزجه و قوم منگوانه رو بفرار آوردند. و برادر مومیٰ الیه در عین تابستان و هواي گرم ملک سهوان، در وقت چاشت از موضع مهران برآمده، نماز پیشین بود که بموضع وینجره که نافِ مسکنِ سمیجه اونر است، رسید. و مردمِ سپاه در جنگلها در آمده دو سه هزار گاؤ با چند سر از طرف راهوجه زده آوردند. و آن شب بر کنار کولاب وینجره، دیره داده نشست، و بمردم سپاه گفت که: من قصد سواري دارم و مرا کار بسرهاي سمیجه است (۳۱۴ - ۲) نه بمالِ آنها. این گاوان را به تحت شمشیر بکشید، تا در مانده مواشي نگردید. سپاهیان همچنان کردند. و صباحش تا دوپهر روز در آنجا بود، و بعد از نماز پیشین از آنجا سوار شده تعاقب سمیجه نموده، آن روز و شب تمام یلغر کرده صبحي بود که بر کولاب موضع کتاهر (۲) نام، نماز فجر خوانده مسلح شده اسپان را گرگ دو نموده، وقت چاشت بر قوم منگوانه نزدیک بمواضعاتِ پرگنهٔ هاله کندي قریب سی کروه راه قتره کرده ریخت. و قریب دویست کس ازان بدبختان بقتل رسانیده، امیر و مواشئ بسیار بدست

---

۱ - این نام در سند مروج لسیت، شاید "ڈڈي بخش" یا "ڈڈي پرتو" باشد.

۲ - شاید "کٹوهر" باشد.

Marfat.com

آورد . و سرهاي مقتولان را جدا کرده پیش مظفر خان که دران زمان بخشئ تهته بود، فرستاد . و خود مراجعت نموده بهمان راه مسکن سمیجه اونر آمده در قلعهٔ ( ۳۱۵ - ۱ ) جهانگیر آباد نشست . و هر چهار طرف سمیجه اونر آمده او را دیدند، و شقدارِ خود را گرفته در تپه خود رفتند، و مالگذاري می کردند .

و دفعه دیگر از سهوان بر موضع خسائي شوره تاخت نموده، از آنجا مراجعت کرده از گذرِ من گذشته رفته، در موضع ویجره قلعهٔ او را مرمت کرده نشست . و هر روز شکار مرغابي و درّاج و کوته پاچه مي کرد. و سمیجه جابجا نشسته مال میداد . و الحق که موضع ویجره جایهاي شکار خوب دارد . و تا رفع خریف آنجا بود، و بعد آن از هر طرف سمیجه اونر یگان یگان اول گرفته میر کامل پسر عمک خود را با جمعیت خوب در قلعهٔ ویجره گذاشته خود بطرفِ پرگنهٔ جنیجه رفت .

درین اثناٴ خبر رسید که صاحب صوبگیٔ تهته به مظفر خان (۱) دادند ( ۲۱۵ - ۲ ) و شمشیر خان اوزبک را باز سهوان . و او را تابع مظفر خان کرده، در صوبه تهته جاگیر تنخواه نمودند . این خبر را شنیده از قصبهٔ جنیجه کوچ کرده آمده بموضع رفیعان که داخل پرگنه خطه است، و

---

۱ - رک - بتعلیقات.

Marfat.com

سرکوب سمیجه اونر واقعست ، نشست ـ و طلب باقي خود را از سمیجه نمود ، و لشکري که در ویجره بود اینجا طلبید و با سمیجه دار و مدار مي کرد ، و اسپ و شتر در مقابل باقي خود می گرفت . بآخر مردم شمشیر خان رسیده آمدند ، برادر مذکور دانست که کار از دار و مدار گذشت ، از موضع رفیعان در عین برسات سواري بر سمیجه نموده قریب دو سه هزار گاؤ را تاخته آورده به سهوان نشست . و هر گاه شمشیر خان از تهته به سهوان آمد ، یکدیگر را ملاقات کرده روانه تهته ( ۳۱۶ - ۱ ) شد و چون سمیجه بدبخت پیروي آدل هاي خود نکردند ، در بدین (۱) رفته هر یک را بر سیخ کشید .

عمل شمشیر خان دفعه ثاني . و درین مرتبه که شمشیر خان به سهوان آمد (۲) ، مردم سمیجه اونر سرکشي کردن گرفتند ، و چند مرتبه مردم سوداگران را براهِ خشکی و تري تاراج نمودند . چنانچه ، یک دفعه مردم سوداگران طرف تهته قریب هزار نفر شتر می آوردند ، و بطرف بهکر مي رفتند ، وقتیکه بقصبهٔ هاله کندي آمدند ، گذرانیدن شتران از

---

۱ - بعد از آمدن شمشیر خان ( ۱۰۲۵ھ ) میر ابوالبقا را در پرگنهٔ چاچکان علاقه بدین و در سرکار چاکر هاله نیرن کوت و شال تفویض شد .

۲ - رک بتعلیقات .

Marfat.com

دريا و براهِ قلعهٔ سهوان بردن دشوار دانستند ، چرا كه راهِ آن روي دريا طرف سميجه ، و اين روي دريا طرف قاعه ، حكم چله و كمان دارد ـ و از سميجه بدرقه همراه كرده براه اين قطّاعِ طريقان روانه شدند . همين كه در وطن سميجه رسيدند ، اگرچه قول و قرار هم بمردم سوداگر كرده بودند ، شتران آنها را تاختند .

و دفعهٔ ديگر كشتيِ كلان از سوداگران (۳۱۶ - ۲) تهته پُر از اسباب از قسم پارچه آلَچه (۱) و تفصيله وغيره مي آمد . بران كشتي ريخته اكثر مردم سوداگر غريب را كشته ، اسباب آنها بتاراج بردند . و شمشير خان از شتر و متاع مزبور اكثر را بجنس ، از سميجه گرفته بسوداگرانِ مذكور سپرد ، و آنچه تلف شده بود آنرا بها كرده زر از طرفِ خود بانها جواب كرد . و بجهة تسخير آن قطّاعِ طريقان تهيّهٔ لشكر كرده از دريا عبور نمود ، و از روي فريبِ سپاهگري قتل خوب درميان سميجه نمود .

و آن فريب بدين نهج بود كه ، چون شمشير خان از دريا گذشت دني پسا نام سردار سميجه از طرف ديريجه ، و طيب نام سردار سميجه از طرفِ مناهيجه آمده شمشير خان را ديدند ، و از طرف راهوجه و فيروزجه كسي آمده نديد . شمشير خان گفت : هر كس از (۳۱۷ - ۱) مردمِ سميجه

---

۱ - انواع البسهٔ نخي و ابريشمي است .

Marfat.com

بجا و مقامِ خود نشسته مي ماند ، مرا باو هيچ كاري نيست ، و كسانيكه مي گريزند تعاقب آنها مي نمايم . و باين قول قومِ سميجه اونر على الخصوص طرف ديريجه و مناهيجه در موضع ديرؤان اهل و عيال خود را گرفته نشستند ، و بواسطه طرحِ صلح سلاحهاي خود را از بر فرود آورده ، مانند مردم رعيت ريزه مي گذرانيدند . هرگاه گذر شمشير خان قريب آن موضع شد ، اين خانه زاد راقم حروف دران وقت پيش شمشير خان بناءً بر دوستيءِ او حاضر بود ، باو گفت كه : اينچنين وقت نخواهي يافت ! اشارت بكن كه اين موضع را بتازند . از براي آنكه بواسطه يک سرِ سميجه كه پنجاه شصت كروه راه يلغر نمايند و آن هم در معرضِ شک ، بدست آيد ( ۳۱۷ - ۲ ) يا نه ، اينجا آن قسم سرها دو سه هزار خواهند بود . اگرچه بعضي زمينداران سهوان اين حرف را خوش نكردند ، اما شمشير خان را اين كنكاش بغايت خوش آمد ، و چون قول درميان بود از روي حيله به لشكر و احشام رعيت فرمود كه : آنچه فلاني بگويد بعمل آريد . باين قدر گفتن بعنايت الٰهي و باقبال بي زوال بادشاهي ، كشش در مردم سميجه اونر افتاد ، و حق تعالى دستهاي آنها را بيد قدرت خود ، بر بست - و هيچ همت آن روز از آن بدبختان ظاهر نه شد . و قريب هزار كس از سميجه اونر بقتل رسيد ، و قريب هفصد بندي از مردم سردار وغيره بدست افتاد ، و مواشي و اسبابي كه غارت شد ، بدست مردم سپاه و احشام رعيت كه همراه

Marfat.com

او بود ، حساب آن نزدِ خد است. و دني پسا (۱) (۳۱۸-۱)
و طیب را نیز کشته ـ در عین جنگ گاه دیره داده نشست ، و
صباحش از آنجا کوچ کرده بموضع ویجره آمده ، قلعه او را
مرمت تازه کرده ، درمیان قلعـه نشست . و هر روز یک
فوجِ خود را بنوبت بر مردم سمیجه متفرق شده مي فرستاد ،
و این فوج رفتـه پنجـاه شصت سـر از سمیجـه جـدا کرده
مي آوردند ، چنانچه سمیجه بغایت الغایت زبون شد.

و از مردم ملاح هوسره که در سمیجه مي بودند ، و
بزور اینها راهِ دریا را آن روسیاهان مي زدند ، قریب صد کس
زنده بدست افتاد ، و همه را شمشیر خان فرمود که : کنار
دریا ، در گذر قصبه لاکوت ، بر دارها کشیدند . و تا یک
هفته در قلعهٔ ویجره بود ، و اگر تا دو ماهِ دیگر در قلعهٔ
مذکوره مي نشست ، اثري از سمیجه اونر معنی نمی ماند ،
و ملک آنها را بهر که می خواست ( ۳۱۸ - ۲ ) از فرقهـاي
رعیت میداد . هر چند این خانه زاد گفت که : تا دو ماه
درینجا صبر کن . قبول نکرد ، و بگفتهٔ بعض زمینداران که
بمردم سمیجه راست بودند ، قلعهٔ ویجره را گذاشته ، بندیان
را همراه گرفته ، بقصبهٔ لاکوت کنار دریا فرود آمد . و درین
موضع در عرض یک هفته قلعچه خوب مناسب درست کرده ،

---

۱ - این نام شاید "ڈڈي بخش" یا "ڈڈي پرتو"
باشد .

Marfat.com

دران قلعه نشست . و از بندي سميجه مردم کوهي هزار نفر شتر ميدادند ، شمشير خان قبول نکرد . بآخر مردم سميجه بزميندارانی که بآنها راست بودند ، در آمده به شمشير خان داناندند که : الحال بايد به سهوان رفت ، که سميجه مُطيع و مُنقاد شده اند . و او مردِ ساده خدا ترس بود ، رحم بر دلش مستولی آمده ، روزِ جمعه بود که تمام بندي سميجه را به سميجه بخشيد ، و از آنجا ( ۳۱۹ - ۱ ) عبور کرده به سهوان آمد .

و دفعه ديگر قوم بلوچ چانديه پرگنهٔ باغبانان و کاهان و اکبر آباد را تاختن گرفتند ، و حُر فروشی مي نمودند . رعيتِ اين پرگنجات از دستِ آن بدبختان پيش شمشير خان مستغاثي شدند ، و شمشير خان بر قوم چانديه سواري کرد . و اين خانه زادِ درگاه راقم حروف ، درين دفعه نيز بوجه دوستی همراهِ مشار اليه بود ، باو گفت که : چانديه را جاسوسی کرده بيلغر ميتوان بدست آورد . شمشير خان بيلغر راضی نشد و منزل بمنزل بر مواضع چانديه رسيد ، و آنها اين خبر را اول شنيده خود را بر کوه کشيده بودند . شمشير خان آمده دامنه زراعت جواري آنها را زير کرده ، خندق گردِ لشکر کنده خار بندي نموده نشست . شب مردم چانديه آمده بلشکر تير باران کردند ، ( ۳۱۹ - ۲ ) امّا حق تعالی خير کرد . صباحش شمشير خان سوار شده در زير کوه رفت و مردم چانديه بر کوه ايستاده دهل ميزدند . بآنها چندان مقيد نشد و سپاه

Marfat.com

را امر کرد که : زراعتِ جواري که خام بود ، به شمشيرها ببرند ! تا آنها زيانِ زراعتِ خود را بچشم خود ديده حسرت برند . و مردمِ سپاه همچنين کردند و تا توانستند زراعتِ جواري را بريدند . و باز شب آمده در جاي اول فرود آمد . مردم چانديه فرقهٔ پهوار را که هم سرحدي آنها مي باشند ، درميان کرده روز ديگر آمده شمشير خان را ديدند و جزوي پيشکش قبول نمودند . و بعداليوم در عملِ او ملک سهوان را کم تاخت مي نمودند .

دفعهٔ ديگر بلوچ باريجه که در کوه مي باشند و معمولهٔ پرگنهٔ بوبکان مي شوند ، چند شتر و گوسفند جاگيردار (۳۲۰ - ۱) سهوان را در فصل می دادند - پارهٔ از آن مقطعي کم دادن گرفتند . باين خانه زاد پرسيد که : در باب اينها چه فکر کنم ؟ در جواب گفت که : اگر مثل چانديه بر اينها سواري ميکني ، بدستِ تو چيزي نمي آيد ، و راه بر عبث می آفتد . مسکنِ آنها پنج پهر راه مي شود اگر قتره نمائي ، مي تواني کار کرد . باز اين تدبير در خاطرِ او نشست ، و نمازِ شام بود که از سهوان سوار شده ، تمام شب قتره مي کرد . تا يک پاس روز وقت صبحي بود که بر مردم باريجه در زير دامنهٔ کوه رفته ريخت ، و کس بسيار از مردمِ باريجه بقتل رسانيد . چنانچه قاسم باريجه سردارِ آنها با پسرش نيز کشته شد ، و اسير بسيار از اناث وطفولِ آنها بدست آورد . و از آنجا سرهاي مقتولان و بنديان را

Marfat.com

برداشته به سهوان آمد . در تعاقبِ او مردم ( ۳۲۰ - ۲ ) باریجه بقیةالسیف آمده او را دیدند ، و او بندیان آنها را گذاشت . و بعدالیوم فصلانه خود را مي دادند .

و دفعهٔ دیگر بلوچ نوحاني که از سهوان چهارده کروه راه در کوه می باشند ، و آنجا دو چشمه ایست که از کوه مي آید ، یکی را کائي مي نامند ، و دیگري را نیئیگ . و اینها نیز دو طرف می شوند ، یکی بر چشمهٔ کائي (۱) ساکنند ، و دویم بر چشمه نیئیگ (۲) و در آنجا زراعت می کنند ، و از معمولهٔ پرگنه بوبکان مي باشند . در عملِ بختیار بیگ و پیر غلام پارهٔ گوسفند و بز فصلانه مي دادند ، و درخدمت لشکر کشي نیز همراه مي بودند . و در عملِ شمشیر خان هم بدستورِ سابق مقطعي خودها را مي دادند ، و در خدمتِ او در لشکر کشي مي بودند . چنانچه در لشکر کشئ سمیجه آنروي دریا ، هم گذشته ( ۳۲۱ - ۱ ) خدمت مي کردند . اگرچه مردمِ کوهي در دشت و جنگل زبون مي باشند اما بگفتهٔ بعض زمینداران سهوان که بآنها عداوت دارند ، شمشیر خان طرح داده استعداد لشکر کشي بر سمیجه اونر نموده بر گذر مندیجي که پاو کروه از قلعهٔ سهوان مي شود ، بر آمده نشست .

---

۱ - چشمهٔ کائي ، تا کنون موجود است .

۲ - نیئیگ نیز تا کنون موجود و از سیوستان بیست میل و از دادو نیز بیست میل دور است .

Marfat.com

و از آنجا نمازِ دیگر بود که بر قوم بلوچ نوحانی تاخت کرد. صبحی بود که برسرِ آنها ریخت، و کس بسیار بقتل رسانید. چنانچه ناتاله نام سردار چشمهٔ نیئیگ، با برادران و پسرانِ خود تا دوازده کس آنجا مقتول گشت، سوای بلوچان دیگر. و کمر این جماعه شکست، برنگی که تا حال بقوت نمی آیند. در اول قریب دویست کس می بودند، و درین جنگ قریب پنجاه شصت کس کشته شد و تتمّه متفرق شده رفتند. (۲ - ۳۲۱)

امّا این قدر شد که مردم نوحانی را بختیار بیگ و پیر غلام که دلاسا داده بودند، بواسطهٔ قوم نهمردی که دهنهٔ کوه را این جماعه گرفته نشسته بودند، و هرگاه نهمردی لشکر بر مواضعات قصبهٔ سهوان می نمودند، اینها اول آمده برعیت خبر می رسانیدند. و رعیت مال و مواشیٔ خود را بطرف کولاب منچر می کشید، و جاگیردار سهوان نیز این خبر شنیده جماعهٔ لشکر را می فرستاد که رفته درمیان مواضعات مذکوره می نشست، تا وقتیکه لشکر نهمردی متفرق می شد. و باین جهة قوم نهمردی چندان آسیب بقریاتِ قصبهٔ سهوان نمی توانستند رسانید. و بعد ازین واقعه بقیةالسیف رفته درمیانِ قوم نهمردی ساکن گشتند، و بومیهٔ این ملک بودند. رهنمونیٔ لشکرِ آن بدبختان کرده آنچه (۱ - ۳۲۲) از دست اینها آمد، تقصیر نکردند. تا آنکه اکثر

Marfat.com

مواضعاتِ پرگنهٔ حویلی سهوان و من را قوم نهمردي خراب و ضائع کرد .

بعد آن شمشیر خان ، مرید نام سردار یک طرف خوب مردم نهمردي را دلاسا داده ، پیش خود طلبیده موضع تیهني (۱) را از مواضعاتِ پرگنهٔ بوبکان که دو سه هزار روپیه حاصل داشت ، در جاگیر او داد . و این اول بدعت درین ملک پیدا شد که بمردم متمردان سرکش ، حاکم از روي زبوني ، جاگیر داد ، و عهد درست به مرید بست ، و یک قلعه گرد موضع نار بخرچ خود راست کرده جماعهٔ لشکر آنجا نشانید .

اما قوم نهمردي از افعال قبیحهٔ خود باز نیامدند . چنانچه بعد از صلح ، در طغیانِ آب رعیتِ پرگنهٔ کاهان و بوبکان بدستور قدیم مواشئ خودها را بدامنهٔ ( ۳۲۲ - ۲ ) کوه ، طرف کاچه (۲) بردند . جماعه نهمردي ، بغیر صلاح مرید آمده آن رعیت را تاختند و اکثر رعیت پرگنهٔ بوبکان را بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و قریب چهل و پنج هزار مواشي از رعیت پرگنه مذکوره سواي اسباب دیگر بتاراج بردند . و مرید در سهوان پیش شمشیر خان حاضر بود ، و این خبر به شمشیر خان رسید ، و جماعه گفتند که مرید را قید کن ، باري اگر رعیت

---

۱ - تهیٹی تاکنون موجود و قریب است به قریه شاه حسن وچني . ( ضلع دادو )

۲ سر زمین مابین خیر پور ناتن شاه و جوهي کاچه نام دارد .

Marfat.com

تلف کردند مال و مواشي آنها را گردانده بدهند ـ قبول نکرد، و مرید را طلبیده گفت که : مبادا رعیت بوبکان پیش من فریادي بیاید ، تو ازین جا بالفعل بمسکنِ خود برو ، بعد ازان خواهي آمد. و او همچنان کرد که شباشب روانه مسکن خود شد ، و بعد از چندگاه که این شورش فرو نشست ، باز پیش شمشیر خان آمد . (۳۲۳ - ۱)

و دفعه دیگر ، نماز دیگري بود که از طرف مواضعات پرگنهٔ حویلی سهوان ، که نزدیک بکوه واقع اند ، خبر به شمشیر خان آوردند که : لشکر نهمردي از مسکن خود بر آمده قصد مواضعات مذکوره دارد . قضا را دران روز اکثر لشکرش حاضر نبود که به تانها و جاگیرها رخصت شده رفته بود . باري بهر حال از آنچه موجود داشت تا شصت هفتاد سوار بهمراه بادشاه خواجه برادرِ عروس خود ، کرده ، بطرف موضع نار (۱) که هفت کروهي از سهوان در دهنهٔ کوه واقع است فرستاد . و او شب رفته در قلعهٔ نار قرار گرفت . صباحش شمشیر خان وقت فجر سوار شده بیرون شهر کنار آب ناله دادیجهي نشست. و شاه خواجه نام جواني را از خویشانِ خود ، با بیست سوار دیگر نیز تعیین کرد که خود را بموضع نار (۳۲۳ - ۲) بلشکر پیش رساند .

درین ضمن مولّف خبر یافته نزد شمشیر خان رفت .

---

۱ - موضع نار تا کنون موجود است .

Marfat.com

شمشیر خان احوال را بیان کرد که : این قسم خبر شنیده میشود ، و من لشکر بجهة نگهباني مواضعات مسطوره تعیین نموده ام . مؤلف گفت که : اگر خود هم سوار مي شدند مناسب بود ، چراکه مردم اوزبک غائبانه شما جنگ کم مي کنند ، و در بودنِ شما کمال سعی در جانبازي مي نمایند . بخاطرش این حرف نشست و همان ساعت با ده دوازده کس از خاصه خیلانِ خود که حاضر بودند ، و مؤلف سوار شد . درین اثنا بادشاه خواجه را باجماعهٔ خود در قلعهٔ نارنگه دارید . و شاه خواجه با همراهیان که داشت بموضع تیري (۱) که سه کروهي سهوان واقع است ، رسیده بود که لشکر قوم نهمردي قریب دویست سی صد سوار و هفصد (۳۲۴ - ۱) هشصد پیاده ، چهار گري روز بر آمده بود موضع کچي (۲) را که در پنج کروهي سهوان است ، تاختند ، و چند کس از رعیتِ موضع مذکور کشتند ، و مواشي را پیش کرده طرف کوه روانه شدند . شاه خواجه این واقعه را مشاهده کرده ، تاخته ، خود را بلشکر نهمردي رسانیده دید که ، باین لشکر در جنگ تیر و شمشیر راست نمي توان آمد ، چراکه نهمردي بسیار است و بغایت تیر را خوب مي اندازد . دست به تفنگ کرده از راه دور تفنگ اندازي کرده مي رفت ، و هرگاه غنیم برگشته حمله مي کرد ، جلو را دزدانده بیک طرف

---

۱ - در سندي **نیڑهي**

۲ - این موضع بنام **کَچي** معروف و تاکنون موجود است .

Marfat.com

مي شد ، و چون باز مراجعت مي نمود ، تعاقب آنها کرده به حربه تفنگ مشغول مي شد. شمشير خان اين خبر شينده خود را بموضع کجي رسانيده ، برکشتگان رعيت غريب ايستاده شده (۳۲۴ - ۲) بخاطر آورد که ، من بلشکر خود نرسيدم و مابين من و لشکر من غنيم حايل است ، و آنقدر جمعيت همراه من نيست که سر خود بغنيم توانم ، پس آمد . و از آنجا پيش نچدو ، شاه خواجه بغنيم جنگ کرده ميرفت . و بيگ محمد قرق نام اوزبک از معتمد عليه شمشير خان بزخم تير درين جنگ شهيد شد . و از طرف موضع نار باو ، شاه خواجه با جمعيت خود نيز رسيد ، و غنيم آن طرف ناله که آب باران از کوه بآن راه می آيد ، شده ، مواشي را بدست چند پياده داده بطرف کوه راهي ساختند ، و خودها ايستاده شده بجنگ تير مشغول گشتند . درين ضمن جهان روشن پوستين سياه شب را در کشيد ، و لشکر اوزبک نتوانست کار ساخت ، و بر گشته پيش صاحب خود آمد . و علی هذالقياس مردم (۳۲۵ - ۱) نهمردي دست درازي بمواضعات پرگنهٔ سهوان و سن مي کردند ، و شمشير خان با اينها در مقام صلح مي بود .

مقصود ازين کلام آنکه مردم مفسد و متمرد غير از ضربت شمشير ، بطريق نيک ، رام نمی شوند . علی الخصوص قوم نهمردي ، که آنها را جا و مقام معين نمي باشد . هر جا در کوهسار چراگاه خوب است همانجا ساکن مي شوند ،

Marfat.com

و چون آن چراگاه چریده شد ، جاي ديگر كه چراگاه بسيار است رفته مي نشينند ، و مواشئ خود را مي چرانند . و زراعت جائي نمي كنند ، و كار و پيشهٔ آنها دزدي و تاخت است .

و بعد از چند گاه به شمشير خان ، فرمان حضرت جنت مكانی آمد كه : بكومک بهادر خان اوزبک (۱) به قندهار برود . حسب الحكم با چهار صد پانصد اوزبک خوب پر تهيه روانه قندهار گرديد ، و بجاي خود قنبر خواجـــه نام از خويشان خود حاكم گذاشت . و او در مدتِ قليل رخت از عالمِ سفلی بعالم علوي ( ۳۲۵ - ۲ ) كشيد ، و از قندهار بجاي او شمشير خان ، خوشم بيگ اتكه حاكم كرده فرستاد . خوشـم بيگ چون به سهوان رسيد ، سردي ناكرده كار بود خواست كه بر سميجه اونر سواري نمايد . و استعداد لشكر و احشام رعيت نموده از دريا عبور كرده مقابل سهوان چند روز نشست . و هنوز احشامِ رعيت بتمام جمع نشده بود كه ، بي استقلالی كرده ازينجا كوچ نموده در گذر موضع كاكه كنار دريا خار بندي كرده ديره داد ، از بالا لشكر و از زير كشتيها . چون نمازِ پيشين رسيد و مردم بنماز مشغول شدند ، خوشم بيگ هم نماز خواندن گرفت . درين ضمن ، قضارا باد وجكر از طرف سميجه پيدا شد ، و يک گونه غوغاي مهيب نيز بسمعِ او و مردمِ لشكر رسيد . في الحال نماز گذرانيده

۱ - رک بتعليقات .

Marfat.com

خـود را با مـردمي که پيشِ او حـاضر بودند ، مجتمـع ساختـه (۳۲۶ - ۱) ، کس بيرونِ خار بندي فرستاد تا خبر بگيرد که ، فرصت درميان نشد و سميجه بر لشکرش از راه خار بندي ريخت ، و کس بسيار از مردم اوزبک بدرجهٔ شهادت رسانيد . و ملاّ راجو نام کمبوه ديوان شمشير خان درين جنگ کشته شد ـ و تتمـهٔ مـردم گريختـه در آب افتادند ، و قريب دويست سيصد اسپ و ديگر اسباب و سلاح را مـردمِ سميجه تاراج کرده بردند . امّا خوشم بيگ کاري کرد که نماز ديگر از جنگ گاه با جميعتي که مانده بود سوار شده خود را بقلعهٔ کاکه (۱) رسانيد . و دران قلعه متحصّن گرديد و سميجه محاصره کرده نشستند . و دران روزها عتيق الله پسر کلان برادر ابوالبقا که براي صيد نمودن جانور رنگ ، حضرت جنت مکاني به سهوان فرستاده بودند . (۳۲۶ - ۲) و سيد باقر پسر سيد بايزيد بخاري (۲) که دران وقت حاکم بهکر بود ، و نيز براي بهم رسانيدن رنگها پدرش فرستاده بود ، در سهوان بودند . همان شبي که روزش جنگ شده بود ، عتيق الله و جماعه که همراهِ او بود و اين خانه زاد راقم حروف خودها را بقلعهٔ کاکه رسانيدند و به خوشم بيگ ملحق گرديدند . و روزِ ديگر سيد باقر نيز با مردم خود در آنجا رسيد ، و استقامت

---

۱ باين نام تاکنون جائ در ضلع دادو موجود است .

۲ - رک بتعليقات .

Marfat.com

به خوشم بیگ روي داد . و مردم سمیجه اطراف قلعه را گذاشته ، دور تر رفته . و مدتی این لشکر در آنجا بود تا آنکه سمیجه ، مردم درمیان کرده طرح صلح انداختند . و آنچه اسپان و سلاح و اشیاء دیگر که بتاراج برده بودند ، همه را بجنس آورده رسانیدند و صلح کرده بجا و مقام خودها رفتند . و خوشم بیگ نیز برگشته به سهوان آمد ، و بار دیگر ترک (۳۲۷ - ۱) این قسم سواریها نموده بدار و مدار ملک را استقامت داد .

و شمشیر خان در قندهار سه چهار سال در خدمت بادشاهی گذرانید ، و ملک سهوان نیز آباد و معمور بود . و اول شخصي که توب بر لشکر شاه عباس گذاشت ، (۱) در قلعه بندي قندهار ، شمشیر خان بود . و هرگاه قندهار بدست شاه عباس افتاد ، و امراي قندهار به ملتان پیش مهیرا افغان آمدند ، او دو هزار سوار احدي و منصبدار ریزه ، بجهة تنبیه سمیجه اونر همراه شمشیر خان کرده بطرف سهوان فرستاد . و درمیان جماعه احدیان و شمشیر خان صحبت راست نیامد ، بنا بران بمهم سمیجه نپرداخت و آن لشکر را رخصت ملتان فرمود .

---

۱ - درسال ۱۰۳۱ھ شاه عباس بر قلعه قندهار تصرف کرد . (رک تزک جهانگیري طبع نولکشور ، ۳۵۰ ، ۳۴۶ ، ۳۵۸) و شاهجهان درسال ۱۰۴۷ھ این قلعه را باز گرفت .

Marfat.com

و مطلب آنکه بهر طریق ، این ملک در عمل شمشیر خان آبادان و معمور بود . و لشکرِ این ملک (۳۲۷-۲) بملکِ دیگر در خدمت بادشاهی بکار می آمد . و همین ست موجبِ آبادانیٔ رعیت و زبونئ متمردان .

و عمل شمشير خان هر دو دفعه قريب پانزده سال بود . و برعيت در سفيد بري عمل غلّه بخشي مي نمود از قرار بالمناصفه ، و در بعض جاها سيوم حصه و چهارم حصه نيز متصرف مي شد . و در سبز بري عمل ضبطي موافق حق و حساب اين ملک مي کرد ، و سپاه را بتمام جاگير داده بود ، تا فراش و سيئس هم . و در اواخرِ حکومت حسب التماسِ رعيت در خالصهٔ خود سفيد بري را هم عملِ ضبطي ميکرد . و امّا عملي که موافق دستور العمل اين ملک باشد ، و ملاحظه حق و جلّ و علا و حضرت جنت مکانی ، بسيار داشت . و اکثر در مسجد مي گذرانيد و چوبداراِن خود را حکم کرده بود که : هيچ کس چوب بر روي رعيت (۳۲۸ - ۱) نه کشد ، تا هرگاه و هر وقت که رعيت خواهد براي مقاصدِ خود پيشِ من مي آمده باشد . و در عدل نمودن روي کس را نمي ديد ، اگرچه چند اوزبک در پيش او ازان قسم بودند که حکمش را هم بعض وقت قبول نداشتند . و نمازِ ديگر که مردم در مجلس او از مخاديم و اشراف و قضاة جمع مي آمدند ، مي گفت : ياران شما بمن آشنائيد و مظلومي که پيشِ من مي آيد بدادِ او ميرسم ، و يحتمل که در جائگيرهاي خود و

Marfat.com

یا در شهر، چند اوزبک شاخ ناتراشیده که معتمد علیه من اند، ظلم میکرده باشند، و بگوش من از ترس آنها کسي نرساند، و شمایان مطّلع باشید و بمن خبر نکنید، فرداي قیامت بحضور حق جلّ ذکره مواخذه خواهد شد.

و سهوان در عملِ او چنان آبادان و معمور بود که از اسبابِ هند و عراق (۳۲۸ - ۲) و فرنگ هرچه کس مي طلبید بهم میرسید. و از خرج معني بسودا گران تصدیع نمي داد، مگر یک میر نبات سر کشتي بر می گرفت. و مردم رعیت دائما و سوداگر و حرفه گر در عمل او بفراغت مي گذرانیدند. و اگر احیاناً در جاگیرِ او سوداگري بتاراج مي رفت، قصدِ آن داشت که مالِ او بجنس بدست آورده باو رساند، و اگر چیزي تلف مي شد بهاي آن را از طرفِ خود بسوداگر جواب مي گفت، و او را راضي میداشت. و الحق که در عملِ او خلق الله راضي و شاکر بودند، و مساجد معمور و خود هم بنماز و روزه و تهجد تقیدِ تمام داشت. و خرج پوشاک و خوراکِ ذاتِ خود از حاصل کشتیهاي که ساخته بود مي نمود، و از مالِ رعیت بذات خود چیزي خرچ نمي کرد.

عمل شیر خواجه. و از تغیر او، این ملک را (۳۲۹ - ۱) در جاگیر شیرخواجه که باقي جان خواجه (۱) باشد، در

---

۱ - رک - بتعلیقات.

Marfat.com

ربیع سچقان ئیل ۱۰۳۲ ه هزار و سي و دو تنخواه کردند .
و او عاملانِ خود را درین ملک فرستاد و خود در خدمت
حضرت جنت مکاني مقرب بود . قضارا به سبب خرابئ این
ملک ، آن فصلِ ربیع را سردم رعیت بواسطهٔ دلاسائ غلّه
بخشی بسیار کاشته بودند ، و آفت سماوي دران فصل بزراعت
پیدا شد ، چنانچه اکثر زراعت همان نهج خشک افتاده بود .
و در جائیکه غله شده بود ، سر جریب گندم پنج کاسه ، که
سي سیر جهانگیري باشد ، نشست . و سر جریب نخود ، دو
تویه که سه سیر جهانگیري باشد . و هرگاه عمّالِ او درین
ملک رسیدند ، مردم غرضگوي و چغل پیش دست آنها شده
تمام زراعت این ملک را ( ۳۲۹ - ۲ ) از نیک و بد در ضبط
آوردند ، و هیچ فرق آفت رسیدگی نکردند . و موافق عمل
ضبط غله ، جمع بر بسته نرخ غله ده بیست زیاده کرده ، مال
از رعیت تحصیل نمودند . و بي انصافي بسیار در حقِ رعیت
واقع شد . امّا چون چند سال در عمل شمشیر خان آسوده
بودند ، تاب ظلم عاملانِ شیرخواجه را تحمل نمودند ، و رعیت
ریزه بسیار از هم پاشید و استعداد زراعتِ خود را نیز
فروخته در مظلمهٔ آنها داد . و همچنین زمین مردم ائمه را
بگفتهٔ چغلان ، بطناب ظلم و ستم در ضبط آورده ، مال بر
فقرا بستند . چنانچه در بازار و کوچه ، ائمه را آویختند ،
زر تحصیل نموده گرفتند . و همچنین بر کشتیهاي سوداگران
دستور زیاده بسته ، بر یک کشتي مبلغي کلي میگرفتند ، و

Marfat.com

دستور دهرت که چيزي (۳۳۰-۱) کم بود بسيار نمودند. و بواسطهٔ اين تعدي و ستم، مردم ائمه بيک قلم و از رعيت پارهٔ، بداد خواهي بطرف حضرت جنت مکاني بر آمدند. و حضرت ايشان دران ايام در دارالسلطنت لاهور تشريف داشتند، و شير خواجه مقرب الحضرت. هر گاه فرقه فرقه مردم فقرا در لاهور، جهة داد خواهی آمدند، شير خواجه بر قبح عمل عاملانِ خود واقف شده مردم فريادي را پيشِ خود طلبيده يک بيک را دلاسا داده. بمردم ائمه يک قلم پروانچهاي مدد معاش نوشته داد، که بدستورِ قديم چکهاي خود را متصرف شوند. و آنچه عمّال او از مردم ائمه بظلم و ستم گرفته بودند همه را واپس دهانيد. و مردم رعيت را را نيز در استقبال استمالت خوب داده دستور العمل شمشير خان نوشته داد. و (۳۳۰-۲) چون مردم فقرا آزار بسيار در عمل او يافته بودند، و ازين قدر هم راضي نمي شدند، بنا بران عاملانِ خود را با آن جماعه که بسعايت آنها ظلم و ستم بر فقرا کرده بودند، در قيد کرده جرمانه خوب گرفت، و بجاي آنها عاملانِ ديگر فرستاد. و در باب ظلم و تعدي قدغنِ تمام کرد. چنانچه بعداليوم در عملِ او عاملانِ وي بظلم و ستم راضي نمي شدند و رعيت و ائمه در آسودگی بودند. امّا از سر کشتيهاي سوداگران دهرت همچنين چيزي زياده از دستور سابق مي گرفتند.

و عمل شير خواجه، بقوم سميجه اونر خوب واقع شده

Marfat.com

بود . چنانچه میر عاقل نام جواني سید چولاغ ، فوجدار پرگنهٔ لاکوت کرده ، بر سمیجه اونر از حضور خود تعیین نموده بود . و او باپنجاه سوار چنان ( ۱۳۳۱ - ۱ ) عمل در سمیجه کرده بود که شرح آن بقلم راست نیاید . قلعهٔ در قصبهٔ لاکوت بر کنارِ دریا ساخته دران قلعه نشسته مي بود . وکشتیها که به تهته میرفتند ، و یا از تهته می آمدند ، همیشه پیش ازین وقتیکه کشتي بسیار جمع مي شدند به چوکی میرفتند و می آمدند . و در عملِ او اجتماع کشتي و چوکی بر طرف شده بود . چنانچه یگان دوگان کشتي بفراغ خاطر آمد و رفت مي کردند ، وهیچ کس از سمیجه اونر و مردم هوسره بآنها مزاحم نمي شد . و چند جنگ بمردم سمیجه اونر نموده هزیمت داد ، و آنچه بندي سمیجه بدستش مي افتاد مي فروخت .

بآخر یار محمد کوکه که از طرف شیر خواجه در سهوان حاکم بود ، با میر عاقل عداوت پیدا کرد ، و از پنجاه جواني که همراه میر عاقل بود ( ۱۳۳۱ - ۲ ) چهل جوان پیش خود طلبیده ، بهمراه خود کرده بطرف پرگنهٔ باغبانان رفت . و میر عاقل با ده جوان در قلعهٔ لاکوت ماند ، و لشکر سهوان هم دور رفت . دران زمان سمیجه ، شتران میر عاقل را ، نماز دیگر بود که از بیرون قلعه لاکوت تاختند . و میر عاقل با دَه جوان تعاقب آن بدبختان نموده وقت نماز شام بانها رسید . و آن دَه سوار را گفت که من اینجا شهید خواهم

Marfat.com

شد ، شمایان خبر فرزندانِ خود بگیرید . پنج شش کس ازان دَه کس قدم ثبات نداشتـــه مراجعت کرده بقلعهٔ لاکوت آمدند ، و چهـــار پنج دیگر بهمراه میر عاقل کمر همت بر بستند. و سمیجه آمده اینها را گرد کرده به میر عاقل گفتند که : تو میگفتي زماني که مرد را قافیه تنگ شود از اسپ باید فرود آید ، این همان وقت است که قولِ خود را آب دهي . میر عاقل (۳۳۲ - ۱) همچنین کرد و دست بر یال اسپ نموده اسم یا الله بر زبان رانده فرود آمد ، و همان جا با دو سه کس جنگ کرده شهید گشت. انا لله و انا الیه راجعون.

و در فتور خانخانان مهابت خان (۱) شریرالملک (۲)

---

۱ - زمانه بیگ بن غیور بیگ المخاطب به مهابت خان ، خانخانان (المتوفي ۱۰۴۴ ه) این فتور در سال (۲۱ جهانگیري که بروز سه شنبه ۲۲ جمادي الثاني ۱۰۳۵ ه آغاز شد ) بمقام بهت ظهور یافت. ( رک ماثر الامرا ۳۹۷ - تزک ۴۱۳ )

۲ - در سال ۱۰۳۵ ه شریف الملک بحکومت تهته بود ، و شاهـزاده شاه جهـان در آخر رمضان یا در شروع شوال ۱۰۳۵ ه بتهته رسیـــد - (رک تزک ۴۲۱ - ۴۲۳ - ۴۲۵ و تحفة الکرام ج ۳ ، ص - ۹۴) .

Marfat.com

که از قبل سلطان شهر یار (۱) صوبه دار تهته بود ، بطرح سواري سمیجه اونر آمده در قصبهٔ لاکوت نشست . و یار محمد کوکه را بلشکر آنجا طلبید که باتفاق یک دیگر بر سمیجه اونر سواري کنند. چون یار محمد کوکه با لشکر خود پیش او رفت ، شریرالملک (۲) فوج خود را بر سهوان تعیین کرد که آمده داخل قلعه شدند . و بغیر سند معتبر ، ملک سهوان را از مردم شیر خواجه گرفته در عمل خود در آورد .

عمل شمس الدین . و شمس الدین را حاکم درین ملک گذاشته خود به تهته مراجعت نمود ، و به سمیجه اونر چیزي نکرد . و این عمل شمس الدین ( ۳۳۲-۲ ) سهل بود ، هرگز بر متمردان این ملک سواري نکرد ، مگر یک دفعه خواجه عارف نام جواني را از خویشان خود با جمعیت بر سر مردم سمیجه تیبه بطرف پرگنهٔ باغبانان فرستاد . و او آنجا رفته کار نتوانست کرد ، و بر گشته در موضع اکبر آباد واهي آمد . و اینجا دو سمیجه تیبه پیش مردم پهواران آنجاي مهمان بودند ، بشنیدن این خبر خواجه عارف آن هر دو سمیجه را

---

۱ - سید بایزید بخاري المخاطب به مصطفی خان در ذی الحج ۱۰۳۴ھ یا در شروع محرم ۱۰۳۵ھ انتقال کرد ، و حکومت تتهه بسلطان شهر یار تفویض شد - (رک تزک ۴۰۷)

۲ - رک بتعلیقات .

Marfat.com

بغدر گرفته ، روانه سهوان شد. چون در زنهار پهواران بودند ، باین سبب احشام پهوار شوریده ، به خواجه عارف جنگ نموده شکست دادند ، و فریب دویست کس از لشکرِ او از سوار و پیاده بقتل رسانیدند. و خواجه عارف آن هر دو بندي را کشته یک جلو خود را بقلعهٔ سهوان رسانید . و آن شمس الدین بی سعادت و لطیف بیگ وغیره بندهاي (۳۳۳-۱) شهنشاهي را ، تا هژده کس بدرجهٔ شهادت رسانیده در یک حفره (۱) دفن کرد. و بقایاي ستم و ظلم ، که بر اربابان ، شریرالملک بسته بود ، چون تغییر شد ، و نوروز بیگ را بجاي او کرده فرستادند ، همهٔ آن بقایا را از رعیتِ ریزه و مردم بیوپاري و سائر اصناف قرض ده گرفت ، و ملک را برهم کرده به تهته رفت . و این اول بدعت درین ملک بهم رسید که بمقتضی این کریمه — و لا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزرَ اُخریٰ — عمل نشد .

عمل نوروز بیگ . و عمل نوروز بیگ ازو زبون تر بود . امّا شیخ مصطفیٰ نام کروري پرگنهٔ باغبانان ، یک تردد خوب بمردم نهمردي کرد ، و آن بدین طریق بود که او از پرگنـهٔ باغبانان براي گذرانیدن محاسبه خود ، در سهوان آمده بیرون قلعه نشست ، و قریب شصت هفتاد سوار از توابع خود همراه داشت ، و (۳۳۳ - ۲) دران حین مواشیٔ پرگنجات سهوان را مردم نهمردي تاختند و وقتِ زوال به سهوان خبر

---

۱ - بمعني جاي عمیق و چقر باشد .

Marfat.com

آمد . شیخ مصطفیٰ بهمان طریق که بیرون نشسته بود ، تعاقب آن بدبختان نموده چون بموضع نار رسید ، نماز دیگر شده بود . مردم رعیت باو گفتند که الحال وقت تنگ گردیده و غنیم مواشي را گرفته درون کوه در آمده ، شما مراجعت نمائید . او قبول نکرد ، و آنجا فرود آمده گور و آرداوه باسپان داده ، تنگ و زیر تنگ اسپان را درهم کشیده ، نماز شام از آنجا سوار شد . و آن تمام شب قتره سي کرد تا یک پهر روز دیگر . و متمردان را ازین خبر نه آمده ، بر یک چشمهٔ آب خواب کردند ، و اسپان و مواشي را بچراگاه گذاشتند ، که درین ضمن لشکر بر آنها ریخت . و قریب سي چهل کس از مردم (۳۳۴ - ۱) نهمردي بقتل رسانیده سرها بریده اسپان و یراغ آنها گرفته ، مواشي رعیت را گردانده آورد .

عمل سیف الملوک کاشغري . و از تغییر نوروز بیگ ، این ملک به سیف الملوک کاشغري دادند ، با جماعة منصب داران دیگر ، و او را از خریف تنخواه کرده بودند . امّا وي بسیار دیر آمد چنانچه خریف بر طرف شده بود ، و ربیع نیز قریب برفع . بنا بران نوروز بیگ خریف را در عمل خود آورده متصرف شده بود . سیف الملوک کاشغري حصهٔ خود را ازو خاطر نشان کرده نوشته گرفت که جواب معامله خریف را در دربار عالم مدار او بدهد . و ربیع را سیف الملوک کاشغري عمل کرد . و سپاهئ خوب بود .

Marfat.com

یک دفعه ، مهدي سلطان نام برادر داشت ، بهمراهِ او لشکر داده بطرف پرگنهٔ سن فرستاد ، تا هم دبدبهٔ لشکر در کوه افتد ، و هم (۳۳۴ - ۲) در سمیجه اونر . و از گذر سن مي خواست بطرف سمیجه اونر بگذرد ، که سمیجه مردم ساداتِ سن را درمیان کرده چهار سردار سمیجه از چهار طرف امده مهدي سلطان را در قصبهٔ سن دیدند ، و او اینها را گرفته پیش برادرخود در سهوان آورد . برادرش از روي تدبیر سپاه گري اینها را در قید کرده نگهداشت ، و مي خواست چون هوا سیرون (؟) شود بر سمیجه سواري نماید .

و دفعهٔ دیگر مردم نهمردي بر سر مواضعات پرگنه حویلی سهوان سواري کردند . و خبر سوارئ آنها را مردم رعیت به سیف الملوک رسانیدند . او باز مهدي سلطان را بالشکر پیشتر بموضع نار فرستاد ، و مهدي سلطان رفته در قلعهٔ نار شب ماند . صباحش مردم نهمردي دامنهٔ کوه را گرفته ، از بالا دست موضع ( ۳۳۵ - ۱ ) نار گذشته ، مواشئ موضع کچهي را که این طرف موضع نار است ، بطرف قلعهٔ سهوان تاختند . و این خبر نماز پیشین بود ، که به سیف الملوک رسید . اگرچه لشکر را اول بهمراه برادرخود کرده فرستاده بود ، و بهمراه او چند سوار فرتوت بیش نبودند ، امّا از شنیدن این خبر از روي غیرت ، تاب و طاقت نیاورده خود هم با پنج شش سواري که نزدیکِ او بودند ، سوار شد . و برادرش مهدي سلطان پیشتر از موضع نار سوار شده قریب نماز شام بود که به متمردان رسید . آنها خود را

Marfat.com

بر کوه گرفتند و درمیان جنگِ تیر و تفنگ واقع شد . اما مردم کشته نشدند ، و غنیم هزیمت خورده دور تر گردید . و مواشیٔ رعیت را از دست آن بدبختان خلاص کرده مراجعت (۳۳۵ - ۲) نمود . و در اثناءٔ راه هر دو برادر باهم ملحق شده به سهوان آمدند .

عمل احمد بیگ خان . (۱) و همین که خریف دلمل شد و وقت سواریٔ سمیجه رسید ، سیف الملوک را تغیر کرده این ملک را سوای پرگنهٔ جنیجه به احمد بیگ خان دادند . و تا آمدنِ احمد بیگ خان ، مرتضٰی خان سرزا حسام الدین (۲) خویشِ او که دران وقت صوبه دار تهته بود ، مردم خود را باسم محمد رضا بیگ حاکم و ابراهیم بیگ دیوان کرده ، برای عمل این ملک فرستاد . آنها آمده زراعت خریف را ضبط نمودند که درین ضمن احمد بیگ خان نیز رسیده آمد . و در اوائلِ آمدنِ خود چند روز سلوک خوب بمردم نمود تا آنکه اربابان و مقدمان پرگنجات و مواضعات همه رجوع کردند . و احمد بیگ خان دانست که مردم بیرون اکثر در سهوان آمدند . مرزا یوسف نام (۳۳۶ - ۱) برادر همراه داشت ، که یوسف حجاج در ظلم ادنیٰ شاگرد او خواهد بود . معاملهٔ خود برو انداخت و مُهر از دست خود کشیده بدستِ وی سپرد ، و دیوان درخانهٔ او شدن گرفت .

---

۱ - ۲ رک بتعلیقات .

Marfat.com

میرزا یوسف اول معامله که پیش کرد ، این بود که عاملانِ سابق را بغیر پرسش و حساب در قید کرد . و شروع در بند نمودنِ اربابانِ جمیع ملک نمود ، و بگفتهٔ چغلان خواست تا مواضعاتِ باراني را مثل اراره وغیره که پیشتر تفصیل خواهند یافت ، و موضع اکبر آباد واهي که هرگز ضبطي شده نیامده اند ، و همیشه عمل غله بخشی دارند ، ضبط کرده ، مال بر مردم پهوار وغیره رعیت بر بندد . ومواشیٔ هردو پرگنهٔ مهوان را که در جاگیرش بود فرمود که جا بجا بداغ رسانند ، و گاو شماري بگیرند ، که بحکم حضرت جنت مکانی در جمیع ممالک (۳۳۶ - ۲) محروسه معاف شده ، و الیٰ یومنا که ۱۰۴۴ هزار و چهل و چهار است ، درین ملک آن حکم عالی معمول است . درین ضمن بعض اربابان که صاحب استعداد بودند ، مثل بهاءُ الدین پهوار وغیره ، این حال را مشاهده کرده شباشب رو بفرار آوردند . و پارهٔ سرداران پهوار باسم ارباب علی و ارباب داود وغیره که به بهاءُ الدین پهوار عداوت داشتند ، و وطن گفته فراري نشدند . ازان جمله چهل و یک پهوار را حکم کرد که رفته موضع اکبر آباد واهي را ضبط کرده بیائید . و از مردم خود معدودي چند همراهِ آنها نمود . چون این جماعه بموضع اکبر آباد واهی رسیدند ، کسان بهاءُ الدین پهوار باتفاق مردم کوهي آمده هر چهل و یک پهوار را بدرجهٔ شهادت رسانیده رفتند . و باقي مانده‌ها چه ارباب و چه مقدم و چه پتواري (۳۳۷ - ۱) و چه قانونگویان بهمراه

Marfat.com

گماشتهاي آنها ، همه را در بندي خانه انداخت . و موافق مضمون اين بيت ، فلک در گردش گرديد - بيت :

چو خواهد که ويران کند عالمي
نهد ملک در پنجهٔ ظالمي

و انواع عقوبت باين مردم کردن گرفت . چنانچه هر روز در منزلِ خود دويست ، سيصد کس را بناحق کُرّه می زد . هر يک را صد کرّه و دو صد کره . و يک ابريشم فروش نشسته بود که طرهٔ کرّه که مي شکست ، باز بسته ميداد .

و قرار احمد بيگ خان بود که تمام روز در محلِ خود ميگذرانيد و چون شب مي شد بر آمده ديوان مي کرد ، تا پاس اخير. و ميرزا يوسف آن وقت در پيشِ برادر خود مي آمد و آنجا بحضورِ او نيز مردم را کُره می زد . و چند کس در تحت کرّهٔ او مُردند و پروا نداشت . ظاهراً در مذهب اهلِ تشيع آزار مردمِ اهل تسنّن ( ۷۳۳ - ۲ ) عبادت خوب است .

و بآخر کار بجائی رسيد که مردمِ شهرِ سهوان را از ذکور و إناث پيش هر که ميدانست چيزي هست ، به تهمت طلبيده کُره می زد ، و مال و اسبابِ او را آنچه داشت مي گرفت . و پيشِ هر که درين ملک شتري بود و دستش

Marfat.com

رسید همه را بعنف و غضب گرفته داخل سرکار خود نمود. و برین قیاس فرمائید که "مشتي نمونهٔ خرواري" گفته اند.

و در گذرها مردم خود را گذاشت، و قدغن تمام نمود که هیچ فردي بغیر دستک بمُهر او نگذارند. و هر کشتي که از بالا یا پائین مي آمد، مردم او را طلبیده می نوشت. و مدتي آن کشتي را در گذر نگه میداشت، و مي گفت متاع خود را همین جا فرود آرید. تا آنکه سوداگران بتنگ آمده مبلغ کلي سر یک کشتی باو می دادند. بعد ازان (۳۳۸-۱) ملاحان و صاحبان مال را فقط مي گذاشت، دیگر هر که مي بود در قید میکرد، و مي گفت نوکر شوید و کُرّه می زد. و آنچه متاع سوداگران خوش میکرد به نیم بها از آنها زده مي گرفت. و از هر موضعي که دزدي کشتني گرفته پیش او مي آوردند، از بند خلاص کرده سروپا داده ملازم خود مي ساخت. و مي گفت از هر جا دزدي کرده پیش من می آورده باشید.

و قمار بازان بنگاله را در گذرهاي شهر گماشت، تا هر که ازان گذرها می گذشت حکمي پیش خود نشانده باو قمار می باختند. و هر چه موجود داشت در پُل قمار مي گرفتند، و در آنچه باقي مي ماند چادریهاش را کشیده می بردند.

و گرد شهر سهوان، بمردم شهر از شریف و وضیع طرح انداخته قلعهٔ فرمود و حکم کرد که بسر خود گل و آب (۳۳۸-۲) آورده قلعهٔ سازند. و هرکس خود کار نمی کرد

Marfat.com

و عوض خود مزدور مي برد، باو تعدي ميكرد. و قاضي عبدالواحد قاضئ موضع سامتهانی را در زر چک فرماني او، بدست ابراهيم بلوچ بمقابل مبلغ يک صد روپيه فروخت، و يک كرّه دار ابراهيم بلوچ را كرّه مي زد و مي گفت: هان، صد روپيه بده. و ابراهيم بلوچ، قاضي عبدالواحد را كرّه مي زد و مي گفت: هان، صد روپيه بده. و اگرچه دران روز بمردم شهر را كالقيامة مي گذشت، امّا اين حال را مشاهده كرده هر كس از روي تعجب خنده مي كرد. بمردم چغل و ساعي بارعام داده "حقيقت دان" نام نهاد. و همچنين دستور دهرت را زياده كرد.

و چكهاي ائمه را بتمام و كمال در ضبط آورده چكهاي مسماتی را، در كل و اكثر مذكراتي موافق رعيت مال (۱۳۳۹-۱) بر بسته تحصيل كرده گرفت. و برنگی جمعبندي رعيت و ائمه را نمود كه هر دو سر حاصل زراعت را داده هم خلاصي نداشتند. تا آنكه استعداد زراعت وغيره، نيز از گاو و قلبه و زمين و خانه فروخته دادند، مطالبهٔ مال خريف بآخر نمي آمد. و موافق نيتِ او بقضاءُ الهٰی در زراعت ربيع آينده آفت پيدا گرديد، بنهجي كه اكثر زراعت همان طريق ايستاده خشک شد. و پارهٔ كه ماند غله زبون كرد. و ميرزا يوسف (۱) خواست كه اين قسم زراعت را

---

۱ - از نسخه (پ) درينجا يک ورق (۳۰۰) از بين رفته است.

Marfat.com

بي تحقيقِ آفت رسيده‌گی در ضبط آورده، ده بيست و ده سي مانند خريف مال ديوان بربسته، از رعيت تحصيل نمايد. و رعيت هنوز از مطالبهٔ مالِ خريف خلاصي نداشت، بنا بران چاره غير از جلا وطني (۳۳۹ - ۲) نديد. و زراعت را همان طريق ايستاده گذاشته رو بفرار آورد، مگر آن جماعه که در قيد بودند. و چون رعيت ريزه گريخت آنچه در خانهاي آن غريبان بود پارهٔ بتاراجِ سپاهِ احمد بيگ خان رفت، و اکثر بتاراجِ مردم متمردان.

و هيچ آفريده نبود که از ترسِ ميرزا يوسف بيان واقع را به احمد بيگ خان بگويد که برادرِ تو اين قسم ظلم و ستم برپاء داشته عالم را خراب و ضائع کرده. بآخر اين خانه زادِ درگاه، راقم حروف، يک شب به احمد بيگ خان صريح گفت که: اين ملکِ خدا ست، و خداي تعالی به شهنشاه سپرده، و شهنشاه ترا نائبِ خود کرده برين ملک فرستاده، و تو اين خلق الله را بدستِ برادرِ خود داده خراب و ضايع ساختي. اين معني را درين جهان از تو شهنشاه خواهد پرسيد، و چون متوجه آن جهان شوي، خالق (۳۴۰ - ۱) علی الاطلاق از تو خواهد تحقيق کرد. بحکمِ قيومِ دانا اين کلمات در دلِ او اثر کرد. و يک چغل را دران وقت برادرش سروپا پوشانيده آورده، زير چبوتره که بالاي او احمد بيگ خان ديوان ميکرد، نشانده بود. و چغل مذکور قضا را آن شب بنگ بسيار خورده در پنکی خواب بود، و

Marfat.com

دهنش وا. احمد بیگ خان بیک کس خود فرمود که : خاک در دهن این چغل بینداز. و او همچنین کرد . و قریب دویست سیصد کس را آن شب احمد بیگ خان از بند خلاص کرد. و مردم شهر را از بیگار قلعه راحت داد . و مُهر خود را از دستِ مرزا یوسف گرفته بدستِ خود نگهداشت. امّا چه فائده که ملک برهم خورد و رعیت زراعت‌هاي خود را گذاشته گریخته رفت ؟ و چند موضع که از پرگنهٔ بوبکان و کاهان بجاي (۲-۳۴۰) خودها نشسته بودند ، مردم پهواران باتفاق مردم کوهي آمده آن موضع را تاخته حکمي ویران کردند و این معني را احمد بیگ خان فهمیده از سهوان بیرون آمده در موضع سامتاني که داخل پرگنه کاهان است و مسکن بهاءُ الدین پهوار، رفته نشست ، و رعیت را دلاسا کردن گرفت . امّا هیچ کس اعتبار برو نمي کرد . اگر شخصي شب آمده مي دید فرداي آن مي گریخت .

و این خانه زاد ، راقم حروف پریشاني احوالِ وطنِ اختیاريُ خود دیده ، از احمد بیگ خان درین موضع رخصت سیر پرگنهٔ جُنیجه من اعمال ملک سهوان ، که دران وقت جاگیر برادر ابوالبقا بود ، گرفته ، آنجا رسیده ، عازم عتبه بوسيُ آستانِ فلک نشان گردید. و بخاطر آورد که احوال این ملک و عمل احمد بیگ خان را در یک (۱-۳۴۱) طوماري نوشته بنظر اقدس اعلیٰ گذراند. هر گاه به بهکر رسید ،

Marfat.com

این خبـر را حکیـم صـالح (۱) و محمـد عـلی بیگ بنـدري (۲) و مانسنگ کـه دران وقت حاکمـانِ بهکـر بودند ، نوشته به احمد بیگ خان فرستادند . احمد بیگ خان بدیدن این نوشته مضطرب گردیده شیوهٔ ظلم را بالکلیه از رعیت و ائمه بر طرف کرد . چنانچه از رعیت در فصل ربیع مذکور غلهاي کهلی ها (۳) را بخش کرده گرفت . و از ائمه آنچه دران فصل ربیع از فرامین مذکراتی و مسماتی گرفته بود ، واپس داد . و بجانب این خانه زاد ، راقم حروف ، میر هاشم نام ملازمِ خود را فرستاد . با نوشتهها طرف حکیم صالح و محمد علی بیگ بندري و مانسنگ که فلاني را دلاسا داده گردانیده فرستند ، و رفتن بدربار ندهند . پیش از رسیدن میر هاشم مذکور ، مولف از بهکر متوجه (۱۰۳۴-۲) مقصد گردیده بود .

و چون دران ایام برادر ابوالبقا صوبه دار ملتان بود ، خـود را پیشِ او رسانید تا استعـدادِ سفر هنـدوستان کرده روانه سازد . درین اثناء خدمت ملتان ازو تغییر گشت و صوبه داري تهته باو مقرر شد (۴) . مولف را همراه خود

---

۱ - رک بتعلیقات .

۲ - رک بتعلیقات .

۳ - یعني خرمن .

۴ - میر ابوالبقا از طرف یمین الدوله در ملتان نیابت میکرد و بعد از وفات مرتضیٰ خان حسام الدین انجو ، بحکومت تهته تغیر یافت . این واقعه در حدود سال ۱۰۳۹ ه روي داد .

Marfat.com

ساخته به تهته آورد، که از تهته سامان سفر هند نموده رخصت میکنم. قضارا بواسطهٔ مخالفت هواي تهته، مؤلف را عارضهٔ نزله روي داد، چنانچه مسافر شدن متعسر گردید. بخداي خود نذر بست که چون ازین مرض خلاص یابد، احوال ولایت سند را کتاب کرده، دست آویز خود ساخته، احرام کعبه خلائق هفت اقلیم بر بندد. الحمد لله و المنته که بمقتضي این بیت:

الهٰي تو بر نیستم آگهي
چو نیت بخیر است خیرم دهي

نسخهٔ "مظهر التدبیر" با تمام رسید. و امید (۱-۳۴۲) دارم که امیر عادل، مقوي الاسلام، ملجا الانام، امام المشارق و المغارب، ابو المظفر، شهاب الدین محمد، صاحب قران ثاني، شاه جهان بادشاه غازي، بیت:

اي بمیدانِ خلافت سالها صاحب قران
انس و جان را در ممالک از تو باشد انس و جان

بنظر رحمت درو نگرد.

و احمد بیگ خان بمردم پهوار وغیره رعیت پرگنهٔ کاهان پیچید، و پرگنهٔ خطه را سمیجه اونر ویران کردند، و پرگنهٔ بوبکان و پرگنهٔ حویلی و پرگنهٔ سن را مردم نهمردي و سمیجه مذکور از پا انداختند.

Marfat.com

چنانچه یک دفعه لشکر مردم نهمردي آمده مواشئ قصبهٔ سن را تاخته، درون قصبه در آمده، مردم سن را لوت کردند. و شیخ فتح خان و شیخ حبیب هر دو برادران که شقداران پرگنهٔ مذکور بودند، گریخته در خانهاي خود مستحکم شدند، و چند (۳۴۴ - ۲) کس از سپاهیان که در پیش راه آن بدبختان آمدند، بدرجه شهادت رسانیده رفتند. و احمد بیگ خان این خبر را شنیده برعیت پرگنهٔ مذکوره حکم کرد، تا قلعه گرد قصبهٔ سن راست نمودند. و الیٰ یومنا که ۱۰۴۴ ه الف و اربع و اربعین ست، آن قلعه موجود است.

و پرگنهٔ باغبانان و کاهان و پاتر و اکبر آباد را مردم چاندیه خراب نمودند. و مرد متمرد و رعیت این ملک یکسان گردید، از براي آنکه آنچه ریزه رعیت بود از هم پاشیده متفرق شد، و از زمینداران بعضی رفته درمیان متمردان ماکن شدند، و بعضي از روي عاقبت اندیشي جاگیردار ظالم، عداوت مردم متمردان را از دل برآورده، باهم مصالحه نمودند. و درین وقت لشکر متفق می بایستي تا هر که آمده می دید او را بدلاسا می نشانید، و مردم متمردان را از بلوچ و سمیجه و اوباش (۳۴۳ - ۱) که ملک را برهم دیده قدم از جاده حساب بیرون نهاده، در پي فساد و فتنه شده بودند، آنها را متنبه مي ساخت. و لشکر هم از بدسلوکي برادرش پریشان مي گذرانید. چنانچه چهار پنج ماه گذشته بود که چیزي به سپاه نرسیده بود، و درین فتور

Marfat.com

هم چيزي نمي داد . بنا بران چند مرتبه بر سر مردم پيهوار سواري نموده ، جنگ کرده شکست خورد . و آن فصل آفت رسيده به بدستش افتاد و نه بدست رعيت . خوان يغما شد. در هر جائي که دست احمد بيگ خان رسيد او جمع کرد ، و آنچه مردم اوباش توانستند برد ، آنها برداشتند ، و آنچه بدست متمردان افتاد آنها گرفتند . و اکثر مواضعات اين ملک که در عمل احمد بيگ خان ويران گشته تا حال آبادان نشده . و همين معني ست خرابی (۳۴۳ - ۲) رعيت و قوت متمردان.

عمل ديندار خان . و چون خبر ظلم و ستم او بوسيلهٔ واقعه ابو القاسم تباتبا (۱) واقعه نويس تهته ، و مانسنگ واقعه نويس بهکر ، بدرگاه فلک اشتباه رسيد ، اين ملک از تغيير وي به ديندار خان دادند . و احمد بيگ خان را صاحب صوبهٔ ملتان کردند .

و چون ديندار خان (۲) درين ملک آمد بسيار بي استعداد و بي سامان بود . راهِ سلوک را پيش گرفته بهر کس از زمينداران اين ملک ، که صاحب جمعيت بود ، يک موضع در جاگيرِ او نمود . و تمام ملک را سواي چند محال معدوده

---

۱ - در هر دو نسخه خطي اينطور ثبت است . در اصل طبا طبا است که از سهو کتايت تباتبا نوشته شده است .

۲ - رک . بتعليقات .

Marfat.com

که بخالصهٔ خود نگهداشت ، بمردم سپاه جاگیر داد . و مردمش اگرچه سال اول چیزي کم یافتند ، اما سال دیگر که رعیت دلاسا یافت ، ده بیست بلکه زیاده ازتنخواه بعضي جاگیر داران حاصل بدست آوردند . و از تنخواه خود هیچ جاگیردار کم نیافت و ملک رو بآباداني آورد (۳۴۴ - ۱) .

و همچنان بمتمردان این ملک که سمیجه و مردم نهمردي و چاندیه باشند ، ملوک پیش آورده مواضعات در جاگیر آنها داد و هر چند این مردم بي اعتدالی میکردند ، او راهِ ملوک را نمی گذاشت . تا آنکه مردم سمیجه اونر از میان شهر سهوان اسپان سپاهیان را مي بردند ، و در زیر قلعه مردم را مي کشتند و تاراج مي کردند . چنانچه نعمت الله نام واقعه نویس سهوان گماشتهٔ مانسنگ واقعه نویس بهکر را در زیر سایهٔ قلعه سهوان کشتند . و نماز شام هیچ کس از بیرون شهر داخل شهر نمي توانست شد ، و هیچ کس از درون شهر بیرون . و زراعتي که نزدیک شهر رعیت مي کاشت ، شبها سمیجه آمده دزدیده مي بردند ، و اگر خاوندش حرف مي زد ، مي کشتند . و همچنین بر گذر مندیجي که از (۳۴۴ - ۲) شهر سهوان پا و کروه جنوب رویه مي باشد ، سمیجه افتاده مردم را می کشتند و تاراج میکردند و جپرهاي ملاحان که ساکن آنجا می باشند مي سوختند . و هر که سر راه آن قطاع طریقان مي افتاد ، بقتل می رسانیدند . و علی هذا القیاس در مسکن ملاحان توره که در نیم پاو کروهي

Marfat.com

شمال رویه شهر است ، سمیجه افتاده آن غریبان را مي کشتند ، و خانها را آتش میدادند ، تا آنکه عاجز شده مسکن اصلی خود را گذاشته متصل شهر آمده متوطن گشتند . و از گاذران شهر سمیجه پارچها را لوت کرده مي رفتند .

و برین منوال مردم نهمردي و چاندیه روز روشن سواشي شهر سهوان مي تاختند ، و حُر فروشي مي کردند . و این مرد در قلعهٔ سهوان نشسته می بود ، و نه خود سوار مي شد و نه لشکر ( ۳۴۵ - ۱ ) تعیین میکرد . و هرگاه دست درازئ دزدان سمیجه ، در شهر سهوان بغایت بسیار شـــد ، آن زمان قلعهٔ دیگر از خرج خود گرد شهر سهوان راست کرد ، و این کار بسیار خوب ازو واقع شد .

مقصود آنکه او کار سلوک را بغایت خوب نمود ، و بتدبیر ، ملک را بدست آورد . چنانچه یک دفعه سید یوسف و سید جُنگ اربابان پرگنهٔ سن که مواضعات بآنها جاگیر داده بود ، بسببي از وي رنجیده . سید یوسف از دریا عبور کرده در سمیجه در آمد . و سید جُنگ بکوه رفته در مردم نهمردي پیوسته ، آن بدبختان را همراه خود کرده آمده دروازهاي قلعهٔ قصبهٔ سن را شکسته درون در آمده ، تا دوپهر قصبه مذکوره را لوت نموده ، در پاکروهي بیرون قصبه نزدیک به عیدگاه رفته نشستند . و خلیل ( ۳۴۵ - ۲ ) الرحمن شقدار قصبه مذبوره باجماعه خود نتوانست کار کرد و درخانهٔ خود مضبوط

Marfat.com

شده نشست . و این خبر را دیندار خان شنیده از قلعه سهوان بر آمده بیرون شهر در مزار حضرت پیر توپن رحمة الله علیه ایستاده شده ، سید جلال را با جمیعت خوب بطرف سن فرستاد . و چون سید جلال نزدیک به سن رسید مردم نهمردي خودها را بکوه کشیدند ، و سید جلال در قصبهٔ سن نشسته هر دو اربابان مذکوران را از سمیجه و کوه دلاسا داده طلبیده انعام و اکرام دیگر ، بر انعام سابق افزوده بجاي و مقام خودها مقیم ساخته ، آتش فتنه را فرو نشانیده پیش دیندار خان آمد .

و دفعهٔ دیگر عربی نام حلال خور سمیجه راهوجه که بغایت دزد صعب بود و راه خشکی ( ٦ ۳ ۴ - ۱ ) و تري ازو عاجز ، عالمي از دست او شهید شده ، و مبالغي از مالِ سوداگران و سپاهیان به تحت وي تاراج رفته . هرگاه به سمیجه صلح شد ، آن دزد هم در قصبهٔ سن آمد و رفت میکرد . شیخو بیگ نام جواني که برادرش از دست آن دزد ، شهید شده بود یک روز آن دزد را دیده ، دست بشمشیر کرده کشت . و چون این خبر به دیندار خان رسید ، آن جوان را چند روز در قید فرموده میخواست بجاي آن دزد ، او را بکُشد ، اما به شفاعتِ بعض مردم نکشت ، و از نوکري دور کرد . بآخر نیکیهاي دیندار خان در دل متمردان جاگرفت و همه اینها دست درازي از جاگیر او گذاشته مطیع و فرمان برادرِ وي شدند .

Marfat.com

و جمعیت خوب درین ملک مستعد ساخت . و در (۳۴۶-۲) خریف تخاقوئیل (۱۰۴۳ھ) هزار چهل و سه ، خود با لشکر مستعد پر تهیه ، از دریا گذشته در موضع جهانگیر آباد نشست . و زراعت طرف سردم لاکه را بي غل و غش بدست آورد . و جمیع سمیجه اونر آمده او را دیدند ، و از جا بي جا هم نشدند ، و جزوي حسب الصلاح مالگذاري کردند . و درین موضع مردم لاکه که از دست تعدي و ستم سمیجه اونر بدرگاه عرش اشتباه فریادي رفته بودند و از انجا فرمان عالی شان بنام قلیج خان در باب تنبیه سمیجه آورده بودند . و او بهادر خواجه منصب دار را با فرمان مذکور بهمراه مردم لاکه کرده بطرف دیندار خان فرستاده بود که تادیب سمیجه نماید ، آمدند . و فرمان را بنظر دیندار خان گذرانیدند . دیندار خان مردم فریادي را از طرف خود پارهٔ زمین و جزوي (۳۴۷-۱) مبلغ ، انعام داده خط رضامندي بتقلب از آنها نوشته گرفت . و از جهانگیر آباد کوچ کرده مواضعات سمیجه را از ویجره وغیره زیر کرده میگشت . و سمیجه بجاي خود نشسته بود و سرداران سمیجه همراه او بودند ، تا آنکه از گذر مندیجی نزدیک به قلعهٔ سهوان عبور نموده بشهر آمد . و اکثر سرداران هر چهار طرف سمیجه پیش او حاضر مي بودند ، و در سهوان میگذرانیدند ، و ملاحظه نمي کردند . و در ربیع ایت ایل سنه مذکوره نیز از دریا گذشته درمیان سمیجه اونر رفته نشست . و جزوي غله مردم سمیجه قرار داده بودند که

Marfat.com

باو بدهند . و وقتِ آن رسیده آمده بود ، که اگر بتدبیر سپاهگري استیصال سمیجه اونر میخواست میکرد ، که درین اثناء این ملک ازو تغییر نموده (۳۴۷ - ۲) به جان نثارخان (۱) مرحمت فرمودند . و چون خبر تغیر دیندار خان را سمیجه شنید ، مردم او که براي تحصیلِ غله در مواضعاتِ آنها رفته بودند ، اکثر را کشتند و اسپان و یراغِ آنها را غارت کردند ، و تتمّه گریخته پیش دیندار خان آمدند . و دیندار خان این حال را مشاهده کرده في الحال از دریا عبور کرده داخل قلعهٔ سهوان گردید . و از براي همین ، این مردم سمیجه را دُمِ سگ می نامند . پس چنانچه دُمِ سگ هرگز کجي را نمي گذارد ، همچنان این مردم سمیجه اگر هزار احسان کسي باینها کند ، از افعالِ نا شائسته خود باز نمي آیند ، و بغیر ضربت شمشیر رام نمی شوند .

و عمل دیندار خان ، بمردم اشراف و ائمه این ملک و سپاه قدیمي بسیار خوب بود ، و با اهل صوفیه و وجد (۳۴۸-۱) ذوق تمام داشت ، و عرس بزرگان بسیار میکرد . چنانچه هیچ روزي و شبي نبود که عرسِ یک بزرگی در خانهٔ او نبود ، و در هر ماه چند عرس خوب میکرد ، به ترانه و سرود . مطربان بسیار همراه او بودند از قوّال وغیره . و بتلاوت مصحف نیز شوق بسیار داشت ، و اکثر صائم میگذرانید . و در شهر

---

۱ - رک بتعلیقات .

Marfat.com

شعبان ، خواه زمستان مي بود و خواه تابستان ، در ايّام بيض روزه طي نگاه ميداشت . و رمضان را پر شوق ميگذرانيد ، تا يک سال سامان خرچ رمضان مي نمود ، و در رمضان خرچ ميکرد . اطعمه و شيريني و فواکه بسيار وقت افطار در مجلس مي آورد . و قريب سيصد چار صد کس بنماز تراويح پيش او حاضر مي شدند ، و ختم قرآن مجيد را استاده می شنيد ، و در شب قدر ختم تمام ميکرد . و مردم علمأ ( ۲ - ۳۴۸ ) و حفّاظ و گوشه نشينان را دران شب خيرات بسيار ميداد . و صباح آن ختم از روي مصحف در يک روز خود مي نمود . و در زمستان جميع سپاه و آشنايان را سروپا ميداد ، و مردم اشراف را آن قدر پرچه مي فرستاد ، که تا بسال ديگر کفايت او می شد . و اگر بسفر مي بر آمد مردمي که همراه او مي بودند ، از اشراف و اکابر وغيره رعيت ، همه را علاحده علاحده طعام پخته از دولت خانهٔ خود ميرسانيد . و هر جا مزار بزرگواري بود بزيارت آن ميرفت و مرمت و عمارت آن مزار مي فرمود (۱) .

امّا مواضعات خالصهٔ او ، بواسطهٔ اجارهاي باطله قاضي پيره وکيل او ، در عقوبت و بلا گرفتار بودند . و آنچنان بود که وقت نسق ، اربابان و مقدمان مواضعات را طلبيده در

---

۱ - رجوع کنيد به تعليقات تحت شيخ عثمان مرونديِ قلندر لعل شهباز و چهته امراني .

Marfat.com

قید (۳۴۹-۱) کرده بضرب شلاق ، ده بیست و ده سي زراعت از سال گذشته نوشته میگرفت ، که این قدر زراعت بکنیم ، اگر نکنیم از عهدهٔ جواب آن بر آئیم . و این معني را نمي دانست که اینها در خانه خودها چیزي ندارند و زراعت را رعیتِ ریزه باستمالت و دلاسا میکند ، در آنچه قوت آنها میرسد نه بزور و ستم . و چون سرِ فصل مي شد بقانونگویان میگفت که تخمین زراعت را کرده بیارید . و تهدید بسیار میکرد که مبادا چیزي کم و زیاد نویسانند ، و آن را ده بیست گرده ، برف مناره ساخته به اربابان و مقدمان مي نمود ، و ستم مي‌آورد . تا آنکه لا علاج اربابان و مقدمان اجاره را بر خود قبول کرده نوشته میدادند ، و حال آنکه رعیت در نالش و زاري مي بود . بعد آن (۳۴۹ - ۲) رعیت بدست اربابان و مقدمان مي آمد ، و آنها زراعتِ خودها را از میان بر آورده ، مال اجاره را بر زراعتِ رعیتِ فقیر توجیه مي کردند . و رعیت هر دو سر حاصلِ زراعت را میداد ، و هم خلاصي نداشت . بنا بران بعض هندوان قصبهٔ بوبکان باسم پَربَت وغیره ، مستغاثي شده این حال را رفته بدرگاه معلی بعرض رسانیدند . و فرمان عالیشان قضاجریان در باب عدم اجاره و عمل دستور سابق از غله بخشي وغیره آوردند . در ربیع مذکور میگفت که عمل غله بخشي یا ضبطي موافق دستور العمل این ملک خواهم کرد که تغییر شد .

و علی هذا القیاس بر کشتیهاي سوداگران دستور بسیار

Marfat.com

مانده بود . و دستور العمل درت نیز بسیار افزوده . چنانچه سر خروارِ غله دو کاسه وضع ( ۳۵۰ - ۱ ) مي نمودند . و خروار این ملک شصت کاسه است ، و همچنین سر یک من نیل ، سه روپیه میگر فتند . چنانچه دو روپیه از مشتري و یکْ روپیه از بائع باشد . و یک من نیل دران وقت به بیست روپیه ارزش داشت . و سر یک من تنباکو هفت دام متصرف مي شدند و یک من تنباکو هشت تنکه مي فروختند . پس هرگاه سر خروارِ غله دو کاسه بگیرند ، و سر یک من نیل سه روپیه ، و سر یک من تنباکو هفت دام ، از چهل یکی زیاده شد . مصرع :

ببین تفاوتِ ره از کجاست تابکجا

و دستور کشتي را به تفصیل ننوشت ، از براي آنکه سر یک کشتئ خالی و پُر ، از روي ظاهر ، تا سي چهل روپیه وگاهي کم و زیاده در هر چهار گذر سهوان مي گرفتند . امّا مردم سوداگران و ملاحان فقیران را در گذرها ایستاده ( ۳۵۰ - ۲ ) کرده ، و بتنگ آورده ، در خفیه چیزي بسیار متصرف مي شدند . آن را تحقیق از کاغذِ قانونگویان معلوم مي شود ، بنا بران مبهم گذاشت .

و کمترین خانه زاد این راقم حروف مي گوید که مقصود از تطویل بیان عمل جاگیرداران سهوان ، نه استماع احوال آنها ست . چه احوال با شاهانِ متقدمین شنیدن بهتر است . امّا چون خوبترین حواسِ خمس که مدار تعقّل و تفکّر

Marfat.com

انسان بر آنها ست ، حسّ بصر است . و احوالِ ملک سهوان را اکثر این خانه زاد بحسّ ِ بصر مشاهده نموده ، و سبب آباداني و ويرانئ او را به تجربه دانسته ، و احوالِ ممالکِ دیگر بحسّ ِ سامعه درک کرده ، و از بصر تا به سمع فرق بسیار است ، بنابران خواست تا صورتِ احوال این ملک را از معموري و ویرانی ، در لباسِ عمل هر یک از جاگیرداران این ملک نماید . و نتیجهٔ (۳۵۱ - ۱) عملِ نیک و بد ظاهر گردد ، و خاطر نشان شود که درین عملها آنچه از لازمه خط ملک که در قسم اول ذکر یافته ، که بادشاهان را در هر ملک سواي جریان خطبه و سکّه ، یک نفع ازین دو نفع لازم است . یا زر که از مال و معاملهٔ هر ملک پارهٔ سواي خرچ جاگیردار وغیره بخزانهٔ عامره هر سال و هر فصل مي آمده باشد . و یا لشکر که بقوت استطاعتِ هر ملک سواي تعیینات آنجاي بخدمت ملک گیري و یا بسرحدِ ملک دیگر بکار آید . در عملِ کدام جاگیردار بوده و کدام جاگیردار از عهدهٔ نگهباني ٔ این ملک هم نه برآمده . و همچنان رعیت شهنشاهي که خزانهٔ خوب شهنشاه است ، خراب و ضائع ساخته ، و بدستِ او هم از ظلم و ستم سواي بدنامي چیزي دیگر نیامده . و رفته رفته (۳۵۱-۲) کارِ این ملک بجائي رسیده که ملکِ نا پرسان ، و ملکِ بیدادان ، و ملکِ بیکسان شده . چنانچه اگر صد کس را جاگیردارِ سهوان بناحق بکُشد و تاراج کند ، کسي دستِ او نمي گیرد .

Marfat.com

و اگر یک فقیري بمحنتِ تمام، راهِ دور دراز را طي کرده بدربارِ عالی رسیده مستغاثي گشته فرمانِ عالیشان مي آرد، اینجا قبول نمي شود، و در عمل نمي آید. بلکه او عدوِ چغلانِ این ملک مي گردد، و در اندک زمان از دست جاگیردارِ سهوان او را خراب می کنانند. پس اگر یک جاگیردار پارهٔ از خداي تعالیٰ و یا از حضرت بادشاه ملاحظه دارد، یک طرف را از رعیت و یا ائمه از ظلم نگاه میدارد، و الاّ هر دو را پامال میکند. و هیچ کس از صاحب خدمتانِ این ملک، از صدر و قاضی و قانونگوئي و ارباب نیست که حرف حساب را در وقت بجاگیردار بگوید، بلکه (۳۵۲ - ۱) هر کس دفعهٔ وقتِ خود کرده میگردد. و بگفتن نفسي نفسي احوالِ قیامت را مشاهده مي کند. و اگر یکی از زمینداران این ملک را جاگیردارِ ظالم دلاسا داده پیش دستِ خود مي سازد، عالمي را از رعیت و ائمه آتش داده میسوزد.

و ازین قیاس فرمایند که در تمام ممالک محروسه واقعه نویس بادشاهي نشسته است، و واقعه‌نویسی این ملک را، گذشت شمشیر خان، هیچ جاگیردار قبول نمي کند. چنانچه در عمل دیندار خان، نعمت الله نام واقعه نویس که از بهکر آمده بود، در زیر قلعهٔ سهوان دزدان کشتند. و درین باب سابق هم مذکور شده، و هیچ کس غور رسي او نکرد. و حال آنکه بحکام از شکستن پاي بزي بر سر

Marfat.com

پلی فردای قیامت سوال خواهد بود، چنانچه حکیم "سنائی" بنظم آورده. نظم : ( ۳۵۲ - ۲ )

دید یک شب بخواب عبدالله
پدرِ خویش را عمر ناگاه

گفت آیا امیر عادل خوی
حالِ خود با من این زمان برگوی

با تو ایزد چه کرد بر گو حال
بعد ازین مدتِ دوازده سال

گفت ازان روز باز تا امروز
در حسابم کنون شدم پیروز

کارِ من صعب بود با غم و درد
عاقبت عفو کرد و رحمت کرد

گوسفندی ضعیف در بغداد
رفت بر پول و ناگهان بفتاد

گشت رنجور و پای او بشکست
صاحبِ وی بدامنم زد دست

گفت کانصاف من بده بتمام
که تو بودی امیر بر اسلام

Marfat.com

تا بامروز سن دوازده سال
بوده ام مانده در جواب و سوال

اي ستوده شهِ نکو کردار
باز پرسند از تو این مقدار

چون چنین بُد خطاب با عمري
چه رود روز حشر با دگري

هان و هان بار خود نگردان سست
ورنه گردي بروز محشر پست (۱-۳۵۳)

آنت خواهم که هر کجا شنوند
همه نیکان ترا نکو گویند

بهر رغم ستم گران نان را
الکني کن ستم سرایان را

آنچنان عدل کن که از رهِ داد
کس ز عدلِ عمر نیارد یاد

خوش بود خاصه از جهانگیران
رحمت طفل و حرمت پیران

و دفعه دیگر عبدالباقي نام گماشتهٔ خود را مانسنگ از بهکر فرستاد . او نیز چند روز بوده باز به بهکر رفت .

Marfat.com

و دفعهٔ دیگر بخشیٔ تهته ، گماشتهٔ خود را واقعه نویس کرده فرستاد ، دیندار خان قبول نکرد ، و او چنانچه آمده بود باز به تهته رفت. پس اگر طمع ظلم درمیان نباشد ، بودن واقعه نویس چه نقصان دارد .

و همچنین در باب طلب مردم قانونگویان ، در عمل او ، فرمان عالیشان با سزاول آمد که تقسیم ده ساله را درست کرده بیارند . و سبب ویرانیٔ ملک (۳۵۳ - ۲) که بواسطه ستم جاگیرداران شده و یا بواسطهٔ متمردان بوقوع آمده ، یک بیک بعرض رسانند . و فرستادن قانونگویان چه قدر کار بود که نفرستاد .

و در اصل ارخاءِ عنانِ ظلم درین ملک ، در عمل احمد بیگ خان شد ، که حقیقت ظلم مرزا یوسف برادرش یک بیک بسمع ایستادهأ حضور پایه سریر خلافت مصیر رسید . و سوای تغییر این ملک ، اثرِ غضب برو مترتب نگردید ، بلکه اثر رحمت بظهور رسید که از تغییر مهوان ، صاحب صوبه ملتان شد ، که جای عمده است . و همین معنی را دیده مردم ستم رسیدهگان این ملک که میخواستند بهمراه او شده بدرگاه فلک اشتباه رسیده طلبِ حق نمایند ، از بهکر مایوس گشته بوطن خودها مراجعت نمودند . و اگر همین عمل احمد بیگ خان را در زیر پایه تخت (۳۵۴ - ۱) سلیمانی تحقیق می فرمودند ، و از روی حکم شرع شریف

Marfat.com

ستم گرفتگیهاش بمردمِ مظلوم واپس میدهانیدند ، و خون‌هاي ناحق که از روي عنف و ظلم کرده بود ، بامرِ عدالت عظمیٰ اجراي حکم او میکردند ، هیچ جاگیردار بعدالیوم در ویرانئ این ملک راضي نمي شد ، بلکه جاگیرداران ممالک محروسه دیگر نیز از ظلم محترز بوده ، راه راستي و خوش سلوکی را پیش میگرفتند .

در کتب تواریخ سنده مذکور است که ، سلطان محمد شاه بن تغلق شاه در حوالئ تهته علم عزیمت سفر آخرت برافراشت (۱) . و بعد از فوت سلطان محمد شاه ، فیروز شاه بوصایه او بر سریر سلطنت صعود نموده (۲) ، عازم دار الملک دهلی گشت (۳) . و جام خیر الدین (۴) والیٔ ولایت سنده چند منزل تعاقب ( ۳۵۴ - ۲ ) نموده ، از حوالئ سن که از مضافات سهوان است ، معاودت کرد . و جام خیر الدین بعد

---

۱ - بتاریخ ۲۱ محرم ۷۵۲ھ وفات یافت . ( برني صـ ۵۲۵ ) .

۲ - چهارده کوس دور از تته بر لب دریائي سند بتاریخ ۲۴ محرم ۷۵۲ھ (رک فیروز شاهي - برني صـ ۵۲۹ و ۵۳۷).

۳ - اواخر ماه جمادي الاخر ۷۵۲ھ به دهلی رسید . ( برني صـ ۵۴۶ ) .

۴ - خیرالدین ولد جام تماچي والی سند (رک تاریخ سند میر معصوم صـ ۶۴ ) .

Marfat.com

از عزیمت و نهضت سلطان فیروز شاه ، بساط عدل و احسان مبسوط گردانیده ، در ترفیهٔ حال رعایا و عامهٔ برایا کمال اهتمام مي نمود . و از نوادر وقائع آنکه ، ازان جام نیکو سر انجام نقل کرده اند ، که روزي با جمعي از خواص و خدم بسیر و تماشا برآمد ، ناگاه استخوان آدمیان بنظرش در آمد که در مغاک افتاده بودند . عنان کشیده لحظهٔ دران عظام بوسیده نگریست . پس روي بملازمان خود آورده گفت که : میدانید استخوانها با من چه میگویند ؟ ایشان سر در پیش انداخته ساکت شدند . جام فرمود که : مظلومی چندند و داد میخواهند . آنگاه همت بر استکشاف احوال این ممات ( ۳۵۵ - ۱ ) گماشت . مردي کهن سال که آن سر زمین تعلق بوي داشت طلب کرد ، و از وي حال آن استخوانها پرسید . پیر گفت که قبل ازین تاریخ بهفتاد (۱) سال ، کاروانی از جانب گجرات باینجا رسیده بود . و فلان جماعه ایشان را کشته اند ، و مالها برده ، و اکثر ازان اموال موجود است . چون جام برین حال وقوف یافت ، بجمع اموال فرمان داد ، و اکثر آن را جمع آوردند . وکس نزد والیٔ گجرات فرستاد که این اموال از ورثه کشتگان هر کس باقي مانده باشد ، باو برساند . و جماعه قاتلان را بقصاص رسانید (۲) .

---

۱ - در تاریخ سند هفت سال ثبت است (رک ص- ٦٥) .

۲ - این تمام شرح حال از " تاریخ سند " ، میر معصوم عیناً گرفته شده است (رک - تاریخ سند ص- ٦٤ تا ٦٥) .

Marfat.com

و الحال مظلومان سهوان حی و قائم ، و احمد بیگ خان و برادرش در تنعم و تلذذ . در ایام دولت مثل حضرت شهنشاهی معظمي و مکرمي مستعلی. و پارهٔ استقامت که رعیت (۳۰۵ - ۲) این ملک را در عملهاي بظلم آغشته می باشد ، سبب زراعت ائمه از براي آنکه جماعه ائمه جهة آباداني چکهاي خود بضرورت مردم بذرگران را مساعدت میدهند ، و تخفیف حصه میکنند . و از قوت آن مردم بذرگران زراعت خالصه جاگیردار هم مي کنند ، بلکه در ظلمانه او نیز مي دهند . واگرنه احوال رعیت این ملک بغایت خراب و زبون است .

آمدیم بمطلب که از تحقیقات سابقه معلوم شد که اکثر خرابي ملک بهکر و دو سرکار ملک تهته که سرکار چاکر هاله و سرکار نصر پور باشند ، بسبب متمردانی که تعلق بملک سهوان دارند ، می شود . پس همگی همت عالی و تدبیر سلطاني در باب رفاهیت ولایت سند ، بر معموري ملک سهوان نمودن ، اهم است . و بودن بخشي و امین و واقعه نویس (۳۰۶ - ۱) درین ملک مقصود تر ، که همیشه جاي تردّد و لشکر کشی است . و سرحدهاي این ملک را مضبوط داشتني ، تا متمردان قدم از جادهٔ حساب بیرون نه نهند . و الحال کار سهوان بجائي رسیده که شنیده مي شود ، هیچ جاگیردار برغبت این ملک را در جاگیر خود قبول نمي کند . و مدتی ست که خبر فسادٔ سمیجه اونر مخذول العاقبت به سمع ایستادهاي حضور پایه سریر خلافت مصیر رسیده . و فرامین

Marfat.com

عالی‌شان بتاکید طرف صاحب صوبه تهته و جاگیردار بهکر و جاگیردار سهوان آمده که استیصال این بدبختان نمایند، که اثري از آثار اینها نماند. و تا حال سهم این روسیاهانِ دنیا و آخرت فیصل نیافته، بلکه متمردي و سرکشیٔ اینها روز بروز در ترقی است.

و الله اعلم بالصواب (۳۵۶-۲).

Marfat.com

# فصل چهارم

## در تربیت ملک سهوان از روي اجمال

بر ضمیر منیر آفتاب نظیر ، مخفي نماند که رعیت این ملک چنانچه مذکور شد ، بسیار زبون گشته و از پا افتاده . و اکثر زمینداران رعیت و متمردان باهم یکسان گردیده و بعض بدعتهاي جاگیرداران ظالم تا حال رواج دارد .

پس اول دستور العمل این ملک را از ضبطي ، و غله بخشي ، و انعام اربابان و مقدمان ، و رسوم قانونگویان ، و دستور کشتي ، و دهرت ، از ابتداي عمل بختیار بیگ تا انتهاي عمل شمشیر خان اوزبک از روي تحقیق مؤلف معلوم نمایند .

و بیان آن اینست که اول باید دانست که خروار این ملک شصت کاسه مي باشد . هر کاسه بوزن منک کهنه شش سیر و دونیم پاۀ جهانگیري و یک نیم دام ، و کاسه (۳۵۷ - ۱) بچهار تویه منقسم است .

ثانیاً ، احوال ضبطي و غله بخشيۀ این ملک بخاطر آرند . ضبطي فی بیگه پخته نوشته مي شود که دو بیسوي عمل معمول ممالک محروسه از نیک اندر بد زراعت از میان برعیت معاف مي شود ، سواي نابود و تخم زده و شوره که وقت ضبط ملاحظه کرده میگذارند .

Marfat.com

خریف : جواري و مندوه و شالی : فی بیگه - جنس سي و سه و نیم کاسه ، و نقد یک تنکه مرادي .

وسي و پنج و نیم دام : پنبه .

و خربوزه و تربوزه و ترکاري و کنجد و ترب و ارزن و کال و سن : في بیگه - بیست و پنج تنکه مرادي ، و سوا بیست و نُه دام .

زردک : فی بیگه سی و پنج تنکه مرادي .

ماش و مُنگ : في بیگه - چهارده تنکه مرادي ، و سوا دو دام .

نیشکر : في بیگه - هفتاد و دو تنکه مرادي .

کچره : فی بیگه - شش و نیم (۳۵۷-۲) تنکه مرادي .

نیل : فی بیگه سی و پنج تنکه مرادي .

ربیع : گندم و جو : في بیگه - جنس ، سي و سه و نیم کاسه ، و نقد یک تنکه مرادي ، و سي و پنج و نیم دام .

نخود : جنس ، هفده و نیم کاسه . و نقد چهل و پنج دام .

Marfat.com

مرشف : جنس ، بیست و هشت کاسه و سه تویه ، و نقد ، یک تنکه مرادي و هشت دام .

آهور : في بیگه - جنس ، بست و هشت و نیم کاسه ، و نقد ، سی و پنج دام .

ارزن و پیاز و خربوزه و تربوزه و سن و بادنجان : فی بیگه - بیست و پنج تنکه مرادي ، و سوا بیست و نُه دام .

سنگ و مسنگ : في بیگه - چهارده تنکه مرادي ، و سوا دو دام .

عدس : في بیگه - بیست و هشت تنکه مرادي ، و سي و یک دام .

زیره و بادیان و گل معصفر و اجود و سیر و بنگ و کوکنار : في بیگه - چهل و هشت تنکه مرادي ، و سی و هفت دام و سه پاو .

و تنباکو : در عمل سابق نبود ، در عمل (۳۵۸ - ۱) دیندار خان پیدا شد . في بیگه - دونیم عدد روپیه ، و معمول روپیه بیست و چهار تنکه مرادي ست .

Marfat.com

غلـه بخشي : بالمناصفه : دو خروار ـ يک خروار رعيت باقي يک خروار .

سوم حصـه : سه خروار ـ دو خروار رعيت باقي يک خروار .

چهارم حصه : چهـار خروار ـ سـه خـروار رعيت باقي يک خروار .

پنجم حصه : پنج خروار ـ چهارخروار رعيت باقي يک خروار .

پنج دو : پنج خروار ـ سه خروار رعيت باقي دو خروار .

نُه حصـه : نُه خروار ـ پنج خروار رعيت باقي چهار خروار .

و انعام اربابان و مقدمان از مال : در عمل بختيار بيگ دهَ نيمي بود که سرِ صد خروار ، پنج خروار از مال بآنها انعام مي داد ، و سر صد روپيه ، پنج روپيه . و گذشت عمل او تا انتهاي عمل شمشير خان اوزبک صد دوئي از مال بود ، که سرِ صد خروار ، دو خروار از مال انعام بآنها مي دادنـد ، سـر صـد روپيـــه ( ۳۵۸ ـ ۲ ) دو روپيـه .

Marfat.com

و رسوم قانونگویان : صد یکی از رعیت بود ، که سر صد خروار ، یک خروار از رعیت مي گرفتند . و سر صد روپیه ، یک روپیه .

و دستور کشتي : در عمل بختیار بیگ و عمل پیر غلام دفعه اول در عصر حضرت عرش آشیاني زکوة بود ، بر مال سوداگران حساب کرده چهل یکی میگرفتند . و در ملک سهوان یک گذر شهر بود ، درو هیچ مضایقه نیست .

و در عمل پیر غلام دفعهٔ ثاني در عهد حضرت جنت مکانی که زکوة معاف داشتند ، سر کشتئ پُر : نیم سیر نبات بجنس میگرفتند . و کشتئ خالی را : متعرض نمي شدند ، و همین گذر شهر بود .

و در عمل شمشیر خان اوزبک دفعه اول ، سر کشتئ پُر :

یک سیر نبات را بها ، ده تنکه مرادي مي گرفتند ، و بعد از چند گاه به بیست تنکه کشید .
( ۱ - ۳۵۹ )

و دفعهٔ ثانی که از تهته بر گشته آمد ، یک روپیه : سر کشتئ پُر میگرفت ، و کشتي خالی را متعرض نمي شد ، و همین یک گذر سهوان بود .

Marfat.com

و دهرت : درین عملها همین بر غله بود، که سر خروار یک تویه از مشتري مي گرفتند ، و بر دیگر چیزها نبود .

بعد ازان قانونگویان این ملک را بحضور طلبیده توجیه یک عملی از عملهاي مذکوره مثلاً همین عمل دیندار خان را تحقیق فرمایند، و آنچه از رعیت زیاده از دستور العمل گرفته آنرا بخاطر عاطر آورده در استقبال رعیت را مستمال سازند .

و آنچه خلاف حکم کرده از دستور کشتیهاي سوداگران و دهرت متصرف شده، و آن بدعت تا حال جاریست ، بخلق الله در آینده به بخشند، و اگرنه تعلق بخالصه شریفه بکنند که جان و مال خلق الله تصدق شهنشاه است (۳۵۹-۲)

و نیز تحقیق مواضعات هر یک پرگنهٔ این ملک را فرمایند که هر پرگنه مشتمل بر چند موضع است و ازان جمله بالفعل چه قدر آبادانست ، و چه مقدار ویران . و بعد آن امین متدین فهمیده براي رفاهیت رعیت از حضور تعیین کنند ، و دستور العمل این ملک را از روي فرمان عالیشان نوشته باو سپارند . و او آمده قریه بقریه هر پرگنهٔ این ملک را بنظر در آورده آنچه آباد ست رعیت او را مستمال سازد ، و خاطر نشان کند که آنچه گذشت گذشت ، الحال موافق عمل معمول عمل خواهد شد ، شمایان در کشت کار خود مشغول باشید. چنانچه روز بروز آباداني و معموري زیاده شود ، و آنچه

Marfat.com

ویران ست مردم او را تفحص و تجسس کرده دلاسا داده طلبیده بجا و مقامِ خود ها نشاند. و نگذارد که کسي (۳۶۰-۱) از جاگیرداران و قانونگویان و اربابان و مقدمان، از رعیت زیاده از دستور العمل به ستم و ظلم متصرف شود، تا رعیت داند که من رعیت شهنشاهم، و خاوند مستحکم دارم. و اربابان و مقدمان و قانونگویان نیز از شیوهٔ ساختگی جاگیرداران در ظلم سنزجر گردند و بدانند که رعیت خزانهٔ خوب شهنشاه ست و این امین خازن خزینه، پس بر رعیت دست تصرف دراز کردن سوجب خرابي ست. و همچنین از مردم سوداگر و تجار و حرفه گر با خبر باشد که در حق کسی ظلم نشود. و آن امین طمع شوم درمیان کرده بجاگیردار چندان مخالطت نه کند و بدادهٔ شهنشاه راضي باشد.

و در هر پرگنه گماشتهٔ خود را گذارد که واقف عمل جاگیردار بوده یوماً فیوماً حقیقت را بطرف (۳۶۰ - ۲) منیبِ خود مي نوشته باشد، و در جاي که ستم برعیت رسد غور رسیٔ آن نماید، و اگر از دست او نشود بجاگیردار رجوع کند، و اگر جاگیردار حمایت کند بدرگاه فلک اشتباه عرضداشت نماید، تا از انجا فکر شده آید.

ومثل این، امین را مثل خزانچي تصور فرمایند. پس چنانچه خزانچی مثلاً اگر برات یک لک روپیه برو شود همان یک لک روپیه سیدهد، و زیاده ازان نمي دهد. و از کسي

Marfat.com

به ستم زیاده خواهد، نمي گذارد، و اگر زور آرد، آمده پیش صاحب مال مستغاثي میشود، و خاطر خاوند مال از متعدي آزرده مي گردد و در پي تنبیهِ آن متعدي میشود. همچنان امین اگر جاگیردار زیاده از دستور العمل از رعیت طلب کند نگذارد که بگیرد، و اگر بزور و ستم بگیرد به شهنشاه (۳٦۱ - ۱) خبر کند. و شهنشاه ده صد زیاده از معامله خزانچي در تعدّي ظالم بر رعیت خاطر آزرده کرده آن ظالم را در زیر خاک گرداند تا عبرت دیگر ظالمان شود، چراکه رعیت بهترین خزانهاي بادشاه است. چنانچه سابقاً ذکر یافت و درین ضمن اگر دو سه چغل که بسعایت باطله رعیت شهنشاهی را خراب ساخته اند دریافته بسیاست رساند، نورٌ علی نورٍ مي شود. و این امین غیر از عملی که در عهدهٔ اوست بدیگر عمل نه پردازد، و بهمین عمل خود مقید باشد که دو عمل بیک کس ضایع است. چنانچه در قسم اول تفصیل یافته و نسخهٔ آباداني و معمورئ ملک را از پرگنه به پرگنه و قریه بقریه سال بسال بدفتر خانهٔ شهنشاهی می فرستاده باشد تا حقیقت آباداني (۳٦۱ - ۲) و معمورئ ملک را سال بسال ارکان دولتِ باهره واقف مي شده باشند.

و این بخاطر مبارک خطور نکند که قانونگوي جاي امین را میگیرد. از براي آنکه مردم قانون گویان را عزت کم مي باشد، و نمی توانند جاگیردار را از ظلم و ستم باز داشت، بلکه در ظلم و ستم شریک غالب جاگیردار میشوند.

Marfat.com

و امین باید که شخصي با عزت و متدیّن باشد تا حرف او را جاگیردار بسمع قبول آرد .

و براي رفاهیت لشکري که درین ملک ضروري است ، چنانچه مفصل ذکر خواهد شد ، بخشی تعیین کنند . تا آنقدر جمعیت از جاگیردار این ملک طلب کرده در سرحدها نشاند ، که رعیت از آسیب متمردان محفوظ بوده در کشت‌کار خود مشغول باشد (۳۶۲ - ۱) و خراج گرفتن از رعیت حلال شود . و حق آن لشکر را اگر جاگیردار در توقف نگهدارد باو گفته میدهانیده باشد که در معني این لشکر ، لشکرِ شهنشاهي است ، و بکار شهنشاه می آید ، جاگیردار وسیله بیش نیست . و اگر یک جاگیردار تغییر شود تا آن وقت که لشکر جاگیردار دیگر در سرحدها رفته نه نشیند ، لشکر جاگیردار اول را از سرحدها بر آمدن ندهد .

و بجهة خدمت اخبار نویسي ، واقعه نویس دیگر مقرر باشد ، چنانچه سابق در صوبها روش بود ، نه بخشي ، که الحال رسم شده .

دیگر ائمه این ملک که لشکر دعامت ، نیز پریشان احوال و بي وقار اند ، بسببِ آنکه ائمه این دیار چهار قسم مي شوند :

قسم اول : جماعهٔ منصب‌دارانند ، که قاضیان و مفتیان و صدر و محتسب باشند (۳۶۲ - ۲) .

Marfat.com

قسم دوم : اهل علم و حفّاظ اند .

قسم سوم : سادات و مشائخ و مردمِ مغل اصيل اند ، كه تركِ زياده طلبي دنيا كرده بگوشهٔ انزوا نشسته بجزوي مدد معاش كه از درگاه اعلیٰ دارند ، قانع اند ، و از ره گذر ديگر وجه معيشت ندارند . و اين هر سه جماعت بنظر حضرت عرش آشياني و جنت مكاني و سجاده نشين ايشان خلد الله تعالیٰ ملكه ، گذشته ، مدد معاش آورده اند . و مدد معاش اين مردم به نهجي ست كه بمحنت تمام جزوي مزروع ساخته قوت لا يموتِ خود مي كنند . چنانچه فصل بفصل و سال بسال مردم كارندها را دلاسا كرده ، و مساعدت داده ، و جويهاي آب كنده ، پارهٔ از زمين خود مزروع مي نمايند . با اين قدر محنت هم زمينهاي ايشان كم حاصل ( ۳۶۳ - ۱ ) .

(قسم) چهارم : مردم زميندارانند كه تعلق باربابي و مقدمي نيز دارند . و اين مردم بنظر حضرت عرش آشياني و جنت مكاني نگذشته اند . و در زمان نور جهان بيگم فرامين مسماتي بزر خريده آورده اند . و چون در اصل زميندارانند ، زمينها خوب پر حاصل از جاهاي نيک در تحت چكهاي خود گرفته اند . و مردم رعيت محتاج آنها ، بغير گرفتن مساعدت و كندن جوي آب ، زمينهاي آنها را مزروع مي نمايند ، چنانچه اكثر زمينهاي آن مردم مزروع مي شود ، و محنت در آباداني چكهاي خود نمي برند . و اگر يک جاگيردار اين ملک از روي شدت در پي تحقيق معامله ائمه ميشود ، آن مردم

Marfat.com

پیش شده مبلغ کلي بجا گیردار قرار می دهند و بر مدد معاش جمیع ائمه توجیه مي اندازند .

و درین ضمن ( ۳۶۳ - ۲ ) آن سه قسم اول از عهدهٔ جواب توجیه ظلمانه نمي توانند بر آمد . و حاصل مدد معاش را بتمام و کمال داده ، دَه بیست برابر وي دیگر از کتب و خانه و اسباب که داشته باشند ، فروخته مي دهند ، و هنوز خلاصی ندارند ، و در کوچه و بازار پیادهاي جا گیردار بي‌عزت و بي آبرو کرده میگردند ، و باین جهت خراب و ضائع مي شوند ، و زمینهاي مدد معاش ایشان اکثر مطروحه مي ماند . و قسم چهارم را چندان آسیب نمي رسد .

و صدر این ملک بجا گیردار نمي تواند حرف حسابي گفت ، محتاج خلاص کردن مدد معاش خود مي باشد . پس براي رفاهیت ائمهٔ این ملک دست صدر را قوي فرمایند که تحقیق ائمه کرده آنچه از قسم فوقي و فراري و دو جائي و تقلّبي ( ۳۶۴ - ۱ ) و لباسي بود ، بر آورده بخالصه شریفه بازیافت میکرده باشد . تا نتیجه مزروعیهٔ زمین افتادهٔ خارج ، جمع بخالصه شریفه میرسیده باشد ، و اگرنه در یک فصل مطروحه مي شود .

و دیگر ائمه فقرا را چنان سازد که دست تصرف جا گیردار بر آنها دراز نشود ، و مدد معاش خودها را بفراغ خاطر

Marfat.com

متصرف گردیده، در دعا گوئي و خدمات ماموره که لوازم ایشان است قیام و اقدام داشته باشند .

و قاضي بهمین خدمت قضا که عهدهٔ جمیع مصالح معاش انسان است مقیّد باشد ، و پیوسته در دارالقضا نشسته معاملات مردم را مطابق شریعت بیضا فیصل میداده باشد . و این هر دو عزیز بدیگر امر حکومت نیز دخل نکنند ، و بدادهٔ شهنشاه راضي بوده بواسطه طمع شوم دلجوئي (۲-۳۶۴) جاگیردار نه نمایند .

و الله اعلم بالصواب

Marfat.com

# فصل پنجم

## در تدبیر فرو نشاندنِ آتش تمرد مفسدان ملک سهوان، و لشکري که درین ملک بجهت این خدمت درکار است

---

بر راي عالم آراي بهجت افزاي، روشن و هویدا میگرداند که: سابقاً احوال پرگنجاتِ این ملک مجملاً بیان شده و در ضمنِ آن دست رسيء هر یکی از سه گروهِ متمردان مسطور بر هر پرگنه در تقریر آمده. الحال، وجهِ قلع و قمع متمردانِ مذکور مفصل بیان مي شود، و در ضمن آن سبب آباداني و معوريء هر پرگنه مشروحاً خاطر نشان میگردد. و این فصل مشتمل بر سه رکن است.

رکن اول

در تدبیر قلع و قمع قوم سمیجه اونر که چهار پرگنه درست و کسري را ازین ملک ضایع و خراب دارند:

یکی: پرگنهٔ جُنیجه،
دوم: (۳۶۵ - ۱) پرگنهٔ خطه،
سوم: پرگنهٔ لاکوت،
چهارم: پرگنه سن،

و چند مواضع پرگنهٔ حویلی سهوان که آنروي دریا بطرف آن بدبختان واقع اند.

Marfat.com

و همچنین چهار پرگنهٔ ملک بهکر را در شکنجه دارند :

یکی : پرگنهٔ ماتیله ،

دوم : پرگنهٔ الور ،

سوم : پرگنه لده کاکن ،

چهارم : پرگنهٔ دربیله ،

و اکثر سرکار نصر پور صوبهٔ تهته ویران کردهٔ اینها مت ، و راجه جیسلمیر از دست اینها در همین دنیا گرفتار عذاب ، راهِ خشکی و تري از تمرّد اینها در خوف و رجا . چنانچه راهِ خشکی غیر از پانصد شش صد سوار ممکن نیست که بطرف آن قطاع طریقان جاري گردد ، مگر باتفاق سرداران آنها . بنا بران سوداگر معني کم از آن طرف آمد و رفت مي نماید . و راهِ تري مدتي کشتیهاي سوداگران در گذرِ سهوان (۳۶۵ - ۲) مي ایستند ، و مبلغ کلي هر کشتي بجا گیردار سهوان و چوکیداران میدهد ، بعد ازان چوکی همراه میسازند و بگذرِ من میرسانند . و در گذرِ من خرج ازان کشتیها علی قیاس گذرِ سهوان گرفته ، چوکیٔ دیگر همراه ساخته بگذر هاله کندي میرسانند . باینهمه تاکید ، اکثر اوقات کشتیهاي سوداگران وغیره تاراج میکنند و صاحبانِ مال را می کُشند .

مقصود آنکه استیصال این بدبختان بر عساکر ظفر مآثر لازم و متحتم است . و آنچنان میشود که ، اول باید

Marfat.com

دانست که از زمانِ ترخانیان تا انقراض عمل شمشیر خان اوزبک فرقهاي رعیت که در صدر ذکر یافته مقاومت سمیجه اونر کرده مي آمدند . و چون سوارئ جاگیردار بر سمیجه مي شد ، اکثر فرقهاي رعیت خصوصاً فرقهٔ لاکه که هم سرحدي سمیجه اونر (۳٦٦ - ۱) مي شود ، بدل و جان در خرابئ سمیجه مي کوشیدند . و هر گاه این قدر خلق الله از سر صدق در پیِ خرابي اینها مي شدند و جاگیردار نیز قصد کلي میکرد ، البته کار فیصل مي یافت ، و جماعه ازینها بقتل میرسید ، و جماعه اسیر مي شد ، و مال و مواشي اکثر بتاراج میرفت . و پیوسته تهانهٔ مستحکم درمیان اینها نشسته مي بود ، و طرفِ مردم لاکه از پرگنهٔ لاکوت و پرگنهٔ خطه که جنب این بدبختان است ، آبادان و معمور بود . بنا بران قوم سمیجه اونر چندان قوت پذیر نبودند و درپئ خلاصي طرف خودها از پرگنه لاکوت مي بودند که کس از آنها بواقعي مال نگیرد ، و جاگیردار ازان طرف هم پارهٔ مال بطریق اجاره وغیره میگرفت ، و هرگاه از آنها تمرد (۳٦٦ - ۲) ظاهر میشد ، في الحال سواري میکرد و انتقامِ خود را میگرفت .

و گذشت شمشیر خان اوزبک هیچ جاگیردار در تنبیه این قطّاع طریقان سعي نکرد ، مگر یک دفعه محمد علی بیگ بندري از بهکر آمده باتفاق مردم شیر خواجه تادیب داده ، بندیٔ بسیار در قید آورده بدست افاغنهٔ سیوي فروخته بود ، و بودله نام سردار کلانِ این مفسدان را از طرف دیریجه در

Marfat.com

بند کرده به بهکر برده بود . و به سبب طپانچه دو سه سال از متمردي مانده منزوي شده بودند ، چنانچه درين باب اشارت در قسم اول گذشته .

و بعد از تاديب محمد علی بیگ مذکور، روز بروز سمیجه قوت گرفت ، و رعیت بسبب ظلم و ستم جاگیرداران زبون شد . چرا که هر جاگیرداري که ( ۳٦۷ - ۱ ) گذشت شیر خواجه ، این ملک را یافت ، حاصل پرگنهٔ لاکوت را بر خرج سپاه تهانه سمیجه قسمت کرده دید ، و پیرامون سواري سمیجه و تهانهٔ او نشد. و درین میان قوم سمیجه پرگنهٔ خطه و طرف مردم لاکه را بالکلیه خراب و ضایع ساخته در زیر خود بردند . از براي آنکه مردم چانده را کُشتند ، و دیگر مردم ضعیف که ماندند اطاعت آنها را قبول کردند ، و اکثر مواضعات پرگنهٔ حَویلی و پرگنهٔ جُنیجه را از پا انداختند . و چون رعیت بسیار زبون و خراب شد ، بعض زمینداران بوسیلهٔ نسبت و بعضي بوجه دوستي از روي عاقبت اندیشی به سمیجه اخلاص کردند ، و تا حال بهمین طریق مي گذرد . و پس اگر مقصود فرو ( ۳٦۷ - ۲ ) نشاندنِ فتنهٔ سمیجه و چاندیه است . آن زمان یک شخصي ، صاحب تردّدي مدبّري را پرگنهٔ کاهان و پرگنهٔ جنیجه که في‌الجمله آبادانند ، و پرگنهٔ خطه و پرگنهٔ لاکوت که ویرانند ، در جاگیرِ او بدهند . و او را همین خدمت سمیجه و چاندیه فرمایند ، مي تواند که دفعِ شرِ این هر دو طایفه را بر وجهِ احسن بکند . چنانچه از قیدِ او

Marfat.com

بیرون شده آسیبی بممالک دیگر نرسانند . و اگر مقصود قلع و قمع سمیجه اونر است ، آن به دو وجه میسر مي شود :

وجهِ اول : آنکه افواج قاهره را از چهار طرفِ این بدبختان حکم شود . چنانچه سزاؤلان جلد و تند آمده جاگیردار بهکر را با جمعیت آورده در موضع کرنک که داخل پرگنهٔ دربیله است ، نشانند . و صاحب صوبه تهته را با جمعیت آورده در موضع (۳۶۹ - ۱) ابریجه که داخل پرگنهٔ هاله کندي است نشانند . و راجهٔ جیسلمیر را با جمعیت آورده بر سر جاهاي گریزگاهِ این مفسدان که در زیر تلهاي جیسلمیر واقع اند نشانند . و جاگیردار سهوان را با جمعیت در موضع کاکه من معمولهٔ پرگنهٔ خطه نشانند . تا ازین چهار طرف غله باین قطّاع طریقان نرسد ، و مال و مواشي و اهل و عیالِ خودها را نتوانند بر آورد . بعد ازان اخلاص و یکجهتي این متمردان که به بعض زمینداران ولایت سند درین حادثها از قوت بفعل آمده بر طرف سازند ، و آن بدین نهج مي شود که منادي کنند که در هر موضعي که سمیجه اونر یا عیال و اطفال و اسباب و مواشي او میدارید ، و خبر بتحقیق میرسد ، مردم آن موضع را از مثلِ آن مخذول العاقبتان بقتـــل میرسانیم ، و مال (۳۶۸ - ۲) و مواشي او را بغارت مي بریم ، و درین باب روي هیچ کس را از شریف و وضیع نمي بینیم . تا زمینداران این ولایت از سر ترس عساکر ظفر مآثر مصالحه این بدبختان را که بضرورت شده بود بر طرف کرده عداوتِ سابق را در

Marfat.com

خاطر آورده همه مردم در پَي خرابي اين قطّاع طريقان گردند . پس هزار سوار خوب كه اسپان جلد و تند در زير رانِ خودها داشته باشند ، با پانصد شتر پر آب بطرف سميجه روانه كنند . معلوم شود كه اين كوته انديشان كجا می روند ، پنج شش هزار كس اند ، و زنان طفول اينها تا بيست هزار كس می كَشَد ، كجا خواهند رفت ، مگر آنها جا ندارند ، البته بر آب و علف خواهند بود ، و اين قدر مردم پوشيده و پنهان نمی مانند . و هرگاه لشكر ظفر اثر بر آنها ريخت اكثر مردم (۳٦۹ - ۱) جاندار بر سر اهل و عيال خودها بقتل ميرسند و بعضي در بند مي افتند ، و اهل و عيال و مال و مواشئ آنها بغارت مي رود ، و بعضي كه متفرق مي گردند ، چهار طرف را افواج قاهره گرفته نشسته ، البته بدست مي آيند ، و بالفرض اگر پر و بال بهم رسانند نمی توانند بدر رفت و دست گير مي شوند . و بقية السيف از دست آنها كاري نمي آيد و رعيّتي را قبول ميكنند . و چون اين قسم فتح عالی باين متمردان روي داد ، ملک اينها را بمردم رعيت كه در اطراف و جوانب اينها مي باشند ، بخش كرده بدهند .

پس آنچه از ملکِ اين بدبختان بطرف مردم سهته واقع است ، تعلق به پرگنه دربيله كرده حواله آنها نمايند . و چيزي بآنها در مالگذاري احسان كنند كه ملک ديگران را (۳٦۹ - ۲) آباد خواهند نمود . و در قلعهٔ كرنک كه بالفعل آن قلعه از جهة ترس سميجهٔ بدبخت ، مردم سهته مكمل و طيار

Marfat.com

دارند . و قاعدهٔ خريف ملک بهکر است که در زمينهاي دشت بسيار خوب مي شود وقتيکه نسق خريف مي رسد ، دران قلعه مردم سهته جمعيت کرده رفته مي نشينند . و اطراف و جوانب را رعيت کشت کار خريف مي نمايد ، آنجا صد سوار و پنجاه برق‌انداز تهانه از حاکم بهکر نشانند ، تا بطريق نيک اين ملک سميجه عمل معمول مردم سهته گردد .

و همچنان از ملک اين مفسدان که بطرف مردم کوريجه و پهوار واقع است ، داخل پرگنهٔ جنيجه کرده بانها سپارند . و در مالگذاري پارهٔ احسان برعيت قرار دهند ، تا برغبت تمام در پَي آبادانئ ملک غنيـــم مشغول گردند . و قلعـهٔ در ( ۳۷۰ - ۱ ) موضع کجيره انداخته صد سوار و پنجاه برق انداز از جاگيردار سهوان دران قلعه تهانه نشانند .

و بدين نهـج ، ملک اين قطاع طريقان که بطرف پرگنـه خطه افتاده ، بمردم هاله پوتره وغيره رعيت پرگنـهٔ مذکوره حواله نمايند . و در قلعهٔ کاکه پنجاه سوار و بيست و پنج برق‌انداز از جاگيردار سهوان تهانه نشانند ، تا پرگنهٔ خطه بطريقي که آبادان بود ، معمور و آباد شود .

و علی هذالقياس ملک اين روسياهان که بطرف مردم لاکه افتاده بانها بدهند . و اين مردم لاکه را در ملک قديمي اينها و در ملک سميجه که الحال مي دهند ، بسيار احسان قرار دهند که دشمن جبّلی سميجه اونر مي‌شوند . هرگاه اينها

Marfat.com

قوت گرفتند، دیگر جاي سمیجه رفت، و قلعه وینجره را مرمت کرده (۳۷۰ - ۲) دویست سوار و صد برق‌انداز از جاگیردار سهوان آنجا تهانه نشانند، تا مردم لاکه بفراغ خاطر در کشت‌کار خود مشغول شوند.

و بدین منوال ملک این متمردان که بطرف پرگنهٔ هاله کندي مین اعمال سرکار نصرپور واقع ست، بمردم هاله سپارند و داخل پرگنهٔ هاله‌کندي نمایند، و تهانه هاله‌کندي که همیشه هر صاحب صوبه تهته بواسطه فساد سمیجه اونر می نشاند، او را حکم شود که تا دو صد سوار و صد برق‌انداز در قلعهٔ ابریجه من اعمال پرگنهٔ مذکور که برادر ابوالبقا ساخته، نشیند.

و این جمله مردم تهانجات شش صد و پنجاه سوار و سیصد و بیست و پنج برق‌انداز می شوند، ازانجمله یک صد سوار و پنجاه برق‌انداز از حاکم بهکر، و دو صد سوار و صد برق‌انداز از صاحب (۳۷۱ - ۱) صوبهٔ تهته، و سیصد وپنجاه سوار و دویست و بیست و پنج برق انداز از جاگیردار سهوان.

و هرگاه این تدبیر به پرگنهٔ لاکوت شود، از یک پرگنه پنج پرگنه می گردد. و مردم این تهانجات تا چهار سال متصل جابجا نشینند، بعد آن یک تهانه وینجره قرار باید داد که در آنجا پیوسته، دویست سوار و صد برق‌انداز از جاگیردار سهوان نشسته باشند. والله اعلم بالصواب.

Marfat.com

وجه دوم : آنکه جاگیر سهوان سرِ خود بغیر معونت لشکر تهته و بهکر و جیسلمیر کارِ این قطاع طریقان را بکند ، و آن بدین نهج میسر می شود که شخصی صاحبِ ترددي ، سپاهي دوستي ، رعیت پروري ، از ظلم دوري را این ملک جاگیر بدهند تا او اینجا آمده اول دو چیز را ( ۳۷۱ - ۲ ) در دستِ خود مضبوط بگیرد : یکی رعیت ، دوم سپاه .

تا بقوتِ این هر دو چیز استیصال متمردانِ این ملک نماید و ملک را آبادان و معمور سازد . پس براي دست آوردن رعیت ، او را تدبیر هر پرگنه علاحده باید کرد . و آن بدین طریق ست که از جمله هشت پرگنه که بطرف قلعه این روي دریا واقع اند :

یکی پرگنه باغبانان است ، و تربیتِ این پرگنه بدین نمط بدست می آید که قلعهٔ سلطان محمد برننکاني ارغون را که در موضع پُلجي من اعمال پرگنهٔ مذکوره واقع ست ، از سرِ نو مستحکم کرده ، دویست سوارِ کارآمدني و صد برق انداز آنجا تهانه کرده نشاند . چراکه چهار قوم سمیجه صاحب جمعیت درین پرگنه ساکن اند .

قوم بُکیه -

قوم جُونیجه -

قوم بَریه - و این هر سه ( ۳۷۲ - ۱ ) قوم مالگذارند و سرکش نیستند .

Marfat.com

قوم تیبه - و این قوم حرامزاده و متمرد است . اگر جاگیردار قوت لشکر دارد و لشکر فهمیده سر فصل بر مواضعات اینها مي فرستد ، چیزي دست برداشته مي دهند ، واگرنه چیزي نمي دهند .

و نیز قوم چاندیه مخذول العاقبه جنب این پرگنه مي باشند ، چنانچه درین باب سابق هم مذکور شده . و هرگاه که این قدر جمعیت آنجا بطریق استقامت تهانه کرده نشست ، هردو قوم مذکور را در نظر خواهد داشت و سرکشي نمی توانند کرد . و رعیت این پرگنه را دلاسا بدهد و دستورالعمل سابق را منظور داشته ازان چیزي تفاوت نکند . و آن دستورالعمل اینست که عمل این پرگنه اکثر ضبطی شده آمده و درجاهاي دیگر دو بیسوي عمل معمول مي دهند ( ۳۷۲ - ۲ ) ، و درین پرگنه سه بیسوي و نیز از نرخ غلّه یک پاو روپیه سر بیگه تخفیف مي کنند . و جویهاي آب که در زمان سابق جاري بودند مرمت کرده باز جاري سازد ، تا مردم رعیت پراگنده شده از هر طرف رجوع باین پرگنه نماید ، و همچنان که این پرگنه ویران و خراب شده آباد و معمور گردد . و زمینهاي کاجه (۱) که در اطراف و جوانب کولاب سها و ناله ماروي است که از طرف ملک سیوي و گنجابه مي آید ، نیز مزروع شود ، و از یک پرگنه چهار پرگنه

---

۱ . کاچه .

Marfat.com

گردد . و قصبهٔ باغبانان از قلعهٔ سهوان در بیست و دو کروه واقع است .

دوم پرگنه نیرون قلعه است . و تربیت او بدین نهج است که، در قلعـــه آن موضع بیست سوار و دَه بـرق‌انداز تهانه نشاند و رعیت را دلاسا کند (۳۷۳ - ۱) و عملِ غله بخشي آنها را از عمـل بختیار بیگ لغایه شمشیر خان اوزبک منظور دارد. و آن عمل اُینست که، زراعتِ ارباب بهاءُالدین پهوار بقرار سوم حصه غلـــه بخشي نماید، چنانچـه دو حصه بمشار الیه گذارد و یک حصه خود بگیرد . و زراعت رعیت دیگر بقرار نُه حصه که پنج حصه برعیت گذارد وچهار حصه خود متصرف شود، بلکه ازان هم پارهٔ تحفیف کند تا رعیت استقامت گیرد که جاي صعب است، و در دهنهٔ احشامات کوهي و چاندیه واقع است، و با این حال بالفعل ویران است . و این موضع از قلعهٔ سهوان در بیست و پنج کروه واقع است .

سوم پرگنه کاهان است،

وچهارم پرگنه بوبکان ـ و تربیت این هر دو پرگنه بدین طریق است که، این هر دو پرگنه چند مواضع ریزانی دارند، که زمینهاي (۳۷۳ - ۲) آن مواضع بآب دریا ریز مي‌یابند، و بالفعل اکثر آن مواضع آبادانند . زراعتِ این مواضع را غله بخشي بالمناصفه قرار بدهد که ازو تجاوز و تفاوت نکنند . امید است که دَه سي بلکه زیاده حاصل بدهند .

Marfat.com

و دیگر مواضع کاجه (۱) دارند ، در دامنهٔ کوه که از آب سیلابِ کوه وقتِ بارندگی زمینهای آن مواضع ریز می‌شوند ، و زراعتِ خریفی از قسم جواري و کنجد و ربیعي مرشف درین زمینهـا بسیار خوب می‌شود . و این مواضـع گذشت عمـل شمشیر خان اوزبک در تنزل شده ویرانِ مطاق گشته اند . از بـراي آنکه ، این مواضـع در جـاهاي سخت در درّ هاي راهِ کوه واقع اند. و خوف احشاماتِ کوهي و مردم نهمردي و چاندیه که در صدر ذکر یافته ، بسیار دارند . چنانچه غیر از جمعیتِ خوب آنجا مردمِ (۳۷۴ - ۱) رعیت زراعت نمي توانند کرد .

و تا انتهاءِ عمل شمشیر خان اوزبک رعیت پُر تهیّه بود ، چنانچه قریب هزار سوار و چهار پنج هزار پیاده مکمل از مردم پهوار وغیره از پرگنهٔ کاهان می بر آمدند ، و همچنین تا دویست سیصد سوار و دو سه هزار پیاده از پرگنهٔ بوبکان . و درین ضمن دلاساي جاگیردار برعیّت از غله بخشي با تخفیف حصه‌هاي بود ، و جاگیردار خود هم با جمعیت خوب درست در سهوان نشسته می بود. و جمیع مردم رعیتِ این دو پرگنه در موسم آب کلاني مواضع ریزاني را گذاشته با اهل و عیال خودها رفته دامنهٔ کوه را گرفته مي نشستند ، و مواشي خودها را بتمام آنجا برده مي چرانیدند و زراعت میکردند ، و جاسوسان

---

۱ - کاچه .

Marfat.com

بطـرف كوه مي ماندند ، تا اگر خبر لشكر گران و سنگين (۳۷۴ - ۲) از كوه مي آمد ، اهل و عيال و مواشي را بطرف مواضعات ريزاني كشيده ، خودها جريده شده خبردار مي بودند . و اگر خبر لشكرِ سهل مي آمد ، آن زمان چوكی درهاي كوه را قرار مي دادند كه جماعه بچوكیٔ خود خبرداران درها مي بود ، تا بغفلت لشكرِ كوه بر سر اهل و عيال و مواشیٔ اينها نريزد . باين سبب مواضع كاجه آبادان ميشدند ، و حاصل كلي بجاگيردار مي دادند . و اين رعيت پر تهيّه بجنگ سميجه مخذول العاقبه نيز بكار مي آمد ، چنانچه سابق هم درين باب اشارت رفته .

و گذشتِ عمـــل شمشير خـان ، اين مواضـع را بعض جاگيرداران از روي ضبط مال برعيت بستند . چنانچه بهر دو سر حاصلِ زراعت دادن هم خلاصی نداشتند ، و استعداد زراعت هم فروخته دادند و زبون گشتند . و بواسطه (۳۷۵-۱) زبوني و بي استعدادئ رعيت ، دستِ احشامـاتِ كـوهي برعيّت غريب دراز شد و اكثر مردم رعيت را احشام كوهي بدرجهٔ شهادت رسانيدند ، و مال و مواشي بغارت بردند ، چنانچه الحال آن قدر قوت ندارند كه جمعيّت كرده دران مواضع رفته نشينند و آبادانِ نمايند .

و سبب آباداني اين مواضـع اينست كه ، عمـل غلـه بخشي يا تخفيفِ حصـه هاي كه در عمـــل بختيار بيگ و

Marfat.com

پیر غلام و شمشیر خان بود ، بر قرار دارد . و آن عمل این ست که زراعت اولادِ مرحوم مخدوم جعفر بوبکاني رحمة الله علیه ، بقرار چهارم حصه غله بخشي کند که ، سه حصه باولاد مخدوم مذکور گذارد و یک حصه خود بگیرد . و زراعتِ ارباب بهاءالدین پهوار بقرار سوم حصه و زراعتِ رعیتِ (۳۷۵ - ۲) ریزه بقرار نُه حصه ، چنانچه پنج حصه برعیت گذارد ، و چهار حصه خود متصرف شود . بلکه ازان عمل هم پارهٔ تخفیف کند ، چراکه آن زمان رعیت پُر قوت بود و بالفعل آن قدر قوت ندارد .

دیگر جام ننده والی ولایت سنده هر گاه جاکله نام هندو وزیرِ خود را همراهِ دریا خان پسر خواندهٔ خود کرده بملک سهوان فرستاد . او آمده ناله ساوه را که وقت بارندگی از آبِ کوه جاري مي شود ، و وقتِ طغیانِ آب از کولاب منجر (۱) . یک طرفش که بجانب شمال است رعیت پرگنهٔ کاهان زراعت میکند ، و طرف دیگر که بجانبِ جنوب است ، رعیت پرگنهٔ بوبکان بند پخته بگچ و ماش بربسته ، آب‌هاي او را بر زمینهاي مواضع کاجه (۲) گذاشته ریز کرده بود . و برنگی (۳۷۶ - ۱) این مواضع کاجه (۳) دران وقت معمور و آبادان شده بودند که مولّف از زبان نصیرالدین محمد ولد مرحوم

---

۱ - ٥-ٮ̈ٮ̈ٮ̈ٮ̈ر .

۲ ، ۳ - ڪاڇه .

Marfat.com

مخدوم جعفر بوبکاني شنیده بود که ، این بند همگی دو نیم روز پاینده بود بعد آن بدعاي درویشي شکست یافته . و بهان قدر محصول ِ زراعت مواضع ِ کاجه (۱) بقرار دهم حصه که نُه حصه از رعیت باشد و یک حصه از خالصه به جام ننده یک لک خروار آمده بود . آن بند را دو سه هزار روپیه خرج کرده از سر ِ نو مستحکم سازد ، و قلعه بر سر ِ آن بند راست کرده دو صد سوار و صد برق‌انداز دران قلعه تهانه نشاند ، تا خبردار ِ آن بند بوده استقامت رعیت بهم رسانند .

و موضع قاسم باریجه و موضع بلوچان نوحاني من متعلقات پرگنه بوبکان که میان کوه اند ، و گذشت ( ۳۷۶ - ۲ ) عمل شمشیر خان اوزبک غیر معموله شده مي آیند ، باز معموله نمایند .

و نیز یک چشمهٔ آبي ست که از کوه مي آید ِبالاي موضع کوتله و در زمینهاي ناقابل زراعت افتاده ضایع مي شود . دهنهٔ آن چشمه را هم بگچ و ماش بربسته بر زمینهاي مواضع کاجه گذارد . بعد آن قدرت الهي را مشاهده نماید که این مواضع چه مقدار حاصل مي دهند . چنانچه هر موضع سر کُله بیک پرگنه خواهد زد .

و آن مواضع کاجه که تعلق باین دو پرگنه دارند ، سه اند .

---

۱ - کاچه .

Marfat.com

یکی موضع اوتهل امست ، که تعلق به پرگنه بوبکان دارد . و این موضع منقسم به شش طرف مي شود :

یکی : دومک

دوم : انکی

سوم : سادر

چهارم : تابک

پنجم : کورانه

ششم : اکناري

دوم موضع ارازه و

سوم موضع کروتي ست . و این هر دو موضع تعلق به پرگنهٔ ( ۳۷۷ - ۱ ) کاهان دارند .

و موضع اوتهـل و موضع اراره از قلعـهٔ مهوان در شانزده کروهي واقع اند ، و از کوه کلان اوتهل در هشت کروهی ، و اراره در یـازده کروهي ، و موضـع کروتي از قلعهٔ مهوان بیست کروه می شود ، و از کوه شش کروه ، و قصبهٔ کاهان از قلعهٔ مهوان سیزده کروه مي باشد ، و قصبهٔ بوبکان پنج کروه .

پنجم پرگنهٔ پاتر است . و این پرگنه را احتیاج جمعیت نیست . براي رفاهیت رعیت غله بخشي بالمناصفه بدستور

Marfat.com

سابق قرار دهد ، تا آبادان گردد . و قصبه پاتر از قلعهٔ سهوان در سي کروهي واقع است .

ششم پرگنهٔ نیرون است . و از قلعهٔ سهوان یک کروه خواهد بود . اطراف و جوانبش را مواضعات پرگنهٔ کاهان ، پرگنهٔ بوبکان و پرگنه حویلي سهوان احاطه (۳۷۷ - ۲) کرده اند . اجاره بر مردم ملاحان که درین کولاب ساکن اند بربسته اند ، سر فصل مي گیرند . احتیاج بجمعیت ندارد ، و قابل آباداني هم نیست ، از براي آنکه رقبه ندارد .

هفتم پرگنه حویلي سهوان ست . و این پرگنه مشتمل بر پانزده موضع است ، ازان جمله دَه موضع این روي دریا بطرف قلعهٔ واقع اند . ازان میان هفت موضع در دامن کوه بطرف احشامات کوهي افتاده اند ، و پنج موضع دیگر از پرگنهٔ بوبکان ، که این مجموع دوازده موضع می شوند . و تربیت این مواضع بدین وجه است که :

موضع ساوه : و این موضع از قلعهٔ سهوان در نوزده کروهي واقع است و از کوه کلان در شانزده کروهي - و

موضع عزیزاني : و این موضع از قلعه سهوان پانزده کروه مي باشد ، و از کوه (۳۷۸ - ۱) هشت کروه - و

Marfat.com

موضع پاهني كوت : و اين موضع از قلعه سهوان سيزده كروه
مي شود ، و از كوه هفت كروه ، و

موضع تهني : و اين موضع از قلعه سهوان در دَه كروهي
واقع است ، و از كوه در دو كروهي.

و اين هر چهار موضع از معموله
پر گنهٔ بوبكان مي شوند . و

موضع جانكار : و اين موضع از قلعه سهوان در هفت كروهي
است ، و از كوه در پنج كروهي . و

موضع بازاران : و اين موضع از قلعهٔ سهوان و كوه پنج و
نيم كروه مي شود . و

موضع كجي : و اين موضع از قلعهٔ سهوان و كوه پنج
كروه خواهد بود . و

موضع نار : و اين موضع از قلعهٔ سهوان هفت كروه
است ، و از كوه چهار كروه .

و اين همان موضع است كه خربوزه
و تربوزه ولايتي در آنجا بغايت خوب مي
شود جاي نيكو ست . چشمهٔ آبي ست
كه از كوه هميشه جاري است (۳۷۸ - ۲)

Marfat.com

بُن این چشمه دو کروه ازین موضع میان کوه مي شود. مولف سر آن بُن مکرر رسیده و مشاهده کرده ، مثل حوضي ست که از زمین جوشیده بر آمده ، و از آنجا بر زمین افتاده ، بطرف موضع مذکور می آید. و بران آب رعیت آنجا بطرز ولایت زراعت میکنند و اکثر فالیز و نیل مي شود ، و نیل آنجا سر کلُه به نیل بیانه مي زند. آب کم ست ، نهاتیش سال تمام بدویست و پنجاه جریب زمین کفایت میکند ، و اگر آب بسیار می بود از زمین کمي ندارد ، تا بیست هزار جریب بلکه بیش هم زراعت مي شود .

و حضرت آري شیهاني رحمة الله علیه بزرگی در آنجا آسوده اند. ازین موضع مزار ایشان پا کروه خواهد بود ، بسیار جاي پر فیض ست . و ایشان را شیهانی باین سبب مي نامند که ”شیهـه (۱)“ بزبان (۳۷۹ - ۱) سنده شیر را می گویند. و روزي درحیوٰة خود باجماعهٔ یاران بسیر بر آمده بودند ، نا گاه شیري از پیش

---

۱ - شینهن

Marfat.com

آمد ، جميع مردم كه همراه ايشان بودند ملاحظـــه نموده بيک طـرف شدند ، و ايشان گوشِ آن شير را گرفته برو سوار گشته سير نمودند .

و چون خربزهاي اين موضع را برادر ابوالبقا هر گاه ملک سهوان بشرکت ميرزا دوست بيگ در جاگير او شد ، بخدمت حضرت جنت مکاني (۱) فرستاد . حضرت ايشان بغايت محظوظ شده اين خربزها را با خربزهاي ولايتي اصلي برابر ساختـــه امتحان فرمودند ، اين خـربزه از خربزهٔ ولايتي بسيار خوب بر آمد . بنا بران اين موضع در خالصهٔ شريفه نموده حوالهٔ نواب کامياب قدسي القاب نواب آصف جاهي (۲) کردند ، و چند سالِ اين موضـع در تحت ( ۹ ۷ ۳ - ۲ ) تصرفِ وکلاي ايشان بود .

---

۱ - جهانگير بادشاه ( ۱۰۱۴ - ۱۰۳۷ھ ) .

۲ - ميرزا ابوالحسن بن اعتمادالدوله غياث بيگ ملقب به آصف خان معروف به آصف جاهي . برادر کلان نور جهان بيگم و واله ، ارجمند بانو بيگم ( ممتاز محـل زوجـه شاه جهـان بادشاه ) وفات ۱۷ شعبان ۱۰۵۱ھ ، مدفن لاهور . ( مآثرالامرا ، ج ۱ ، صـ ۱۵۱ )

Marfat.com

و این چهـــار موضع از متعلقـات پرگنهٔ حویلی سهوان مي باشند ، و این مجموع هشت موضع مي شوند . و ممکن نیست که تا یک سال رعیت این مواضع از دست متمردان کوهي سلامت باشد ، چنانچه البته درین میان بدفعات مردم نهمردي و بلوچ چاندیه وغیره مردم کوهی ، این مواضع را آمده مي تازند و مال و مواشي را غارت می کنند ، و اطفال را بند کرده مي برند ، و هر کس از رعیت پیش راهِ آن بدبختان مي افتد بدرجـــهٔ شهـادت میرسانند . و باین سبب این مواضع خراب و ضائع اند . رعیتِ این مواضع را غله بخشي نماید ، از قرار نُه حصه ، چنانچه پنج حصه برعیت گذارد ، چهار حصه خود متصرف شود . یک حصه بواسطهٔ یراغِ سپاهگري برعیت معاف کند . تا مکمل گشته سرِ وقت با مردم کوهي (۳۸۰-۱) استقامت نماید . دیگر

موضع تیري : است که بالفعل ویران مطلق ست ، از براي آنکه رعیتِ این موضع اکثر از دست مردمِ کوهي تلف شده ، و باقي مانده از

Marfat.com

روي بي استعـــدادي هر جا متفـــرق شـــده رفتـه .

دیندار خان این موضع را در اواخر عملِ خود بسادات ِ آستانه متبرکه حضرت مخدوم لعل شهباز بلند پرواز رحمة الله علیه بطریق انعام داده بود . و آنها زمینهاي این موضع را بقرار پنج حصه کرده برعیت سپرده بودند ، که چهار حصه از رعیت باشد و یک حصه از ایشان. بنا بران چند جریب زراعت درین موضع شده بودند .

قلعه احمد بیگ خان را که درین موضع ساخته و این کارِ خوب ازو واقع شده ، مرمت کرده صد سوار و پنجـاه برق‌انداز در آنجا تهانه نشاند . و مردم متفرق شدهٔ ( ۳۸۰ - ۲ ) این موضع را از هر جا تجسّس و تفحص کرده ، طلبیده استمالت داده بجاي و مقـام اصلی آنها سکونت دهد . و یک سال از زراعتِ آنها چیزي محصول نگیرد ، بعد آن همان پنج حصه غله بخشي بآنها قرار دهد ، چنانچه یک حصه خود بگیرد و چهار حصه

Marfat.com

برعیت گذارد ، که آبادانیٔ این موضع دخل تمام دارد . گویا دستِ تطاول مردم کوهي را از قصبه سهوان مسدود می سازد . و این موضع از قلعهٔ سهوان در سه کروهی واقسع است ، و از کوه در دو کروهی . و مردم این تهانه باتفاق مردم تهانه بند ساوه خبردار جمیع مواضعات مذکوره که طرف کوه واقع اند خواهند بود . دیگر ،

موضع کاهي معجوبي : است که بر سرِ راهِ کوهِ لگی واقع است ، و این طرفه راهِ مخوفه است ، عالمي را خراب و ضایع ساخته و مي سازد . در زیر این کوه دریا مي گذرد ( ۳۸۱ - ۱ ) و وقت زمستان که آب کمي میکند ، پهلوي کوه مردم آمد و شد مي نمایند و وقتِ غلبهٔ آب بر دو راه کوه ، که بالا مذکور شدند . و اکثر متمردان کوهي و سمیجه این راهها را مي زنند ، و مردم را مي کُشند و مالِ آنها غارت میکنند .

مردم ترخان رعیتِ این موضع را دلاسا داده مواجبي باینها مقرر کرده بودند ، و راهِ کوه لکي را جاري میکردند

Marfat.com

و آنچه زراعت اینها مي شد در مواجب ِ اینها مجري مي دادند . و براي همین این مـــردم را در زمـان ترخـــانیان ”مواجبي“ مي گفتند ، و الحال درین ملک مشهور به ”معجوبي“ شده اند . و گذشت بختیـار بیگ ترکمان از دست جاگیرداران سهوان رعیت ِ این موضع ویران شده متفرق گشته رفته بودند . چون پیر غلام در سهوان آمد ، رعیت ِ این موضع را از ملک بهکر دلاسا کرده ( ۳۸۱ - ۲ ) طبیـــده مساعدت داده در جاي و مقام آنها نشاند . و سیم حصه از محصول زراعت ِ آنها میگرفت ، و خبرداري نصف راه لکی را که بطرف قلعه سهوان واقع است ، بعهدهٔ آنها گذاشت . و نصف راه ِ دیگر که بطرف پرگنهٔ من است ، بمردم بلوچ نوت بنده که در موضع لکعلوي ساکن اند ، سپرد . و خود کاشته آنها که در موضع مذکور میکردند انعام کرد . و همچنین می بود تا انقراض ِ عمل ِ شمشیر خان اوزبک . و گذشت ِ عمل او رعایت احوال رعایاٰ این موضع کسي نکرد تا آنکه رفته رفته زبون

Marfat.com

شـدند ، و اکثر مردم جاندار اینهـــا را متمردان کوهي بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و در عمل دیندار خان جماعه از مردم نهمردي آمده برین موضع ریخته ، آنچه مرد معني در نظر آن بدبختان افتـاد کـُشتند ( ۳۸۲ - ۱ ) ، و گوشهاي زنان را بریدند و طفلان را اسیر کرده بردند ، و بقیةالسیف گریخته در قصبه سهوان آمده ساکن شدند ، و بعضي متفرق شده رفتند و موضـع مذکور ویران مطلق گردید . و این موضع از قلعه سهوان در دو کروهي واقع ست ، و از کوه لکی در یک کروهي . و مواشئ شهـــر اکثر بآن طرف رفتـه مي‌چریدند ، و هیزم کشان هیزم مي آوردند . چون این موضع ویران شد ، دستِ تصـّرف دزدان سمیجـه و مردم کوهي ، بقصبـهٔ سهوان دراز گردید . چنانچه مواشي را تاختـه مي بردند ، و هیـزم کشان وغیره مردم مسافران را مي کشتند و تاراج میکردند . بلکه درمیانِ شهر ، مواشي و اسپان را نگه داشتن مشکل شد . چنانچه چند مرتبه اسپان سپاهیانِ دیندار خان را

Marfat.com

(۳۸۲ - ۲) دزدان سمیجه ، از میان شهر جبراً و قهراً کشیده بردند ، و هیچ کس مقاومت آن روسیاهان نه نمود . و بواسطه همین شدت دیندار خان گردِ شهر سهوان ، قلعه ساخت . و درین باب سابق هم مذکور شده .

یک روز این خانه زاد به دیندار خان گفت که ,, این قسم موضع در ایام حکومت شما ویران بودن خوب نیست ،،! این حرف در دل او کارگر شده ، موضع مذکور را به سید جلال داد ، او بنام پسرِ خود سید کمال نام ، کمال پور نام نهاده گرد آن موضع دیوار قلعه ساخته رعیت باقي مانده را دلاسا داده بجاي و مقام آنها نشاند . و از زراعتِ آنها عمل غله بخشي بقرار چهارم حصه نوشته داد ، چنانچه یک حصه خود بگیرد و سه حصه رعیت را گذارد . باین دلاسا پارهٔ استقامت یافته ده بیست جریب در ربیع ایت ئیل (۱) (۳۸۳ - ۱)

---

۱ - نام سال یازدهم از دورهٔ دوازده سالِ تورکی است که بنام حیوانات منسوبند ، و بعد از هر دورهٔ دوازده ساله دورهٔ دیگر آن آغاز مي شود . ایت ایل بمعني سال سگ است .

Marfat.com

زراعت کرده بودند که دینذار خان تغییر شد . غرض که تربیت این موضع نیز از لوازمات است ، این موضع را همان حصه سید جلال منظور دارد و ده برق انداز و دَه تیر انداز در آنجا نشاند ، تا رعیتِ این موضع استقامت گیرد و خبر داري نصف راهِ کوه لکی هم میگرفته باشند . و این هر دو موضع از معمولهٔ پرگنه حویلی سهوان مي شوند. دیگر ،

قصبه سهوان : است. و تربیت این موضع از مواس در ذیل مواضعاتِ صدر ذکر یافت ، و براي رفاهیت رعیت غله بخشي بدستور سابق بالمناصفه قرار دهد . و چون قلعهٔ سهوان کهنه شده و ضائع گردیده و آب دزد از کار رفته ، اگر از سر نو مرمت یابد عین صواب ست .

دیگر چشمه کائي است و چشمه نیک (۱) - و این هر دو (۳۸۳ - ۲) چشمه را یک موضع در دفتر مي نویسند و از متعلقات پرگنه بوبکان

---

۱ - نئینگ تا کنون موجود و معروف است .

Marfat.com

مي شوند ، و درين هر دو چشمه بلوچ نوحاني ساكن اند و زراعت ميكنند ، و محصول مثـل سائـــر رعيت بجا گيردار نمي دهند مگر پارهٔ گوسفند و بُـز فصلانه در عمل بختيار بيگ و پير غلام تا اواخر عمل شمشير خان ميدادند ، و در لشكر كشي نيز همراهي مي كردند و درين باب سابق هم مذكور رفته ، و الحـال زبون شده غير معموله افتاده اند . مابين اين هر دو چشمه يک كروه مفاصله خواهد بود و از سهوان چهارده كروه مى شوند ، ميان كوه .

و شكار ـ رنگ و قوج بر پشتهاي كوههاي اين چشمه ها بسيار است . مؤلّـف بهمراه مرحوم عتيق الله پسر كلان برادر ابوالبقا كه حضرت جنت مكانى براي شكار رنگ فرستاده ( ۳۸۴ - ۱ ) بودند درين كوه ها شكار ـ رنگ و قوج بسيار كرده .

اين بلوچـان را براي محافظت مواضعات مذكوره ، از فساد احشامات كوهي دلاسا دهد و علوفه براي آنها مقرر سازد ،

Marfat.com

تا دويست كس خواهند بود ، همه جنگره و بهوميه كوه . و اين هر دو چشمه در علوفه آنها مجرئي داده موضع تيري نيز در جاگير آنها بدهد . و صد نفر از آنها آورده در تهانــه موضــع مذكور بهمــراه تعينات آنجا نشاند . و صد كس ديگر همچنان در جاي و مقام اصلی خود بر چشمهاي مذكوره ساكن باشند .

و قلعه احمد بيگ خان را كه بر چشمـه نيک ساخته و اين كار نيز ازو خوب بوجود آمده ، مرمت كرده بيست سوار و دَه برق انداز دران قلعه تهانه كرده نشاند ، تا آن چند بلوچ هم در (۳۸۴ - ۲) زير حكم لشكر شهنشــاهي بوده پيوسته خبر احشامات كوهي بآن مردم ميرسانيـده باشند . و بـاين تدبير اين دوازده موضع مسطور ، از دست تغلب مردم كوهی محفوظ مانند ، و خاطر جاگيردار ازين طرف دغدغه نكند .

و آن سه موضع ديگر از جمله دَه موضع ـ پرگنهٔ حويلي مهوان كه اين طرف دريا واقع اند :

Marfat.com

یکی : کبروت است - و

دوم : سانکپور - و

سوم : بهوتره .

و درمیـان این هر سـه موضع و کوه ، کولاب منچر حائل است بنا بران وسوسه از طرف متمردان کوهي ندارند . رعیت این مواضع را هم غله بخشی بقرار بالمناصفه نماید تا آبادان شوند .

و پنج موضع از مواضعات پرگنه حویلی آن روي دریا بطرف سمیجه مخذول‌العاقبة واقع اند ، و بسببِ آن بدبختان ( ۳۸۵ - ۱ ) ویران افتاده اند ، و تربیت این مواضع در ذیلِ تربیت پرگنه خطه بیان مي شود . و اسامي این مواضعات این ست :

موضع لنجار ،

موضع سیدان کاره ،

موضع دولت آباد ،

موضع دیـه ،

موضع بیلی شیخ مومه .

Marfat.com

هشتم پرگنه سن است. و بواسطهٔ آسیب مردم نهمردي و سمیجه اونر بالفعل خراب است، چنانچه چند موضع این پرگنه آباداني هم ندارند و ویران افتاده اند .

و تربیت این پرگنـه بدین وجه است کـه : قلعـه احمد بیگ خان را، که در موضع آمري ساخته و این کار هم ازو خوب واقع شده، مرمت نموده پنجاه سوار و بیست و پنج برق انداز آنجا تهانه نشاند، تا مواضعات که این طرف قصبهٔ سن مغرب رویه واقع اند آبادان شوند . و،

موضع آمري مذکور و موضع تهتي (۳۸۵ - ۲) ولی محمد بالفعل ویران مطلق اند . و درین هر دو موضع سادات می بودند، و تا انقراض عمل شمشیر خان اوزبک بغایت آبادان و معمور بودند، و گذشت عملِ او اکثر سادات این هر دو موضع از دست مردم نهمردي و سمیجه اونر بدرجهٔ شهادت رسیدند، و قلیلی که ماندند متفرق شده بهر جا رفتند. و موضع آمري را دیندارخان به سید یوسف اربابِ سن جاگیر کرده بود، و موضع تهتي را به سید حسن از سادات موضع لکعلوي . بنا بران درین هر دو موضع پارهٔ آباداني نموده بودند . مردم متفرق شدهٔ

Marfat.com

شدهٔ این هر دو موضع را تجسّس کرده طلبیده در جاي و مقام اصلی آنها نشاند ، و زراعت آنها را چهارم حصه غله بخشي نماید که یک حصه خود بگیرد و سه رعیت ( ۳۸۶ - ۱ ) متصرف شود . دیگر موضع لکعلوي است ، و درین موضع هم سادات مي باشند و حصهٔ غله بخشی این مردم بدستوري که پیر غلام قرار داده ، تا حال منظور است . چنانچه چهارم حصه از اولاد حضرت میان سید ابو بکر رحمة اللهِ علیه ، و سوم حصه از سائر سادات و رعایاي ریزه جاگیردار میکرد ، و باقی برعیت میگذارد . و ازین جهت این موضع بطریق خوب آباد است ، چنانچه یک وجب زمین قابل زراعت ازین موضع غیر آباد نیست ، و سر کلّه بتمام پرگنه سن میزند ، و بزور خود در زیر کوه مردم این موضع نشسته اند ، و اگر زبون میشدند کیّها مانند سادات آمري و تهتي از دستِ متمردان کوهي کشته میشدند ، و این موضع هم ویران میگردید . بعد آن (۳۸۶ - ۲) یک آتش در قصبـــه سن میسوخت ، و آتشِ دیگر

Marfat.com

در شهر سهوان که درین میان از دست متمردان کوهي و سمیجه اونر جانوري پر نمي زد . این موضع را بدستور سابق عمل میکرده باشد ، و جزوي زراعت بلوچ نوت بنده که بیرون این موضع مي باشند بدستور قدیم معاف دارد ، و نصف راه کوه لکی را به عهدهٔ اینها گذارد ، چنانچه درین باب سابق هم مذکور شده .

و یک کروهي ازین موضع در کوه ، چشمه ایست که ممر او بر چشمهٔ گوگرد است . روز ، شبِ سیوه‌رات هندوان ، جمیع هندوانِ ملکِ سهوان و اکثر هندوانِ ملک بهکر و ملکِ تهته درین چشمه از زنان مردي (۱) غسل میکنند و عجب تماشاي مي شود . زن و مرد باهم ، پرچها بسته ، برهنه شده ، درین چشمه مي در آیند . مرزا جاني ترخان (۳۸۷ - ۱) بالاي این چشمه ، پارهٔ کوه را تراشیده جاي ساخته که دو

---

۱ - کذا در اصل .

Marfat.com

سه کس توانند نشسته تماشا کرد . و مردمِ هندوان این چشمه را ''دهارا تیرت'' مي نامند ، و بزبان سِند مشهور به ''دکري کلان'' شده .

و در سه کروهي این موضع بر پشت کوهي ، یک قبري کلاني واقع است ، از خشتِ پخته ، قریب پنجاه شصت ذرع باشد . مي گویند که : قبر حضرت هارون علیه الصلٰوة والسلام است . مؤلّف آن جا رسیده و زیارت کرده ، بسیار جاي پُر فیض است .

یک قلعهٔ دیگر در موضع جیسروت که آن طرف قصبهٔ سن مشرق رویه است ، انداخته پنجاه سوار و بیست و پنج برق انداز آنجا تهانه نشاند .

و موضع مذکور و موضع ادربیلی لاکه را ، که در عمل شمشیر خان بغایت آباداني داشتند ، و الحال (۳۸۷-۲) از پا افتاده و ضایع شده اند ، نیز چهارم حصه غله بخشي قرار دهد ، و قصبهٔ سن و مواضعات دیگر را بقرار بالمناصفه و رعیت این پرگنه را استمالت نماید . چنانچه هر کس یراغِ سپاهگري داشته

Marfat.com

باشد ، فبها ! و هر کس نداشته باشد ، او را بطريق مساعدت يراغ بدهد تا رعيت نيز دستيار لشکر تهانجات اين پرگنه شود .

و سردم تعيينات هر تهانه را چنان قرار دهد که علوفهٔ آنها از حاصل همان پرگنه ميرسيده باشد ، مبادا ، بواسطهٔ گرفتن علوفه جاي ديگر بروند و دران وقت دستِ متمردان بر رعيت دراز گردد .

تا آن وقت که رعيت يک مرتبه بطريق خوب استقامت گيرد ، و اين معامله تا مدت يک سال ميکشد . بعد از يک سال از روي اين تدبير آنچنان ملک انشاءُ الله تعالی (۳۸۸ - ۱) رو بآباداني بيارد که شرح آن بقلم راست نيايد . و آن وقت مي تواند که سردم تعيينات تهانجات را بالمناصفه سازد .

و قصبه سن : از قلعه سهوان در هژده کروهي بطرف تهته واقع است ، و از کوه در هفت کروهي . و در پنج کروهي سن بطرف تهته کوهچه واقع است ، و بر پشت آن کوهچه قبر حضرت خواجه اويس قرني و والدهٔ ايشان عليهما الرحمة و الغفران ، ساخته اند ، و مي گويند که اين جا نظرگاه ايشان است . روز حج عالمي در آنجا

Marfat.com

جمع میشوند از مردم احشامات کوهي
وغیره و زیارت میکنند .

و هرگاه جاگیردار سهوان خاطر از پرگنات این روي دریا جمع کرد ، و ششصد و چهل سوار و سیصد و چهل برق انداز و تیر انداز در تهانجات این هشت پرگنه مقرر داشت ، و رعیت را استمالت (۳۸۸ - ۲) نمود . بفراغ خاطر براي استیصال سمیجه اونر مخذول العاقبة و تربیت آن سه پرگنه که بطرف آن بدبختان واقع اند ، با پانصد سوار و دویست برق انداز از دریا عبور کرده قلعه در ویجره مستحکم راست کرده باغات مناسب باطراف کولاب ویجره طرح انداخته دران قلعه باستقلال تمام نشیند . و رعیت پرگنه جنیجه را عمل غلّه بخشي بقرار بالمناصفه نماید .

و پرگنه لاکوت دو طرف مي شود
یکی طرف : مردم لاکه که رعیت پاک اند .
دوم طرف : سمیجه مخذول العاقبه .

و درین باب سابق هم مذکور شده ، و عمل طرف مردم لاکه از ابتداي بختیار بیگ لغایة احمد بیگ خان ، بقرار سوم حصه غله بخشي و ضبطي شده آمده . دیندار خان چون مردم لاکه را زبون دید از روي رفاهیت (۳۸۹ - ۱) طرفین ، عمل اینها را بقرار چهارم حصه نمود .

این طرف لاکه را همان عمل دیندار خان منظور داشته

Marfat.com

محصول زراعت این مردم را بقرار چهارم حصه میگرفته باشد ، وطرف سمیجه وقتي که معمول بود . چنانچه در عمل بختیار بیگ و پیر غلام و شمشیر خان نیز بقرار سوم حصه مال از زراعت اینها مي گرفتند . و در غیر عملی سختي نیست ، این طرف سمیجه را همان عمل سابق بر قرار داشته محصول زراعت این بدبختان را از روي ضبط جبراً و قهراً بقرار سوم حصه غله بجنس بگیرد . و رعیت پرگنه خطه و چند موضع پرگنه حویلی سهوان را که بطرف سمیجه واقع اند ، پنج و دو غله بخشي نماید ، چنانچه سه حصه برعیت گذارد و دو حصه خود متصرف شود .

و ، قصبه جنیجه : از قلعه سهوان پانزده کروه میشود ( ۳۸۹ - ۲ ) و ،

قصبه لاکوت : هشت کروه - و ، قصبهٔ پرگنهٔ خطه که موضع تلهتي باشد ، سه کروه . و خطه تمام نام پرگنه شده .

و همچنین نشستن جاگیردار سهوان در ویجره باستقلال تا یک سال سمیجه اونر را خراب و ضایع مي سازد ، و این هر سه پرگنه بدستور سابق رو بآباداني و معموري مي آرند . از برایٔ آنکه رعیت ریزه که بضرورة جاي و مقام اصلی خود را گذاشته در سمیجه در آمده بود ، باز بصرافت اولیٰ ازان بدبختان جدا شده بجاي و مقام خود ، از پرگنه خطه و سن و جنیجه و طرف مردم لاکه از پرگنه لاکوت و چند موضع

Marfat.com

پرگنهٔ حویلی سهوان که در صدر ذکر یافته ، آمده متوطن میگردد . و آن روسیاهان بغیر رعیت چه مي کنند ، یقین است که پریشان میگردند و ضایع مي شوند .

و بعد آن (۳۹۰-۱) منادي کند که سر سمیجه و بندي وزن و مال او بدستِ هر که افتد ، از آنِ وي ، خواه سپاهي و خواهَ رعیت . و برین قول خود مستقل باشد و سواري نماید ، به بیند قدرتِ الهي را که کار سمیجه بکجا میرسد . چنانچه اکثر آنها بقتل مي رسند ، و اهل و عیال اسیر میگردند ، و مال و مواشي بغارت میرود ، و بقیةالسیف کاه در دهن کرده آمده او را مي بینند ، و رعیت پاک مي شوند . و در عرض پنج سال انشاءَ الله تعالی نام و نشان اینها ، مانند مردم شوره و ببر و دل که در سرکار چاکر هاله مي بودند ، نمي ماند . و عالم از شر و فساد این بدبختان خلاص مي شود .

و این بخاطرِ عاطر ، فیض مآثر دریا مقاطر ، وسوسه نکند که حاصل ملک سهوان این قدر جمعیت را که یک هزار (۳۹۰-۲) و یک صد و چهل سوار ، و پانصد و چهل برق‌انداز و تیر انداز باشند ، کجا کفاف خواهد کرد . از براي آنکه اگر آن قسم شخص که صدر ذکر یافت ، جاگیردار سهوان شود ، این قدر جمعیت را نگهداشته مبلغ پنجاه هزار روپیه دیگر در هر سال بخزانه عامره پیشکش هم میدهد . سواي یک سال اول که دران سال استمالت رعیت و تربیت

Marfat.com

لشکر مي نماید . و گذشت پنج سال که متمردان این ملک استیصال یافتند ، و از یک ملک ده ملک دیگر بهم رسید ، خواه او را تغییر کرده شخصي دیگر را فرستند ، و خواه خدمت دیگر در همین صوبـه باو فرمایند . چنانچـه سواري در کوه کنـد .

و انون بیلـه که درو کان سرمـه ظاهر و کان مس مستور است ، در حیطه تصرف اولیاء قاهره آورده ، آن معـدن مس را از قوت بفعل آرد .

و درین باب حکایت مانک ولد گوریه (۱) هندو بطریق تمثیل گفته میشود ، که او ( ۳۹۱ - ۱ ) باستعداد یک پرگنه کاهان ، در زمان حضرت عرش آشیاني و حضرت جنت مکاني چه کارها که در ملک سهوان وغیره نکرده بود . مجملاً بیان او اینست که :

این پرگنه دو حصه در جاگیر کوریه بود و یک حصه در جاگیر گاذر بادشاهي ، و حصه او را هم بطریق اجاره ازو گرفته تمامي پرگنه حواله مانک پسر خود کرده بود ، و درین باب سابق هم مذکور شده و ترددهاي مناسب ازو بوقوع آمده . چنانچه قلعه در قصبه کاهان انداخته نشسته بود وسیصد سوار مغل و افغان خوب و دویست سیصد برق انداز و تیر انداز

---

۱ - در اصل این نام گهوریو یا کهوریو باشد .

Marfat.com

نوکر نگهداشته . از روي تدبير سپاهگيري اين هر سه فرقه متمردانِ صدر را از سميجه و چانديه و نهمردي وغيره احشام کوهي را تنبيه خوب داده بود ، بلکه بلوچ مگسي را که تعلق به ملک ( ۳۹۱ - ۲ ) سيوي دارند نيز تاخته ، زبون کرده بود ، و ميخواست درونِ کوه در آمده بر سر موضع حب قلعه ساخته ، از هر قريه از قراء پرگنه کاهان يک خانه وار رعيت برداشته آنجا ساکن کناند ، تا زراعت ميکرده باشند . و يک هزار اوبچي نعل تيار کرده ، قصد سواري مواضعاتِ کوه داشت امّا ميسّر نه شد ، و درين معني حرفِ او را تا حال مردم سند مي گويند .

ديگر مردم پهوار رعيت او يک مرتبه با وي سرکشي کردند . چنانچه در سواري چابک از دستِ او افتاد ، عيسیٰ نام سردار پهواران گفت که : ”دستهٔ ترازوي مهتـه را برداشته بدهيد . ،، اين حرف را در خاطر داشته يک روزي بطريق مهماني جميع سرداران مردم پهواران را طلبيده ، همه را در قيد کرده ميان قلعهٔ کاهان نگهداشت . و بجمعيتِ خود سوار شده بر سر موضع ( ۳۹۲ - ۱ ) سيکرجي که جاي عيسیٰ پهوار بود ، آمد . مير نام پسر عيسیٰ لشکر کرده سر راه مانک را گرفت ، و درميان اينها جنگ خوب واقع شد و مير مذکور کُشته شد ، و مردم پهوار شکست خوردند . با آنکه دران روزها مردم پهوار نهايت قوت داشتند ، قريب هفصد هشتصد سوار و دو سه هزار پياده مکمل درميان اينها مي بر آمدند .

Marfat.com

و سر میر مذکور را بریده پیش عیسیٰ پدرش فرستاد کـه :
" بآن ترازوي که میگفتي این سر را وزن کن . " بعد ازان آنچه یراغ سپاهگري پیش پهواران بود ، از اسپ و جیبه و شمشیر و سپر همه را با جرمانه دیگر از آنها گرفته ، از قید خلاص کرد . و همیشه لشکر پهواران همراه او مي بود . و بسبب آنکه رعیت ریزه و سپاهي ازو راضي بودند ، این نوع تادیب بمردم پهوار داد .

و چون احمـــد ( ۳۹۲ - ۲ ) بیگ خان رعیت ریزه و سپاهي را از خود راضي نداشت باوجودي که ده پرگنهٔ ملک سهوان و یک حصهٔ پرگنه چندو که مـن اعمال ملک بهکر ، در جاگیر او بود ، چند مرتبه از دست پهواران شکست خورد و کار نتوانست کرد . و هرگاه پرگنهٔ کاهان در زمان حضرت جنت مکاني در جاگیر مرزا غازي ترخان شد ، مانک خواست تا بدرگاه اعلیٰ برود ، چون به بهکر رسید مرزا غازي روانه قندهار بود و در بهکر نشسته استعداد سفر مي کرد ، او را طلبیده دلاسا داده نوکر خود کرده همین پرگنه کاهان را در جاگیروي تنخواه نمود . و او با یک صد و پنجاه سوار خوب بهمراه میرزا غازي شده روانه قندهار گشت .

در اثنائ راه مردم بلوچ مگسي ، میرزا غازي را آمده ندیدند . میرزا غازي او را بر آنها ( ۳۹۳ - ۱ ) تعیین کرد و او تعاقب آنها نموده بر مواضعات آنها ریخته ، چند سر بریده مواشي بسیار بدست آورده بنظر میرزا غازي گذرانید . و چون

Marfat.com

میرزا به قندهار رسید ، تهانه زمین‌داور را باو سپرد و آنجا تردّدهاي خوب با حیدر نمود ، و چند جنگِ صف باوي کرده هزیمت داد . و بر مردم هزاره نیز سواري‌ها نموده مطیعِ خود ساخت . و روشن سلطان سردارِ مردم نوکدر، با تحفها از قسم اسپ و لاچین و باز و چرغ آمده او را دید .

بعد ازان میرزا غازي حکومت تهته را از خسرو بیگ تغییـــر کرده به سایدنه (۱) هندو داد ، و حکومت سرکار نصر پور را از پسران قاسم خان ارغون تغییر کرده به شهباز خان خدمتگار سپرد ، و درین باب سابق هم مذکور شده . و اینها مانک را فوجدار (۳۹۳ - ۲) همراه خود طلبیده گرفتند ، و او بهمراه سائدنه و شهباز خان شده بجمعیت خوب به نصرپور رسیده قلعه نصر پور را از پسران قاسم خان ارغون خالی کرده به شهباز خان داد .

خسرو بیگ با پسران قاسم خان ارغون مشورت کرد که درمیان این جماعـه همین مانک است ، او را بهر حیله بکُشید ، دیگران همه هیچ اند . و باین سبب فتحي ولد قاسم خان ارغون بطریق مهماني مانک را بمنزلِ خود طلبیده بفریب کُشت . و بعد از کُشته شدنِ او جندائي برادر فتحي مذکور با لشکر بسیار فیل در پیش کرده بر سرِ دیره مانک

---

۱ - در اصل این نام **سائینڈ نڈ** باشد .

Marfat.com

آمد ، و شهباز خان و سائدنه هندو دروازهاي قلعهٔ نصر پور را مضبوط نموده متحصّن گرديدند . و راي سنگ پسر مانک با جمعيتِ پدر خود باو جنگ خوب کرده شکست داده ، کس بسيار را ( ۳۹۴ - ۱ ) کُشت ، و فيل بدست آورده به شهباز خان گذرانيد . و شير بيگ داماد قاسم خان ارغون درين جنگ کُشته شد ، (۱) و رفته بر ديره جندائي که پنج شش کروه راه از نصر پور دور بود ، افتاده آنچه اسباب و متاع دران ديره يافت تاراج کرد . (۲)

غرض که مانک که بقوتِ يک پرگنه اين قسم کارها کرده بود . والله اعلمُ بالصواب .

ooooooo

---

۱ - از کتيبهٔ قبر شير بيگ ظاهر است که وي بتاريخ ۱۱ رمضان ۱۰۲۰ھ کشته شده است .

۲ - رک - برايُ تفصيل ، تاريخ طاهري ، بيگرنامه ، و مقدمه مثنوي چنيسر نامه از راقم الحروف .

Marfat.com

# رکن دویم

## در تدبیر ایل نمودن بلوچ چاندیه

فکر این مردم از دست تهانه دار پرگنه باغبانان بسهولت می شود ، چنانچه اگر در جاي و مقامِ خودها قرار بودن میدهند مالگذاري مثل سائر رعیت میکنند ، و از شیوه متمردي محترز مي باشند . و الاّ بوقتش چنان سواري کرده متنبّه مي سازد که عبرت دیگران میگردند . و اگر وطن اصلی خود را گذاشته بطرف ملک میوي ( ۳۹۴ - ۲ ) و گنجابه رفته متوطن شدند ، ثبت المدعي - احشامات آن طرف که باین بدبختان عداوت جبلی دارند خراب و ضایع مي سازند .

والله اعلم بالصّواب

Marfat.com

# رکن سیوم

## در تدبیر فرو نشاندن آتش فساد قوم نهمردي

بر راي عالم آراي بهجت افزاي روشن و هویدا میگرداند که تدبیر ایل کردن اینها بدو وجه میسّر میشود :

وجه اول : آنکه چنانچه سابق مذکور شد ، این مردم صاحب جمعیت خوب اند و سپاهي بمقتضي ـ الانسان عبیدالاحسان ـ سرداران هر چهار طرف اینها را جاگیردار سهوان دلاسا داده بدرگاه فلک اشتباه فرستد ، و از حضور هر یکی بجزوي منصب سرفراز شده بیاید ، و در سرکار چاکر هاله و یا در پرگنهٔ سن جاگیر اینها تنخواه شود ، و لذت جاگیر را دریابند و دل (۱-۳۹۵) بنوکري بر بندند ، یحتمل که خدمتهاي شایسته بکنند . چنانچه احشامات دیگر که در کوه سکونت دارند همه را زبون کرده رجوع بچبوتره سهوان کنانند ، و سالیانه بر آنها مقرر نموده واصل کرده رسانند . و اگر حکم گرفتن ملک قندهار و یا ملک کیچ و مکران شود ، در مصالح آن نیز بکار مي آیند . والله اعلم بالصواب .

Marfat.com

وجه دویم : آنکه اینها زبون شوند و مملکت شهنشاهي از دست اینها محفوظ باشد. و آن نیز از دست جا گیردار سهوان میشود ، چراکه مردم کوهي خصوصاً مردم نهمردي زراعت نمي کنند ، و مال و مواشي از قسم شتر و اسپ و گوسفند و گاو بسیار دارند و تمام معیشتِ اینها از پرگنجات سهوان و سرکار چاکر هاله مي شود . چنانچه شتر و اسپ و گوسفند و نمد و شطرنجي و دیگر امتعهٔ کوه آورده ( ۳۹۰ - ۲ ) درین جا میفروشند ، و از اینجا غله و سلاح و پرچه مي برند . و علی هذاالقیاس سوداگرانِ این ملک ، پرچه و غلّه و سلاح در کوه مي برند و از آنجا شتر و اسپ و گوسفند وغیره ، متاع کوهي مي آرند .

پس بمردم تهانجات خود که در صدر ذکر یافت ، تاکید نماید که آمد و رفت مردم بلوچ و سوداگر از کوه بر طرف شود . چنانچه بدزدي هم کس در کوه ، متاع مند را نبرد. و همچنین صوبه دار تهته قدغن کند که از راهِ ملکِ او سلاح و غله و پرچه باین مردم نرسد ، و هیچ احتیاج عساکر ظفر مآثر را باینها نیست . اگر شتر درکار امت در مردم جت (۱) بسیار است ، و اگر اسپ باید از قندهار و کیچ

---

۱ - جتّ قبیله ایست درسنده ، که شغل اشترداري دارند ، و از همین راه اعاشه میکنند .

Marfat.com

آنقدر اسپ مي آيد که کسي قبول هم نمي کند. و اگر دروايش (۱) گوشت است، آنقدر بُز و مرغ در (۳۹۶ - ۱) ولايت سند بهم ميرسد که شرح آن بقلم راست نيايد. پس احتياج باين بدبختان نمودن چه مناسب است.

ديگر جاگيرداران سرکار چاکر هاله جاگيرهاي که باينها داده اند، بر طرف سازند. تا اينها بدستور سابق بتمام باز رجوع بکوه کنند، بعد آن اگر بلطف کريم علی الاطلاق يک سال در کوه باران نه شود، چنانچه درين چند سال همچنين شده بود، امّا اينها در سرکار چاکر هالـه در جاگيرهاي خود نشسته بودند و هيچ کس مزاحم احوالِ اينها نبود. آن زمان بي تردّد جاگيردار سهوان و صوبه دار تهته ضايع و خراب ميگردند، وگاه در دهن کرده آمده جاگيردار سهوان را مي بينند.

و باز اگر احتياج افتد جاسوسي خوب کرده جاگيردار سهوان سواري بر آنها نمايد، و خدا راست آرد (۳۹۶ - ۲) که بي خبر باشند، البته ضايع مي شوند. و الاّ دفعهٔ ديگر

---

۱ - اين کلمه در هر دو نسخه چنين است، که معني آن مفهوم نيست. احتمال دارد، که اصل آن "در واش"، سندهي باشد بمعنيِ ضرورت. و يا شايد صحيح آن (در هوس گوشت) بوده و کاتبان ممسوخ ساخته اند.

Marfat.com

و همچنين در عرض پنج سال که مذکور شد ، مردم رعيت پر قوت مي شوند و اينها زبون مي گردند . بوجهي که آسيب اينها بملک سهوان و سرکار چاکر هاله نمي رسد . و درين ميان اگر مانند عمل ترخانيان پيشکش خوب سالیانه قرار دهند ، مي توان راه کوه را جاري ساخت . امّا ، الحال بسيار در غرور اند ، چرا که جاگيردار سهوان هم باينها تملق دارد ، و جاگير از ملک خود باينها مي دهد ، و همچنان جاگيرداران سرکار چاکر هاله . و يک مرتبه همين تدبير براي اينها و ديگر مردم کوهي ، سيد بايزيد بخاري در صوبه داري تهته کرده بود ، و مردم خود را جابجا گذاشته در سهوان هم فرستاده بود ، که هيچ کس آمد و رفت بطرف کوه نکند . بعد آنکه ( ۱ - ۳۹۷ ) اينها وغيره مردم کوهي رفته او را در تهته ديدند و پيشکش گذارنيدند ، امر کرد که راه کوه جاري شود و مردم خود را از سهوان و جاهاي ديگر باز طلبيد . والله اعلم بالصواب -

و اگر مثل جاگيردار سهوان يک شخصي را دروبست سرکار چاکر هاله از ملک تهته جاگير بدهند ، و شخصي ديگر را پرگنه جتوئي و پرگنه چندوکه و پرگنهٔ تکر از ملک بهکر که بطرف شکر واقع اند ، و ملک سيوي و گنجابه در جاگيرش تنخواه نمايند . و اين هر سه امرا در خدمت شهنشاهي متفق باشند از روي عدل و انصاف نه از روي ظلم و گذاف ، نعوذ بالله منه - آن زمان سواي اين جاگيرها ، تمام

Marfat.com

ولايت سند از بهكر تا هربلائي بندر خالصه شريفه نمايند و كروريان بگذارند كه از روي عمل معمول عمل كنند ، و رعيت را دلاسا دهند. (۳۹۷-۲) و از كروريان آباداني ملک بپرسند ، تا ملک روز بروز رو بآباداني و معموري بيارد ، و خزانه را يوماً فيوماً توفير حاصل آيد . نه از زيادتي تحصيل مال كه درو هميشه خرابي ملک است و دامن دولت شهنشاه فراخ . و اين ولايت سند اگر چنين شود زود آبادان ميگردد ، و از جاهاي خالصهٔ هندوستان بمراتب بهتر است ، چرا كه رعيت ولايت سند مسلمان و اكثر غريب و خدا ترس اند ، تاب ظلم و ستم جاگيرداران چندان ندارند . والله اعلم بالصّواب .

و كمترين خانه زادان مي گويد كه : مقصود از اطناب كلام در بيان احوال ملک سهوان اينست كه تربيت اين ملک را از روي تدبيري كه مفصل شد ، نمايند. تا ملک رو بآباداني بيارد و متمردان استيصال يابند (۳۹۸ - ۱) و ايل گردند ، و خاطر بواسطهٔ معموري اين ملک از جميع ولايت سند جمع شود . از براي آنكه متمردان همين ملک ، فساد در ملک بهكر و ملک تهته دارند و بهمين جهة در بيان احوال ولايت سند احوال ملک سهوان را عقب بيان كرد ، و هرگاه نتيجهٔ تدبير تربيت اين ملک بدست افتاد ، تدبير ممالک ديگر را برين قياس كنند و عمل فرمايند .

Marfat.com

دیگر بباید دانست که مقصود اصلی از خلقت انسان آنست که ، این کس باید دو طرف را محافظت کند.

یکی طرف : عالم سفلی را که تا زنده است در آسایش باشد و نیک نام .

دویم طرف : عالم علوي را که چون بحکم ـ کُلّ شَيْءٍ هالِک الاّ وَجْهَهُ ـــ قدم در منازل عالم آلوهیّت نهد ـ در ـ یَومَ یَفِرُّ الْمَرءُ مِن آخِیهِ وَاُمِّهِ وَ آبِیهِ وَ صاحِبَتِهِ و بَنِیهِ لِکل امْرِئٍ مِنهُمْ ( ۳۹۸ - ۲ ) یومئِذٍ شانٌ یُّغنِیهِ ـــ تشریف ـــ وَ امّا مَن اُوتِیَ کِتابَهُ بِیَمِینِهِ فَسَوفَ یُحَاسَبُ حِساباً یَّسِیراً و یَنْقَلِبُ اِلیٰ آهلِهِ مَسْرُورا ـــ پوشیده ، لذات ـــ عَلی سُرُرٍ مَوضُونَةٍ مُتَّکِئِینَ عَلَیْها مُتقابِلِینَ یَطُوفُ عَلَیْهِم وِلدانٌ مُخلَّدُون بِاَکوابٍ وَّ اباریقَ وکاسٍ مِن مُّعِینٍ لا یَصَدعُونَ عنَهْا ولا ینزِفونَ و فاکِهَة مِمّا یَتَخَیَّرون و لحم طَیرٍ مِمّا یَشْتَهُون و حورٌ عین کامثالِ اللُؤلُؤِ المَکْنُونِ جزاءً

بما کانوا یعملون — بگیرد. و حفظ این هر دو طرف بسبب دست آوردن مضمون این بیت به بادشاهان و امرایان حاصل می شود - بیت :

آسایش دو گیتي تفسیر این دو حرف است
با دوستان مروّت (۱) با دشمنان مدارا

و هیچ دوستي در دو عالم ایشان را بهتر از رعیت نیست از برای آنکه از مکاسبِ اینها بغیر کشیدن (۳۹۹ - ۱) محنت و مشقت ، مال بدست مي آرند ، و اینها در رنج و عنا و ایشان در تنعم و غنا . و چون برعیت احسان باشد و خلاف حکم شرع از آنها چیزي مطالبه نشود ، در دنیا در آسائش مي باشند و نیک نام ، و در عقبی همین رعیت شاهد حال خوش خلقي و عدل ایشان میگردد . و ثواب عدل بمقتضي — عدلُ ساعةٍ خیرٌ مِن عملِ الثقلَین — مي یابند . پس بچه سبب غافل از اینچنین دوستي بعضي امرایان و عمال ایشان بوده ، بسبب ظلم در دنیا خود را بدنام مي کنند ، و در آزار مي باشند ، و درعقبی از روي خداي تعالی شرمسار میگردند ؟

چنانچه حکیم صالح بملک بهکر که مانند کاسهٔ طلاي پر جواهر بود ، از روي اجارهاي باطله و مطالبه جمع اسامیها

---

۱ - تلطف -

Marfat.com

فوتي و فراري كرد ، و مردم (۳۹۹ - ۲) رعيت مال ده را كه از دست يكپاچي عمل مي دادند سركش ساخت . و اگر درين طور ملک امين شهنشاهي مي بود ، و خلاف دستورالعمل كردن كسي را نمي گذاشت ، هرگز اين قسم معامله رو نمي داد.

و عجب است كه ظالم طبيعتان بقيه ظلمانه را باقي گفته ، مردم رعيت را در قيد مي كنند ، و اين جزوي غير حساب را مطمح نظر خود كرده معامله كلي حسابي لاحق را از دست برباد مي دهند. و هرگاه رعيت را در قيد كنند ، ديگر كدام كس خواهد بود كه در چبوتره حاضر شود . در قيد كردن متمردان سركش را كه مال ديوان را نمي دهند ، و در چبوتره حاضر نمي شوند مناسب است .

محمد علي بيگ بندري معلوم است كه چه قدر جمعيت از خود داشت ، و جميع رعاياي ملک بهكر محكوم او بوده ، بهتر از نوكران در پيش وي خدمت (۴۰۰ - ۱) ميكردند ، و در استيصال متمردان با او ازدل و جان همراهي مي نمودند. و با آنقدر جمعيت حكيم صالح مردم رعيت پرگنه' چندوكه و پرگنه' تكر ، سبب بدسلوكي' وي گردن انقياد تافته فتنه در ملک بهكر قائم ساختند ، و بد آموز شدند .

و بيان آن واقعه اينست كه : چون حكيم مومي اليه ، صديق ولد نده ارباب پرگنه' چندوكه ، و شه بيگ داماد

Marfat.com

نندہ مذکور را بغدر گرفته در قید کرده به بهکر برد ، و جلو ارباب پرگنهٔ ماتیله را قبل ازین در بند داشت . مردم ابره ، دیال داس نام ، خویش مان سنگ دیوان بهکر ، وتراج ولد ونس گوپال قانونگوي بهکر را بر سر تخمیناً زراعت کُشتند ، و کاروان سیوي را تاراج نمودند . و طاهر محمد نام شقدار پرگنهٔ تکر با هشتاد سوار خواست تا عبد (۴۰۰ - ۲) الواحد ارباب پرگنهٔ مذکوره را که دران وقت درموضع لاکیار سن معمولهٔ پرگنهٔ سسطوره بود ، بدست آورد ، و سوار شده بموضع لاکیار رسید . سمیجه لاکیار ، بند آبي که درمیان بود شکستند ، و آب گرد لشکر را حلقه کرده ایستاد ، و آن بدبختان لشکر را تیر باران کرده هر هشتاد سوار را کُشتند ، و اسبان و سلاح آنها را تاراج نمودند ، و طاهر محمد شقدار را دست گیر کرده گذاشتند . بیت :

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

و اگر در اول حال عمل معمول را پیش مي کرد ، و سر فصل مال حسابئ خود را از رعیت میگرفت ، و رعیت را از گرگان ستم کاره نگه مي داشت ، هرگز این قسم شرمندگی نمي کشید . و اگر حکیم صالح را الحال صد پارچه (۴۰۱ - ۱) بکنند ، بالفعل ملک بهکر آن قسم فراهم نمي آید ، مگر بمرور ز روي دلاساي شخص فهمیده . و این بیت حسب حال حکیم مذکور واقع است :

Marfat.com

ديدي كه چـه كرد ابلهِ خر
او مظلمـه برد و ديگـري زر

و اين آخر چيزيست كه آوردم در قسم ثاني . و مضمون اين بيتِ قصيدهٔ متبركه را از زبان جميع رعيت بعرض اقدس اعلىٰ مي‌رسانم .

شعـر :

يا اَكْـرَمَ الْـخَـلقِ مالى مَـن اَلُـوذُ بِـهِ
سواك عِـندَ حُـلولِ الحـادِث الْـعَـمِـمِ

ترجمه :

اي گرامي تر ز خلقان من ندارم ملتجـــا
جز تو چون آيد قيامت يا بود مرگ تنم

و گو شروع نمايم در خاتمه و الله الهـادي الى الصواب ـ

Marfat.com

# خاتمه

در سلوک طریق آخره ، مر سلاطین و وزراء و امراء را ، با شغل ایشان بدنیا و طریق سهولت تحصل درجات و فضائلی که مذکور کتب ، در فصل اول از باب اول از ( ۱ . ۴ - ۲ ) قسم اول ، و طریق دور شدن از مواعیدي که مذکور شد در فصل ثاني از باب مسطور .

بر راي روشن ضميران مخفي نيست که مسلمانان بر سه قسم مي باشند :

قسم اول : سلاطين دنيا و آخرت اند ـ و آنها خلفاء اربعه رضوان الله تعالیٰ علیهم ، و بادشاهان عادل و غنياني که سالک شده اند ، در راه ايشان مي شوند .

قسم دوم : فقيران دنيا و سلاطين آخرت اند ـ و آنها فقيران مسلمانان اند که صابر مي باشند بر فقر و فاقه ، و راضي اند بر شدت دنيا و قانع اند بر کم او .

Marfat.com

قسم سوم : سلاطين دنيا و فقيران آخرت اند ـ و آنها اغنياءِ ظلمه دنيا مي شوند ، پس سلطنت دنيوي بغير سلطنت اخروي مذموم است ، و سلطنت اخروي بغير سلطنت دنيوي ناقص . و كماليت در آنست كه اين كس سلطان ( ۴۰۲ - ۱ ) دنيا و آخرت باشد .

پس كسي را كه حق تعالى از روي كرم سلطنت دنيوي ارزاني داشته باشد ، مي بايد كه او سعي كند ، و جهد نمايد كه سلطنت اخروي هم بدست آرد . پس اگر كسي گويد كه بچه حال حاصل ميشود سلطنت دنيا و آخرت ، و بچه حال امكان ست براي بادشاه سلوك طريق آخرت با شغل او بدنيا و دوستي او بمال و جاه ، و بچه حال امكان ست براي او تحصيل درجات كه مترتب اند بر سلطنت و امارات و عدم واقع شدن در آفاتي ، كه عارض مي شوند براي شخص در سلطنت و امارت ، با آنكه نفس مائل است بسوي شر و فساد و دنيا شيرين و سبز و مزيّن ، و شيطان دشمن قوي . مي گويم كه براي تحصيل اين امر دو طريق است :

يكى ازان دو طريق : ( ۴۰۲ - ۲ ) وهبي است كه حاصل مى شود بغير كسب و مشقت ، و آن بواقع شدنِ نور خداي تعالىٰ در دلِ بادشاه بدست مي آيد . پس ميداند خيرِ امور و شرِ آنها را به سبب آنِ نور .

Marfat.com

پس تابع مي شود خير را و ميگذارد شرّ را بتوفيق رباني كه حاصل ست او را ازان نور. و اين دور نيست براي آن كس كه آسان گرفتـه ست ، برو خداي تعالى و قوي كرده ست او را بروحي كه مطيع است در فرمانِ او جلّ ذكره .

دويم ازان دو طريق : كسبي است ، و آن بدست نمي آيد مگر باكستاب چند امور . بعضي ازان امور اينست كه باشد شغل بادشاه در روز بامورِ خلق ، و در شب بامر نفسِ خود ، يعني اشتغال كند بعبادت با تضرّع و دعا تا سبک گرداند خداي تعالى برو شغل دنيا را كه برداشته است آن شغل را ( ۴۰۳ - ۱ ) ، پس نباشـــد بر گردن او مظلمه براي هيچ كس .

و بعضي ازان امور اينست كه مي بايد بادشاه تحصيل علم كند ، باين كه ايستاده كند در شب چهار كس را ، تا هر يک بنوبت خود تا يک پاس پيش او بخواند ، از خصلتهاي بادشاهان عادل و احاديث و اخباري كه دال اند بر فضل عدل و دفع ظلم و جور ، از براي آنكه عدل و تدبير بقاي مملكت ركن اصلى است براي بادشاه .

Marfat.com

و بعضي ازان امور اينست كه بادشاه در جائي خواب كند كه آواز مظلوم و داد خواه بگوش او برسد . چنانچه از نوشيروان مشهور ست كه زنجيري بسته بود كه يک طرف زنجير در جاي خواب گاه او مضبوط بود و طرف ديگرش در زير جرو كه ، تا همين كه مظلوم دست بآن زنجير كرده بجنباند او را خبر شود و بدادِ مظلوم برسد . و در (۳۰۴ - ۲) اوائل زمان حضرت جنت مكاني هم زنجير عدالت ايستاده كرده بودند . و كمترين خانه زادان مي گويد كه هيچ احتياج بايستاده كردن زنجير عدالت نيست ، يک جائ را بادشاه در نظر گاه خود معين بكند كه آنجا خاصه مظلومان و داد خواهان باشد ، و هيچ احدي و فردي مزاحم احوال آنها درانجا نگردد ، تا هر كس از فقير و غني تواند آنجا رسيد ، و همين كه چشم بادشاه برو افتد ، داند كه مظلوم است و عرض احوال او را گوش كند و غور رسي نمايد .

و بعضي ازان امور اينست كه بگذارد هر روز وقت اشراق دو ركعت نفل به نيت استخاره و قرات كند در ركعت اول با فاتحه ـــ قل يا ايها الكافرون ـــ و در ركعت ثاني ـــ قل هُو الله احد ـــ پس وقتي كه فارغ شود از سلام دست (۴۰۴ - ۱) بردارد و اين دعا بخواند :

اللّٰهمّ اني استخيرك بعلمک و استقدرك بقدرتک و اسالک من فضلک

Marfat.com

العظيم فانک تقدر و لا اقدر و تعلم و لا اعلم
و أنت علاّم الغيوب ـ اللهم اني لا املک
لنفسي ضراً و لا نفعاً و لا موتاً و لا حيواةً
و لا نشوراً و لا استطيع ان آخذ الا ما أعطيتني
و لا ان اتقي الا ما وقيتني ـــ اللّهم
وفقني لما تحبّ و ترضٰي من القول والعمل
في يسر و عافيةٍ ـ اللهم خرني و اخترني
و لا تكلني الى اختياري ـ اللهم اجعل
الخيرة في كل قولٍ و عمل اريده في هذا
اليوم و اللّيلة ـــ

كه تحقيق اين دعا بجاي مرشد حاضر است . پس كسي كه مداومت نمايد برين نماز ، اميد داشته ميشود براي آن از فضل خداي تعالى اينكه باشد اقوال او ، و افعال او ، و حركات او ، و سكنات او ، موافق بشريعت نبوي انشاء الله تعالى ، ( ٤٠٤ - ٢ ) پس ميرسند بدرجهاي عالى در بهشت .

و بعضي ازان امور اينست كه بگذارد بعد از نمازِ عشاء پيش از وتر دو ركعت نماز و نيت كند باين هر دو ركعت توبه را و رجوع بسوي خداي تعالىٰ ، و بخواند درين دو ركعت چيزي را كه ميسر شود از قرآن ، بعد ازان بگويد :

" اللّهم انّي استغفرك و اتوب
اليک من كل ذنب . تبت ِاليکَ منه

Marfat.com

ثم عدت فيه و استغفرك من كل ما وعدتک نفسي فلم توف به و استغفرك من كل عمل اردت بـه وَجهک ثم خالطته غيرك و استغفرك من كل نعمةٍ انعمت بها على فاستعنت بها على معصيتک و استغفرك يا عالم الغيب و الشهاده من كل ذنب اذنبتـه في ضوء النهار و سواد الليل و في خلاء و ملأ و سرّ و علانيةٍ ـ اللهم اني استغفرك لكل ذنب قوي عليه بدني بعافيتک ( ٥٠٣ - ١ ) و نالته قدرتي بفضل نعمتک و انبسطتا اليه يدي لسعة رزقک ـ اللهـم اني استغفرك لكل ذنب ظلمت بسببه و ليا من اوليائک او نصرت بـه عدواً من اعـدائک ـ اللهـم و استغفرك لكل ذنب لحقني بسبب نعمة انعمتها علي فتقويت بها على معصيتک و و خالفت فيها امرك و اقدمت بها على وعيدك ـ اللهم اني استغفرك لكل ذنب يورث الاسقام و الضني و الامراض و البلاء و يكون في القيامة حسرة و ندامة و صلى الله على سيدنا محمدن النبي الامّي و على آله و صحبه و سلم .

Marfat.com

فائدهٔ این نماز با استغفار اینست که مشائخ رحمهم الله تعالی فرموده اند که مرید صادق کیست که بگرداند فرشته را که در کتف چپ او ست از کراماً کاتبین بطال ، چنانچه ننویسند چیزي را از سیئات ( ۴۰۵ - ۲ ) او ، و فرموده اند که نیست معني این کلام و نیک صادر نشود هرگز ازو گناه ، بلکه صادر میشود ازو گناه از براي آنکه غیر معصوم است ، اما فرشته صبر میکند از کتابت معصیت ، تا آخر وقت خواب . پس مي بایـد برائي انسان که توبه کند پیش ازان وقت ، و بگرداند این توبه را عادت در جمیع عمر خود ، پس باقي مي ماند فرشته بطال ، و نمي نویسند گناهان را . پس کسی که مدوامت نماید برین نماز و استغفار در شب پیش از خواب ، امید داشته مي شود براي او از فضل حق تعالی اینکه نوشته شود حسنات او را و انداخته شود سیئات ، انشاء الله تعالی .

پس وقتیکه مي باشد روز قیامت یافته مي شود حسنات را در صحیفه اعمال او و نه یافته مي شود سیئات . پس داخل مي شود ( ۴۰۶ - ۱ ) در بهشت بغیر حساب ، و مي گردد از سلطانان بهشت بحاصل شدن درجات عالیه دران بهشت بفضل خداي تعالیٰ و رحمت او و نیست این بر خداي تعالی کمیاب .

و این آخر چیزي ست که آوردم درخاتمه و تمام کردم کتاب را ، و امید دارم از رحمت خداي تعالی که تقصیراتي که درین کتاب رفته باشد ، از روي کرم عفو فرماید و مقبول طباع ایستادهاي حضور پایه سریر سلطنت حضرت بادشاه عالم

Marfat.com

و عالميان بر گزيدهٔ حضرت رحمان، سايه لطف حق بر جهانيان ابوالمظفر شهاب الدين محمد صاحب قران ثاني، شاه جهان بادشاه غازي گرداند - نظم :

تا نبود صبح را از سوي مغرب طلوع
روز بقاي تو باد هفته يوم الحساب

چار ملک دردو صبح داعي بخت تواند (۶۰۴ - ۲)
(باد) بآئين خضر دعوت شان مستجاب

شعر :

يا نفس لا تقنطي من زلةٍ عظمت
ان الكبائر في الغفران كاللمم

لعل رحمة ربي حين يقسمها
تاتي علي حسب العصيان في القسم

يا رب فاجعل رجائي غير منعكس
لديک و اجعل حسابي غير منخرم

و الطف بعبدك في الدارين ان له
صبراً متي تدعه الاهوال ينهزم

و اذن لسحب صلواة منک دائمة
علي النبي بمنهل و منسجم

Marfat.com

و الال و الصحب ثم التابعين لهم
اهل التقي و النقي و الحلم و الكرم

ما رنجت عذبات البان ريح صبا
و اطرب العيس حادي العيس بالنغم

ترجمه :

اي دل از رحمت مشو نوميد با جرم عظيم
چون كبائر نزد غفران خدا شد چون لمم

رحمت رحمٰن مگر آن دم كه قسمت مي كند
برمن آيد در خور (٧٠٤-١) جرم و گناه اندر قسم

يا رب اميدم مرا واپس مگردان واژگون
در قيامت نزد تو وانگه حساب آسان كنم

لطف كن با بنده در دنيا و هم در آخرت
زانكه صبرش نزد سختي‌ها گريزد از سدم

پس درود بيكران بادا ز ابر رحمتت
بر پيمبر تا شود ريزان و پاشان اين نعم

بعد زان بر آل و اصحاب كرام و تابعين
اهل علم و حلم و عقل و فضل و تقوي و كرم

Marfat.com

تابجنبـاند صبـا انـدر چمن شـاخ درخت
تا برانـد اشتـران ، رانـدگانش بر نغـم

---

والله اعلم بالصّواب ، و اليه المرجع والمآب ـ

---

و قد تم الكتاب بعون الملک الوهاب يوم السبت ، وقت الظهر في تسع عشر من شهر محرم الحرام ـ سنـة الف و اربع و اربعين من الهجرة النبويّة عليه افضل الصلوات و التحيات ( ۱۰۴۷ - ۲ ) موافق لسنـة السابع من الجلوس الشهنشـاهی خلد الله ملكه و بقاء و ثبت عدله و انصافه .

تـم تـم

Marfat.com

Marfat.com

# تعليقـــات

## (۱)

## مخـــدوم لعـل شهبـــاز

( متعلق صفحه ۷۰ حـ ۱ )

ماخذ اول : در بارهٔ شرح حال اين بزرگ، تاريخ ضيائ برني است ، كه ازان معلوم مي شود كه اين بزرگوار در ايام سلطنت سلطان محمد خان شهيد ( اربعه و ثمانين و ستماية ) بن سلطان بلبن ، به ملتان وارد شد . عبارت تاريخ فيروز شـــاهي اين طور است : شيخ عثمان مريدي (؟) ( مرندي ) كه بزرگوار مردي بود ، در ملتان رسيد . خان شهيد از معرفت واعتقادي كه داشت ، او را بافراط تواضع كرد و فتوح بسيار داشت ، و بسيار جهد كرد كه آن بزرگ را در ملتان بدارد ، و برائ او خانقاه سازد ، و دهها دهد ، شيخ عثمان اقامت نكرد ، و روزي خان شهيد شيخ مذكور را و شيـــخ قدوه ( شيـــخ صدرالـــدين المتوفي ۶۷۴ ه )

Marfat.com

پسر حضرت شیخ بهاءالدین زکریا را ، در مجلس خود طلبید و بغزلهاي عربي سماع فرمود . ایشان و درویشان دیگر ، در حالت وجد و رقص مي کردند . خان شهید تا آن زمان که درویشان در سماع و رقص بودند ، دست بسته استاده بود . و زار زار مي گریست . (صـ ٦٧ ، ٦٨ . نیز رک فرشته ج ا ، صـ ۷۱۰ . میر معصوم صـ ۴۰ و تحفة الکرام ج ۳ ).

صاحب تحفة الکرام نوشته است (ج ۳ ، صـ ۱۳٦ ) که شیخ در حدود سن اثني و ستین و ستمایه (٦٦۲) در ملتان تشریف آورد ، همین روایت را صاحب نزهتـه الخواطر گرفته است (ج ا)

تاریخ ورود سیوستان : در تحفة الکرام ثبت است که شیخ بملازمت شاه شمس (؟) بو علی قلندر رسیده ، وي گفت ، سه قلندر در هنـدوستان اند ، بهتر همین که باز به سند تشریف برید ، بنا بران اشاره به بلده سوستان آمد . صاحب "لب تاریخ سند" گفته است که شیخ در سال ۶۴۹ھ به سیوستان تشریف آورد ، و سال ورودش ازین قطعه استخراج مي شود :

چو باز آشیان قدس شهباز سوستـان را نموده جنت آسـا
خرد تاریخ آن از روي اخلاص "نمود آفتاب دین" بگفتا (۶۴۹ھ)

و شش سال در سیوستان زندگی کرد و فوت شد . مولوي فتح محمد مرحوم در "حیات نامهٔ قلندري" اقامت یک سال نوشته است (صـ ۴۰ ).

Marfat.com

تاريخ تولد : تاريخ تولد ايشان فقط در سه كتاب از نظر گذشته . گزيتئر لاركانه ( صـ ۴۰ ) ولادت ايشان را در سال ۵۳۸ ه بيان كرده است و عمرش ۱۱۲ سال . معلوم مي شود كه مولف اين كتاب از اين قطعه تاريخ كه صاحب "حيات نامه قلنـدري" آورده است ( صـ ۴۰ ) اين عددهـا را گرفته است :

بجو تاريخ شمس‌الدين عثمان بدر كن "رنج" از "فلك كرامت"
۲۵۳ ۷۹۱

سن عمرش "ولى الله" وفاتش سروش غيب مي گويد "برحمت"
۱۱۲ ۶۵۰

صاحب لب تاريخ نيز سال تولد را (۵۵۳۸) قرار داده است .

تاريخ وفات : در تاريخ وفات ايشان اختلاف است . بدين طور :

۶۵۰ ه : گزيتئر . لب تاريخ سند . حيات نامه قلندري ۲۱ شعبان
۶۷۳ ه : ماثرالكرام ، آزاد (۲۸۵) ـ ۲۱ شعبان ـ مقالات الشعرا (۴۳۴) ۲۱ شعبان . در مقالات الشعرا اين تاريخ نوشته شده است :

چون رفته سوي جنان آن شيخ كوزيدهٔ آل و پاك نام است
از هاتف غيب مي شنيدند "عثمان به دوازده امام است"
۶۶۱ + ۱۲ = ۶۷۳

تحفة الكرام ج ۳ و نزهة الخواطر : ۷۲۴ ه : خزينة الاصفيا (ج ۲ ، صـ ۴۷)

Marfat.com

چو عثمانِ ولي از دار دنيا برفت و باب جنت شد بر او باز
ز ''مخدوم اجل'' جو ارتحالش بفرما ''عارفِ محبوب شهباز''

تذکرهٔ فقرا . تذکره الانساب ( ۲۰ شعبان )

شاهبازِ نشيمنِ لاهوت شاه اورنگ خطهٔ ملکوت
اهلِ دل عارفِ معارفِ حق صاحبِ وجد و تارکِ مطلق
شاه عثمان شاهباز لقب اشرف الذات هم شريف نسب
بحرِ عرفان، کنوز دانائي مهرِ ايقان، چراغِ بينائي
مست خمنانهٔ محبت و شوق بلبلِ گلستانِ عالمِ ذوق
صاحبِ حال و کامل ابدال محرم خلوتِ حريمِ وصال
در سنه هفت صد و بست چهار بست شعبان بود فصل بهار
چند از روضه‌اش به سيوستان عطر افزا چو روضهٔ رضوان
فيض افزاي گنبد پر نور چون جهازي ز چشمهٔ کافور
خاک آن آستان قبله نشان سرمهٔ بينش عيون شهان

۱۰۱ ص

رياض الاولیا، برکات اولیا ( صـ ۱۱۵ ) تاريخ الاولیا ( ج ۲، ص ۳۲٦ )

شجرهٔ نسب : (۱) شيخ عثمان بن سيد کبيرالدين احمد بن سيد صدرالدين، اولاد اسمعيل بن امام جعفر صادق . ( تحفة الکرام )

Marfat.com

(۲) شيخ عثمان بن سيد كبيرالدين ، بن سيد شمس الدين بن سيد نور شاه ، بن سيد محمود شاه بن سيد احمد شاه بن سيد هادي ، بن سيد مهدي ، بن سيد منتجب بن سيد غالب بن سيد منصور بن سيد اسمعيل بن امام جعفر ( لب تاريخ سند . حيات نامهٔ قلندري )

(۳) شيخ عثمان ، بن سيد حسن كبيرالدين ، بن سيد شمس الدين ، بن صلاح الدين ، بن سيد شاه ، بن سيد خالد ، بن سيد محب ، بن سيد مشتاق ، بن سيد نورالدين ، بن سيد اسمعيل ، بن سيد امام جعفر صادق بن امام محمد ، بن امام زين العابدين على بن امام حسين . (خزينة الاصفيا) بحواله اخبارالاوليا ، (ج ۲ صـ ۴۷) تذكرة الانساب بحواله سلسلة السادات و رياض الاوليا . تاريخ الاوليا .

شجرهٔ طريقت : (۱) شيخ عثمان لعل شهباز ، مريد شيخ جمال مجرد ، مريد سيد ابراهيم مجرد ، مريد شيخ عاقل شهيد ، مريد شيخ مسكين شهيد ، مريد سيد مرتضىٰ سبحاني ، مريد سيد امام جعفر صادق (خزينة الاصفيا ، ج ۲ ، صـ ۴۷ — تاريخ الاوليا بحواله اخبارالاوليا ، ج ۲ صـ ۳۲۶)

(۲) عثمان مرندي ، مريد شيخ بهاءالدين زكريا ملتاني ، مريد شيخ شهاب الدين سهروردي . سلسلهٔ طريقت دارا شكوه نيز بچند واسطه به شيخ عثمان مي رسد . دارا شكوه مريد ملاّ شاه بدخشي ، مريد ميان مير سندي ، مريد شاه

Marfat.com

خضر سيوستاني ، مريد شاه اسكندر ، مريد شيرالاوليا خواجه حاتي ، مريد سيد على قادري ، مريد شاه عثمان لعل قلندر ، مريد شاه جمال مجرد ، مريد شيخ ابو اسحاق ابراهيم ، مريد شيخ مرتضى سبحاني ، مريد حضرت احمد بن مبارک ، مريد شيخ عبدالقادر جيلاني ( تذكرة الفقرا صـ ۸ )

مولف تذكرة الفقرا نوشته است كه از هفده گروه خانواده سهروردیه ، یکی گروه ”لعل شهبازیه“ است كه از شيخ عثمان قلندر شهباز آغاز شده است ( صـ ۲۱ ) و گروه پنجم كه از حضرت كرم على جهلى آغاز شده است ، نيز بچند واسطه درميان بذريعه شيخ عثمان لعل شهباز بخانوادهٔ سهروردیه منتهي مي شود . ( تذكرة الفقرا صـ ۲۱ )

طريقه ظاهري حضرت : صاحب خزينة الاصفيا بحواله ”معارج الولاية“ نوشته است كه — ”چون جذب و مستي بغايت داشت ، پابند احكام شرع نبود ، و طريقهٔ ملامتيه پيش نظر داشت . و در نظر مردان ، بشرب و اكل مسكرات و مكيفات مصروف ماندي ، و آب گياه خمر بسيار بنوشيدي ، و لباس سرخ داشتي ، و خطاب ”شهباز“ از پيشگاه پير روشن ضمير بوي عطا شده بود ، و در خلق بسبب طريق ملامتيه وي به حضرت شهباز قلندر اشتهار يافت . و بسبب ظهور خوارق و كرامت بسيار ، هزار هزار خلق معتقد و مريد وي گشت“ ( ج ۲ ، صـ ۴۶ ) رک تذكرة الانساب صـ ۱۰۱ - رياض الاوليا —

Marfat.com

تذكرة الفقرا صـ ٢١ ـ بركات الاوليا صـ ١٤ ـــ اخبار الاوليا ـــ تاريخ الاوليا ، صـ ٣٢٦ .

قول مير غلام علي آزاد : مير غـلام علي آزاد بلگرامي در تذكرهٔ ماثر الكرام ( ٢٨٥ ) نوشته است كه ـــ ” راقم الحروف بخط مولانا محب علي تتوي ( رک مقاله راقم الحروف بعنوان ” مولانا محب علي سنـدي “ مطبوعـه مجله تاريخ و سياست كراچي ) كه از بزرگان عهد بود و ذكر او در شاهجهان نامها و ديگر كتب تاريخ مسطور است ، مشاهده كرد اين عبارت كه ـــ ” حضرت مخدوم لعل شهباز قدس سره ، اسم شريف وي عثمان است “ ـــ و فقير در لوح سنگي سياه ديده بود كه باين روش كنده بود ، ـــ ” شيخ عثمان مرندي ، قطب دين باز سپيـد ، و مرند بفتح ميم و راءِ مهملـه و سكون نون و دال مهمله ، قريه ايست از قراي تبريز “ ( انتهى )

نسب شريفش بسيزده واسطه با امام جعفر صادق رضي الله عنـه مي رسد . صاحب ” تذكره مشائخ سنـد “ گويد ـــ ” مولد و منشا حضرت مخدوم مرند است ، بعد رسيدن بمرتبه رجال ، بخدمت بابا ابراهيم كه مريد شيخ جمال مجرد بود ، ارادت آورد ، و مدت يک سال در خدمت آن صاحب كمال بوده ، بمرتبهٔ تكميل رسيد ، و خرقهٔ خلافت و اجازت يافت و حصور و مجرد زيست ، و آخر به هندوستان تشريف آورد ، و خدمت شيخ فريد گنج شكر ، و شيخ الاسلام بهاءالدين زكريا

Marfat.com

دریافت ، و با شیخ صدرالدین صحبتها داشت ، و در سیوستان رحل اقامت افگند " ـ چون وصول راقم الحروف دهم ربیع الاول سنه ۱۰۴۳ ه ثلث و اربعین و مائته و الف بشهر سیوستان اتفاق افتاد ، و سیر سید محمد خان بخشي گري و وقایع نگاري تفویض نموده خود محمل سفر جانب بلگرام بستند . بعد اندک فرصت عزل خدمت رو نمود . ملالی بر حاشیه خاطر فقیر نشست . شبي در عالم رویا مشاهده مي کنم که از کوچهٔ شهر مي گذرم ، شخصي پیش آمد ، ازو استفسار کردم که پیشتر کوچهٔ نافذ هست ، در جواب بزبان عربي گفت ـــ سَیَلْقاک رجال ـــ چند قدمي رفته مي بینم که سه کس از مشائخ بر وضع و لباس اهل سند در مکاني نشسته اند . یکی ازینها مقتدا ست ، نزدیک رفته سلام دادم ، و روبروي شیخ مقتدا بدو زانوي ادب نشستم و سوال کردم که خدمت ما بحال مي شود ؟ بمجرد استماع این حرف سر بگریبان مراقبه برد ، بعد یک پاس کامل سر بر آورده فرمود ـــ بحال مي شود ـــ گفتم این چنین است ، فرمود ـــ ما مي گوئیم ـــ آخر بعد یک سال خدمت بحال شد و صحت قول شیخ بظهور رسید ، چنان معلوم شد که آن بزرگ بشارت فرما ، حضرت لعل شهباز بوده اند ، قدس سره . و مراقبه یک پاس کامل اشارت بعرصهٔ یک سال بود ـــ وفات آن جناب بست و یکم شعبان سنه ۶۷۳ ه ثلث و سبعین و ستمائته واقع شد " .

Marfat.com

مقبره و خانقاه : مقبره‌اش در سيوستان مرجع خلايق مند هند و افغانستان است. هر سال اجتماع عظيم معتقدان بر مزار ايشان تا سه روز منعقد مي شود .

ابن بطوطه مرقدش را در سال ۷۳۴ھ حين سفر سيوستان ديده بود ، و يک شيخ معمر بنام محمد بغدادي را درين جا ملاقات کرد که دران وقت بعمر ( ۱۴۰ ) سال رسيده در خانقاه شيخ عثمان مقيم بود . معلوم نمي شود که دران زمان خانقاه ايشان چه طور بود ، آيا عمارت و گنبد دران زمان بود يا نه. ابن بطوطه فقط ”خانقاه“ نوشته است .

سلطان فيروز تغلق نعش سلطان محمد تغلق را ، که بتاريخ ۲۱ محـرم ۷۵۲ھ نزديک تته وفات يافته بود ، به سيوستان آورده درحوالیٔ اين خانقاه دفن کرد که دو کتيبه داراي اين مطلب در آنجا نصب شده است . سلطان فيروز بخشش‌هاي فراوان بمتوليان اين مرقد متبرک و ديگر بزرگان سيوستان داد . ( برني ۵۲۴ – ۵۲۵ – ۵۳۵ )

از يک کتيبه که در خانقاه نصب است ، معلوم مي شود که اين گنبد و مقبره بحکم همين سلطان فيروز ، از طرف سلک رکن‌الدين عرف اختيارالدين بتاريخ ۷ رجب ۷۵۷ھ بنا شده ، که مشتمل است بر هفت طاق و شش گنبد . عبارت کتيبه اين طور است :

Marfat.com

بعهد دولت فیروز شه سلطان دین پرور
که خاک درگهش سازند شاهانِ جهان افسر

عمارت شد مقامِ شیخ عثمانِ مرندي ، کو
ولی الله باز اسفید ، میرِ بحر بود و بر

اگرچه اولیا اندر زمانِ شیخ بس بودند
و لاکن در کرامت بود او از همگنان برتر

چه زیبا بارگاهي شد بهفت طاق شش گنبد (کذا)
که رنگ نُه فلک گشته ز رشک بام او اخضر

بروزِ هفتم از ماهِ رجب مبني شد این روضه
بسال هفصد و پنجاه و هفت از هجرت مهتر

بنایش کرد والی اختیارالدین ملک ارشد
امیر عادل و باذل ، تهمتن ، ثاني اسکندر

که تا بود است سیوستان نه بود است این چنین والی
تقي و مشفق و مکرم ، سخي و پاک دین دیگر

امید آن ست مي یابد جزایٔ این چنین خیري
هزاران قصر در جنت بفضل ایزدِ اکبر

(قرات بالا از دانشمند گرامي مولانا محمد شفیع لاهوري است)

در "تذکرهٔ مشائخ سیوستان" این یک بیت زاید است که بعد از بیت اول درج است :

Marfat.com

ازان گاهي که بر تختِ شهنشاهي نشست آن شه
سراسر گشت گیتي از شعاعِ دولتش انور

در همین تذکره بیت چهارم این طور ثبت است :

چه زیبا بارگاهی شد بهشتي طاق بر گنبد
که رنگ نُه فلک گشته ز زنگ بام او اخضر

بیت هفتم نیز فرق دارد و این طور ثبت است :

که تا بود است سیوستان ، نبود است این چنین والی
سخي و مشفق و مکرم ، تقي و پاک دین پرور

از " تذکره مشائخ سیوستان " ظاهر است که بعد این تعمیر دیگر بار از سر نَو میرزا جاني بیگ ترخان والیٔ سند در زمانِ خویش تعمیر گنبد و خانقاه را آغاز کرد ، لیکن هنوز بتکمیل نرسانیده بود که خانخانان برو فتح یافت و او را از سند بر کشیده بدربار اکبر بادشاه رسانید ، و بعد از چند سال پسرش مرزا غازي بیگ تکمیلش فرمود . و خانقاهي که پیش گنبد بنا نهاده بود ، بتکمیل رسانید . در عهد شاهجهان سید دیندار خان صوبه دار سیوستان خانقاه را بتکمیل رسانید و پیش آن صحن وسیعي که به وسعت یک جریب بود بخشتهاي کاشي مزین ساخت و مسجد را هم بنا کرد ، که بر دیوار آن کتیبههاي ذیل موجود اند :

Marfat.com

"چون در عهد سلطان فیروز مرحوم روضهٔ قدیم حضرت مخدوم بنا شده بود ، و این دو سنگ تاریخ نوشته نصب کرده بودند ، آخر چون گنبد کلان در عهد مرزا جاني ترخان بنا یافته ، این سنگها برهم افتاده بودند ، الحال که این فقیر سید بهووه عرف دیندارخان باشد ، در عهد دولت حضرت صاحبقران ثاني صحن روضه را ترتیب داده و دو مسجد راست مي ساخت ، این دو سنگ هم در دیوار خانقاه بنهاده تا یادگار سلاطین گذشته باشد"

۱

کتیبه که تاریخ ساختن فرش ازان استخراج مي شود این طور است :

بدوران شهاب‌الدین جهان شاه — جهان از عدل او خرسند و آباد
شده تعمیر فرش عرش مسند — حسیني سیدي شهباز آزاد
قبول آمد بیاز خان دیندار — دران حضرت ز عون طالع شاد
چه گویم وصف آن صحن مقدس — بجایٔ خشت ، انجم چیده استاد
چو خواهي سال وي باچشم دانش — بمقطع بین که آمد سال بنیاد
یکی باشد ز "فرش مسند شاه" — د گر باشد ز "فرش جنت آباد"

۱۰۴۰ھ ۱۰۴۱ھ

کتیبه مسجد که در سال ۱۰۴۳ھ بنا شده است :

Marfat.com

بدور شهنشاه شاه جهان جهان از نوازش چو باغ بهشت
چو مسجد بنا کرد دیندار خان بدرگاه شهباز عالی سرشت
خرد گفت سالش که "بیت العتیق" دگر "مسجد شیخ بهووه" نوشت
۱۰۴۳ھ ۱۰۴۱ھ

در دورهٔ میان غلام شاه کلهوره والیٔ سند در خانقاه یک دهلیز تعمیر شد و یک علم پیش کرد که در کتیبه ذیل ذکرش آمده است :

چه خوش جناب مبارک که نور حقانی
ز روضه است عیان ظاهری و پنهانی

قلندر و سخی و کام‌بخش اهل یقین
ولی و سید عثمان پیر نورانی

بخاص و عام که مشهور لعل شهباز است
بپادشاه گدا باز داد سلطانی

باین جناب هر آن کس ارادتی دارد
بکام می رسد از دولت فراوانی

غلام شاه میان صاحب سعادت مند
نشان حضرت عباس کان احسانی

سخی و غازی و فیاض معدن الطاف
چو سرفراز شد از لطف و جود ربانی

Marfat.com

ز خاص نیت خود کرد تازه خوش تعمیر
که فرش و صحن و درِ روضه شد گلستاني

قبول حضرت مخـدوم شد نشاني کو
ز رحمت نبـوي و عـلی عمـراني

هر آنکه دید و بیند ز شوق نور ظهور
شود دو چشم و دلش روشن و درخشاني

هزار یک صد و هفتاد و سه ز هجري بود
ز کاردارئ باقـر نشان شـد ارزاني

قبـولیت که ز تعمیر جستم از هـاتف
ندا بگوش من آمد ز لطف سبحـاني

ز یمن مصرع تاریخ خوش بگو صـابـر
"قبول باد نشان در جناب شاهاني"
۱۱۷۳ھ

در دورهٔ تالپوران، میر کرم علی خان والیٔ سند، تعمیرات قدیم را مرمت ساخت، و یک دروازهٔ سیمین که هنوز موجود است در روضه نصب کرد. این قطعهٔ تاریخ میر غلام علی مائل سرود:

Marfat.com

چون باین روضهٔ جنان رفعت  که ببابش بود فلک دربان

روضهٔ شاهباز روضهٔ قدس  لعل شهبـــاز شیخنـا عثمان

داد اکنون کرم علی خان میر  از کرمهـــای ایزدِ منّـــان

بهرِ ترویج کار اجر و خیر  که بود احسن از شهانِ زمان

خوش بترمیم روضه زین نو باب  زیب و تکمیل زینتِ شاهان

باب این روضةالصفا کردند  از زر و سیم مهر و مه رخشان

لوحش الله که بخت و اقبال مت  از درش بخش مقبـلان جهان

بسکه باب کشود کام دل مت  باب این بارگاه فیض نشان

دلم از شوق آستان بوسیش  صبحدم در دعایِ بانیِ آن

خواند تاریخش اینچنین ''بکمال''  '' قبل الله خیر وز احسان ''

۹۱  ۹۱ + ۱۱۴۰ = ۱۲۳۱ھ

بازسالش به ''باب'' گفت دگر  '' ضاعف الله اجره '' بر خوان

۵  ۵ + ۱۲۲۶ = ۱۲۳۱ھ

حبذا بـارگاهِ بـاب ســـلام  با سر گام باز کرد بیان

هم دگر کرد گل دلم این سال  ''آمد این باب روضه باب جنان''

۲۰ + ۱۲۱۱ = ۱۲۳۱ھ

خوش براین باب ''مائل'' حق است  سائل خیر خویش همه آن

Marfat.com

تاریخ ثانی :

حبذا این باب باب روضهٔ جنت نظیر
کامد از خیر امیر ذوالکرام اکرام جفت

هاتفم سال درستیش ز لوح سیم و زر
از طلا و نقرهٔ مهر و مه است این باب گفت

Marfat.com

(۲)

# مخـــدوم چتـا امـرانی

( متعلق صفحه ۷۰ حـ ۲ )

در بارهٔ این بزرگ صاحب تحفةالکرام نوشته است :
" واقعه خسف شهر بهانبرا ، المعروف به برهمن آباد ـــ گویند دلو راي مذکور بعد خرابي شهر الور دران شهر مسکن گزیده بود ، برادري داشت چهوته نام امراني ، ولد آمر . حق تعالی در خوردیش توفیق اسلام داده ، که ازان شهر برون رفته قرآن را حفظ نمود ، و عقاید اسلام بوجه نیک آموخت . چون بشهر باز آمده عزیزانش تکلیف کد خدائي کردند ، نپذیرفته ، کسي بطنز و تمسخرِ گفت این ترک مگر در کعبه رفته دختر فلان عرب نامدار بحباله کشد . از حسن اتفاقات ، وي را در همان ایام صغر اراده حج مصمم شده ، چون آن جا رسید ، روزي زني بر دکان دیده که بتلاوت قرآن مشغول بوده . این براي سماع بایستاد . و زن گفت چه ایستادهٔ ؟

Marfat.com

گفت بشيندن قرآن ، اگر كرم كني و قرأت بياموزي بنده باشم . زن گفت ، استاد من دختر فلاني است . اگر تبديل رخت كرده بكسوت دختران در آئي ترا آنجا برم . بر اين وضع وي را نزد آن دختر بتلاوت قرأت مشغول ساخته . ظاهرا دختر قاريه را در نجوم مهارت كامله بود . روزي زني نزد وي آمده از طالع دخترش كه جائي كد خدا مى نمود پرسيد . بعد فراغ ازان جواب چهوته بدختر قاريه گفت ، چون حال ديگران داني باري از حالِ خود هم آگاه خواهي بود ، دختر قاريه گفت ، خوب بياد دادي. در حال نظر در طالع خود افگنده گفت : من جفت شخصي از سكّان سند شوم . گفت : كىَ ؟ گفت : در نزديكى . گفت آن شخص كجا ست ؟ دختر قاريه بعد استخراج گفت آن شخص توئي ! چون پردهٔ كار از چهوته مرتفع شده ، دختر قاريه بعد استخراج گفت : من بعد برو و ديگر ميا ، از تن رخت خود را بر كش و طلب منا كحت من بنما كه من مقسوم تو ام . آن گاه حال را بوالدين گفته عنقريت بعقد زوجيت چهوته در آمد . چهوته بعد مرور زماني بوطن مراجعت نموده . زن كه فاطمه اسم داشت بخود برداشت .

چون شهر دلو راي ( بهانبهرا يعني برهمن آباد ) رسيد ، آن ظالم را وتيره چنان ديد كه دختر هر كه كد خدا شدي ، بجبر طلبيده تصرف مي كرد و رد مي نمود . چهوته همواره بموعظتش سعي كردي ، هرگز از اعمال شنيع باز نيامد. تا آنكه

Marfat.com

روزي تعريف فاطمه شنيده ، در وقتي كه چهوته برون بود ، جهت ديدن بخانه‌اش در آمد . چهوته بصفاي ضمير آن حال را در غيب معاينه كرده ، در حال بخانه رسيده زن را با خود گرفته از شهر بيرون شد و ندا افگند كه اين شهر بشامت والى ، امشب سرنگون بزمين در مي رود . هر كه درين فرصت خود ازين دام مرگ در كشد اختيار باقي دارد . كم كسي بحرفش اعتماد نموده . شب اول به بيداري پير زالى كه بچرخه مي ريسيد ، و شب دوم بواسطه كنيكري آن بلا از آن شهر مرتفع شده. آخر شب سيم تمام شهر معه سكان سرنگون بچاه عدم در رفت ، و يک منار جهت عبرت و يادگار باقي مانده. ( ج ۳ - ۴۵ )

بعد ازين روايت ، در "تاريخ طاهري" ( تاليف ۱۰۳۰ھ ) اين اضافه موجود است .

" چهته امراني معه زن خود سلامت در بلدهٔ سيوستان كه عرف سيوان است ، منزوي گرديده بطاعات و عبادات ايزدي اشتغال مي داشت . چون رختِ حيات از اين كاروان سراي فاني بمحمل مرگ صوب سر منزل جاوداني بست ، چنانچه در زندگاني صاحب لفظ و مستجاب‌الدعوات گرديده بود . بعد از وفات نيز همچنان شد كه هر كه براي مراد خاطر بتربت او مي آيد ، بمرام خاطر خويش مى رسد . و قبرش در بلده سهوان ست . اكثر مردم بروز جمعه براي زيارت او مى آيند و اعتقاد تمام دارند" ( خطي )

Marfat.com

این مقبره تا هنوز مابین ریلوي استیشن و شهر در قبرستان قدیم سیوهن موجود است . و این کتیبه که از دیندار خان صوبه دار سیوستان یادگار مانده ، بر دیوار مغربي ثبت است :

بدور شهنشاه شاه جهان خدیو خردمند صاحب قران
چو خلد برین روضهٔ شاه چهته بنا کرد نواب دیندار خان
زسال بنایش طلب داشتند "بهشتي بروي زمین" گفت عثمان (؟)

از مصرعهٔ آخر سال ۱۰۴۲ ه استخراج مي شود . و ازین ظاهر است که این مقبره را دیندار خان در همین سال بنا کرد که تا حال موجود است . سید حاجي حسین علی شاه سیوستاني در "تذکرهٔ مشائخ سیوستان" نوشته است که چهته امراني پسر یک عرب "عمران" نامي بود ، که از قوم تمیم بود و حاکم برهمن آباد شده ، آن عرب پسر دیگر هم داشت بنام دلو راي ، که بعد از پدر والی گشت ( و الله اعلم بالصواب ) .

قبر بي‌بي فاطمه متصل مزار چهته در عقب پیش طاق اندر گنبد کوچک تا حال موجود است" .

Marfat.com

(۳)

# میـــرزا انـور

( متعلق صفحـه ۹۹ حـ ۲ )

میرزا انور که داماد زین خان کوکه بود (ماثرالامرا ۶۹۳/۱) در ذخیرةالخوانین مرقوم است که ـــ "جواني بخوبي آراسته نیکو کار پسندیده اطوار بود . دختر زین خان کوکه درخانهٔ خود داشت، در حکومت بهکر امساک باران و استیلای آب پنجاب گردیده . مشار" الیه برهنموني زمینداران آنجا پوشاک مزارعان پوشیده بدست خود قلبه راني نمودن گرفت، و دختر زین خان کوکه منکوحهٔ او، بمانند عوارت گواران، نان جواري و جغرات بر سر کرده آورده بشوهرِ خود داد . همان ساعت بکرم سبحاني باران بافراط بارید، و دریاي پنجاب استیلا نمود . درسند نامي به نیکی گذاشت . (ذخیره خطي ۳۷۲)

Marfat.com

(۴)

# سعیـــد خـان

( متعلق صفحه ۱۱۱ حـ ۳ )

سعید خان چغته پسر یعقوب بیگ بن ابراهیم بیگ ( ماثرالامرأ ۴۰۳ - ۲ ) درین باره در مآثر این عبارت ثبت است : ”و چون در سنه (۱۰۱۱ھ) مرزا غازي در تته بعد مردن پدر خود مرزا جاني بیگ خیال خودسري پیش گرفت ، عرش آشیاني ملتان و بهکر را بجاگیر سعید خان تنخواه فرموده او را بر سر میرزا تعین کرد. چون سعید خان به بهکر در آمد ، مرزا اندیشهٔ تباه را از سر بدر نموده برهنمونیٔ خسرو خان آمده ، خان را دید ، و با سعدالله پسرش صحبت مرزا کوک شده ، بهمراهي سعید خان شرف آستان بوس بادشاهي دریافت“ ( ۴۰۴ - ۲ ) . صاحب ذخیرة الخوانین که شاگرد میر نمکین و معاصر اوست ، درین باره مي نویسد که — ”در ۱۰۱۱ھ سرکار ملتان و سرکار بهکر باز جاگیر یافته بر سر مرزا غازي بیگ ترخان[1] بتسخیر تته تعین شده . مرزا غازي برهنموئي

Marfat.com

خسرو خان وکیل خود در موضع میتارجه توابع سرکار بهکر آمده سعید خان را دید، و با سعد الله خان پسر سعید خان مصاحبت بهم رسانیده بدرگاه آمد . (۱۱۳ خطی)



Marfat.com

(۵)

(متعلق صفحه ۱۱۲ حـ ۲)

در اکبر نامه ثبت است که ــــ "چهاردهم ماه مهر الاهي (۱۰۱۳ ه) سعید خان با پور خود، و میر ابوالقاسم نمکین ملازمت نمود، و میرزا غازي، پور میرزا جاني ترخان از تته آمده جبین بسجود آستان اقبال نوراني ساخت، و گزیده پیشکش بنذرانه گزرانید. هیژدهم به میرزا غازي و ابوالبقا اوزبک گوهر مرصع و به عابدي خواجه جمدهر مرحمت شد"
(ج ۳، ص- ۸۳۹)

Marfat.com

# توختـــه بیگ، خـان

( متعلق صفحـه ۱۱۳ حـ ۲ )

در ماثرالامرأ ( ۴۸۱ - ۱ ) ثبت است ـــ " از یکهای میرزا حکیم بود ، در جنگی ( که مرزا را بافواج عرش آشیانی رو داد ) مصدرِ دلیری گشته نامی برار مردی بر آورد . پس از فوت مرزا همراه پسرانش سال سیم جلوس آن پادشاه بعتبهٔ سلطنت رسیده ، دولت بار یافته بگونا گون انعامات مشمول عاطفت گردید . پس ازان بتعیناتیٔ صوبه کابل آبرو یافته همراه کنور مان سنگ و زین خان کوکه در تنبیه گروه یوسف زئي و تاریکیان بکرات مصدرِ ترددات شایان گشت . سال سي و نهم بهمراهئ شاهزاده سلطان سلیم مقرر شده در نواح لاهور جاگیر یافت . پستر بتهانـــه‌داریٔ پشاور سرفرازي اندوخته بارها گروه تاریکی را گوشمال بسزا داد . چون خدماتِ پسندیده ازو بظهور آمد ، در سال چهل و نهم بخطاب خاني رایت ناموري افراشت . و پس از جلوس جنت مکاني چون ماجراي آمدن حسین شاملو حاکمِ هرات بافوج گران و محاصره

Marfat.com

نمودن قلعهٔ قندهار بعرض خسروائي رسيد . او را بمنصب دو هزاري و خطاب سردار خان بر نواخته همراه ميرزا غازي بيگ بكومک شاه بيگ خان حاكم قندهار دستوري شد . تا رسيدن اينها چون فوج قزلباش از گرد قلعه برخاسته مراجعت بوطن خود نموده بود ، او از تغير شاه بيگ خان بحكومت قندهار بلند گرديد ، و در اندک مدت سال سيوم مطابق سنه (۱۰۱۶ ه) هزار و شانزده هجري در آنجا وديعت حيات سپرد . "

Marfat.com

(۷)

# محاصرهٔ قندهار

( متعلق صفحه ۱۱۳ ، حـ ۳ )

در مآثرالامرا ( ج ۲ ، صـ ۶۴۳ ) ثبت است که در سال سي و نهم چون ميرزا مظفر حسين قندهاري صفوي استدعاي بندگیٔ بادشاهي نمود ، شاه بيگ خان ( شاه بيگ خان ارغون مخاطب به خان دوران ، پسر ابراهيم بيگ چريک ) از بنگشات بحکومت قندهار تعين گشت ..... در سال چهل و دوم بمنصب سه هزار و پانصدي لواي اعتبار بر افراخت ، در سال اول جلوس جهانگيري ، حسين خان شاملو حاکم هرات ، فوتِ حضرت عرش آشياني شينده با لشکر خراسان آمده ، قندهار را محاصره نمود ، شاه بيگ با دلِ قوي و همتِ درست روزآنه مردم را آراسته بکار زار مي فرستاد ، و شبها بالاي ارک نشسته بزم نشاط ترتيب مي داد . روزيکه ايلچي قزلباش بقلعه مي آمد ، فقدان غله بمرتبهٔ تمام بود ، و از سرکار خود در راسته و بازار از هر قسم غله تودها کرد ، تا مخالف بعسرت پي نبرد . و چون اين محاصره بي اجازت داراي ايران شاه عباس صفوي بود ، حسين خان بعتاب شاهي بي نيل مقصود برخاسته رفت ''

Marfat.com

جهانگير در تزک خود نوشته است که ” چهارشنبه نهم محرم (۱۰۱۵ھ - بقول بيورج ۸ محرم جشن اولين نوروز) بمبارکی بقلعه لاهور در آمدم ، جمعي از دولت خواهان معروض داشتند که معاودت بدرالخلافه آگره درين ايام که في الجمله خللی در صوبه گجرات و دکهن و بنگاله واقع است بصلاح دولت اقرب خواهد بود ، اين کنگاش پسند خاطر من نيفتاد ، چه از عرائض شاه بيگ خان حاکم قندهار بعضي مقدمات معروض افتاده بود ، دلالت بران مي کرد که امراي سرحد قزلباشيه بناء بر افساد ، چندي از بقاياي لشکر ميرزايان آنجا که همیشه محرک سلسلهٔ خصومت و نزاع اند ، و ترغيب نامجات در گرفتن قندهار بان طائفه مي نويسند ، حرکتی خواهند نمود . بخاطر رسيد که مبادا شنقار شدن حضرت عرش آشياني ، و مخالفت بي هنگام خسرو داعيه آنها را تيز ساخته بر سر قندهار يورش نمايند . بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراف پرتو انداخته بود ، از قوة بعمل آمد ، حاکم هرات و و ملک سيستان و جاگيرداران اين نواحي بکمک و مدد حسين خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند . شاباش بر همت و مردانگی شاه بيگ خان مردانه پا قائم کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالاي ارک سيوم از قلعهٔ مذکور چنان نشست که بيرونيان علانيه مجلس او را مي ديدند ، و در مدت محاصره ميان نبسته سروپا برهنه مجلس عيش و عشرت ترتيب مي داد . و هيچ روزي نبود که

Marfat.com

فوجي در برابر لشكر غنيم از قلعه بيرون نمي فرستاد ، و كوششهاي مردانه بتقديم نمي رسانيد . تا در قلعه بود چنين بود . لشكر قزلباش سه طرف قلعه را احاطه نموده بودند.

چون اين خبر در لاهور رسيد ظاهر شد كه توقف درين حدود اقرب و اصلح بوده. در حال فوجي كلاني بسردارئ ميرزا غازي و همراهي جمعي از منصب داران و بنده‌هاي درگاه مثل قرا بيگ كه بخطاب قرا خاني ، و تخته بيگ كه خطاب سردار خاني سرفراز گرديده بودند ، معين گشتند. مرزا غازي را بمنصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساختم و نقاره عنايت كردم. ( تزک ، نولكشور ص- ۳۳ )

مرزا غازي بتاريخ ۱۲ شوال ۱۰۱۵ھ به قندهار داخل شد و اين اطلاع بتاريخ ۲۲ ذوالقعده ۱۰۱۵ھ به جهانگير در لاهور رسيد كه آن روز اول از سال دوم جهانگيري بود . در تزک نوشته است ــ " در همين روز مبارک از عرائض قندهار بموقف عرض رسيد كه لشكري كه بسر كردگي ميرزا غازي ولد جاني بيگ بكمک شاه بيگ خان تعين يافته بودند ، در دوازدهم شهر شوال سنه مذكور داخل بلده قندهار مي شوند ، و طائفه قزلباش چون خبر رسيدنِ عساكر منصوره را پيش منزلی بلده مذكور مي شوند ، سراسيمه و پريشان و پشيمان تا كنار آب هلمند كه پنجاه و شصت كروه بوده باشد ، عنان باز نمي كشند " ( تزک ، ص- ۴۲ )

Marfat.com

( متعلق صفحه ۱۱۴ حـ ۱ )

مرزا غازي از قندهار به بهکر آمد و ازانجا به لاهور روانه شد ، که جهانگیر دران زمان از سفر کابل واپس آمده در لاهور قیام پذیر بود. در تزک است که ـــ ” روز دو شنبه دوازدهم (شعبان ۱۰۱۶ ه) مرزا غازي که در سرداري لشکر قندهار مصدر خدمات پسندیده گشته بود ملازمت نمود ، و عنایات بسیار نمودم ( تزک ، نول کشور صـ ۶۳ ) .

Marfat.com

( متعلق صفحه ۱۱۴ حـ ۳ )

شاه بیگ بعد از قندهار، حکومت کابل یافت . صاحب مآثر (۶۴۳ - ۲) نوشته است که : ”شاه بیگ خان حسب‌الحکم در سنه هزار و شانزده (۱۰۱۶ھ) از قندهار به کابل رسیده ملازمت جنت مکاني دریافت . و بمنصب پنج هزاري و خطاب خان دوران و صاحب صوبگی کابل و ضبط افغانستان مباهي گشته از حسن ابدال رخصت تعلقه یافت . مدتها بضبط و نسق گزرانید .“

Marfat.com

( متعلق صفحه ۱۱۵ حـ ۲ )

وقیتکه مرزا غازي ( ۱۲ شعبان ۱۰۱۶ھ ) بحضور جهانگیر در لاهور بار یافت و آنجا ماند ، تقریباً یک ماه بعد ازان ( ۱۰ - رمضان ۱۰۱۶ھ ) به او حکومت قندهار سپرد شد . جهانگیر این واقعه را در تزک این طور نوشته است :

" ( ۱۰ - رمضان ۱۰۱۶ھ ) سال دویم جهانگیري — روز پنجشنبه دهم ماه ، میرزا غازي را بمنصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساخته ، با آنکه کل ولایت تته بجاگیر او مقرر بود ، پارهٔ از صوبه ملتان نیز بجاگیر او مقرر گشت ، و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است ، بعهدهٔ کاردانی و حسن سلوک او مقرر گردید . و خلعت و شمشیر مرصع عنایت کرده رخصت دادم . " ( تزک ، نول کشور صـ ۶۴ )

میرزا رخصت یافته به بهکر رسید و آنجا ماند تا حکم دیگر براي رفتن قندهار باو رسید . چنانچه جهانگیر در تزک

Marfat.com

می نویسد که : ”در ۱۴ ماه مذکور ( رجب ۱۰۱۷ھ ) حکم کردم که مرزا غازی متوجه قندهار شود . از اتفاقات حسنه بمجرد آنکه مرزای مشارٌ الیه از بهکر روانه ولایت مذکور گردد ، خبر فوت سردار خان حاکم آنجا می رسید . سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود ، تخته بیگ اشتهار داشت . “ (تزک ، نول کشور ص ۷۳)

Marfat.com

(۱۱)

# شیـــر بیگ

( متعلق صفحه ۱۱۸ حـ ۲ )

صحیح شیر بیگ است. وقتیکه مرزا غازي از قندهار حکم معزولیٔ خسرو بیگ ( نائب تته ) را فرستاد ، و اولاد قاسم خان ارغون را از حکومت نصر پور نیز معزول کرد ، و ایشان همراه خسرو بیگ شده از قبول حکم منحرف شدند . در نصر پور راي سنگ ولد مانک راءِ باولاد قاسم خان جنگ کرد و ایشان را هزیمت داد. در آن جنگ ( ۱۱ - رمضان ۱۰۲۰ھ ) شیر بیگ شهید شد و قبر او در گورستان خان زمان ( نزدیک نصر پور ) موجود است و این کتیبه دارد .

”تاریخ رحلت نمود میر شیر بیگ
( مرحوم بن ) میر علی شیر ارغون ، روز
دوشنبه وقت دو پاس یازدهم شهر
رمضان المباک ۱۰۲۰ھ در جنگ بمرتبه
شهادت رسید“

(رک مقدمه مثنوي چنیسر نامه از راقم الحروف صـ ٥٦)

Marfat.com

(۱۴)

# میر ابوالقاسم نمکین (پیر غلام)

(متعلق صفحه ۱۲۰ - حـ ۱)

مولّفِ مظهر شاهجهاني، يوسف ميرک، پدرِ خود میر ابوالقاسم نمکین را "پیر غلام" مي نويسد. میر ابوالبقا المخاطب به امیر خان، فرزندِ کلانِ میر نمکین و برادرِ مولف بود که ذکرش هم کرده است. "ساداتِ امیر خانی" از نسل وي اند. فرزندش میر ابوالمکارم "شهود" فاضل یگانه و شاعرِ صاحبِ دیوان، و مصنّفِ مثنوي "پري خانهٔ سلیمان" بود. و فرزندِ ابوالمکارم (یعني نبیرهٔ امیر خان)، امین‌الدین حسین خان، در اواخرِ عهد بادشاهِ هند عالمگیر، والیٔ تته بود. او مولفِ "رشحات فنون" و "معلومات آلافاق" بود.

میر نمکین گورستان خود را بنام "صفهٔ صفا" بر ساحل دریا در لوهري بنا کرده بود و در آنجا دفن شد و بر قبرش سه کتیبهٔ ذیل ثبت است:

Marfat.com

(۱) میر ابوالقاسم آن یگانهٔ عصر
که بجز تخم دین و داد نه کشت

ملک و اقبال در تصرف داشت
چون اجل در رسید جمله بهشت

دیدهٔ دل کشاده بر گیرید
عبرت اي عاقلان پاک سرشت

(۲) گر بود بستر از حریر چه سود
چون نهد مرگ زیر بالش خشت

خلف خیر او ز "داغ ابي" ۱۰۱۸ھ
چونکه تاریخ سال فوت نوشت

گفت ملهم مرا بگوش ضمیر
سال فوتش که "باد جاش بهشت"

(۳) خانِ زمانه میر ابوالقاسم آنکه او
لوحِ وجود از رقم غیر ساده کرد

..... دودمان ..... گلبن حیا
سالِ وفات او طلب از "داغ داده" کرد ۱۰۱۹ھ

(رک : تذکره امیر خاني)

Marfat.com

# میران صدر جهان

( متعلق صفحه ۱۲۱ حـ ۱ )

از توابع لکهنو بود ، در عهد عرش آشیاني بوساطت شیخ عبدالنبي صدر ، افتاي ممالک محروسه بدو قرار گرفت ..... تا سال چهلم بمنصب هفصدي رسیده بخدمت صدارت کل اختصاص گرفت . پس ازان ترقي کرده بپایه امارت و منصب دو هزاري متصاعد گشت . در عهد جهانگیري بمنصب چهار هزاري رسید . صد و بیست سال زندگاني کرد و در سنه ۱۰۲۰ھ ودیعت حیات سپرد . (ماثرالامراء ، ج ۳ ، صـ ۳۴۹)

Marfat.com

# شمیشر خان ازبک

( متعلق صفحه ۱۲۱ حـ ۲ )

در ماثرالامرا ثبت است که : ”شمشیر خان ارسلان بي ازبگ از امراي عهد جنت مكاني ست . سابقا حكومت كهمرد داشت ، و از نوكران متوسطالحال ولی محمد خان والیٔ توران دیار بود . پس ازان كه كهمرد را در سركار پادشاهي سپرد سال سیوم جلوس آمده ، دولت ملازمت دریافت ، و بعنایت منصب مناسب و خلعت سر عزت بر افراخت . پس تر تیول در سیوستان مضاف صوبه تهته یافته بحكومت آنجا نامزد گردید . سال پنجم بعنایت علم رایت امارت بر افراخت . سال نهم چون صوبه دارئ تهته به مظفر خان معموري مقرر شد او معزول گشته بحضور آمد ، و در مهم رانا برکاب پادشاهزاده سلطان خرم دستوري پذیرفت . و وقت موعود چشم جهان بین را بربست . گویند مرد ساده بود ، و باراي عبادت یومیه و تلاوت كلام الهي مي پرداخت . و از سحاب همتش رشحهٔ حسنات

Marfat.com

همیشه مي چکید . بمرتبه سه هزاري رسیده بود . (۶۳۳ - ۲)
در ذخیرة‌الخوانین شرح حال وي خیلی بتفصیل موجود است .
بموجب ذیل : از اکابران توران بوده ، و درین دودمان
عالیشان بمنصب سه هزاري رسیده مخاطب به شمشیر خان
گردیده ، و صاحب صوبه تته شد . درانجا از سلسلهٔ
خسرو خان چرکس (امیر میرزا جاني بیگ ترخان و مرزا
غازي بیگ) خواستگاري نموده باز بجاگیر سرکار میوستان آمد .
متمادي ایام درانجا گذرانید . حکایات ساده لوحي ایشان مکرر
بسمع اشرف اقدس حضرت صاحب قران ثاني رسید . از منصب
و جاگیر افتاد . چند سال زیست در لاهور رحل اقامت انداخت ،
و درانجا در گذشت . از جمله حکایات او یکی این مت که
روزي درونِ محل رفت و آن منکوحه چرکس که نو در
حبالهٔ نکاح خود آورده بود ، او با زیب و زینت نشسته بود .
خان مشارٌ الیه نگاه بجانب او کرده پرسیدند که این عورت
کیست و از کجا آمده ؟ کیوانوي خانه ، بعد از قسم مغلظه
خاطر نشان ایشان ساختند که او منکوحهٔ شما است . و قس
علی هذا . اظهار این قسم حکایات دیگر از بي خردي خود
است ، چراکه مشارٌ الیه دیندار خدا پرست عارف کامل بود .
روز و شب بتلاوت کلام مجید و بنماز و روزه میگذرانید .
و خیرات بسیار مي کرد ، و قبیله پرور بود . (خطي صـ ۳۵۵)

Marfat.com

# میرزا رستم

( متعلق صفحه ۱۲۳ ح- ۱ )

میرزا رستم ( متوفي ۱۰۵۱ ه ) نیز قریباً یک سال در تته ماند و بعد ازان معزول شد. در ذخیرة الخوانین است که :

" مرزا رستم ابن سلطان حسین مرزا بن بهرام مرزا بن شاه اسمعیل صفوي ..... در سال ۱۰۲۰ ه که رایات عالیات جهانگیري در دارالبرکة اجمیر نزول اجلال نموده و خبر فوت مرزا غازي ترخان والیٔ تته بمسامع علیه رسید ، مرزا رستم را تعینات تته فرمودند ، و نصیحت نمودند ، که محروسه تته بقوم ترخانیه زیاده از صد سال است . خسرو خان چرکس وکیل چهار کرسي آن بزرگان ست ، مبادا غدري اندیشد . در تته رسیده او را بدرگاه جهان پناه فرستاده خود در آنجا بوده ، باتفاق میر عبدالرزاق معموري جمعبندي تته نماید . مشارٌ الیه اگرچه در آنجا رسید و تشخیص جمع هم داد ، و خسرو خان را با توابع و لواحق مرزا غازي بیگ و مرزا جاني بیگ روانه

Marfat.com

درگاه ساخت . امّا بانها سلوک خوب نکرد ، اکثر مردم جلا وطن شدند . قاضي محمود که اعلم العلماء الملک بود ، از دست تعدي مرزا با عيال و اطفال خود در بهکر آمده در خانهٔ پدر مسوّدِ اين اوراق شيخ معروف صدر سرکار بهکر مقيم گشت . اين خبر بمسامع عليه جهانگيري رسيد . مرزا را تغيير کرده بحضور طلبيد . روزي چند بار ندادند ، بعده بسعادت کورنش مستفيد گرديد . . . . " صـ ۵۸ ، ماثرالامرا ، ج ۳ ، صـ ۴۳۸ .

جهانگير در تزک نوشته است ( سال نهم از جلوس که از شب ۹ - صفر ۱۰۲۳ھ شروع شده ) — " مرزا غازي ترخان که حکومت تهته و قندهار و آن نواحي متعلق بدو بود ، برحمت خدا رفت . بخاطر رسيد که او ( مرزا رستم ) را به تهته فرستم ، تا آنجا جوهر ذاتي خود را خاطر نشان ساخته ، آن ملک را بعنوان پسنديده محافظت نمايد . و به منصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساخته دو لک روپيه نقد مدد خرچ بدو مرحمت فرموده به صوبه داري ملک تته او را رخصت نمودم ، عقيده آن بود که ازو دران مرحد خدمت ها بوقوع آيد . بخلاف توقع مصدر هيچ گونه خدمتي نشد . ظلم و تعدي را بجائي رسانيد که خلق بسياري از سلوک زشت او به شکوه در آمدند . و خبري چند ازو شنيده شد ، که آوردن او لازم گشت . يکی از بندهاي درگاه را به طلب او تعين نموده او را بدرگاه طلبيدم . در بست و ششم اردي بهشت او را

Marfat.com

آوردند. چون ظلم و تعدي ازو به خلق خدا بسيار رسيده بود ، باز خواست آن بمقتضاي عدالت لازم گشته. او را به راجا اني راي سنگ دني سپردم تا بحقيقت عمل او باز رسيده شود. و او في الجمله تنبيهي يافته ديگران متنبّه و عبرت پذير گردند "
( نول كشور ۱۲۹ - ۱۳۰ )

Marfat.com

(۱۶)

# تاج خـــان

( متعلق صفحـه ۱۲۳ حـ ۲ )

تاش بیگ خان عرف تاج خان کابلی ، سابق از یکه های مرزا حکیم بود. پس ازو در خدمت عرش آشیانی رسیده ، بمنصب فاخره معزز گشت ..... در عهد جنت مکانی بخطاب ''تاج خان'' معزز گردیده ، اولاً سرکار بهکر جاگیر یافت ، و باز ، صاحب صوبه تته شده در گذشت . ( ذخیره خطی صـ ۳۹۷ ) .

از ''لب تاریخ سند'' معلوم می شود که درسال ۱۰۲۰ھ بحکومت بهکر آمد و غالباً بعد از معزولیٔ مرزا رستم در سال ۱۰۲۳ھ از بهکر به تته آمد و آنجا در همین سال ۱۰۲۳ھ ودیعت حیات سپرد . و شمشیر خان از سیوستان باز بحکومت تته رفت .

صاحب ماثرالامرأ درشرح حال تاش بیگ نوشته است که :
'' پس از جلوس جهانگیری از اصل و اضافه بمنصب سه هزاری

Marfat.com

سر بلندي يافت . و در سال دوم چون بادشاه از کابل به هندوستان مراجعت فرمود (۱۰۱۶ھ)، و حکومت آن صوبه بنام شاه بیگ، خان دوران که از قندهار معزول شده در راه بود ، تقرر یافت ، نام برده را حکم شد که تا آمدن خان مذکور از کابل خبردار باشد . پستر باضافهٔ منصب کامیاب شده بصوبه دارئ تتّه چهرهٔ عزت برافروخت . سال نهم مطابق (۱۰۲۳ھ) همان جا بخلوت کدهٔ بقا خرامید . "
(۱ - ۴۸۳)

از کابل اول در بهکر آمد و بعد از عزل رستم به تته رسید .

Marfat.com

# میـــر ابوالبقـا

( متعلق صفحه ۱۲۳ حـ ۲ )

میر ابوالبقا (المخاطب به امیر خان) در اواخر ۱۰۱۹ھ یا در ابتدأ ۱۰۲۰ھ جاگیر اباوره و گنجابه یافت ، و از آگره بجاگیرِ خود رسید و ازانجا وقتیکه در سال ۱۰۲۳ھ تاش بیگ در تته وفات یافت ، شمشیر بیگ در همان سال به تته تقرر یافت و میر ابوالبقا از اباوره و گنجابه تبدیل و به سیوستان مقرر شد. (رک : تذکرهٔ امیر خانی).

Marfat.com

# عتیق الله

( متعلق صفحه ۱۲۵ حـ ۱ )

شرح حال میر عتیق الله پسر کلان میر ابوالبقاء در کتابِ دیگر یافته نشد. قبرش در پهلوي قبر پدرش (میر ابوالبقا، امیر خان) بر "صفهٔ صفا" (لوهري) موجود است، و این کتیبه ها دارد :

(۱)

عتیق الله مرزا کز فراقش
محبّان را جگر ها چاک آمد

چو در خیلِ شهیدان شد خرامان
فلک را دیدهٔ نمناک آمد

ز روي درد گفتا سالِ تاریخ
عیتق الله شهیدِ پاک آمد

۱۰۳۷ھ

Marfat.com

(۲)

یکتـای روزگار عتیق الله آن جواد
کاندر جهانِ جود نبودش کسي عدیل

نگذاشت آسمان ..... ازانکـه بود
مشتاق ..... او فردوس سلسبیل

سالِ شهادتش چو نوشتم بصفحه بر
از غم بریخت آب ز چشمم چو رود نیل

ـــ لا الـٰه الا الله محمد الرسول الله ـــ

(۳)

بتاریخ روز پنجشنبـه چهـارم
شهر رجب المرجب سنه ۱۰۳۷ ھ

بدرجهٔ شهادت رسید.

از این کتاب (مظهر شاهجهاني) نیز معلوم نشد که در کدام معرکه بدرجهٔ شهادت رسیده باشد. درین سال پدرش در ملتان نائب یمین الدوله بود. گمان برده مي شود که میر عتیق الله در سند در آویزش سمیجه ها کشته شده باشد.

Marfat.com

# مظفـر خان معموري

( متعلق صفحـه ۲۸ ، حـ ۱ )

مظفر خان معموري بعد از فوت ميرزا غازي (۱۰۲۱ھ) براي جمعبندي صوبهٔ تته (تزک ، صـ ۱۱۱) پيشتر از مرزا رستم به تته رسيد ، و بعد از رسيدنِ مرزا رستم ( ۱۰ - محرم ۱۰۲۲ھ) همراه متوسلينِ دودمانِ ترخانيه به اجمير در خدمت جهانگير رسيد ( تزک ، ۱۱۸ ) و خطاب ”مظفر خان“ يافت . ( ترخان نامه )

بعد از عزل مرزا رستم و وفات تاش بيگ (۱۰۲۳ھ) شمشير بيگ را حکومتِ تته سپرد شد . و بعد او در سال يازدهم ( ۱۰ - ربيع‌اولال ۱۰۲۵ھ ) مظفر خان معموري بصوبه دارئ تته فائز شد . ( مآثر ، ج ۲ صـ ۶۳۳ و تزک ، صـ ۱۵۷ )

صاحب مآثرالامرا در شرحِ حالِ معموري نوشته است که :
”ميرعبدالرزاق معموري مظفر خان از سادات صحيح النسب

Marfat.com

معمور آباد است که موضعي ست از نجف اشرف . نياگانِ او به هند آمدند . مير بدانش و قابليت از يکتايانِ روزگار بود . در عهد عرش آشياني جولاني عرصهٔ روزگار گشته به بخشي گريِ سپاهِ بنگاله تعين گشت ..... چون بعد فوت مرزا غازي بيگ ترخان صوبه تهته بضبط پادشاهي در آمده ، ميرزا رستم صفوي به ايالت آنجا معين گشت . مظفر خان بجهت تشخيص جمعبندي آن صوبه مرخص گرديد . و از روي کارشناسي و معامله داني از قرارِ هست و بود جمعي معين نموده بجاگير ميرزا و متعينهٔ او تنخواه داده معاودت کرد . و در آخر عهد جهانگيري بصاحب صوبگي مالوه بلند پايه گرديد " (۳۷۸-۳)

( بقيه سلسلهٔ اين حاشيه رک : نمبر ۲۰ )

مير معموري در سال ۱۰۲۲ھ يک مسجد جامع را در تته بنا کرد که به "مسجد خضري" معروف و تاکنون موجود است ، کتيبهٔ او که بالاي محراب ثبت است اين طور خوانده ميشود :

۱ - خاک آستان حضرت نبوي صلی الله عليه وسلم عبدالرزاق

۲ - الحسيني المعموري الملقب به مظفر خان بتاريخ ۱۰۲۲ھ اتمام شد .

(رک : مقالهٔ مير مائل راقم‌الحروف در مجلهٔ سهران ۱۹۵۵)

oooooo

Marfat.com

( متعلق صفحه ۱۲۹ حـ ۲ )

صاحب مآثرالامراء نوشته است که : در سال نهم ( از ۹ - صفر ۱۰۲۳ تا هفتم صفر ۱۰۲۴ ه ) چون صوبه داري تهته به مظفر خان معموري مقرر شد ، او معزول گشته بحضور آمد و در مهم رانا برکاب بادشاهزاده سلطان خرم دستوري پذيرفت .
( ج ۲ صـ ۶۳۳ )

لیکن این روایت از روي متن این کتاب صحیح نیست . شمشیر خان بعد از تقرر مظفر خان معموري ، از تته به سیوستان آمد و چندي آنجا ماند ، تا وقتیکه شیر خواجه متعین شده به سیوستان آمد . و از روي تزک جهانگیري ( ۱۰۷ ) ، تغیر شمشیر خان درسال یازدهم جلوس (۱۵ ربیع الاول ۱۰۲۵ ه) شد ، نه درسال نهم که صاحب مآثرالامراء نوشته است .

Marfat.com

(۲۱)

# بهـادر خـان اوزبک

( متعلق صفحه ۱۳۱ حـ ۱ )

ابوالنبي نام ، از بزرگ زادهاي توران است . در عهد عبد المومن خان بعمدگی رسیده حکومت مشهد مقدس داشت . پس از کُشته شدن خان مزبور هر چند باقي خان بدلاسا پرداخت ، بدستاویز عزم زیارتِ کعبه نجات جسته به هندوستان آمد و سال چهل و هشتم ملازمتِ عرش آشیاني دریافت ، و بمنصب درخور نوازش یافته بعنایت کمر خنجر مرصع کام دل بر گرفت . و پس از جلوسِ جهانگیري چهل هزار روپیه در مدد خرچ یافته با پنجاه و هفت منصبدار بکمک شیخ فرید مرتضي خان که بتعاقب خسرو شتافته بود تعین گردید . و سال پنجم از تغیر تاج خان فوجداريِ صوبه ملتان باو مرحمت شد . و سال هفتم از اصل و اضافه بمنصب سه هزاري ، سه هزار سوار و خطاب بهادر خاني امتیاز اندوخته . از انتقال

Marfat.com

ميرزا غازي بحكومت قندهار چهرهٔ بلند پايگی برافروخت . و پس تر باضافهاي متواتره بمنصب پنج هزاري ، سه هزار و پانصد سوار درجهٔ اعتلا پيمود . وسال پانزدهم ( كه بتاريخ ۱۰ - ربيع الثاني ۱۰۲۹ھ شروع شد ) عذر ضعف باصره را در پيش كرده استعفاي تعلقه دارئ قندهار نمود . گويند چون آمد آمدِ فوجِ داراي ايران بر زبانها افتاد ، نام برده از بي پرواي بودن خود قرار نداده دو لک روپيه در مهم سازئ متصديان پادشاهي صرف نموده تعلقه را گذاشت . پس ازان در صوبهٔ اكبرآباد جاگير يافته رايت كاميابي برافراشت ..... الخ "
( مآثرالامرأ ، ج ا صـ ۴۰۱ )

oooooo

Marfat.com

(۲۲)

# سیـــد بایزید بخاری

( متعلق صفحه ۱۴۲ حـ ۲ )

سید بایزید بخاري از اولاد قطب الاقطاب حضرت دمدبه (؟) که در پتنه (؟) آسوده اند ، بود. مرتضي خان در عنایت خاطر و تربیتِ ایشان بسیار سعي داشت. چندگاه در عهدِ حضرت عرش آشیاني داروغه داغ بود. بعده ..... بسیار کرد و خواست که خطاب مرتضیٰ خان یابد ، میسر نشد. بخطاب مصطفیٰ خاني و بمنصب سه هزاري رسیده ، صاحب صوبهٔ تته گشت ، همانجا وفات یافت . در اوچ در روضهٔ مقدسه منوره مخدوم سید جلال بخاري آسوده اند .

پسرانِ قابل گذاشت . سید عبدالواحد و محمد باقر وغیره بمنصب رسیده تعینات سهم کابل اند. و میان بُدّه ترک دنیا کرده گوشه گزین بود . این پسران در کمال رضامندي پدر بوده اند . منصبي که داشتند حاصل آنرا ..... متصرف میگشت ، بهر یکی ازان‌ها را یومیه مقرر ساخته بود ،

Marfat.com

ازان زیاده طلبي نمي کرد ..... وقتي سوارئ اسپ در و پاک بي غرضي میرانجیو مي یافتند و اصلا شاکی نبودند . میرانجیو صاحب شوکت و غیرت و جویاي نام مبلغي بر اضافه منصبِ خود و پسران و خطاب خرچ کرده . در حکومتِ بهکر روزي پدرِ مسودِ این اوراق باسم شیخ معروف صدر ، و شیخ عبدالرحمٰن میر عدل و قاضي ابو سعید و قاضي محمد حسین ، بهیئتِ اجتماعي پیش میرانجیو رفتند . ایشان از روي خوش طبعی باین عزیزان گفتند که : قاعدهٔ نحویست که ـــ الضدان لا یجتمعان ـــ ، و امروز چهار ضد جمع آمده اید . خوش باشد که چهار شما بقتل رسند ، تمام سرکار بهکر از تمرّد و بغي و فساد پاک می شود . اعزا دیگر ساکت ماندند ، پدرِ احقر که مظهر جلال احدیت بود ، جواب دادند ، که : فی الواقعه چنین است ، اما پنجم سردار مانده ، که اگر او را بقتل رسانند ملکِ بهکر صاف تر میشود . میران گفتند که : آن پنجم کدام است ؟ گفت : شما اید . میرانجیو رنجیده برخاست . بعد از چند گاه ..... که خوش طبعي با کسي نکند . و دشنام دختر بکسي ندهد . سید صحیح النسب ، نیکو سلوک ، کم آزاري ، بردبار بود . غیر ازینکه برعیت سختي نداشت دیگر هیچ عیب نداشت . (۳۴۹ - ذخیرة الخوانین ، خطي)

جهانگیر در تزک خود در سال ۱۱ (شروع ۱ - ربیع الاول ۱۰۲۵ھ) نوشته است که : در بیست و هشتم (ربیع الاول ۱۰۲۵ھ) یک زنجیر فیل به بایزید حاکم بهکر

Marfat.com

مرحمت نمودم (۱۰۸) . و ازین ظاهر است که تقرر او بحکومت بهکر در همین سال قرار گرفت .

صاحب لبِ تاریخ سند نیز همین سال نوشته است . و در سال ۱۵ جهانگیري از بهکر تغیر شده بحکومت تته برفت. جهانگیر در تزک (واقعات سال ۱۵ که بروز جمعه ۱۵ - ربیع الثاني ۱۰۲۹ھ شروع شد) نوشته که : " شنبه ، بست و پنجم ( ربیع الثاني ۱۰۲۹ھ ) سید بایزید بخاري فوجدار سرکار بهکر بصاحب صوبگی ولایت ٹهٹه فرقِ عزت برافراخت . و منصب او اصل و اضافه دو هزاري ذات و هزار و پانصد سوار حکم شد ، و علم نیز مرحمت فرمودم . " (۳۰۹)

ازین بیان معلوم شد که سید بایزید در سال ۱۰۲۵ھ بحکومت بهکر فایز شده آمد و چهار سال آنجا ماند و در ۱۰۲۹ھ تبدیل یافته بحکومت تته آمد ، و آنجا وفات یافته درآچ دفن شد .

در سلسلهٔ تاریخ وفاتِ او جهانگیر در تزک خود بضمن وقایع بستمین سال ( که تاریخ دهم جمادي الثانیه روز شنبه ۱۰۳۴ھ آغاز یافت ) نوشته است : (۱۱ - محرم سنه ۱۰۳۵ھ) در همین روزها مصطفیٰ خان ( سید بایزید بخاري ) حاکم ٹهٹه رحلت نمود . صوبه مذکور به شهر یار عنایت شد "(۴۰۷)

ازین معلوم میشود که در ماه آخر ( ذي الحج ) ۱۰۳۴ھ یا در محرم ۱۰۳۵ھ وفات یافته باشد .

Marfat.com

# باقي جان خواجـه

( متعلق صفحه ۱۴۵ حـ ۱ )

در مآثرالامرأ (ج ۲ ، صـ ۶۵۰ ) ثبت است كه :
"از سادات اتاي ست ، و از جانب مادر نقشبندي . پادشاه خواجه نام داشت . از ترددات مردانهٔ او ، عرش آشياني "شير خواجه" نام كرد . پس از فوت عرش آشياني ، جنت مكاني براي او خلعت عنايت فرستاد ـــ در هنگامه كنار آب بهت كه از مهابت خان گستاخئ عظيم سر زده در ركاب جنت مكاني ، و پس از فوتِ جنت مكاني ، باتفاقِ آصف جاهي شريک جنگ كه با شهريار رو داده بود . سال اول جلوس اعلى حضرت بملازمت پيوست و منصب چهار هزاري ، هزار سوار وخطاب خواجه باقي خان برو مسلم ماند . و بصوبه دارئ تته كامياب شده ، رخصت آنجا يافت و در اثناي راه مطابق سنه ۱۰۳۷ ھ رختِ زندگی بسفر آخرت بربست . پسرش خواجه هاشم نام بمنصب پانصدي ، صد سوار سرفرازي داشت ."

Marfat.com

صاحب مآثر صوبه دارئ سيوستان را بيان نكرده است .
از بادشاه نامه ( ۱۸۱ - ۱ ) ظاهر است كه شاهجهان بتاريخ
۱ - رجب ۱۰۳۷ھ خواجه باقي را فرمانِ حكومت تته داد .

ooooo

Marfat.com

# شریرالملک

( متعلق صفحه ۱۵۰ - حـ ۲ )

اصل نام این نواب شریف الملک بود . وقتیکه شاهزاده شاه جهان به تته رسید ، شریف‌الملک دروازهای قلعه را بر شاهزاده بند نمود و مقابله کرد و حرکات نازیبا اختیار کرد . ازین سبب سورخین شاه جهانی او را بجای شریف‌الملک "شریرالملک" گفته‌اند . صاحب تحفة‌الکرام این واقعات را باین طور ثبت کرده است : "نواب شریف الملک المعروف به شریف خان یک چشم بایالت تته رسیده . در عهد وی بسال بیست و یکم جلوس جهانگیری مطابق هزار و سی و پنج هجری شاهزاده شاه جهان از پدر گران خاطر شده بارادهٔ عراق عجم با معدودی از خواص به تته رسیده ، ارادهٔ آن داشت که چندی در تته بماند . شریف‌الملک نوبت بجنگ افگنده چندگاه بمابین کارتوب و تفنگ گذشت . چند کرت از شرق و جنوب و شمال شهر ، شاهزاده یورشها کرده ، شکست خورد.

Marfat.com

نزدیک پیر بدر متصل پل مکلي نوبتي جنگِ صعب رو داده . استخوانهاي موتاي آن جنگ تا هنوز در آن زمین نمودار .

گویند یکبار بیگم بادشاه زاده که حامله بود فرمایش چند عدد انار کرده ، و شاهزاده بدستخط خاص رقعه دران باب نوشت . وي جواب داد که من خود به بیگم میفریسم . و در حال فرنگی توپ انداز را گرفت تا توپي درون خیمهٔ محل بیگم افگند . و گفت اینجا چنین انارها وجود دارند . بصدمه توپ بیگم را که ایام حمل بسر رسیده بودند ، وضع حمل شده . قبل خود شریف‌الملک در دوربین دیده توپي را آتش داده بود . خیالش اینکه شاهزاده هدف کند . ظاهرا در همان وقت در طرفة العین بادشاه زاده نقل مکان فرموده بود . و توب خطا افتاده . بآن خطا خالی ، انگشت بچشم خود ، که بدان نشان بسته بود ، بطیش از حدقه بر آورده . و یک چشم ازان ابتدا شده . بر تقدیر صدق این مقوله گویا از خود مکافات سوءِ عملِ خود کشیده . بالجمله بان انتقام بمجرد جلوس شاهزاده بیاسا رسید ، و برخي منصبداران دیگر رفیقش بشامت وي ماخوذ گردیدند " — ( ج ۳ ، صـ ۹۴ )

در تکمله تزک جهانگیري ، محمد هادي خان در واقعات ۲۱ جلوس (آغاز سه شنبه ۲۲ - جمادي‌الثاني ۱۰۳۵ھ) این واقعه را این طور ثبت کرده است : " شاه جهان با معدودي از بندها بجانب تهته نهضت فرمود ، چون در ایام

Marfat.com

شاهزادگی با بادشاه والا جاه شاه عباس طریقهٔ دوستي و مصادقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند ، بخاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک باید شد . یمکن که بآبیاري مهربانی و اشفاق ایشان ، غبار شورش و فسادي که مرتفع شده ، فرو نشیند . بالجمله چون بحوالیٔ تهته پیوستند ، شریف‌الملک که حارس آن ملک بود ، نُه هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرات پیش گذاشت . و بالجمله همگی سیصد چهار صد سوار از بنده‌هاي وفادار همراه بودند ، تابِ صدمهٔ آنها نیاورده بحصار شهر در آمده متحصن گشت ، و چون از پیشتر مرمت قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج و باره آماده ساخته بود . درین ولا بدرونِ حصار در آمده بمدافعه و مقابله پاي ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نتازند ، و رعیت خود را به توب و تفنگ ضایع نسازند . باوجود این معني جمعي از جوانانِ کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند ، و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاري نساختند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند . و پس از روزي چند باز بهادران شیر دل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دورِ قلعه همه جا میدان مسطح بود ، و اصلاً پستي و بلندي و دیوار و درخت نداشت ، سپرها بر رو کشیده دویدند . قضا را دران ضلع خندق عمیق و عریض

Marfat.com

مملو از آب بود . پیش رفتن محال ، و پس گشتن ازان محال تر شد . درمیان میدان نشسته توکل را حصار خود ساختند . درین وقت شاه جهان تکسري بهم رسانید . و بنا بر بعضی موانع که نوشتني آن طولی دارد و سفر عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیماري ٔ شاهزاده پرویز پیوست و یقین شد که ازین مرض جانبر نیست . و هم درین ضمن مکتوب نور جهان بیگم رسید . مرقوم بود که : مهابت خان از صیت نهضت موکب بادشاهي سراسمیه گشته ، مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آسیبي بدامن پسران شما رساند . صلاح دولت دران ست که باز بصوب دکن عطف عنان نموده روزي چند با روزگار باید ساخت .

بنا بران ، باوجود ضعف قوی و بیماري صعب ، پالکی سواره از راه گجرات و ملک بهار متوجه دکن شدند . درین ضمن خبر فوت شاهزاده پرویز رسید . (وفات پرویز شب چهار شنبه هفتم شهر صفر ۱۰۳۰ ه) . (تزک ص- ۴۲۵ تا ۴۲۶)

Marfat.com

# احمد بیگ خان

( متعلق صفحه ۱۴۵ حـ ۱ )

احمد بیگ خان ، ( برادر زادهٔ ابراهیم خان فتح جنگ ، خلف اعتماد الدوله میرزا غیاث ) در مآثرالامر است که :

"و پس ازان که سریر فرمان روائیٔ هندوستان بوجود کرامت آسود ، صاحب قران ثانیٔ (بتاریخ ۸ - جمادي‌الثانی ۱۰۳۷ھ) زیبندگی یافت ، خان مذکور بمنصب دو هزاري ذات ، هزار و پانصد سوار سرفراز گردیده بفوجداري و تیولدارئ سیوستان کامیاب عزت شد. و پس ازان به نیابت یمین الدوله آصف خان ، بحکومت ملتان سر عزت برافراخت ." (ج ۱ ، صـ ۱۹۵ )

oooooo

Marfat.com

(۲۶)

# مرتضیٰ خان مرزا حسام‌الدین

( متعلق صفحه ۱۴۵ حـ ۲ )

میر حسام‌الدین مرتضیٰ خان انجو پسر میر جمال‌الدین عضدالدوله ، همشیره احمد بیگ را بعقد ازدواج آورده بود . ( مآثر ج ۳ ، صـ ۳۸۲ ) . صاحب مآثر نوشته که پس از سریر آرائي و فرمانروائي اعلیٰحضرت ( شاه جهان ) نظر بر حسن سابقه بمنصب چهار هزاري ، سه هزار سوار ، بلند پایه گردانیده شد و در همین سال بخطاب مرتضیٰ خان و عطاي پنجاه هزار روپیه نقد بر نواخته بجاي سید خواجه که در اثناي راه تهته رهگراي ملک بقا گشت ، بصوبه‌داري آن ولایت (ٹھٹه) سرفراز گردید . چون فلک حسد پیشه ، دیرین دشمن کامیابئ ارباب مقاصد است ، هنوز جا گرم نکرده بود که در آخر سال دوم سنه ( ۱۰۳۹ ) بارِ سفر دائمي بربست . ( ج ۳ ، صـ ۳۸۴ )

از بادشاه نامه ( ج ۱ ، صـ ۲۸۷ ) معلوم مي شود که بعد از رحلت مرتضیٰ خان ، میر ابوالبقا امیر خان که دران

Marfat.com

وقت در ملتان از طرف يمين‌الدوله نيابت ميكرد ، بحكومت تته فائز شد . عبارت بادشاه نامه اين طور است : ” و چون بعرض رسيد كه مرتضىٰ خان ولد مير جمال‌الدين حسين خان انجو صوبه دار تته رخت هستي ازين جهان بربست ، امير خان ولد قاسم خان نمكين را كه نيابت يمين‌الدوله بحكومت ملتان مي پرداخت بنظم آن صوبه ..... سرفراز گردانيده “

Marfat.com

(۲۷)

# حکیم صالح

( متعلق صفحه ۱۶۱ حـ ۱ )

وقتیکه بهکر در جا گیر آصف خان شد ، حکیم محمد صالح بعهدهٔ عامل آنجا تقرر یافت و چند سال به این عهده ماند . از ضمیمهٔ تاریخ معصومی معلوم میشود که از سال ۱۰۳۸ تا ۱۰۴۲ھ بهکر در جاگیر نواب آصف جاهي ماند ، و حکیم محمد صالح تا ۱۰۴۳ھ آنجا بود . شیخ فرید بهکري مولف ذخیرة الخوانین که دران وقت ملازمت خان جهان لودي را ترک کرده به بهکر قیام داشت ، در سلسلهٔ شرح حال میرزا حسین یک واقعه را دربارهٔ حکیم محمد صالح نوشته است که این جا درج میکنم . وي گوید : " مسود اوراق بعد از برهم زدگی و تفرقه دولت خان جهان لودي ، بحالت عجیب و غریب افتادان و خیزان بوطن خود بهکر رفت . مرزا حسین ( که دران وقت صوبه دار بهکر بود ) تمام مدار و اختیار سرکار خود بعهدهٔ کمترین داد . در ملک خود احقر عمل خوب کرده ،

Marfat.com

زر بسيار بجهت او بهم رسانيد . اين معني به حكيم محمد صالح عامل سركار نواب آصف جاهي گران آمد . از مان سنگه واقعه نويس داخل واقعه كنانيد كه فلاني دران ملک آمده جمعيت افاغنه را جمع ميسازد ، و خان جهان كه به سرونج رسيده بود او را ترغيب آمدنِ بهكر كرده و شير خان ترين ساكن شال و مستنگ آمده قصبه گنجابه از توابع بهكر را تاخت و تاراج نمود . در بودن او درين ملک موجب فساد است . فرمان صادر شد كه ازو ضامن معتبر گرفته بدرگاه فرستند . آخرالامر مرزا حسين هم از خدمت آنجا تغير شده برفاقت مشارٌ اليه بدرگاه در برهان پور حاضر شد . . . . الخ

( ذخيرة الخوانين خطي ص- ۳۸۵ )

oooooo

Marfat.com

# محمد علی بیگ بندري

( متعلق صفحه ۱۶۱ حـ ۲ )

محمد علی بیگ بندري ، اصفهاني است . و در عهد حضرت جنت مکاني ، چندگاه در حکومت لاهري بندر گذرانید ، ملقب به " بندري " گشت . باز فوجدار سرکار بهکر گشته بود که سمیجه و سر حلقه گروه باغیه مفتنه بود ، بحسن تدابیر بدست آورده در قلعه بهکر محبوس کرد ، و در آنجا در گذشت . چون بهکر بجاگیر نواب آصف جاهي و نواب نور جهان بیگم بود ، بعلت پاي حساب آنجا در آخر عمر سیلیٔ روزگار خورد ، در قید آمد مذلت بسیار کشید و همانجا در گذشت . سلطان احمد خواهر زاده‌اش از روي تعصب بسیار ، نامهاي نامي گرامي حضرات خلفاي ثلٰثه رضي الله عنهم را را در زیر نعلین مي نوشت ، از روي جهل تعصب داشتي ، کاش چیزي خوانده باشد ، اما جاهل مطلق بود . او هم در گذشت . (ذخیرة الخوانین خطي صـ ۴۰۲)

Marfat.com

در ضمیمه تاریخ معصومی مرقوم است که در سال ۱۰۳۸ھ صوبه بهکر از جاگیر نواب نور جهان بیگم تغیر یافت و به نواب آصف جاه عنایت شد . در همان سال محمد علی بیگ فوجدار شده به بهکر آمد . مردي خوب و خدا ترس و شجاع و دلیر بود . چنانچه از آنجا تاخت کرده مردم سمیجه را تاراج ساخت و بودله سمیجه را بنده کرده در قلعه بهکر آورده بود . بعد از تغیر محمد علی بیگ بندري ، سرکار بهکر به مرزا حسین تفویض شد .

Marfat.com

# دیندار خان

( متعلق صفحه ۱۶۴ حـ ۲ )

سید بهوه نام ، از قرابتیان مرتضي خان بخاري ست . سال هیزدهم جهانگیري بحکومت دهلی سر برافراخت ، و پس ازان که مهابت خان مصدر گستاخی شده از پیشگاه سلطنت فدائي نمود . او را در فوجي که بتعاقب او تعین یافت بر نوشتند و اینها به اجمیر رسیده متوقف بودند ، درین ضمن جنت مکاني بخلد خرامش نمود . و موکب فردوس آشیانی (شاه جهان) ببلدهٔ مزبور پیوست . او دولت بار یافته سال اول جلوس از اصل و اضافه بمنصب دو هزاري ، هزار و دویست سوار و خطاب دیندار خان و عطاي خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ ناصیه بخت افروخته ، بتفویض فوجدارئ میان دو آب کامراني اندوخت . سال هشتم که از دارالسلطنة لاهور بجانب مستقرالخلافه معاودت پادشاهي واقع شد و اسلام خان با جمعي براي تنبیه مفسدان میان دو آب رخصت یافت ، مشارٌ الیه

Marfat.com

نيز حسب الحكم همپائي او گزيد . پس تر در همين سال بهمراهئ شاهزاده محمد اورنگ زيب بهادر كه بپشتگرمئ افواج متعينه بمالش ججهار سنگه بنديله رايت عزيمت افراشته بود ، دستوري پزيرفت . و بعد چندي مطابق سنه (۱۰۴۵ ه) هزار و چهل و پنج هجري بدار باقي پيوست (ماثرالامراُ ، ج ۲ ص- ۲۳ ، ۲۴ )

صاحب ذخيرة الخوانين نوشته است كه : در زمان دولت حضرت صاحب قران ثاني بخطاب ديندار خان معزز گرديد ، و سركار سيوستان سند جاگير يافت . درانجا به نيكی زندگاني كرد . در هر ماه عرس يكی از حضرات ميكرد ، و طعام وافر مي پخت ، و بسرود و نماز روزه از اشراق و ضحیٰ و تهجد بغايت مائل و راغب بود . خيرات هم مي كرد . و مرتضیٰ خان را ياد ميكرد و زار زار ميگريست . پسر خود را شيخ فريد نام نهاده ، او بدامادي قطب اقطاب ميران سيد جلال ولد ميران سيد محمد بخاري گجراتي شرف دارد . و ديندار خان اسم با مسمیٰ بود . باجل طبعي در گذشت . (نسخه خطي ص- ۳۵۷ )

از كتيبه هاي كه ايشان بر درگاه حضرت عثمان مرندي و شيخ چهته امراني نصب كرده اند معلوم ميشود كه در سنوات ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۱۰۴۳ ه در سيوستان بودند .

Marfat.com

(۳۰)

# جان نثار خان

(متعلق صفحه ۱۶۹ حـ ۱)

جان نثار خان ، جنيري قديمي ، كمال‌الدين حسين نام ، از نيكو خدمتگزاران ايام پادشاهزادگئ شاهزاده شاه جهان است سرآمد بندگان مزاجدان و فدويان جانفشان بود . . . . . در سال سيوم ( شاه جهاني ) از انتقال ديانت خان دست بياض بقلعه دارئ احمد نگر اختصاص گرفت . و بعطائي چهل هزار روپيه برسم مدد خرچ مورد مرحمت گشت . و در سال چهارم بحضور رسيده باضافهٔ پانصدي ، پانصد سوار فرق افتخار برافراخته بفوجداري مكهي جنگل مامور گشت . و پس ازان بفوجدارئ سيوستان مرخص گرديد . و چون سال يازدهم قلعه قندهار مسخر اولياي سلطنت شد ، و صوبه داران و فوجداران قرب جوار بعنوان كمك خود را بدانجا رسانيدند ، خان مذكور نيز از تعلقهٔ خود شتافته سرگرم تقديم كارها شد . و بهمراهئ قليچ خان صوبه دار قندهار در كشايش قلعه بست

Marfat.com

شریک تردد گردید . و در سال دوازدهم پانصد سوار دیگر بر منصبش افزوده از سیوستان به بهکر رفته ، از تغیر یوسف محمد خان ( المتوفي ۱۰۴۹ ه ) به بندوبست آنجا پرداخت . و در همین سال رخت هستي بربست .

صاحب ذخیرة الخوانین آورده که در حکومت سیوستان بسیاري از دختران زمینداران آنجا از قوم سمیجه و سوده خواستگاري نمود . و بدان جهت نقش عمل او درست نشست . آثار تمرد و مفسده نماند . پس ازان که حیات مستعار را پدرود نمود ، هر یکی از زمینداران دختر خود را از خانهٔ او بزور و اشتلم کشیده برد . شاید این واقعه در بهکر رو داده باشد که سرحدش بسرحد سیوستان پیوسته . و الاّ فوتش در حکومت سیوستان نشده . کما لایخفی ( انتهی ) ،، ( ماثرالامرا ، ج ۱ ، صـ ۵۲۷ تا ۵۲۹ ) .

Marfat.com

# فهارس

۱- اگر بعد از عددی علامت (ح) آید مقصد ازان حاشیهٔ همان صفحه است.

۲- رک = "رجوع کنید"

## ۱- اسمای رجال


### الف ممدوده

ري شيهاني (رحمة الله) ۲۱۲ -
آصف جاه، نواب
۷۱ح - (نیز رک آصف خان) -
آصف جاهی، نواب ۲۱۳ - ۲۱۳ح -
۳۱۴ - ۳۲۳ - ۳۲۴ ۳۲۵ -
۳۲۶ - (نیز رک آصف خان)
آصف خان (میرزا ابوالحسن، معروف به آصف جاه، آصف جاهي، برادر کلان نورجهان بیگم)
۷۱ح - ۲۱۳ - ۲۱۳ح - ۳۱۴ -
۳۲۰ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ -
۳۲۵ - ۳۲۶ -
آقه محمد ۱۰۷ -
آمر ۲۷۵ -

### الف مقصوره

ابا بیگ ۱۰۲ - ۱۰۲ح -
ابراهیم افغان ۱۲۰ -
ابراهیم بلوچ ۳۰ - ۱۵۸ -
ابراهیم بیگ (جد سعید خان چغته) ۲۸۰ -
ابراهیم بیگ (دیوان) ۱۵۴ -
ابراهیم بیگ چریک (پدر شاه بیگ چریک) ۲۸۵ -
ابراهیم خان فتح جنگ ۳۲۰ -
ابره، میر ۱۷ - (رک میر ابره)
ابن بطوطه ۲۶۷ -
ابو اسحاق ابراهیم، شیخ ۲۶۴ -
ابو البقاء، امیرخان (بن ابوالقاسم خان نمکین و برادر مولف مظهر


Marfat.com

شاهجهاني ) ۲۹- ۲۹ح- ۳۵-
۳۵ ح - ۳۷ح - ۳۸ -۳۹ -
۴۴ - ۷۶ - ۱۱۶ - ۱۱۷ -
۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ -
۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ -
۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۹ -
۱۲۹ح - ۱۴۲ - ۱۶۰ -
۱۶۱ - ۱۶۱ح - ۲۰۱ -
۲۱۳ - ۲۲۱ - ۲۸۲ -
۲۹۳ - ۳۰۳ - ۳۰۴ -
۳۲۱ - ۳۲۲ -
ابوالبقا اوزبک ۲۸۲ -
ابوالحسن ، میرزا (بن اعتماد الدوله غیاث بیگ ، ملقب به آصف خان ، معروف به آصف جاهی، ۲۱۳ح - (نیزرک آصف‌خان)
ابو الفضل ۱۱۲ح -
ابوالفضل ، سید (بن میر عدل ۱۰- ابو القاسم نمکین ، میر (''پیر غلام،،) ۳ - ۲۸ - ۲۸ح
۳۷ح - ۵۸ - ۷۳ - ۷۴ -
۸۷ - ۹۱ح - ۱۰۲ - ۱۰۸ -
۱۰۸ح - ۱۰۹ - ۱۱۰ -
۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۲ح -
۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۴ح -
۱۱۵- ۱۱۶ -۱۱۷- ۱۱۷ح -
۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۳۵ -
۱۳۶ - ۱۸۶ - ۲۰۷ - ۲۱۷ -
۲۲۱ - ۲۲۵ - ۲۳۰ ۲۸۰ -
۲۸۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۳۲۲ -
ابو القاسم (بن ابو البقا امیر خان، نبیره ابو القاسم نمکین) ۳۹ -
ابو القاسم تبا تبا (واقعه نویس تهته) ۱۶۴ - ۱۶۴ح
ابو المظفر ، شهاب الدین محمد ، صاحب قران ثانی ، شاه جهان بادشاه ۱۶۲ - ۲۵۵
ابو المکارم ''شهود'' ، میر (بن ابو البقا ، امیر خان) ۲۹۳
ابو النبي ۳۰۹
ابو بکر ، میان سید ۲۲۵
ابو سعید ، قاضی ۳۱۲
احمد بیگ خان ۶۶ - ۶۷ - ۷۸ -
۱۵۴ - ۱۵۶ - ۱۵۹ - ۱۶۰ -
۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ -۱۶۴ -
۱۷۷ - ۱۸۰ - ۲۲۹ -۲۳۴ -
۳۲۰
اختیار الدین ۲۶۸
ارباب داؤد ۱۵۵
ارباب علی ۱۵۵
ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل) ۲۱۳ح - ۳۱۷
اسکندر ۲۶۸
اسلام خان ۳۲۷
اسمعیل بن امام جعفر صادق ۲۶۲ - ۲۶۳
اسمعیل شوره ۴۳ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۹
اعتماد الدوله ، غیاث بیگ ۲۱۳ح - ۳۲۰

Marfat.com

اکبر بادشاه (جلال الدین محمد ، ''عرش آشیانی،'') ۲ - ۳ - ۹ - ۱۱ - ۱۱ح - ۲۴ - ۲۸ - ۳۰ - ۴۱ح - ۶۱ - ۷۴ - ۹۰ - ۹۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۲۱ - ۱۸۶ - ۱۹۱ - ۲۳۲ - ۲۶۹ - ۲۸۰ - ۲۸۳ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۹۵ - ۳۰۱ - ۳۰۷ - ۳۰۹ - ۳۱۱ - ۳۱۴ - ۳۲۲ -
امیرخان، میر ابوالبقا ۳۷ح - ۳۲۲ - (نیز رک ابوالبقا)
امین الدین حسین خان (نبیره ابوالبقا امیر خان) ۲۹۳
انور، میرزا ۹۹ - ۱۰۱ - ۲۷۹ -
انی رای سنگ دلن، راجا ۳۰۰ -
اورنگزیب، شاهزاده ۳۲۸ - (رک عالمگیر، شهنشاه)
اویس قرنی ۵۰ -

ب

بابا ابراهیم ۲۶۵
بابا بیگ ۱۰۳
بابا جوجک ۷
بابو پلیجه (بابوی پلیجه) ۴۶ - ۴۹
بادشاه خواجه (شیر خواجه، باقی جان خواجه) ۱۳۸-۱۳۹ (نیز رک شیرخواجه)
باقر (کاردار) ۲۷۲
باقی ترخان، میرزا محمد (رک محمد باقی ترخان)
باقی جان خواجه (شیر خواجه، بادشاه خواجه) ۱۴۵ - ۳۱۴ (نیز رک شیر خواجه)
باقی خان ۳۰۹
بایزید (خدمتگار ابوالقاسم نمکین) ۱۰۹
بایزید بخاری، سید (المخاطب به مصطفی خان) ۱۱ - ۱۱ح - ۱۹ - ۳۱ - ۴۸ - ۴۸ح - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۱۴۲ - ۱۵۰ح - ۲۴۱ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳
بجار جوکیه ۵۰
بختیار بیگ ترکمان ۲۸ح - ۶۱ح - ۶۶ - ۸۷ - ۹۱ - ۹۱ح - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۱ح - ۱۰۳ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۸۲ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۲۰۴ - ۲۰۶ - ۲۱۷ - ۲۲۱ - ۲۲۹ - ۲۳۰ -
بدایونی ۹ح
بدخشی، شاه ۲۶۳
برنی ۲۶۷ (نیز رک ضیا برنی)
بلبن، سلطان ۲۵۹
بودله سمیجه ۹۴ - ۱۹۶ - ۳۲۶
بوعلی قلندر ۲۶۰
بهاءالدین بخاری، سید ۲۸ح - ۶۱
بهاءالدین پهوار ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۵۵ - ۱۶۰ - ۲۰۴ - ۳۰۷
بهاءالدین زکریا ملتانی، شیخ ۲۶۰ - ۲۶۳ - ۲۶۵

Marfat.com

بهاءُ الدين، شيخ ۵۸ح
بهادرخان اوزبک ۴۷- ۱۴۱-۳۰۹
بهادرخان ترين ۶۲ح
بهادر خواجه ۱۶۸
بهرام مرزا ۳۶ح- ۲۹۸
بي بي حليمه ۶۶
بی بي فاطمه ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸
بيگ محمد قرق اوزبک ۱۴۰
بيگم بادشاه زاده (ممتازمحل) ۳۱۷
(رک ارجمند بانو بيگم
بيورج ۲۸۶

پ

پادشاه خواجه ۳۱۴
پَرِبَت ۱۷۱
پرويز، شاهزاده ۳۱۹
پريه (سردارسميجه اونر) ۹۴-۱۰۵
پير توپن ۱۶۷
پير محلام - (ميرابوالقاسم نمکين)
۳-۲۸-۲۸ح-۵۸-۷۳-۷۴-۸۷
۹۱ح - ۲۰ أ- ۱۰۸ - ۱۰۹ أ-
۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ -
۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ -
۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۳۵ -
۱۳۶ - ۱۸۶ - ۲۰۷ - ۲۱۷ -
۲۲۱ - ۲۲۵ - ۲۳۰ - ۲۹۳ -
(نيز رک ابوالقاسم نمکين)

ت

تاج خان کابلی (تاش بيگ خان)
۲۹ - ۲۹ح- ۴۴ - ۱۲۳ -
۳۰۱ - ۳۰۳ - ۳۰۶ - ۳۰۹
تاش بيگ ۳۰۶ . (رک تاج خان)
تخته بيگ ۲۸۷ - ۲۹۱
تراج ولد ونس گوپال (قانونگوی
بهکر) ۲۴۶
تغلق شاه ۱۷۸ - ۱۷۹
تماچي، جام ۱۷۸ح
توخته بيگ خان ۱۱۳
تودر مل راجه ۶۱ - ۶۱ ح
۶۲ح
تيموربيگ ۱۰۵- ۱۰۶- ۱۰۷

ج

جاکله (هندو) ۲۰۷
جام تماچي ۱۷۸ح
جام خيرالدين ۱۷۸- ۱۷۸ح-
۱۷۹
جام نندہ ۲۰۷ - ۲۰۸
جان محمد ۱۰۷
جان نثار خان، جنيری قديمی
(کمال الدين حسين) ۱۶۹-۳۲۹
جانش خان بهادر ۶۱
جاني بيگ ترخان، ميرزا
۲ - ۴۱ح - ۶۱ - ۶۲ح -
۹۱- ۹۷ - ۹۸ - ۱۱۱ -
۲۲۶- ۲۶۹- ۲۷۰- ۲۸۰-
۲۸۲-۲۸۷ - ۲۹۷- ۲۹۸

Marfat.com

ججهار سنگھ بندیله ۳۲۸
جعفر بوبکاني، مخدوم ۶۴ -
۶۴ح- ۶۸- ۶۸ح- ۲۰۷-
۲۰۸
جعفر صادق، حضرت امام
۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۵
جلال بخاري، مخدوم سید
(اوچ) ۳۱۱
جلال (پهوار) ۶۶ - ۱۰۰
جلیل جهانیان، مخدوم (؟)
۵۸ح
جلو ۲۴۶
جمال ( خدمت گار ) ۱۲۵
جمال‌الدین حسین انجو، میر
۳۷ح - ۳۲۲
جمال‌الدین عضدالدوله ۳۲۱
جمال مجرد، شیخ ۲۶۳
''جنت‌آشیاني''(همایون‌بادشاه)
۷۳ - ۷۴
''جنت‌مکاني''(شهنشاه‌جهانگیر)
۲۹- ۳۴ - ۴۲- ۴۷- ۴۸-
۴۹- ۱۱۳ - ۱۱۴- ۱۱۵-
۱۲۱- ۱۴۱- ۱۴۲- ۱۴۴-
۱۴۶- ۱۴۷- ۱۵۵- ۱۸۶-
۱۹۱- ۲۱۳- ۲۲۱- ۲۳۲-
۲۳۴- ۲۸۳- ۲۸۹- ۲۹۶-
۳۰۱ - ۳۱۴ - ۳۲۷
جندائی ۱۱۹ - ۲۳۵
جنگی خان ۳۱
جوده ۹۴
جونجار ۴۹
جهانگیر، شهنشاه ۱۴ح-۲۱۳ح
۲۸۳- ۲۸۶- ۲۸۷- ۲۸۸-
۲۹۰- ۲۹۸- ۲۹۹- ۳۰۶-
۳۱۲ - ۳۱۳
(نیز رک ''جنت مکانی'')
جیسر (هندو) ۱۰۳ - ۱۰۴
جیرنده ۹۴

## چ

چاندیه، بلوچ کوهي ۸۷
چتا امرانی، مخدوم ۵۷ - ۲۷۵
چهته امرانی، شیخ ۲۷۷
۲۷۸ - ۳۲۸
چهوته امرانی ولد آمر ۲۷۵
۲۷۶ - ۲۷۷

## ح

حاجي ولد بجار جوکیه ۵۰
حاجي محمد ۳۸
حسام‌الدین، مرزا، مرتضیٰ
خان ثانی ۳۷- ۳۷ح (رک
مرتضیٰ خان ثانی)
حسن بصري ۵
حسن‌علی عرب ۶۱ح
حسین (رضي‌الله عنه) ۲۶۳
حسین، میرزا ۳۲۳ - ۳۲۴
۳۲۶

Marfat.com

حسین خان شاملو ۲۸۳-۲۸۵-
۲۸۶
حسین علی شاه سیوستانی، سید
حاجي ۲۷۸
حکیم صالح ۳۹-۳۹ح - ۱۶۱
۲۴۴- ۲۴۵- ۲۴۶-۳۲۳-
۳۲۴
حمید شوره ۴۵
حیدر ۲۳۵
حیدر بیگ ۹۹

## خ

خان اعظم شمس‌الدین محمد
خان آتکه ۹۹ح
خان اعظم، مرزا عزیز کوکه
۹۹
خان جهان لودی ۳۲۳-۳۲۴
خان خانان، مهابت خان ۱۴۹-
۱۴۹ح
خانخانان، میرزا عبدالرحیم
۱۱ح - ۱۲ح- ۶۱- ۶۱-
۹۰- ۹۱ - ۹۱ح
(رک عبدالرحیم خانخانان)
خان دوران، شاه بیگ خان
(صوبه‌دار کابل) ۲۸۹
خرم، بادشاهزاده (شاهجهان)
۲۹۶-۳۰۸ (نیز رک شاهجهان)
خسرو (شهزاده) ۳۰۹
خسرو بیگ ۴۱ - ۴۲ - ۹۸-
۲۳۵ - ۲۹۲
خسرو خان (غلام) ۱۱۲ح -
۲۸۰ - ۲۸۱
خسرو خان چرکس ۲۹۷-۲۹۸
خضر (علیه السلام) ۴
خلیل الرحمان ۱۶۶
خواجه اویس قرنی ۲۲۸
خواجه باقی ۳۱۵
خواجه جان ۴۲ - ۴۳
خواجه حاتي، شیرالاولیا ۲۶۴
خواجه رستم بخشي ۶۲ح
خواجه عارف (جوان) ۱۵۰ -
۱۵۱
خواجه محمد سلطان ۴۳
خواجه نورالدین کروري ۱۰۵-
۱۰۶ - ۱۰۷
خواجه هاشم ۳۱۴
خوشم بیگ اتکه ۴۷ - ۱۴۱-
۱۴۲ - ۱۴۳
خیرالدین، جام ۱۷۸-۱۷۸ح
۱۷۹

## د

دارا شکوه ۲۶۳-
دارو (دهارو) ۶۱-۶۱-
داؤد ۱۰۰-
داؤد پوته، دکتور ۹ح-۲۴ح-
داؤد پهوار ۶۶-
داؤد شوره ۴۳-۴۴-۴۵-۴۷-
۴۸-
درویش بیگ ۱۱۴-

Marfat.com

دریا خان ۲۰۷
دلپت ۶۲ح
دلو راي ۲۷۵-۲۷۶-۲۷۸
دمدبه ۳۱۱
دڈی بخش ۱۱۰ح-۱۲۷ح-۱۳۲ح
دڈي پرتو ۱۱۰ح-۱۲۷ح-۱۳۲ح
دني پسا ۱۱۰-۱۱۰ح-۱۱۹ح-۱۲۷
۱۳۰-۱۴۲
دوست بیگ، میرزا ۴۴-۱۲۳-۲۱۳
دولت خان لودی ۶۲ح
دهارو ۶۲ح
دیال داس ۲۴۶
دیانت خان ۳۲۹
دیندارخان ۴۰-۷۵-۷۹-۸۱-۱۶۴-
۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۴-۱۷۷
۱۸۴-۱۸۷-۲۱۵-۲۱۸-۲۱۹
۲۲۰-۲۲۴-۲۲۹-۲۶۹-۲۷۰
۲۷۱-۳۲۷-
۳۲۸-

ذ

ذوالنون ارغون، امیر ۵ح

ر

راشدی، سید حسام الدین ( مولف تذکرهٔ امیرخانی - مولانا محب علي سندهی- مقدمه مثنوي چنیسرنامه )
۱۱۴ح-۱۱۵ح-۲۶۵-۲۹۲
رانا عمر ۳۴ح
رای سنگ ولد مانک راء ۲۳۶
رای سنگھ ۱ نواسه گوریه ) ۷۷
رای سنگھ بھرته ۶۲ح
رائحه بیگم ۹۰
رحمان قلي ۹۶-۹۷-۹۸
رستم ( پسر کلان خسرو بیگ، ۴۱
رستم قندهاری، مرزا ( میرزا رستم صفوی ) ۲۹ح-۳۶-۳۶ح-
۱۲۲-۱۲۲ح-۲۹۸-۲۹۹-
۳۰۱-۳۰۲-۳۰۶-۳۰۷
رضوان مکاني ( مرزا محمد باقي ترخان ۶۰
رعنا عمر ( رانا عمر ) ۳۴- ۳۴ح-
۳۵
رکن الدین عرف اختیارالدین ۲۶۷
روشن سلطان، سردار ۲۳۵
ونجهي راني، مائي ۱۰۹ح

ز

زمانه بیگ ۱۴۹ح
زین العابدین علي بن امام حسین ( امام ) ۲۶۳
زین خان کوکه ۲۷۹-۲۸۳

س

ساند ۷۸
سائیدنه، المخاطب به هندو خان ۳۱-۴۲-۴۳-۲۲۵-۲۳۵ح-۲۳۶
سپیرا افغان ۱۴۳
سردارخان ۱۱۳- ۱۱۴- ۱۱۵ح
۲۸۴-۲۸۷

Marfat.com

سعداللہ خان ۲۸۰-۲۸۱
سعدی، شیخ ۹۲
سعید خان چغتہ ۱۱۱-۱۱۲-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲
سلطان احمد ۳۲۵
سلطان بلبن ۲۵۹
سلطان حسین میرزا ( صفوي )
۳۶ح-۲۹۸
سلطان خرم، بادشاہزادہ (شاہجہان)
۲۹۶-۳۰۸ (رک شاہجہان)
سلطان سلیم، شاہزادہ ( جہانگیر )
۲۸۳ ( نیز رک جہانگیر )
سلطان شہریار، شاہزادہ ۱۵۰-
۱۵۰ح
سلطان محمد برتتکانی ارغون (برننکاني)
۶۴-۶۴ح-۲۰۲
سلطان محمد تغلق ۲۶۷
سلطان محمد خان شہید ۲۵۹
سلطان محمود خان ( حاکم بھکر )
۶-۷-۸-۸ح-۲۳-۲۴-۲۷-
۳۰-۳۱-۳۲
سلیم، شاہزادہ ( بادشاہ جہانگیر )
۲۸۳ ( نیز رک جہانگیر )
سنائي، حکیم ۱۷۵
سید ابراہیم مجرد ۲۶۳
سید احمد شاہ بن سید ہادي ۲۶۳
سید باقر ۱۴۲
سید بھووہ عرف دیندارخان ۲۷۰-۳۲۷
( نیز رک دیندارخان)
سید جلال ۱۶۷-۲۱۹-۲۲۰
سید جنگ ۱۶۶
سید حسن ۲۲۴
سید حسن کبیرالدین (سید کبیرالدین احمد پدر شیخ عثمان لعل شہباز قلندر)۲۶۳-
( نیز رک کبیرالدین احمد )
سید خالد بن سید محب ۲۶۳
سید خواجہ ۳۲۱
سید شاہ بن سید خالد ۲۶۳
سید عثمان ۲۷۱
سید علي قادری ۲۶۴
سید غالب بن سید منصور ۲۶۳
سید کمال ۲۱۹
سید محب بن سید مشتاق ۲۶۳
سید محمد امروہہ، میر عدل ۹
( رک میر عدل )
سید مشتاق بن سید نورالدین ۲۶۳
سید منتجب بن سید غالب ۲۶۳
سید منصور بن سید اسماعیل ۲۶۳
سید مہدي بن سید منتجب ۲۶۳
سید ہادي بن سید مہدي ۲۶۳
سید یوسف ۱۶۶
سید یوسف ارباب ۲۲۴
سیف الملوک کاشغري ۱۵۲-۱۵۳-
۱۵۴

## ش

شاہ اسکندر ۲۶۴
شاہ اسماعیل (صفوي) ۳۶ح-۲۹۸
شاہ بدخشي ۲۶۳

Marfat.com

شاه بیگ ارغون، امیر ۵-۵ح-۶-۷
۷ح-۸-۱۵-۶۴-۳۷ح
شاه بیگ خان ، کابلی ، (ارغون ،
المخاطب به ''خانِ دوران''
حاکم قندهار و کابل ) ۶۱ح-
۶۲ح-۱۱۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-
۲۸۷-۲۸۹-۳۰۲
شاه جمال مجرد ۲۶۴
شاه جهان، ابوالمظفر ، شهاب الدین
محمد ، صاحب قران ثاني
( ''فردوس آشياني'' )
۳۵-۱۴۳ح-۱۴۹ح-۱۶۲
۱۸۰-۲۱۳ح-۲۵۵-۲۶۹
۲۷۰-۲۷۱-۲۷۸-۲۹۶
۳۰۸-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷
۳۱۸-۳۱۹-۳۲۱-۳۲۷
۳۲۹
شاه حسن ارغون، میرزا ۲-۷ح-۳۱
۷۳-۳۷ح
شاه خضر سیوستاني ۲۶۴
شاه خواجه (خویش شمشیر خان
اوزبک )۴۷-۴۸-۱۳۸-
۱۳۹-۱۴۰
شاه رخ، میرزا ۹۴ح
شاهزاده پرویز ۳۱۹
شاهزاده محمد اورنگ زیب ۳۲۸
شاه شمس (؟) بوعلی قلندر ۲۶۰
شاه عباس ( صفوي ) ۲۸- ۱۱۳
۱۴۳-۱۴۳ح-۲۸۵-۳۱۸
شاه عثمان لعل قلندر ۲۶۴
شاه علي ۱۷ح
شاه قاسم، خان زمان ۹۴ح
شاه محمد ۵۰-۵۱
شجاعت رای ۴۲
شر بیگ ( شیر بیگ بن میر علي
شیرارغون) ۱۱۸
( رک شیربیگ )
شریرالملک (شریف الملک) ۱۴۹
۱۵۰-۱۵۱-۳۱۶
( نیز رک شریف الملک )
شریف الملک ( شریف خان
''یک چشم'' ''شریرالملک،،
صوبه دار تهته) ۱۴۹ح-۱۵۰-۱۵۱
۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸
شریف خان یک چشم ۳۱۶
( نیز رک شریف الملک )
شمس الدین ۱۵۰-۱۵۱
شمس الدین ۲۶۱
شمس الدین بن صلاح الدین ۲۶۳
شمس الدین بن سید نور شاه ۲۶۳
شمس الدین محمد خان اتکه،
خان اعظم ۹۹ح
شمشیر بیگ ۳۰۳-۳۰۶
( رک شمشیر خان )
شمشیر خان، ارسلان بي ازبک
( شمشیر بیگ ) ۳۶-۴۲-۴۳-
۴۴-۴۵-۴۷-۶۶-۷۱-۷۴-۷۸-
۸۰- ۱۲۱- ۱۲۲- ۱۲۳-
۱۲۸-۱۲۹-۱۲۹ح-۱۳۰-
۱۳۱- ۱۳۲- ۱۳۳- ۱۳۴-

Marfat.com

۱۳۵-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-
۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-
۱۴۴-۱۴۶-۱۴۷-۱۷۴-
۱۸۲-۱۸۵ ۱۸۶-۱۹۶-
۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-
۲۰۸-۲۱۷-۲۲۱-۲۲۴-
۲۲۷-۲۳۰-۲۹۶-۲۹۷-
۳۰۱-۳۰۳-۳۰۶-۳۰۸
شہاب الدین سہروردي، شیخ ۲۶۳
شہاب الدین محمد، ابوالمظفر،
صاحب قران ثانی شاہ جہان بادشاہ
۱۶۱-۲۵۵ (نیز رک شاہ جہان)
شہبازخان ( خدمت گار ) ۲۳۵-۲۳۶
شہبازي ( خدمتگار ) ۴۱
شہ بیگ ( داماد نندہ ) ۲۴۵
شہ بیگ خان ۱۱۳
( رک شاہ بیگ خان)
شہ میر ۷۸
شہر یار، شاہزادہ ۱۵۰-۱۵۱ح
۳۱۳-۳۱۴
شہسوار ( شقدار ) ۹۴
شیخ بول ( بولہ ؟ ) ۳۱
شیخ بولہ ؟ ۳۱ح
شیخ جمال مجرد ۲۶۵
شیخ چھتہ امراني
( رک چتاامراني، چھتہ امراني،
چھوتہ امراني )
شیخ حبیب ۱۶۳
شیخ سعدي ۹۲
شیخ عاقل شہید ۲۶۳
شیخ عثمان (مخدوم لعل شہباز قلندر)
( رک لعل شہباز )
شیخ فرید بھکري ۳۲۳
شیخ فرید شکر گنج ۵۸ح-۲۶۵
شیخ فرید، مرتضیٰ خان ۳۲۹
شیخ فرید (بن دیندار خان) ۳۲۸
شیخ فیضي، ملک الشعرا ۶۱ح
شیخ مرتضیٰ سبحاني ۲۶۴
شیخ مسکین شہید ۲۶۳
شیخ مصطفیٰ ۱۵۱-۱۵۲
شیخ معروف صدر ۲۹۹-۳۱۲
شیخ موسیٰ گیلاني ۱۰۷-۱۰۸ح
شیخو بیگ ۱۶۷
شیربیگ ۱۱۸-۲۳۶-۲۳۶ح-۲۹۲
شیر خان ۶۱ح
شیر خان افغان ۴۰-۴۰ح
شیر خان ترین ۳۲۴
شیر خواجہ ( باقی جان خواجہ،
بادشاہ خواجہ ) ۸۵-۱۴۵-۱۴۶
۱۴۷-۱۴۸-۱۵۰-۱۹۶
۱۹۷-۳۰۸-۳۱۴

## ص

صابر ۲۷۲
صاحب قران ثانی ( ابوالمظفر،
شہاب الدین، شاہ جہان )
۱۶۲-۲۵۵-۲۷۰-۲۹۷-۳۲۰-
۳۲۸ ( نیز رک شاہ جہان )
صالح ترخان، مرزا ۹۰
صدرالدین، شیخ ۲۵۹-۲۶۲-۲۶۶
صدیق ۲۴۵

Marfat.com

صلاح الدین بن سید شاہ ۲۶۳
صمصام الدولہ (پسر مرتضیٰ خان ثانی)
۳۷-۳۸

ض

ضیاء الدین یوسف
( بن ابوالبقا امیرخان ) ۳۹
ضیاء برني ۲۵۹-۲۶۷

ط

طالب سمیجہ ۱۱۸
طاہر محمد شقدار ۲۴۶
طیب ۱۱۰-۱۲۷-۱۳۰-۱۳۲

ع

عابد خواجہ ۲۸۲
عالمگیر ، شہنشاہ ( اورنگ زیب )
۲۹۳-۳۲۸
عباس (رضي اللہ عنہ، عم رسول اکرم)
۲۷۱
عبدالباقي ۱۷۶
عبدالرحمان (بن بختیاربیگ) ۱۰۳
عبدالرحمان، شیخ (میرعدل) ۳۱۲
عبدالرحیم خانخانان، میرزا ۱۱ح
۱۲ح- ۲۸- ۶۱-۶۱ح-۶۲ح
۹۰-۹۱-۹۱ح-۲۶۹
عبدالرزاق الحسیني ، میر (المخاطب
بہ مظفر خان معموري)
۲۹۸-۳۰۶-۳۰۷ (رک مظفرخان)
عبدالعلی ترخان ۶۴ح
عبدالقادر جیلانی، شیخ ۲۶۴
عبدالکریم ( الشہیر بہ '' میران ،،
بن یعقوب بوبکاني ) ۶۴ح-
۶۸ح
عبداللہ ۱۷۵
عبدالنبي صدر، شیخ ۲۹۵
عبدالواحد (قاضي موضع سامتاني)
۱۵۸
عبدالواحد ( ارباب پرگنہ تکر )
۲۴۶
عبدالواحد، سید ( بن سید بایزید
بخاري ) ۳۱۱
عتیق اللہ ( بن ابوالبقا امیر خان )
۱۲۵-۱۲۶-۱۴۲-۲۲۱-۳۰۴-
۳۰۵
عثمان مروندي، شیخ (مخدوم لعل
شہباز قلندر) ۵۸ح-۱۷۰ح-۲۵۹-
۲۶۲-۲۶۳-۲۶۵-۲۶۸-۲۷۳
۳۲۸ (نیز رک لعل شہباز )
عثمان (؟) ۲۷۸
عربی ( حلال خور ) ۱۶۷
عرش آشیاني ( شہنشاہ جلال الدین
اکبر ) ۲-۳-۹-۱۱ - ۱۱ح-
۲۴-۲۸-۳۰-۶۱-۷۴-۹۰-
۹۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۱۱-۱۱۲-
۱۱۳-۱۲۱-۱۸۶-۱۹۱-۲۳۲-
۲۸۰-۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶-۲۹۵-
۳۰۱-۳۰۷-۳۰۹-۳۱۱-۳۱۴
( نیز رک اکبر بادشاہ )
عزیز کوکہ، خان اعظم ۹۹
عضدالدولہ (میر جمال الدین) ۳۲۱

Marfat.com

عطاء الله مشهدي، مير ۱۱۲
علی (کرم الله وجهه) ۵۸
علی شیر ارغون ۲۹۲
عمر ۱۷۵-۱۷۶
عمران ۲۷۸
عمري ۱۷۶
عيسيٰ پهوار ۶۶-۱۰۰-۲۳۳-۲۳۴
عيسیٰ ترخان، ميرزا ۶۰ح-۶۴-۶۴ح-۹۰ح-۱۲۶

## غ

غازي بيگ ترخان، مرزا ۴۱-۴۱ح-۴۲-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۲ح-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۷ح-۱۲۰-۱۲۲-۲۳۴-۲۳۵-۲۶۹-۲۸۰-۲۸۲-۲۸۴-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۶-۳۰۷-۳۱۰
غلام شاه کلهوره، ميان ۲۷۱
غلام علی آزاد بلگرامي، مير ۲۶۵
غلام علی ''مائل'' مير ۲۷۲-۲۷۳-۳۰۷
غياث بيگ، اعتمادالدوله، مرزا ۲۱۳ح-۳۲۰
غيور بيگ ۱۴۹ح

## ف

فتح جنگ (ابراهيم خان خلف اعتمادالدوله مرزا غياث ۳۲۰
فتح خان، شيخ ۱۶۳
فتح علی ۱۱۹-۱۲۰
فتح محمد، مولوي ۲۶۰
فتحي ۱۱۹-۲۳۵
فردوس آشياني (شاهجهان) ۳۲۷
فريد (سردار سميجه اونر) ۹۴-۱۱۰
فريدون خان برلاس ۶۱ح-
فيروز تغلق، سلطان ۲۶۷-۲۷۰
فيروز شاه ۱۷۸-۲۶۸
فيضي، شيخ ۶۱ح

## ق

قاسم باريجه ۱۳۴-۲۰۸
قاسم خان ارغون ۴۱-۶۲ح-۹۴-۹۵-۱۱۶-۱۱۸-۱۱۹-۲۳۵-۲۳۶-۲۹۲
قاسم خان نمكين ۳۲۲
(نيزرک ابوالقاسم خان نمكين)
قاضی پيره ۱۷۰
قاضي قاضن ۸
قاضي محمود ۲۹۹
قرا بيگ ترکمان (قرا خان) ۶۱ح-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۸ح-۱۱۳-۲۸۷
قرا خان (قرا بيگ) ۲۸۷
قلندر لعل شهباز ۵۹ح
(رک لعل شهباز)
قلی جان ۱۱۱
قليج خان ۱۶۸-۳۲۹
قنبر خواجه ۱۴۱
قوج علی شاملو ۹۴
قوج علی کرد ۲۹-۲۹ح-۳۰-۳۱

Marfat.com

## ک

کارہ ۸۷
کبیرالدین احمد، سید (پدر شیخ عثمان لعل شہباز قلندر) ۲۶۲-۲۶۳
کبیرالدین احمد بن سید صدرالدین ۲۶۲
کبیرالدین بن سید شمس‌الدین ۲۶۳
کرم علی جھلی ۲۶۴
کرم علی خان تالپر، میر ۲۷۲-۲۷۳
کرن ۷۹
کمال الدین حسین (جان نثار خان) ۳۲۹- (نیزرک جان نثار خان)
کوریه (کھوریو) ۱۰۳-۲۳۲-۲۳۲ح (رک گورہ، گوریه

## گ

گورہ، گوزیه، گھوریه، گھوریو (کوریه، کوریو) ۷۷-۷۷ح-۸۷-۱۰۳-۱۰۶-۱۰۸ح-۲۳۲-۲۳۲ح

## ل

لاکه، ولد پریه سمیجه ۱۲۶
لالو مہر (لالی مہر) ۸ح
لالی مہر (لالو مہر؟) ۸
لطف الله ۴۰
لطیف بیگ ۱۵۱
لعل شہباز قلندر، مخدوم (شیخ عثمان مروندي) ۵۷-۵۸ح-۵۹-۲۵۹-۲۱۵ح-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۳

## م

مان‌سنگ دیوان بھکر ۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵-۱۷۶-۲۴۶-۳۲۴-
مانک رای (ولد گھوریه) ۱۰۶-۱۰۷-۱۱۴-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۶-۲۹۲
مائل (رک غلام علی مائل)
مبارک خان (غلام) ۳۰
مجاهد، مرزا ۳۰
محب علی تتوي، مولانا ۲۶۵
محبت (خدمتگار) ۴۴
محمد (صلي الله علیه و سلم) ۶۶
محمد، میرزا ۴۶-۴۷
محمد بن امام زین العابدین علي ۲۶۳
محمد بن زنده علي بیگ ۳۹ح
محمد باقر ۳۱۱
محمد باقي ترخان، میرزا ۶۰-۶۰ح-۹۰-۹۴ح
محمد بغدادي ۲۶۶
محمد حسین، قاضي ۳۱۲
محمد حکیم، میرزا ۲۸۳-۲۹۱-۳۰۱
محمد خان، میر سید ۲۶۶
محمد خان شہید، سلطان (بن سلطان بلبن) ۲۶۰
محمد خان نیازي، میان ۶۱ح-۶۲ح
محمد رضا بیگ ۱۵۴


Marfat.com

محمد شاه ۱۷۸
محمد شفیع لاهوري ۲۶۸
محمد صادق خان ۲۱۲ح
محمد عدل، میر ( میر سید محمد )
۹ح-۱۰ ( رک میر عدل )
محمدعلي بیگ بندری ۱۷ح-۱۶۱-
۱۹۶-۱۹۷-۲۴۵-۳۲۵-۳۲۶
محمد هادي خان ۳۱۷
محمود ۹۴
محمود شاه بن سید احمد شاه ۲۶۳
مرتضیٰ سبحاني، سید ۲۶۳
مرتضیٰ خان ثاني، مرزا حسام الدین
انجو ۳۷-۳۷ح-۱۵۴-۱۶۱ح-۳۰۹-
۳۱۱-۳۲۱-۳۲۳-۳۲۷-۳۲۸
مرزا حکیم ۲۸۳-۳۰۱
( رک محمد حکیم، مرزا )
مرزا مجاهد ۳۰
مرید ، سردار ۱۳۷-۳۸
مصطفیٰ خان ( سید بایزید بخاري )
۱۵۰ح-۳۱۱
(نیز رک بایزید بخاري)
مظفر حسین قندهاري صفوي، میرزا
۲۸۵
مظفر خان معموري، میر عبدالرزاق
۳۵-۳۵ح-۳۷-۴۲-۴۴-۴۵-
۴۶-۱۲۸-۲۹۶-۳۰۶-۳۰۷-
۳۰۸
معصوم بهکري ، میر
(رک میر معصوم بهکري)
مقصود بیگ ۹۱
ملا راجو کمبوه ۱۴۲
ممتاز محل ( ارجمند بانو بیگم )
۲۱۳ح
مناهي ( سردار قوم دل ) ۴۴-۴۵-
۴۶
منظور ( خدمتگار ) ۱۲۵
موسیٰ ( سردار قوم پهوار) ۶۶-۱۰۰
موسیٰ خان افغان ( تهانه دار هاله
کندي ) ۳۷
مهابت خان ۳۱۴-۳۱۹-۳۲۷
مهابت خان، خان خانان ۱۴۹-۱۴۹ح
مهدي سلطان ۱۵۳
میان بده ۳۱۱
میان میر سندي ۲۶۳
میر ( پسر عیسیٰ سردار پهواران )
۲۳۳-۲۳۴
میر ابره ۱۷-۱۷ح
میر عاقل ( سید چولاغ )
۱۴۸-۱۴۹
میر عدل ۹-۹ح-۱۰-۱۰ح
میر فاضل ۷-۸-۸ح
میر کامل ۱۲۶-۱۲۸
میر مائل ۳۰۷ ( نیز رک غلام علی
مائل )
میر معصوم بهکري ۴-۵ح-۶ح-۷ح-
۹ح-۱۰ح-۱۱-۱۱ح-۱۲ح-
۱۳-۱۸-۱۹-۲۸ح-۶۱ح-
۶۲ح-۶۴ح-۹۰ح-۱۰۲-
۱۰۲ح-۱۷۸ح

Marfat.com

میر هاشم ۱۶۱
میرانجیو ( سید بایزید بخاری ) ۳۱۲
میران سید جلال ۳۲۸
میران سیدمحمد بخاری گجراتی ۳۲۸
میران صدر جهان ۱۲۱-۲۹۵
"میران" عبدالکریم ( بن یعقوب بوبکانی ) ۶۴ح-۶۸ح
میرزا انور ۹۹-۱۰۱-۲۷۹
میرزا حسین ۳۲۳-۳۲۴-۳۲۶
میرزا رستم ۲۹۸-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۶-۳۰۷
میرزا غیاث ( اعتمادالدوله ) ۳۲۰ (رک اعتمادالدوله)
میرزا محمد (برادرزاده یوسف میرک مولف مظهر شاهجهانی ) ۴۶-۴۷
میرزایوسف ۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۸-۱۵۹-۱۵۰-۱۷۷

ن

ناتاله، سردار ۱۳۶
نارو ۴۲
ناهید بیگم ۹۰
نچدو ۱۴۰
نصیرالدین محمد ۲۰۷
نعمت الله ۱۶۵-۱۷۴
نمکین، میر ابوالقاسم (رک پیر غلام وابوالقاسم)
نند ه ۲۴۵-۲۴۶
نند ه ابره ۱۷ح
نور الله ۴۶
نورالدین ۱۰۸ح
نورالدین بن سید اسماعیل ۲۶۳
نورجهان بیگم ۱۹۱-۱۳۰ح-۳۱۹
۳۲۰-۳۲۶
نور شاه بن سید محمود شاه ۲۶۳
نوروز بیگ ۱۵۱-۱۵۲

و

ولی محمد خان ۲۹۶
ونس گوپال قانونگوی بهکر ۲۴۶

ه

ه رون (علیه السلام) ۲۲۷
هندوخان (سایدنه هندو ) ۴۱ ( نیز رک سایدنه )
هینری کوزنس ۵۸ح

ي

یار محمد کوکه ۱۴۸-۱۵۰
یعقوب البوبکانی ۶۴ح-۶۸ح
یعقوب بیگ ( بن ابراهیم بیگ ) ۲۸۰
یمین الدوله (آصف‌خان، آصف جاهی) ۳۷ح-۱۶۱ح-۳۰۵-۳۲۰-۳۲۲ (رک آصف جاه)
یوسف حجاج ۵۴
یوسف سمیجه ۳۸
یوسف محمد خان ۳۳۰
یوسف ، میرزا ۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۷۷
یوسف میرک (بن ابوالقاسم نمکین، مولف مظهر شاهجهانی ) ۳۷ح-۱۱۴-۱۲۲-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۲-۱۵۹-۱۶-۱۶۱-۱۶۲-۱۷۲-۳۰۷-۲۱۹-۲۲۱-۲۴۲-۲۹۳-۰
Wilson, Dr. -۵۸ح

Marfat.com

# (۲) نامہای کتب

## الف


اخبار الاولیا ۲۶۳-۲۶۵
اکبر نامه ۹ح-۲۸ح-۹۱ح-۱۱۲ح
البصارة فی العمل بالاشارة ۶۸ح
المتانة فی مرتبة الخزانة ۶۸ح


## ب


بادشاه نامه ۳۷ح-۳۱۵-۳۲۱-۳۲۲
برکات اولیا ۲۶۲-۲۶۵
برنی ۲۶۷
بوستان ۹۲
بیگلار نامه (بیگلرنامه) ۳۶ح-۹۰ح
۹۴ح-۲۳۲ح


## ت


تاریخ الاولیا ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۵
تاریخ امروهه (اردو) ۹ح
تاریخ طاهری ۲۳۶ح-۲۷۷
تاریخ سند ۵ح-۶-۶ح-۷ح-۸ح-۹ح-
۱۰ح-۱۱ح-۱۵ح-۲۳ح-۲۴ح-
۲۵ح-۲۶ح-۳۰-۳۱ح-۲ح-
۶۱ح-۶۲ح-۶۴ح-۹۰ح-
۱۷۸ح-۱۷۹ح-۲۶۰
تاریخ فیروزشاهی ۲۵۹ح
تاریخ معصومي ۳۲۳
تحفة الکرام ۲۶-۲۹ح-۵۷ح-۵۹ح-
۱۲۲ح-۱۴۹ح-۲۶۱-۲۶۲-
۲۷۵-۳۱۶
تذکرة الانساب ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴
تذکرة الفقرا ۲۶۲-۲۶۴-۲۶۵
تذکرهٔ امیرخانی ۳۵ح-۳۹ح-۴۶ح-
۱۱۴ح-۱۱۵ح-۱۱۷ح-۲۹۴-
۳۰۳
تذکره مشائخ سند ۲۶۵
تذکرهٔ مشائخ سیوستان ۲۶۸-۲۶۹-
۲۷۸
ترخان نامه ۳۰۶
تزک جهانگیری ۱۴۳ح-۱۴۹ح-
۱۵۰-۲۸۷-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-
۳۰۸-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۷-۳۱۹
تعلیقات سکلی نامه ۹۰ح


## ح


حاصل النهج ۶۸ح
حل العقود فی طلاق السنود ۶۸ح
حیات نامه قلندري ۲۶۰-۲۶۱-۲۶۳


## خ


خزینة الاصفیا ۲۶۱-۲۶۳-۲۶۴


## ذ


ذخیرة الخوانین (خطي) ۹ح-۱۱ح-
۲۹ح-۳۷ح-۴۰ح-۴۴ح-
۶۱ح ۱۲۲ح-۲۷۹-۲۸۰-
۲۹۷-۲۹۸-۳۰۱-۳۱۲-۳۲۳-
۳۲۴-۳۲۵-۳۲۸-۳۳۰


Marfat.com

ر

رشحات فنون ۲۹۳
ریاض الاولیا ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴

س

سادات امیرخانی ۲۹۳
سلسلة السادات ۲۶۳

ش

شاهجهان نامه ۲۶۵

ض

ضمیمه تاریخ معصومي ۳۲۶

ط

طبقات اکبری ۹ح-۹۱ح

ع

عجالة الطالبین ۶۸ح

ف

فتح الداربن ۶۸ح
فرشته، میرمعصوم ۲۶۰
فیروز شاهي، برنی ۱۷۸ح

ق

قرنه فی مرنه و پرنه ۶۸ح

ک

کشف الحق ۶۸ح

گ

گزیتر لاڑکاله ۶۶۱

ل

لب تاریخ سند و ضمیمه تاریخ سند میر معصوم (تالیف محمد بن زنده علی بیگ) ۱۱ح-۹۲ح-۳۹ح-۴۸ح-۶۱-۲۶۳-۳۰۱-۳۱۳

م

ماثر الامرا ۳۷ح-۴۴ح-۹۹ح-۱۲۲ح-۱۴۹ح-۲۱۳ح-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۳-۲۸۵-۲۸۹-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۶-۳۰۸-۳۱۰-۳۱۴-۳۱۵-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۸-۳۳۰
ماثر الکرام، آزد ۲۶۱
مثنوي پري خانهٔ سلیمان ۲۹۳
مجله تاریخ و سیاست ۲۶۵
مجله مهران ۹۰ح-۳۰۷
مظهر التدبیر ۱۶۲
مظهر شاهجهانی ۲۹۳-۳۰۵
معارج الولایة ۲۶۴
معلومات الافاق ۲۹۳
مقالات الشعرا ۴۸ح-۱۲۲ح-۲۶۱
مقدمه مثنوي چنیسر نامه ۹۴ح-۲۳۶ح ۲۹۲
منهج العمال (منتخب کنز العمال) ۶۸ح


Marfat.com

''مولانا محب علی سندي '' (مقاله مولفه سید حسام الدین راشدی) ۲۶۵

ن

نزهة الخواطر ۲۶۰-۲۶۱

The Antiquities of Sind ح۵۸

Memoirs on the Cave Temples etc. of Western India. ح۵۸

# (۳) اماکن جغرافي

## الف ممدوده

آ

آب بهت ۳۱۴

آستانه خضر علیه السلام ۴

آستانه مخدوم لعل شهباز ۵۷-۲۱۵

آگره ۱۱۲-۱۲۲-۲۸۶-۳۰۳

آلور ۵

آمري، موضع ۷۳-۷۳ح-۷۵-۲۲۴-۲۲۵

## الف مقصوره

اباوره ۳۰۳

ابریجه ، موضع ۱۹۸

اجمیر ۲۹۸-۳۰۶

احمد نگر ۳۲۹

ادربیلی، موضع ۷۵-۲۲۷

اراره، موضع ۲۶-۲۰۹

اسٹیشن سیوهن ۵۸ح

افغانستان ۲۸۹

اکبرآباد موضع، ۶۶-۹۶-۱۲۴-۱۳۳-۱۵۵-۱۶۳

اکناري ۲۰۹

الور ۲۷۵

انرپور (انڑپور) ۶۲ح-۹۷ح

انکی ۲۰۹

انون بیله ۳۹-۶۰-۲۳۲

اوباوره ۱۴-۲۹-۲۹ح-۱۲۲

اوتهل، موضع ۲۰۹

اوچ (اُچ) ۳-۳۱۱-۳۱۳

ایران ۳۱۰

## ب

بارکان ۲۶

بازاران، موضع ۲۱۱

باغ قلندر لعل شهباز ۵۹ح

باغبانان، قریه ۶۴-۶۴ح-۲۰۴

باقی جی ۶۰

بیري، موضع ۱۰۴

بداپور (بداپر) ۴۲-۹۷-۹۸

بدین ۳۵-۴۵-۴۶-۱۲۹-۱۲۹ح

برج خونی (شهر بهکر) ۹

برهان پور ۳۲۴

برهمن آباد ۲۷۵-۲۷۶-۲۷۸

بغداد ۱۷۵

Marfat.com

بکر (بھکر) ۹۹ح (رک بھکر)
بلگرام ۲۶۶
بندر لاهري ۲-۹۱- (رک لاهری)
بند ساوہ ۲۱۶
بنگالہ ۱۵۷-۲۸۶-۳۰۷
بنھن، قصبہ ۱۰۴
بوبکان، قصبہ ۶۸-۱۳۸-۱۷۱-۲۰۹
بہار ۳۱۹
بھانبرا (برھمن آباد) ۲۷۵-۲۷۶
بھت ۱۴۹ح
بھکر ۲-۳-۵-۶-۷-۸-۹-۹ح-۱۱-
۱۱ح-۱۲ح-۱۶-۱۷ح-۲۱-
۲۳-۲۶-۲۷-۲۸-۲۸ح-۲۹-
۲۹ح-۳۱-۳۹-۳۹ح-۴۰-
۴۸ح-۶۱-۶۴-۷۱-۸۲-۸۵-
۸۶-۹۹-۹۹ح-۱۰۰-۱۰۳-
۱۰۴-۱۰۸-۱۱۲-۱۱۳-
۱۱۵-۱۱۷-۱۲۹-۱۴۲-
۱۶۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵-
۱۷۴-۱۷۶-۱۷۷-۱۸۰-
۱۸۱-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-
۱۹۸-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-
۲۱۷-۲۲۶-۲۳۴-۲۴۱-
۲۴۲-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-
۲۷۹-۲۸۰-۲۸۸-۲۹۰-
۲۹۱-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۲-
۳۱۲-۳۱۳-۳۲۳-۳۲۴-
۳۲۵-۳۲۶-۳۳۰
بھن (بھٹ) ۴۷ح-۱۰۴ح
بہوترہ ۲۲۳
بیانہ ۲۱۲
بیلی شیخ مومہ، قصبہ ۲۲۳

پ

پات (پاتر) ۶۵ح
پاتر، قصبہ ۲۶-۲۷ح-۱۱۹-۱۶۳-
۲۱۰
پاهنی کوت، موضع ۲۱۱
پتریجہ ۶۴
پتنہ ۳۱۱
پتیجي ۶۴ح
پچراہ ۱۰ح
بیدا پور (بداپور) ۴۲ح-۹۷ح
پرگنہ اکبرآباد ۸۷
پرگنہ الور ۱۹۵
پرگنہ انرپور ۹۷
پرگنہ باغبانان ۷-۷ح-۶۳-۶۶-
۸۳-۸۶-۸۷-۱۱۰-۱۱۹-۱۲۳-
۱۲۴-۱۳۳-۱۴۸-۱۵۰-۱۵۱-
۲۰۲-۲۰۳-۲۳۷
پرگنہ بوبکان ۶۷-۶۷ح-۷۱-۱۳۴-
۱۳۵-۱۳۷-۱۶۰-۱۶۲-۲۰۴-
۲۰۵-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-
۲۱۱-۲۲۰
پرگنہ پاتر ۶۵-۸۷-۲۰۹
پرگنہ تکر ۱۶-۲۱-۶۴-۲۴۱-
۲۴۵-۲۴۶
پرگنہ جتوئی ۱۴-۲۴۱
پرگنہ جنیجہ ۷۵-۸۵-۱۰۴-۱۰۸-
۱۱۷-۱۲۸-۱۵۴-۱۶۰-۱۹۴-
۱۹۷-۲۰۰-۲۲۹

Marfat.com

۲۳۰
پرگنہ جون ۶۱-۶۱ح
پرگنہ چاچکان ۱۲۹ح
پرگنہ چندوکہ ۱۵-۱۷ح-۱۸ح-
۲۱-۲۳۴-۲۴۱-۲۴۵
پرگنہ حویلی سہوان ۶۹-۷۱-۷۹-
۸۸-۹۷-۱۱۰-۱۱۱-۱۳۷-
۱۳۸-۱۵۳-۱۶۲-۱۹۴-۱۹۷-
۲۱۰-۲۱۴-۲۲۰-۲۲۲-۲۲۳-
۲۳۰-۲۳۱
پرگنہ خطہ ۷۶-۷۹-۸۵-۱۰۸-
۱۱۰-۱۱۹-۱۲۶-۱۲۸-۱۶۲-
۱۹۴-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۲۰۰-
۲۲۳-۲۳۰
برگنہ داریجہ ۵
پرگنہ دربیلہ ۱۰-۱۱ح-۱۲ح-
۱۸ح-۳۹-۴۸-۸۵-۱۶۵-۱۹۸-
۱۹۹
پرگنہ دل ۸۳
پرگنہ ساکرہ ۵۰
پرگنہ سمواتی ۳۶-۳۸-۴۰-۸۳
پرگنہ سن ۷۲-۷۴-۷۹-۸۸-۹۷-
۹۸-۱۰۹-۱۶۲-۱۶۶-۱۹۴-
۲۱۷-۲۲۴-۲۲۵-۲۳۰
پرگنہ سہوان ۱۴۰
پرگنہ شال ۸۳-۸۳ح
پرگنہ فتح پور ۱۷ح
پرگنہ کاکری ۹
پرگنہ کاھان ۶۴ح-۶۶-۶۶ح-۸۷-
۱۰۰-۱۰۴-۱۰۶-۱۰۸-۱۳۳-
۱۳۷-۱۶۰-۱۶۲-۱۶۳-۱۹۷-
۲۰۴-۲۰۵-۲۰۷-۲۰۹-۲۱۰-
۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴
پرگنہ کیبر ۳۸
پرگنہ لاکوت ۷۹-۷۹ح-۸۰-۸۴-
۸۵-۹۴-۱۴۸-۱۹۴-۱۹۶-
۱۹۷-۲۰۱-۲۲۹-۲۳۰
پرگنہ لدہ کاکن (گاگن) ۶-۶ح
پرگنہ ماتیلہ ۵-۱۹۵-۲۴۶
پرگنہ مہر ۵
پرگنہ نصرپور ۹۴ح
پرگنہ نیرون ۶۵-۶۹-۲۱۰
پرگنہ ھالہ کندي ۴۰-۸۵-۱۲۷-
۱۹۸-۲۰۱
پریاري ۸۶
پشاور ۲۸۳
پلجی، موضع (پلیجي) ۳۶-۶۵-۲۰۲
پنجاب ۲۷۹
پوپتي ۱۷ح
پیتہ ۱۱۰
پیتو (پیتہ) ۱۱۰ح
پیربدر (متصل پل مکلی) ۳۱۷
پیپري ۱۰۴ح

## ت

تابک ۲۰۹
تبریز ۲۶۵
تپہ مردم لاکہ ۱۲۵
تپہ سمیجہ اونر ۱۲۵
تلھتی، موضع ۷۷-۷۷ح-۲۳۰
توران ۲۹۶-۲۹۷-۳۰۹

Marfat.com

تورہ ۱۶۵
تھانہ باجور ۱۱۴-۱۱۴ح
تھانہ زمین داور ۲۳۵
تھانہ سمیجہ ۱۹۷
تھانہ وینجرہ ۲۰۱
تھانہ ہالہ کندي ۲۰۱
تھتہ(تتہ)۲-۱۱ح-۲۹ح-۳۳-۳۴-
۳۵ح-۳۶-۳۶ح-۳۷ح۳۸-۴۰-
۴۱-۴۱ح - ۴۲-۴۴-۴۵-۴۶-
۴۷-۴۸ - ۴۸ح-۴۹-۵۰-۵۲-
۵۳-۵۷ - ۶۱ح-۸۲-۸۶-۸۸-
۸۹-۱۰۳-۱۰۴-۱۱۱-۱۱۲-
۱۲۳-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۸-
۱۴۹ح- ۱۵۰ - ۱۵۰-۱۵۰ح-
۱۵۱-۱۶۱-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۴-
۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۸ح-۱۸۰-
۱۸۱-۱۸۶-۱۹۵-۱۹۸-۲۰۱-
۲۰۲-۲۲۶-۲۲۸-۲۳۵-۲۳۹-
۲۴۰-۲۴۲-۲۶۷-۲۸۰-۲۸۱-
۲۸۲-۲۹۰-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۳-
۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۱-
۳۰۲-۳۰۳-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-
۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-
۳۱۸-۳۲۱-۳۲۲
تہتی ، موضع ۳۷-۳۸-۷۳-۷۳ح-
۷۵-۱۳۷-۱۳۷ح-۲۱۱-۲۲۴-
۲۲۵
تیبہ ۶۴
تیر (تیڑھی)، موضع ۱۱۱-۱۱۱ح-
۱۳۹-۲۱۴-۲۲۲

## ج

جانرہ ۱۱۸
جانکارہ ، موضع ۲۱۱
جنیجہ ۱۲۸-۲۳۰
جوکی ہرني ۱۷ح
جوہی ۱۳۷ح
جہانگیرآباد ،موضع ۱۱۹-۱۶۸
موضع جیسروت ۲۲۷
جیسلمیر ۶-۱۴-۸۲-۸۵-۱۰۶-
۱۱۷-۱۱۹-۱۲۵-۱۹۵-۱۹۸-
۲۰۲

جین ۶۴

## چ

چاکر ہالہ ۲۳۱
چتر ، موضع ۲۵ح
چشمہ حضرت مخدوم شہباز ۵۹
چشمہ کائي ۱۳۵-۱۳۵ح-۲۲۰
چشمہ نیٹنگ ۱۳۵-۱۳۶-۲۲۲-
۲۲۲

چن ، موضع ۶۴ ۱۱۰
چندوکہ ، قصبہ ۷-۱۲ح
چنی (ضلع دادو) ۶۴ح-۱۱۰ح-
۱۳۷ح
چولی ۸۸
چھتر ۲۴

## خ

حب ، موضع ۲۳۳
حسن ابدال ۲۸۹

Marfat.com

## خ

خاصه شوره (خسائی شوره) ۴۴ح-
۴۵ح-۴۷ح
خانقاه شیخ عثمان ۲۶۷
خراسان ۲۸۵
خسائي شوره ۴۳-۴۴-۴۵-۴۷-۴۸-
۹۷-۹۸-۱۲۸
خیر پور ناتن شاه ۱۳۷ح

## د

دادو ، ضلع ۱۰۴ح- ۱۱-۱۳۵ح-
۱۳۷ح-۱۴۲ح
دادیجهي ۲۳۸
دارو بند ۴۶
ڈاهري ۷۸ح
دربیله ، قصبه ۱۳
درگاه شیخ چهته ۲۲۸
درگاه حضرت عثمان ۔رندی ۳۲۸
دری ۱۵
د کری خورد ۵۹
د کري کلان ۵۹
د کن ۲۸۶-۳۱۹
دوآب ۳۲۷
دولت آباد ، موضع ۲۲۳
دومک ۲۰۹
دهلی ۱۷۸-۱۷۸ح-۳۲۷
ڈیته ۷۷ح

دیراؤن ، موضع ۸۵-۱۱۴-۱۱۸
۱۱۹-۱۳۱
دیره جندائي ۲۳۶
دیره مانک ۲۳۵
دیه ، موضع ۱۱۰-۲۲۳

## ر

رپری لنگاهان ۱۲۱
رفیعان ، موضع ۱۲۸-۱۲۹
رنبهن (بهن) ۴۷-۴۷ح
روضه شاه چهته ۲۷۸
روضه مخدوم سید جلال بخاری
۳۱۱
ریلوی استیشن سیوهن ۲۷۸
ریلوے اسٹیشن گوپانک (خانوٹ)
۹۷ح

## ز

زمین کور ۲۴

## س

سابه ۸۶-۱۱۸
سادر ۲۰۹
سانکپور ۲۲۳
سانکره ۱۱۸
سامتانی ، موضع ۱۰۴-۱۰۴ح-۱۵۸
۱۶۰
ساوه ، موضع ۲۱۰


Marfat.com

سرکار بھکر ۲-۱۲ح-۱۸۰ح-۴۸ح-
۲۸۰-۲۸۱-۲۹۹-۳۰۱-۳۱۲-
۳۱۳
سرکار تھتہ ۲-۳۴-۵۰
سرکار جون ۲
سرکار چاچکان ۲-۳۴-۳۵-۴۵-۶۱
سرکار چاکرھالہ ۲-۳۴-۴۰-۴۵-
۴۹-۵۰-۸۸-۹۷-۹۸-۹۹-
۱۲۹ح-۱۸۰-۲۳۸-۲۳۹-
۲۴۰-۲۴۱
سرکار سھوان ۲-۹۱-۱۲۱
سرکار سیوستان ۲۹۷
سرکار ملتان ۲۸۰
سرکار نصرپور ۲-۳۴-۳۵-۳۶-۸۵-
۹۵-۹۸-۱۱۶-۱۱۸-۱۸۰-
۱۹۵-۲۰۱-۲۳۵
سروا ۲۴
سرونج ۳۲۴
سکرند ، تعلقه ۷۹ح
سن ، قصبه ۴۴-۷۳-۸۰-۹۶-۱۰۹-
۱۰۹ح-۱۳۷-۱۴۰-۱۵۳-۱۶۳-
۱۶۷-۱۷۸-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۷-
۲۲۸
سنده ۲-۵ح-۷ح-۱۱ح-۲۰-۶۱ح-
۶۴-۶۴ح-۶۵-۹۰-۹۱-۹۱ح-
۱۲۷ح-۱۶۲-۱۷۸-۱۷۸ح
۱۸۰-۱۹۸-۲۰۷-۲۲۷-۲۳۹
۲۴۰-۲۴۲-۲۵۶-۲۶۷-۲۶۹-
۲۷۱-۲۷۲-۲۷۶-۲۷۹-۳۰۵-
۳۲۸
سھوان ۷-۱۴-۱۶-۲۴-۳۶-۴۲-
۴۳-۴۴-۴۵-۴۷-۴۸-۵۰-۵۱-
۵۵-۵۷-۶۲ح-۶۶ح-۷۱-۷۲-
۷۳-۸۰-۸۶-۸۸-۸۹-۹۱-۹۴-
۹۵-۹۶-۹۸-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-
۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۷-۱۰۸-
۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-
۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-
۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۷-
۱۲۸-۱۲۹-۱۳۱-۱۳۳-۱۳۴-
۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-
۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۵-۱۴۸-
۱۵۰-۱۵۱-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-
۱۵۶-۱۵۷-۱۶۰-۱۶۵-۱۶۶-
۱۶۸-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۷-
۱۷۸-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۶-
۱۹۴-۱۹۵-۱۹۸-۲۰۰-۲۰۱-
۲۰۲-۲۰۵-۲۰۷-۲۱۳-۲۱۶-
۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-
۲۲۶-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-
۲۳۴-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-
۲۴۲-۲۷۷
سیتارجه ۲۸۱
سیتاسر ۴
سیتپور ناھران ۳-۲۶-۵۷
سیدان کارہ ، موضع ۲۲۳
سیستان ۲۸۶
سیکرجي ، موضع ۲۳۳
سیوان ۲۷۷

Marfat.com

سیوستان ۷ح - ۲۸ح-۹۱ح-۱۰۱ح
۱۰۸ح - ۱۱۱-۱۱۴-۱۳۵ح-
۲۶۰-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-
۲۷۷-۲۷۸-۲۹۶-۳۰۳-۳۰۸-
۳۱۵-۳۲۰-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰
سیوهن ۵۸ح-۹۱ح-۲۷۸
سیوي (سوي) ۲-۷-۱۶-۲۳-۲۴-
۲۵-۲۶-۲۶ح-۲۷ح-۲۸-
۲۸ح-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲ح-۴۰-
۴۰ح-۹۱ح-۱۰۲-۱۰۲ح-
۱۱۲-۱۱۳-۱۹۶-۲۰۳-۲۳۳-
۲۳۷-۲۴۱-۲۴۶

## ش

شاد بیله ۴
شال ۷-۷ح-۴۵-۱۲۹-۳۲۴
شکر ، قصبه ۴-۵-۸-۱۴-۲۴۱

## ص

صد گر ۱۱۸
صفه بهکر ۵۸
صفهٔ صفا ۳-۳۹-۲۹۳-۳۰۴
صفهٔ وقا ۵۸
صوبهٔ اکبرآباد ۳۱۰
صوبهٔ تهته ۱۲۳-۱۹۸-۲۰۱-۳۰۷-
۳۱۱
صوبهٔ قندهار ۱۱۲
صوبهٔ گجرات ۲۸۶
صوبهٔ ملتان ۱۶۴-۱۷۷-۲۹۰-۳۰۹
صید گر (صد گر) ۱۱۸ح-۱۱۹

## ظ

ظفر آباد ۳۳

## ع

عجم ۳۱۶
عراق ۳۳-۱۴۵-۳۱۶-۳۱۹
عزیزانی ، موضع ۲۱۰

## ف

فرنگ ۳۳-۱۴۵

## ق

قاسم باریجه ، موضع ۲۰۸
قبر حضرت هارون ۲۲۷
قبر خواجه ویس قرنی ۲۲۸
قبر شیخ بیگ ۲۳۶ح
قبرستان قدیم سیوهن ۲۷۸
قریه شاه حسن ۱۳۷ح
قصبه قاضی احمد ۷۹ح
قلجی ، موضع ۶۵ح
قلعه ابریجه ۲۰۱
قلعه احمد بیگ خان ۲۱۵-۲۲۲-
۲۲۴
قلعه الور ۵
قلعه بست ۳۲۹
قلعه بهکر ۳-۱۰-۱۱-۱۵-۳۱-
۳۲۶
قلعه جهانگیرآباد ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶-
۱۲۸

Marfat.com

قلعہ سلطان محمد برننکاني ارغون ۲۰۲
قلعہ سہوان ۶۱-۸۵-۸۶-۱۰۰-۱۱۸-۱۲۶-۱۳۰-۱۵۱-۱۵۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۴-۲۰۳-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۲۰-۲۲۸-۲۳۰
قلعہ سیوي ۲۳-۲۴-۲۸
قلعہ قدیم بھکر ۵
قلعہ قندھار ۱۱۳-۱۴۳ح-۲۸۴-۳۲۹
قلعہ کاکہ ۱۴۲-۲۰۰
قلعہ کاھان ۲۳۳
قلعہ کائیرہ ۴۹
قلعہ کانیرہ ۶۰
قلعہ کرنک ۱۹۹
قلعہ لاکوت ۱۴۸-۱۴۹
قلعہ لاھور ۲۸۶
قلعہ ماتیلہ ۵-۳۰-۳۱
قلعہ نار ۱۳۸-۱۵۳
قلعہ نارنگہ ۱۳۹
قلعہ نصرپور ۲۳۵-۲۳۶
قلعہ نیرن کوت ۴۲-۴۳-۴۶-۶۶-۲۰۴
قلعہ ویجرہ (وینجرہ) ۹۵-۱۰۶-۱۳۲-۲۰۱
قندھار ۲۶-۲۷ح-۳۱-۳۱ح-۳۲-۴۷-۵۹-۶۴-۷۴-۱۰۲-۱۰۲ح-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷ح-۱۲۰-۱۲۲ح-۱۲۳-۱۴۱-۱۴۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۸-۲۳۹-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۹-۳۰۲-۳۱۰-۳۲۹

## ک

کابل ۵۹-۲۸۳-۲۸۸-۲۸۹-۳۰۲-۳۱۱
کاتره ۸۶-۱۱۸
کاچه ۱۳۷-۱۳۷ح-۲۰۳-۲۰۳ح
کاکري ۱۲ح
کاکه ، موضع ۱۴۱-۱۹۸
کانبو (کانپو) ۸۸-۸۸ح
کانگره ۴۶
کانهری ، موضع ۱۰۴-۱۰۴ح
کانیڑي (کاتره) ۱۱۸ح
کاهاں ، قصبه ۲۰۹-۲۳۲
کاهنري ۶۰ح
کاهي محجوبي ، موضع ۲۱۶
کبروت ۲۲۳
کتوهر ۱۲۷
کجران ، موضع ۱۰۹-۱۱۹
کجي ، موضع ۲۱۱
کجیره ، موضع ۱۰۵-۱۱۷-۲۰۰
کچي (کچهي) موضع ۱۳۹-۱۳۹ح-۱۴۰-۱۵۳
کراچي ۲۶۵

Marfat.com

کرنک ، موضع ۱۹۸
کروتي ، موضع ۲۰۹
کشمیر ۵۹
کعبہ ۲۷۵-۳۰۹
کلان کوٹ ۳۳
کمال پور ۲۱۹
کمان ، موضع ۹۸
کن ، موضع ۲۷ح
کنبد گنبد) موضع ۱۰-۱۰ح
کندہ کوٹ ۶۴-۱۱۰
کوتري ۸۳ح
کوتلہ ، موضع ۲۰۸
کوتلي ۱۷ح
کورانہ ۲۰۹
کولابِ ریل
کولاب سایہ ۱۲۵
کولاب سونھري ۱۰۶
کولاب کتاھر ۱۲۷
کولاب کلان (منچر) ۶۹ح
کولاب منجر (منچر) ۲۴-۶۹-۱۰۰-
۱۳۶-۲۰۷-۲۰۷ح-۲۲۳
کولاب مہا ۶۵-۲۰۳
کولاب ویجرہ (وینجرہ) ۱۲۷-۲۲۹
کونر کوت ، موضع ۱۰۰
کوھچہ مکلي ۴۸ح
کوہ دارو بند ۱۲۴
کوہ سیتپور ۲۷ح
کوہ کلان اوتھل ۲۰۹
کوہ لکی ۶۰-۲۱۶-۲۱۸-۲۲۰-
۲۲۶
کوہ لندہ (لندو) ۱۲۴-۱۲۴ح
کوھیار ، موضع ۳۰-۴۱-۶۰
کھمرد ۲۹۶
کیچ ۲۸-۵۹-۲۳۸-۲۳۹

## گ

گانہ ۶۰
گجرات ۱۱ح-۱۷۹-۳۱۹
گجر گھوٹ (کجران) ۱۰۹ح
گچیرو ۱۰۵ح
گذر سن ۱۲۸-۱۵۳-۱۹۵
گذر سہوان ۱۷۲-۱۸۶-۱۹۵
گذر لاکوت ، قصبہ ۱۳۲
گذر مندیجي ۱۳۵-۱۶۵-۱۶۸
گذر مہرہ ۱۱۹
گذر ھالہ کندی ۱۹۵
گنبٹ (کنبد) ۱۰ح
گنبد ۱۰ح
گنجابہ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۷ح-۲۹-
۲۹ح-۳۰-۳۰-۴۰-۱۲۲-۲۰۳-
۲۳۷-۲۴۱-۳۰۳-۳۲۴
گورستان خان زمان ۲۹۲

## ل

لاکاٹ ۷۹ح
لاکوت ، قصبہ ۱۳۲-۱۴۸-۱۵۰-
۲۳۰
لاکیار ۲۴۶
لاھري بندر ۲-۹۱-۳۲۵

Marfat.com

لاهور ۱۱ح - ۱۳۷ - ۱۳ ۲ح-۲۸۳-
۲۸۷-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۷-۳۲۷
لشكري ۸۸
لعل واهي ۵۹ح
لكعلوي ، موضع ۷۳ - ۷۴ - ۲۱۷ -
۲۲۴-۲۲۵
لكهنؤ ۲۰۵
لكى ، موضع ۷۳ح-۲۹۰
لنجار ، موضع ۲۲۳
لوهرى ۳-۵-۶-۹۳-۲۹۴-۳۰۴

م

ماتيله ۱۴
ماري رضوان ،مكانى ۶۰
ماري كيهر راى (ماری كهير واري)
۲۲۳-۲۲۴ح
سالوه ۳۰۷
محراب پور ۱۰۹ح
محمود آباد ۳۰۷
مرند ۲۶۵
مزار پير توين ۱۶۷
مزار چهته (مخدوم چتا امرائي) ۵۷-
۲۷۸
مستنگ ۳۲۴
مسجد جامع تته ۳۰۷
مسجد خضرى ۳۰۷
مسجد شيخ بهووه ۱۷۰
مشهد مقدس ۳۰۹
مطبع نولكشور ۱۴۳ح
ملتان ۶-۱۴-۲۸ح-۳۳-۳۷ح-۶۱ح-
۸۶-۹۹ح-۱۲۳-۱۴۳-۱۶۱-
۱۶۱ح - ۱۶۴ - ۲۵۹ - ۲۸۰-
۳۰۵-۳۲۰-۳۲۲
مكران ۲۸-۵۹-۲۳۸
مكهي جنگل ۳۲۹
منچر ۲۴-۶۹ح
مندیهجي ۱۱۸
منه شهر مير ابره) ۱۷ح
موره (ضلع نواب شاه) ۱۰۵ح
مهران ، موضع ۱۱۰-۱۲۶-۱۲۷

ن

نار ، موضع ۵۸-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۸ح-
۱۴۰-۱۵۲-۲۱۱
نارلم ، موضع ۴۴
ناريله ، موضع ۵۰
ناڑي ۲۶ح
ناله ماوه ۲۰۷
ناله ماروي ۲۰۳
نجف اشرف ۳۰۷
نچدو ۱۴۰
نصر پور ۴۱-۹۴-۹۴ح-۹۵-۱۱۲-
۱۱۸-۱۱۹-۱۱۹ح-۲۳۶-۲۹۲
نظرگاه حضرت امير على رضي الله تعالى
عنه ۵۸
نظرگاه اويس قرنى ۵۰
نگر ، موضع ۹۵
نواب شاه ، ضلع ۷۹-۱۰۵ح

Marfat.com

نواره ۶۲ح
نول کشور ۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-۳۰۰
نئینگ ۱۳۵-۱۳۵ح-۲۲۰ح
نیرن کوت ۴۵-۴۹-۵۰-۱۷۰۲۹ح
نیه بدره ۳

## و

واهي ، موضع ۶۵
ونکار ۴۱-۶۰
ویجو (بچراه) ، موضع ۱۰-۱۰ح-
(نیز رک ویجره)
ویجره(وینجره) موضع ۳۹-۸۶-۱۰۵-
۱۱۰-۱۱۸-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹
۱۳۲-۱۶۸-۲۲۹-۲۳۰

## ه

هارون ۸۸
هاله کندي ، قصبه ۳۶-۳۷-۳۸-
۴۰-۴۱-۱۱۸-۱۲۹
هرات ۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶
هر بلائي بندر ۲۴۲
هلمند ۲۸۷
هند ۱۰۸-۱۴۵-۱۶۲-۲۶۷-۳۰۷
هندوستان ۳۰ - ۱۶۱ - ۲۴۲-۲۶۰
۲۶۵-۲۹۰-۳۰۲-۳۰۹-۳۲۰

## ی

یک تنبي ، کوه (هک تنبي) ۵۷-
۵۷ح-۵۸ح
Ek Thamb ۵۸ح
Sehwan ۵۸ح

# (۴) اقوام و قبائل

## الف

ابره ۱۶-۱۷ح-۶۳-۲۴۶
ارغون ۹۰
افاغنهٔ سیوي ۱۹۶
افغانان پني (افاغنهٔ پني) ۲۸-۲۸ح
۲۹-۳۱
اوته (قوم) ۸۲
اوزبک ۴۲-۱۴۲-۱۴۴-۱۴۵
اونر ۸۳-۸۴

## ب

بارچه ۱۳۵
ببر ۴۲-۴۷-۴۹-۲۳۱
بریه ۶۳-۲۰۲
بکیه (بکیجه) ۶۳-۶۳ح-۸۲-۲۰۲
بلدی ۱۶
بلوچ ۱۱ح-۱۵-۵۹-۶۱-۹۶-۹۷-
۱۶۳-۲۳۹
بلوچ باریجه ۱۳۴-۱۳۵
بلوچ ببر ۲۴-۴۰-۴۷-۴۹
بلوچ بلدي ۱۵-۱۶
بلوچ جتوئي ۵
بلوچ چاندیه ۸۶-۹۰-۹۹-۱۳۳-
۲۱۴-۲۳۷

Marfat.com

بلوچ کلماتی ۵۰-۵۱
بلوچ مکسي ۲۳۳-۲۳۴
بلوچ نوت بنده ۲۱۷-۲۲۶
بلوچ نوحانی ۹۶-۹۷-۱۳۵-۱۳۶-
۲۰۸-۲۲۱
بوبک (خلجي) ۶۷
بهان ۶۷
بهجه ۶۸
بهن ۱۰-۸۳-۸۳ح
بهوار ۱۰۰

پ

پریه (قوم) ۶۳ح-۸۲
پلی ۷۷
پلیجه ۴۰
پوار ۵
پهوار ۶۳ - ۶۶-۶۷-۶۸-۷۶-۸۵-
۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۳۴-۱۵۰-
۱۵۱-۱۵۵-۱۶۲-۱۶۴-۲۰۰-
۲۰۵-۲۳۳-۲۳۴

ت

تاریکیان (؟) ۲۸۳
ترخان (ترخانیان) ۳۴-۳۵-۴۱-۵۲
۶۴ - ۸۹-۹۰-۹۱-۱۹۶-۲۱۶
۲۱۷-۲۴۱-۲۹۸-۳۰۶
ترک ۵-۷۷
تمیم (قوم) ۲۷۸
تیبه (قوم) ۶۳ - ۶۵ - ۸۲-۱۱۰-
۱۱۱-۲۰۳

ج

جت (مردم) ۲۳۹
ججر ۷۲-۷۲ح
جوکیه ۵۰-۵۱
جونیجه (قوم) ۶۳-۸۲-۲۰۲

چ

چاندیه ۱۶ - ۱۷-۶۵-۱۰۰-۱۰۱-
۱۱۱-۱۲۳-۱۲۴-۱۳۳-۱۳۴
۱۶۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۹۷-۲۰۳
۲۰۴-۲۰۵-۲۳۳

خ

خلجي ۶۷
خواجه (مردم) ۶۵-۶۸

د

داردشت ۱۶
داریجه ۵-۶-۸-۹-۸۴ح
داهري ۸۳
دل (قوم) ۴۲ - ۴۴-۴۵-۴۷-۴۹-
۸۲-۲۳۱
دونبکی (دومبکی) ۱۶
دیته ۷۷
دیریجه ۸۴ - ۸۴ح - ۸۵ - ۱۲۷ -
۱۳۰-۱۳۱
دیناري ۱۶-۲۶

ر

راجپال ۱۰-۸۳-۸۳ح
راجپوت ۸۵

Marfat.com

راهو (فرقه) ۸۳
راهوجه ۷۷-۸۴-۸۶-۱۲۷-۱۳۰
رند ۱۶-۲۶

س

سادات ۶۷-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۱۵۳-۲۲۴-۲۲۵
سادات اتای ۳۱۴
سادات امیر خانی ۲۹۳
سادات بهکر ۶
سادات من ۷۹
سادات کهیري ۲۵ح
سادات لکعلوي ۷۳-۷۹
ساریه (سانریه) ۸۳ح
ساند (فرقه) ۸۳
سانریه (فرقه) ۸۳-۸۴-۸۵
سانگی ۱۶-۱۷ح
ساهتي ۸۳ج
سمه ۵-۶۴
سمیجه ۱۰-۱۶-۱۷ح-۳۹-۴۰-۶۳-۶۷-۶۸-۷۴-۷۵-۸۰-۸۱-۸۲-۸۴-۸۷-۹۰-۹۵-۱۰۰-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۶-۱۰۷-۱۱۰-۱۱۴-۱۲۶-۱۳۰-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۵-۱۴۳-۱۴۹-۱۵۴-۱۶۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۹۷-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۶-۲۱۶-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۳-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۳-۳۰۵-۳۲۵-۳۲۶-۳۳۰
سمیجه اوته ۷۶
سمیجه اونر ۱۴-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۶۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۸-۷۹-۸۰-۹۰-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۲-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۵-۱۴۱-۱۴۳-۱۴۷-۱۴۸-۱۵۰-۱۵۳-۱۶۲-۱۶۵-۱۶۸-۱۶۹-۱۸۰-۹۴-۱۹۶-۱۹۸-۲۰۰-۲۰۱-۲۲۴-۲۲۶-۲۲۹-۲۳۰
سمیجه بکیه ۱۶-۶۷-۶۸-۷۵-۷۷-۱۱۷
سمیجه پریه ۷۷
سمیجه تیبه ۶۷-۱۱۰-۱۱۹-۱۲۳-۱۲۴-۱۵۰
سمیجه جونیجه ۳۶
سمیجه داهري ۷۷-۷۸ح
سمیجه دل ۳۵-۳۶-۴۰-۴۵-۴۶-۶۸
سمیجه دل سمواتي ۱۲۳
سمیجه راهوجه ۱۶۷
سمیجه ساند ۳۶
سمیجه کیبر ۳۶
سمیجه کیریه ۳۶
سمیجه لاکیار ۲۴۶
سهته ۸۵-۹۱-۱۹۹-۲۰۰
سهوده (سوده ۳۵-۳۶-۱۲۰-۳۳۰

Marfat.com

ش

شورہ ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۵-۳۶-
۳۷-۳۹-۲۳۱
شیخان ۶۷-۷۵-۷۶
شیخان مہدیجہ ۱۶

ف

فیروزجہ ۸۴-۸۶-۱۲۷-۱۳۰

ق

قریشي ۶۶
قزلباش ۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷

ک

کارا ۸۷
کاھیجہ ۷۲-۷۲ح
کنوھر ۱۶
کرد ۲۹
کمان ۷۲
کورائي ۱۵
کوریجہ ۳۱-۶۶-۷۲-۷۵-۷۶-۷۷-
۸۵-۱۰۰-۱۰۳-۱۰۳ح-۱۰۵-
۲۰۰
کوریہ تیبہ ۱۲۴-۱۲۴ح
کوھي (مردم) ۷۵-۲۰۴-۲۱۶-
۲۱۸-۲۲۶-۲۳۹
کیبر (قوم) ۸۲
کیمریہ (فرقہ) ۸۴
کیھر ۳۴-۳۵

گ

گروہ لعل شہبازیہ ۲۶۴
گورا ۸۷

ل

لاشاری ۱۶-۲۶
لاکہ ۷۲-۷۴-۷۵-۷۷-۸۰-۸۱-
۸۵-۱۰۹-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۹-
۱۲۰-۱۶۸-۱۹۶-۱۹۷-۲۰۰-
۲۰۱-۲۲۹-۲۳۰
لاکیار ۱۶-۸۳
لنجار ۳۱

م

ماچي ۷-۶۶-۹۶
مانجند ۷۲
مخادیم ۶۸
مگسی ۱۶-۲۶
ملاحان ۲۱۰
ملکان باغبانان ۶۳
مناھجہ ۸۴-۸۶-۱۲۷-۱۳۰-۱۳۱
مندرہ ۳۵
منگنیجہ ۹-۱۰
منگوانہ ۸۳-۸۴-۱۲۷
مہر ۵-۱۰۵


Marfat.com

ن

ناريجه ۴۱
نكامره ۳۴-۳۵
نوكدر ۲۳۵
نهمردي ۴۱-۵۰-۵۱-۸۷-۹۰-۹۶-۹۷-۱۱۱-۱۲۴-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۲۰۵-۲۱۴-۲۱۸-۲۲۴-۲۳۳-۲۳۸-۲۳۹

ه

هاله ۸۵-۲۰۱
هاله پوتره ۷۶-۷۸-۸۵-۲۰۰
هزاره ۲۳۵
هندو ۶۸
هوسره ۴۳-۴۴-۴۵-۱۳۲-۱۴۸

ي

يوسف زئي ۲۸۳


Marfat.com

# ۵ـ مصطلحات خاص

## الف


آب دزد ۲۲۰
آفت رسيدگي ۱۴۶-۱۵۹
ابريشم فروش ۱۵۶
اتكه ۷
اجاره ۱۹-۲۱-۱۹۶
اجارهاي باطله ۱۷۰-۲۴۴
اجود ۱۸۴
احدي ۱۴۳
اخبار نويسي ۱۹۰
ادل ۱۲۹
اراه ۱۵۵
ارباب ۱۴-۱۸-۲۰-۱۵۴-۱۵۵
ارداوه ۱۲۴-۱۵۲
ارزن ۱۸۳-۱۸۴
اسامي ۲۴۴
اسامي وار ۱۸
اسب زهري ۳۲
اسپ ترکی ۱۲۲
اسپ عراقي ۱۲۲
آستره ۲۵
استعداد زراعت ۱۴۶-۱۵۸-۲۰۶
استمالت ۲۳۱
اقطاع دار ۲۸ح
الی یومنا ۱۵۵
الکنی ۱۷۶
امین ۲۱-۵۱-۱۸۰
انعام ۱۸-۱۸۲
انعام اربابان ۱۸۵
اوباش ۱۶۳-۱۶۴
اوبچي ۹۷-۲۳۳
اول گرفته ۱۲۸
اهور ۱۸۴
ائمه ۱۳-۱۸۰-۱۹۲
ایت ئیل ۱۶۸-۲۱۹
ایل نمودن ۲۳۷


## ب


بادنجان ۱۸۴
بادیان ۱۸۴
بارهٔ قلعه ۷
بالمناصفه ۲۰۴
بخشي ۴۰-۹۳-۱۷۷-۱۸۰-۱۹۰
بد ( پنبه ) ۷۱-۷۱ح
بدرقه ۱۳۰


Marfat.com

برات ۱۸۸
برج ۷
برسات ۱۲۹
برق انداز ۴۰-۲۰۰-۱۰۲-۲۲۹-۲۳۲
بره ۱۴
بذرگران ۱۸۰
بعد اليوم ۱۱-۱۴۷
بقحي (؟) ۱۰۵
بنديان ۱۳۵
بنگ ۱۵۹-۱۸۴
بود ۱۲-۱۳
بود و نابود ۱۲-۱۸
به (بهه) ۷۰-۷۰ح
بهوميه ۲۲۲
بي باق نمودن ۱۲۶
بيت المال ۵۳
بيسوي ۱۸۲-۲۰۳
بيگار ۱۶۰
بيگه ۹-۲۰۳
بيگه پخته ۱۸۲
بيل ۸

پ

پارچه آلچه ۱۳۰
پاس ۱۵۶
پاوزار ۵۰
پاوكروه ۱۳۵-۱۶۵-۱۶۶
پتواري ۱۵۵
پر تهيه ۱۴۱-۱۶۸
پرچه ۱۷۰-۲۲۶
پرچه پوشيدني ۶۹
پر كلكي (پر كلي) ۶۵-۷۲-۷۶
پرگنه ۵-۱۰-۱۷
پروانچه ۱۴۷
پل قهار ۱۵۷
پنجره ۲۵
پنكي ۱۵۹
پياده ۱۳۹-۱۹۲
پيشكش فصلانه ۱۲۴
پئ كردن ۴۳

ت

تاريكيان ۲۸۳
تپه ۸۰-۱۲۸
تخاقوئيل ۱۶۸
تخفيف حصه ۱۰۹

Marfat.com

تخم زده ۱۲-۱۳-۱۸۲
تخمین ۱۷۱
تر ۶۹
ترانه و سرود ۱۶۹
ترب ۱۸۳
تردد ۱۵۱
تفصیله ۱۳۰
تفنگ اندازي ۱۳۹
تقلبي ۱۹۲
تمسکات شرعیه ۳۸
تنباکو ۱۷۲-۱۸۴
تنخواه ۱۶۵
تنکه ۱۷۲-۱۸۲
توجیه ۱۸-۲۰-۵۱-۱۰۲
توجیه پیشکش اسپ ۵۳
توجیه ظلمانه ۱۹۲
توجیه مال واجبي ۱۰۳
توجیه (انداختن) ۱۹۲
توجیهات باطله ۵۱
تورک (نمودن) (؟) ۱۲۰
تویه ۳۶ -۱۸۲
تهانه ۲۱-۳۰-۵۰-۸۸-۱۹۶
تهانه دار ۳۷-۵۰-۶۴-۲۳۷
تهانه نشانیدن ۲۰۰-۲۰۲
تیپ شده ۱۲۶
تیرانداز ۴۰-۹-۲۲۹-۲۳۲
تیولدار ۲۸ح

ج

جارچي ۹۳
جاگیردار ۱۵-۲۸ح-۴۱
جپر ۶۹-۱۶۵
جرمانه ۵۳
جریب ۱۲-۱۳-۱۴۶
جکر ۱۴۱
جلو ۴۳-۱۳۹-۱۵۱
جلو ریز ۱۰۶
جلو گردان ۱۰۶
جمعبندی ۱۸-۸ ۱-۳۰۷
جنکره ۲۲۲
جنگل ۱۳
جواري ۱۲۵-۱۸۳
جهاز ۴
جیبه ۲۳۴
جیغه مرصع ۱۲۲

چ

چابک ۲۳۳
چادر ۱۵۷

Marfat.com

چبوتر ۳
چبوترہ ۱۵۹-۲۳۸-۲۴۵
چبوترہ کوتوالي ۵۳
چرغ ۲۳۵
چغل (چغلان) ۱۴٦-۱۵۵-۱۵۸-۱۷۴
چک (چکہاي) ۱۴۷-۱۵۸-۱۹۱
چوبداران ۱۴۴
چوشیدن ۲۵
چوکی ۱۹۵
چوکیداران ۱۹۵

ح

حاصل کشتیہاي ۱۴۵
حرفت ۳۳
حر فروشي ۱۳۰-۱٦٦
حرفہ گر ۱۸۸
حفاظ ۱۷۰
"حقیقت‌دان" ۱۵۸
حکم چلہ و کمان داشتن ۱۳۰
حکمي ۱۵۷-۱٦۰
حلال خور ۱٦۷

خ

خاصہ خیلان ۱۳۹
خالصہ ۱۸-۵۳-۱۴۴-۱٦۵
خالصہ شریفہ ۱۸۷-۱۹۲
خدمات ماموره ۱۹۳
خرجین (خرجینہا) ۴۲
خروار ۱۸۲-۲۰۸
خریف ۱۸ح-۷۱-۸٦
خزانچي ۱۸۸
خسرہ ۱۲-۱۳

د

دارالقضا ۱۹۳
دار و مدار ۱۲۲-۱۲۹-۱۴۳
داغ ۱۵۵
دام ۱۷۲-۱۸۳
دانہ بندي ۹ح
درو ۱۰۳
درویش ۲۴۰
دست آویز ۱٦۲
دستک ۱۵۷
دست گیر ۱۹۹
دستور ۱۴-۱۴٦-۱۷۱-۱۸۲
دستورالعمل ۹-۱۴-۱۸-۱۴۷-۱۸۲
دستورالعمل درت ۷۲؛
دستور دھرت ۱۴۷
دستوري ۱۳

Marfat.com

دفتر خانهٔ شهنشاهي ۱۸۹
دفعهٔ وقت ۱۷۴
د کری خورد ۵۹
د کری کلان ۵۹-۲۲۷
د که (خوردن) ۴
دلمل ۱۵۴
دوجائي ۱۹۲
دهارا تیرت ۲۲۷
دهرت ۱۴۷-۱۸۲-۱۸۷
ده بیست ۱۵۹
ده سي ۱۵۹
دیر (دٗیر) ۱۷۱-۱۷ح
دیره داده ۱۱۰-۱۲۷-۱۴۱
دیوان ۱۴

ر

راکس ۱۰۸
رانا ۳۴ح
ربیع ۷۱-۸۶
ربیعي ۱۸ح
رسوم ۱۸۶
رعیت ریزه ۲۰-۲۰۷
رنگ (جانور) ۱۴۲-۲۲۱
روزه طي ۱۷۰
ریزاني ۲۰۴-۲۰۶
ریگ‌ماهي ۵۹

ز

زرچک فرماني ۱۵۸
زردک ۱۸۳
زمینداران ۸
زمین ریزاني ۸۰
زمینهاي کاجه ۲۰۳
زنهار ۱۵۱
زیاده طلبي ۲۱
زیره ۱۸۴

س

ساعي ۱۵۸
سبز بری ۱۳-۱۴۴
سپاهگری ۲۱۴
ستم شریک (شریکي) ۱۰۲
سچقان ئیل ۱۴۶
سر جریب ۱۴۶
سر حاصل ۱۵۸
سرشف ۱۸۴
سرکار ۲
سر کله ۳۷-۲۰۸
سر کوب ۱۲۹

Marfat.com

سروپا (پوشانیدن) ۱۵۷-۱۵۹-۱۷۰
سزاول ۲۹-۱۷۷-۱۹۸
سزاولي کردن ۱۱۲
سزاولي نمودن ۱۲۲
سفید بري ۱۳-۴۴
سکپال ۴۲
سگ تازي ۳۲
سن ۱۸۳
سوار ۱۳۹-۱۶۶-۲۰۰
سواري (کردن) ۸۰-۱۲۶-۱۵۳-۱۹۶
سئیس ۱۴۴
سیر ۱۸۲-۱۸۴
سیر جهانگیري ۱۴۶
سیرون ۱۵۳
سیورغال ۷۳
سیوه رات هندوان ۲۲۶

## ش

شالي ۱۸۳
شب سیورات ۵۹
شترکوهي ۳۲
شطرنجي ۳۰
شطرنجي خواجه نشین ۳۲
شقدار ۱۸-۲۱-۳۱-۹۴-۱۲۸-۲۴۶
شکار قمرعه ۴۹
شکار گز و تیر ۱۳
شلاق ۱۷۱
شنقار (شدن) ۱۱۳
شوره ۱۸۲
شیهه ۲۱۲

## ص

صدر ۱۹۰-۱۹۲
صفه ۳

## ض

ضبط ۱۳-۱۴-۹۶-۱۰۲
ضبط آوردن ۱۵۹
ضبط کردن ۱۲
ضبط و ربط ۱۰۳
ضبطي ۱۷
ضبطي شده ۱۳-۲۰۳

## ط

طریقه ملامتیه ۲۶۴
طناب ۱۸
طناب کشان ۱۸
طومار ۱۶۰
طویله ۱۲۲

Marfat.com

## ع

عامل ۱۴-۱۹
عدس ۱۸۴
عرس ۱۶۹
عزیز ۱۹۳
علوفه ۲۲۲
عمل ۱۶-۱۸۶-۱۸۹
عمل ضبط ۱۰۲
عمل ضبطي ۱۴۴
عمل غله بخشي ۵۱-۱۰۲-۱۴۴
عمل معمول ۲۰۳-۲۴۲

## غ

غله بخشي ۵۱-۱۰۱-۱۷۱-۱۸۲
غور رسي ۱۸۸
غير معموله ۲۰۸-۲۲۱

## ف

فاليز ۲۱۲
فراری ۱۹۲
فراش ۱۴۴
فرامين مسماتي ۱۹۱
فرامين مذكراتي و مسماتي-۱۶۱
فرجه تعبيه ۴۷
فصل آفت رسيده ۱۶۴
فصلانه ۲۲۱
فصل خريف ۱۰۵
فصل ربيع ۱۰۵
فوتي ۱۹۲
فوتي و فراری ۲۴۵
فوجدار ۱۱-۴۸-۱۴۸

## ق

قاضي ۱۹۰-۱۹۳
قانون گو ۱۴-۱۸-۵۱-۱۵۵
قبل داشتن ۳۰-۱۱۳
قتره ۴۸-۱۵۲
قتره كردن ۱۲۷
قدغن ۱۵۷
قرار ۱۵۶
قرار بالمناصفه ۱۲۱-۱۴۴
قرار سيوم حصه ۱۰۱
قرار كن كوت ۹
قراولي ۴۹
قرقره ۴۳
قضائة ۱۴۴
قطاع طريقان ۱۳۰-۱۶۵
قلبه ۱۵۸
قلعه ۱۶۶
قوال ۱۶۹
قوج ۲۲۱


Marfat.com

## ک

کارکن مال ۲۱
کاسبي ۳۳
کاسه ۱۴۶-۱۷۲-۱۸۲
کال ۱۸۳
کچره ۱۸۳
کرایه ۶
کرور ۷۰
کروري ۱۵۱
کروریان ۲۴۲
کروه ۸۵-۲۰۴
کره ۱۵۶
کره زدن ۱۵۶
کسري ۱۹۴
کشاله ۳۸
کلانتران ۶-۹۰
کم ۷۰-۷۰ح
کنجد ۱۸۳
کنگاش ۱۰۵-۱۳۱
کوتوالي ۵۴
کوته پاچه ۱۲۸
کور زمین ۲۴
کوس ۱۷۸ح
کوکنار ۱۸۴
کولاب ۷۰
کهر (کیهر) ۷۱-۷۱ح
کهلي ها ۱۶۱

## گ

گاذر ۱۶۶-۱۳۲
گانه ۶۰
گته خرچها ۱۹
گچ ۲۰۷-۲۰۸
گذر ۱۵۷-۱۸۶
گرگ دو ۱۲۷
گري ۱۰۹-۱۳۹
گل معصفر ۱۸۴
گماشته ۱۵۶-۱۶۵-۱۸۸
گوره ۱۲۴-۱۵۲

## ل

لاچین ۲۳۵
لاري ۹۵
لباسی ۱۹۲
لک ۷۰
لوت (کردن، نمودن) ۱۶۳-۱۶۶
لور (لوڑ) ۷۰-۷۰ح


Marfat.com

م

ماری ۶۰
ماش ۱۸۳
مال ۶
مال اجاره ۱۹-۱۷۱
مال دیوان ۱۱-۶۹-۸۹-۱۵۹
مالگذاري ۶۷-۸۵
مالگذاري کردن ۱۰۹-۱۶۸
مالگذاري نمودن ۱۱۰
مال واجبي ۱۸
متعدی ۱۸۹
متمردان ۱۶۴
مجري ۲۰
مجری دادن ۲۱۷
مجرئی ۲۲۲
محال ۱۳-۱۶۴
محتسب ۱۹۰
مخادیم ۱۴۴
مخذول العاقبة ۱۱۸-۱۸۰
مد ۶۹
مدد معاش ۱۲۱-۱۴۷-۱۹۱
مذکراتي ۱۵۸-۱۶۱
مرادي ۱۸۴
مردم چغل ۱۰۹
مردم غرضگوی ۱۴۶
مردم کارنده ۱۹۱
مسماتي ۱۵۸-۱۶۱
مسنگ ۱۸۴
مشت نقره ۱۲۲
مطروحه ۱۹۲
مظلمه ۱۴۶
معامله گذاری ۶
معلمان جهاز ۲۷
معمول ۱۸۴
معموله ۲۰۸
مفتیان ۱۹۰
مقدّم ۱۵۵
مقدّمان ۸
مقطعي ۲۸-۶۹-۸۵-۱۳۴-۱۳۵
ملاحظه ۱۶۸
ملامتیه ۲۶۴
ملسا ۲۵
ممالک محروسه بادشاهي ۲-۱۷۴
مَن ۹-۱۷۲
مِن اعمال ۲۰۱
مندوه ۱۸۳
منصب دار ۴۰-۱۶۸

Marfat.com

منصبدار ریزه ۱۴۳
منگ ۱۸۳-۱۸۴
منگ کهنه ۱۸۲
منیب ۱۸۸
مواجبي ۲۱۷
موازي ۱۳
مواس ۲۲۰
مواشي ۷-۱۴
مواضع ریزاني ۲۰۵
مواضع کاجه ۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷
۲۰۸
موزاه ۲۶
موسم آب کلالي ۲۰۵
مهته ۲۳۳
مهم ۱۱۳-۱۸۱
میلکهای زرین ۴۲

## (۶) اقوام و قبائل سنده

( براي نشان صفحه رک فهرست نمبرہ اقوام و قبائل )

### الف

آبیره (آبیڑا)
آوتَه (اوتا)
آونَر (آنڑ)

### ب

باریجه (باریجا)
بَبَرْ (بَہَر)
بَر یه (بَر یا)
بُکیه - بکیجه (بُکیجا)
بُلدي (بُلیدی - بُڑدی)
بَلوچ (بَروچ)
بلوچ باریجه (باریجا، بروچ)
بلوچ بَبَر (بَہَر، بَروچ)
بلوچ بُلدي (بُڑدی، بروچ)
بلوچ جَتوئي (جَتوئي، بَروچ)
بلوچ چاندیه (چاندیا، بَروچ)
بلوچ کَلَمَاتي (کَلَمَتي، بَروچ)
بلوچ مَکسی (مَکیسي، بَروچ)
بلوچ نوت بنده (نوت، بَروچ)
بلوچ نوحانی (نُوحاڑي، بَروچ)
بُوبَک (بُوبَکَ)
بَہان (بَانَ)
بهجه (بَچا)
بِهَن (بِهَنَ)
بَهوار (بَهَنوَرَ)

Marfat.com

پ

پَریه ( پَریا )
پَلی (پَلي)
پَلیجه (پَلیجا)
پوار ( پَهَنوَرَ )
پهوار ( پَهَنوَرَ )

ت

تَمیم ( یا - تَهیم )
تیبه ( تیها )

ج

جَتَ
جَجَرَ ( جَجَر )
جوکیه ( جوکیا)
جُونیجه ( جُوٹیجا )

چ

چاندیه ( چاندِیا )

خ

خواجه ( خواجا )

د

دَارِ دشت
داریجه ( ڈَارِیجا )
داهري (ڈاهیري)
دَل
دونبکی - دومبکی (دُونمبکي)
د یته (ڈیتا)
دیریجه ( دِیری جا )
دیناري

ر

راجپال
راجپوت
راهُو
راهُوجَه ( راهوجا )
رِندَ

س

سادات اتای
سادات امیر خانی
سادات بهکر
سادات من
سادات کهیری (کَهیري)
سادات لکعَلوی (لَکیارِي)
ساریه ( سارِیا )
ساندَ
سانریه ( سارِیا )
سانگی
سَمه ( سَما )

Marfat.com

سَمیجه (سَمیجا)
سَمیجه آوته (سمیجا ، اونا)
سَمیجه آونَر ( سَمیجا ، آنَرَ )
سَمیجه بُکیه (سَمیجا ، بُکیا)
سَمیجه پَر یه (سمیجا ، پَر یا)
سَمیجه تیبه (سَمیجا ، ٹیپا)
سمیجه جُونیجه (سَمیجا ، جُونٹیجا)
سَمیجه داهري ,سَمیجا، ڈاهِري)
سَمیجه دَلَ ( سمیجا ، دَلَ )
سَمیجه دَل سَمِواتي
( سَمیجا ، دَل سَماواتي )
سَمیجه راهُوجه (سمیجا ، راهُوجا)
سَمیجه ساندَ (سَمیجا ، ساند )
سَمیجه کِیبر ( سَمیجا ، کیپَر )
سَمیجه کِیریه (سمیجا ، کیریا)
سَمیجه لاکِیارَ (سمیجا ، لاکِیُر )
سهته ( سهتا )
سُهودَه - سوده ( سودا )

## ش

شوره ( شورا )
شیخان ( شیخَ )
شیخان مهدیجه (مهدیجا شیخ)

## ف

فیروزجه ( فیروزی جا )

## ق

قُریشی

## ک

کارا ( کارا )
کاهیجه ( گاهیجا )
کَتوهر ( کتوهرْ )
کُمان ( کُماںَ )
کُورائي (کوزائي)
کوریجه ( کوٹریجا )
کوریه تیبه ( گھُوریا ٹیپا )
کِیبر ( کیپَرَ )
کِیریه ( کِیر یا )
کِیهر (کھرْ)

## گ

گُورا

## ل

لاشاری
لاکه (لاکا)
لاکیار ( لاکِیُرْ )
لنجار

## م

ماچي ( ماچي )
مانجهند (مانجهند)

Marfat.com

مگسي
ملکان باغبانان ( باغبان جا ملک)
مناهجه ( مناهيجا )
مُندِرَه
مَنگنيجه ( منگنيجا )
مَنگوانه ( منگواٹا )
مَنهَرْ

## ن

ناريجه ( ناريجا )
نِکامره ( نِکامڑا )
نُهمردي (نُهمَر دا- نُو مِڑِيا)

## ٥

هاله ( هالا )
هاله پوتره (هالِپوتا)
هِندو
هُوسره (هُوسڑا)

( در قوسين اسم قبائل ، بزبان سندي نوشتة شده است )

# (۷) اسمای اماکن سنده

## الف ممدوده

آستانهٔ خضر (عليه السلام)
آستانه مخدوم لعل شهباز
آمِری ، موضع

## الف مقصوره

آباو رَه ( اباوڑو )
آبريجه ، موضع ( ابڑيجا )
آدَر بيلی ، موضع
آرارَه ، موضع
آکناری ( اگناڑي )
آلورْ ( آروڑْ )
آنَر پوُرِ ( آنَڑَ پُر )
آنِکي ( آنِکي )
آنون بيله
آوباوِره (آباوِرَه) ( آباوِڑو )
آوتهل ( آتَل )

## ب

بارِکان

Marfat.com

بازاران ، موضع
باغ قلندر لعل شہباز
باغبانان ، قویہ (باغبان)
باقی جی ( باقيءَ جي )
بَبِری ، موضع (بَبِري يا پِپِري)
بُداپور ( بُداپُر ) ( بُدياپر )
بَدین
بُرج خونیں ( شہر بھکر )
بِرھمن آباد
بَکر ( بھکر )
بندر لاھري
بندر ساوَہ (سائو بند)
بنھن ، قصبہ ( بِھَنْ )
بوبکان ، (بوبَک)
بھانبرا (برھمن آباد) ( بانبرا )
بھت ( پِتْ )
بَھکر
بِھَن (بِھَنْ)
بھوترہ ( پوتِڑا )
بیلی شیخ مومہ ، موضع
(پيلي شيخ مو)

پ

پات (پاتر ) ، (پاتْ )
پاتر، قصبہ (پاتْ )
پاھني کوت، موضع (پاھڑي کوٽ)
پَتریجہ ( پَتيجي )
پَتیجی ( پَتيجي )
پَچِراہ ( پيچرو )
پرگنہ اکبر آباد
پرگنہ الور ( پَرگڻو اروڙ )
پرگنہ آنرپور (پرگڻو انڑپُر )
پرگنہ باغبانان
پرگنہ بوبکان ( پرگڻو بُوبَک )
پرگنہ پاتَر (پرگڻو پاتْ)
پرگنہ تَکر ( پرگِڻو تکر )
پرگنہ جتوئي
پرگنہ جُنیجہ ( پرگڻو جوٽيجا )
پرگنہ جُون ( پرگڻو جوڻ )
پرگنہ جاچِکان
پرگنہ چندوکہ (پرگڻو چانڈکو)
پرگنہ حویلی سِیھوان
( پرگڻو حويلي سيوھڻ )
پرگنہ خِطہ
پرگنہ داریجہ ( پرگڻو ڈاريجو )
پرگنہ دربیلہ (پرگڻو دَرپيلو)
پرگنہ دَل

Marfat.com

پرگنه ساکیره (پرگٹو ساکیرو)
پرگنه سَمواتي
پرگنه من
پرگنه سهوان
پرگنه شَال
پرگنه فتح پور
پرگنه کاکیری (پرگٹو کاکڑی)
پرگنه کاهان
پرگنه کیبر (پرگٹو کیہر)
پرگنه لاکوت (پرگٹو لاکاٹ)
پرگنه لده کاکن (گاگن)
پرگنه ماتیله (پرگٹو ماٹیلو)
پرگنه مَہر
پرگنه نصرپور
پرگنه نیرون
پرگنه هاله کندی
(پرگٹو هاله کندي)
پریاری
پلجي، موضع (پلیجي)
پوپتي (پوپیٹي)
پیته (پیتو)
پیتو (پیته) (پیتو)
پیر بدر (متصل پل مکلي)

## ت

تابک
تپه مردم لاکه (تَپو لاکَن جو)
تپه سمیجه اونر
تَلهتي، موضع (ٹلٹي)
تُوره
تهانه سَمیجه (ٹاٹو سمیجا)
تهانه وینجره (ٹاٹو ویجھڑو)
تهانه هاله کندی
تَهتّه (تَتّه)
تهتي، موضع (ٹٹي)
تیبه (ٹیہا)
تیري، موضع (ٹیڑھي)

## ج

جانیرَه
جانکاره، موضع (جھانکارا)
جِن
جُنیجه (جُوٹیجا)
جوکي هرني
جُوهی
جهانگیر آباد
جیسروت، موضع

Marfat.com

چاکر ہالہ
چَتَر ، موضع
چشمہ حضرت مخدوم شہباز
چشمہ کائي
چشمہ نیٹنگ (چَشمو نیٹنگ)
چَن ، موضع (چَنِ)
چَندوکہ ، قصبہ (چانڈِکو)
چَنی (ضلع دادو) (چني)
چُولی
چَھتر

## ح

حَبّ

## خ

خاصہ شورہ (خسائی شورہ)
خسائي شورہ ، موضع
خیرپور ناتن شاہ (خیرپور ناتَن شاہ)

## د

دادو ، ضلع
دادیجھي ، تالہ
دارو بند
داھِري (ڈاھِري)
دَربیلہ ، قصبہ (دَربیلو)
درگاہ شیخ چھتہ (درگاہ شیخ چَتو)
درگاہ حضرت عثمان مروندي
دَری ، قلعہ
دکري خورد
دکری کلان
دولت آباد ، موضع
دومک
دیراؤن ، موضع
دیرہ جندائی (دیرو جندئي)
دیرہ مانک (دیرو ماڻک)
دیہ ، موضع (دِھیہ)

## ر

رپري لنگاھان (لانگاھن جي رپڑي)
رفیعان ، موضع
رنبھن (بِھَن) (شاید - بِھَنْ - یا رَنَبھَنْ)
روضہ شاہ چھتہ (روضو شاہ چَتو)

## ز

زمین کوہ (کھیر) (کیِر)

## س

سابہ ؟
سادر ؟ (شاید - ساڈَرِ)
سانکپور (سانگ پُر)
سامتانی ، موضع (گوٹ سامِتاٹي)

Marfat.com

ساوه ، موضع (گوٹ سائو)
سرکار بهکر
سرکار تهته
سرکار چاچکان
سرکار چاکر هاله وجون
سرکار سهوان
سرکار نصرپور
سروا (سروه) (سَرِ واهُ)
سکرند ، تعلقه (سکرندُ)
سن ، قصبه
سند
سهوان (سیوستان) (سیوهڻ) (سیواڻ)
سیتارجه ، موضع (سیتارجه)
سیتامر (یا سیتامَرُ) یا سیتامَرُ)
سیت پور ناهران (ناهِرَن جي سیتَ پُر)
سیدان کاره ، موضع ؟
سیکرجی ، موضع
سیوان (رک: سهوان)
سیوستان (رک: سهوان)
سیوهن (رک: سهوان)
سیوي (سوي ، سبی)

## ش

شادبیله (ساڌبیلو)
شال (کوئٹا - شال)
شکر ، قصبه (سکهر) (سَکَر)

## ص

صد گر (صید گڑھ - سید گڑھ)
صفه بهکر
صفهٔ صفا
صفه وفا
صوبه تهته
صید گر (رک: صد گر)

## ط

طغر آباد (طغرل باد - تغلق آباد)

## ع

عزیزانی ، موضع (عزیزائي گوٹُ)

## ق

قاسم باریجه ، موضع
قبر حضرت هارون
قبر خواجه ویس قرني
قبر شیخ بیگ
قبرستان قدیم سیوهن
قریهٔ شاه حسن
قصبه قاضي احمد
قلعه ابریجه (آبڑیجن جو قلعو)

Marfat.com

قلعۂ احمد بیگ خان
قلعہ آلـُورُ
قلعہ بھکر
قلعۂ جہانگیر آباد
قلعہ سلطان محمد برننکانی ارغون (برننکاني؟)
قلعہ سہوان
قلعہ سیوی
قلعہ قدیم بھکر
قلعہ کاکہ
قلعہ کاھان
قلعہ کائینرَہ (کاھنري)
قلعہ کرنک (شاید: گـَڑنگـُ)
قلعہ لاکوت (لاکاٹِ وارو قلعو)
قلعہ ماتیلہ (ماٹیلي وارو قلعو)
قلعہ نارِ
قلعہ نارنگہ (شاید: نورَنگ)
قلعہ نصرپور
قلعہ نیرن کوت
قلعہ ویجرہ (وینجرہ) (ویـِجھڑو)

## ک

کاترہ (کاٹیڑي)
کاچہ (کاچو)
کاکری (کاکـِڑي)
کاکہ، موضع
کانبو (کانپو)
کانگرہ (کانگـِڑو)
کانھری، موضع (کاھنري)
کاھان، قصبہ
کاھنری (رک: کانھـِری)
کاھی محجوبی، موضع (کاھی لـِکـَل)
کبروت (کـَبروٹ)
کتوھرِ (کتوھـَڑ)
کجران، موضع (گـُجرن جو گھوٹ)
کجی، موضع (کـَجي یا کـَچي)
کجیرہ، موضع (کچیرو)
کچی، موضع (کـَچي یا کچي)
کراچی
کرنک، موضع (گـڑنگـُ گھوٹ)
کروتی، موضع (کروتي)
کلان کوت (کلان کوٹ)
کمال پور
کمان، موضع
کـِن، موضع (کـِنـْ)
کنبد، موضع (گنبد)
کندہ کوت (کنڈ کوٹ)
کوتري (کوٹـِڑي)
کوتلہ، موضع (کوٹـِلو)

Marfat.com

کوتلی (ڪوٽِلي)
کورانه
کولاب ریل (ریل جي ڊنڊ)
کولاب سابه (سابي جي ڊنڊ)
کولاب سونهری (سوني ڊنڊ يا سونهري ڊنڊ)
کولاب کتاهر (ڪٽوهرن واري ڊنڊ يا ڪٽوهر ڊنڊ)
کولاب کلان (منچر) (وڏي ڊنڊ)
کولاب منجر (منچر) (مَنْڇُرْ)
کولاب مها (معنیٰ: وڏی ڊنڊ)
کولاب ویجره (ويجهڙي ڊنڊ)
کونر کوت، موضع
کوهچه مکلی
کوه دارو بند
کوه سیتپور
کوه کلان اوتهل (اٿل وارو وڏو جبل)
کوه لکي
کوه لنده (لَنڊو جبل)
کوهیار، موضع (ڪوهِيارُ)
کیچ (ڪيچ)

## گ

گانه (گهاٽو)
گُجر گوت (کجران) (گُجرن جو ڳوٺُ)
گَچیرو (گچيرو)
گذر سن (سن جو پَتَڻ يا گهيرُ)
گذر سهوان (سيوهڻ جو پتڻ يا گهيرُ)
گذر قصبه لاکوت (لاکاٽ وارو پَتَڻ يا گهيرُ)
گذر منديجي (منديجي وارو پَتڻ يا گهيرُ)
گذر مهره (مُهِري وارو پَتڻ يا گهيرُ)
گذر هاله کندي (هالن وارو پتڻ يا گهيرُ)
گنبت (گنبٽ)
گنبد
گنجابه
گورستان خان زمان

## ل

لاکات (لاکاٽِ)
لاکوت، قصبه (رک: لاکات)
لاکیار (لاکِيرَ)
لاهری بندر (لاهور يا لاهوري بندر)
لشکری

Marfat.com

لعل واهی (لعل جي واهي
يا لال کسي)
لکعلوی ، موضع (لکياري گوٹ)
لکي ، موضع (لکي)
لنجار، موضع
لوهری (روهڑي)

م

ماتیله (ماٹيلو)
ماری رضوان مکاني (ماڑي)
ماری کیهر راي (ماڑي کيهر واري)
محراب پور
مزار پیر توپن (پير ٹوپن)
مزار چهته (مخدوم چتا امرانی)
(چتو يا چٹو)
مستنگ (مستونگ)
مسجد جامع تته
مسجد خضري
مسجد شیخ بهوره
مکران
منچر (منچر)
منديجي (منڈيجي)
منه (شهر میر ابره) (منهن)
مورہ (ضلع نواب شاه) (مورو)
مهران ، موضع (مهراڻ)

ن

نار ، موضع
نار لم ، موضع
ناریله ، موضع
ناري (ناڑي)
ناله ساوه (سائو واهه)
ناله ماروی (مارئ جو واه)
نصرپور
نظره گاه امیر علي مرتضیٰ
نظره گاه اویس قرنی
نگر ، موضع
نواب شاه ، ضلع
نواره
نیٹنگ
نیرن کوت
نیه بدره

و

واهی ، موضع
ونکار (وٹکار)
ویجر ، موضع (بچراه ، ویجره)
ویجره ، موضع (ویجهڑو)

ه

هارون

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com